

# فہرست ابواب کتاب فحار عظیم

صفحہ	نام مقامات	صفحہ	نام مقامات
۱۶۶	جیلیم	۱	ا
۱۶۳	جون پور	۹۳	اٹالہ
ایضاً	جانیسی	۱۲۳	امرتسر
۲۰۷	جلندھر	۱۶۲	اگرہ
۲۳۶	جلیپور	۱۷۰	اڑہ
		۱۹۶	الہ آباد
	ح	۲۰۹	وکر
۱۲۵	حصار	۲۲۹	اندورہ
۲۳۵	حیدر آباد	۲۳۱	عظیم گڑھ
۲۵۰	حیدر آباد سندنہ	۲۴۱	وریہا
	و	۲۴۲	جوکوہ
	ویجاہ	۲۴۷	ورنگ آباد
۲۴۳	دہلی		ب
۲۱۲	دہلی	۱۱۲	برہم پور
۱۵۳	دیو گڑھ	۱۰۹	برینی
۱۳۵	دیا	۱۱۹	بند شہر
	ر	۲۳۲	بنارس
۱۹۱	روہتک		پ
۱۰۶	روڑکی	۱۳۶	پشاور
۱۲۳	روہنی	۱۵۵	پوننا
۱۴۴	راول پٹی		ج
	س	۱۲۵	جنگوی

صفحہ	نام مقامات	صفحہ	نام مقامات
۱۵۰	لاہور	۱۵۳	سہارن پور
۲۶	میرٹھ	۱۷۶	سیالکوٹ
۱۱۳	منصورتی کوہ	۱۸۸	سکروردہ اودھ
۱۱۶	ماوندی پور	۲۰۴	ساگر
۱۱۹	ملتان	۲۲۱	سرا
۱۲۱	مری کوہ	۲۳۲	سلطان پور
۱۲۶	مراد آباد	۲۶	شروع احوال فساد
۱۷۶	محمد پور	۱۲۵	شکار پور
۲۳۰	مٹوا	۱۸۶	شاہجہان پور
۲۳۱	مٹیکہ	۱۸۷	شملہ
۲۳۸	منڈا	۱۱۸	فیروز پور
۲۴۹	مقدمہ	۱۵۳	فتح گڑھ
۱۱۵	نہنی مال کوہ	۱۳۸	فیض آباد
۱۳۰	ٹوکانون	۷۲	کانپور
۱۶۷	نصیر آباد	۹۱	کلکتہ
۲۱۲	ننچ	۱۶۹	کراچی
۲۳۵	ٹانگودہ	۱۰۸	گوالیار
۲۰۳	ہمیر پور	۲۲۲	گوبنی گنج
۲۲۳	ہانسی	۹۲	لکھنؤ
	تمام شد		





بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہائش بہان گفتہ از خیر نیست + ہوش بہان گفتہ از خیر نیست + فی الجملہ چنانہست کہ دائم گفتن + انصاف چنان گفتہ از خیر نیست  
بعد از وقت کے مدعا از ہے کہ حقیر تقصیر ذرہ مثال بیڈت گنہیالال کہ بد شو عورت سے آجکے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے  
پونہچی بل جان کار سرکار نگاشی میں مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کج رفتار و گردون دوار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال باد  
جاتا رہا اس عرصہ کیا ہی + ایام ہر شغل میں کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی + لیکر دینیاں لیل نل روز منزل میں گزرا کہ حال بلوہ بد معاشان  
کے عقل جو سابق میں اخبارات وغیرہ سے اتھکھا کیا تھا درج صفحہ قرطاس کرنا کہ دوستان دوستی شمار و شایقان خبر و اخبار کو زیر رویہ شغل  
و دبستگی بہم پونہچی + ارادہ رو برو سے احباب صادق الولا کے لباس ظہور بریں کر کے مقبول نظراون صاحب نظرون کے ہوا لگا رہا ایک  
امر اور تفتیح طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیر باطلہ قاری سے مزین ہو یا خلعت ارنہ سے غلہ آخر ش صلاح دوستان دوستی شمار سپہ قریبانی  
کو زیور و اس پر درہ نشین مجلہ خفا کے واسطے بہت شافستہ اور زیبائے لندہ تمیخت ارشاد صداقت ہندا احباب صادق الاتحاد اور نظر  
اسکے کہ ہر ایک شایق بے تکلف اسکی مطالعہ سے بہرہ و زیادہ اور سید طحلی وقت تقسیم میں عاجز نہواں کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف میں  
کر کے نام اس کتاب کا محارحہ عظیم کیا گیا وہ یہ کہ اس نام کے حروف ستر تاریخ طبع ہوئے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور لطف یہ کہ اگر  
اسمیں لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو ۱۵۷۴ء یعنی سال شروع علامات فساد اسمیں سے نکلتے ہیں اس واسطے یہ نام  
رکھا گیا اور چونکہ اس کتاب میں درج ہے اسکا حال ترجمہ دیا چہ وقت کتاب انگریزی سے واضح ہر اسے اصحاب شوق ہو گا صرف اس قدر بیان  
تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب میں جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اس میں مجمل اور کجا حال اون تلامذہ کا درج ہے جو واسطے ان دفاع فساد و بلوہ عام  
مخالف سرکار گردون وقایہ و مین آئین تین اور اسمیں حال جنگ دہلی ہی ثبت کیا گیا ہے وہ میں نظر احوال جنگ مذکور حالات قلم لور  
میں تسطیر نہیں ہوا + اس خدمات مالی ناظرین کتاب میں ہے کہ اچھا ناگاہکین سہو یا غلطی نظر سے گزرے تو ظل عفو او سپر ڈالیں اور

## اور اس مختصر بیچ میرز کو بھلائیات خیر باد فرماوین انسان مرکب من الخلاء والنبیان خطاب ناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف بیچ بیان کرنے حالات مرقومہ ذیل کے عموماً تصنیف کا نہیں کھتا بلکہ جو لکھا گیا ہو وہ اکثر چھپیاات، اخبارات سے جو مالک ہندوستانیوں زیادہ مفسدہ میں مشہور ہوئے اسے استنباط کیا گیا اور علاوہ اسکے اکثر حالات جو سپا ایسے ہی ہیں جیسی کسی اخبار سے ظاہر نہیں ہوئے تھے اس سے شائبہ ہے کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنے اخبار کو ادھر لکھنے کے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنے میں احتمال غلطی کا بھی واقع ہو سکتا ہے لہذا عرض ہے کہ اگرچہ مولف نے ایسی غلطی بھی جتنی لامکان واقع نہ ہو سکی ہے الا اگر بناؤ و ناد واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب بناسے امید ہے کہ معاف فرماویں گے ترتیب سے بیان حالات کو مولف نے قید تاریخ کی بنیاد پر نہیں لکھی ہے کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹھ و دہلی کے تمام ملک شعلہ ہو گیا اور اکثر فساد پانچ پانچ چھ چھ مقاموں میں ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس نہیں کہ کہہ سکتے ہیں کہ ان مقامات کے دو کی اطلاع تو ادیس وقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے بعد سے بین آئی اور باقی ماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیوں کے ظاہر ہوا جنکے اطلاعات پر چند ان اعتبار نہیں ہو سکتا پس تاریخ و حالات کی وجہ سے ہو سکتا تھا اسی لحاظ سے مولف نے قید تاریخ کی نہ رکھ کر مقام وار اول سے آخر تک جس قدر ہم چھو گیا تمام و کمال درج صفحہ تذیل کیا ہے چند اس تالیف میں بیاعت کم ہم چھوئے ہیں حالات واقعی کے احتمال دیگر گون ہو سکتا ہے مگر مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ یعنی اس کتاب سے آئندہ مورخان ہند کو سچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے جسکانافی کبھی کسی وقت اور کسی ملک میں نہوا ہو گا اور اد کامل پھونچے گی

## دیساجہ مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان میں بھی ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عاقبت تنگ و گئی تھی اور اسکی آمدنی تھیں چلایا عظیم واقع ہوا اور شجاعت و لیسری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستانیوں میں مقیم تھی محکمات ان پر بھی اور انس ابناوت اور ہوا سے فساد نہایت حرکت نامزدان یعنی قتل عورت اولہ اطفال انگلشیہ سے تمام ملک میں پھیل گئی اور قابازی اون لوگوں کی نہ ہو، پر نہیں، حدود فادارتیا تھے نام پاکری کو منع لگایا اور ہندوستانیوں نے بھی جنگی جان مال کی ہستی اور حفاظت بیاعت سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شرکت مسدود کی بزرگ فوج کی گر بافضل آئی تمام کوشش ان میں فادارے ایمانوں کی گوکہ ہزاروں بڑے نامی قیدیان جملہ انہ اور ان کو ان مشہور معروف کی امداد بھی ان کو پھونچ کر کام نہ آئی اور خدا تعالیٰ نے حفاظت انگلستان کی کی اور بدقت ضرورت شدید کو ملک بھی پھونچائی اور ہندوستان اب بھر انگلستان اگر یہ آئندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستان میں سے آلودہ ہو اور گروہ قضا فنان کے ملک کو خرب اور ویران کرین مگر بفضل خدا علیہ انگلستان میں نہکا اب تک رہا ہو اور آئندہ بھی رہے گا اور چند روز میں جمیع امور ملکیات سابق نہایت اور سایش کو ماصل کرینگے۔

قبل از بیان کرنے حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور انگریز اموال سرکار و رعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دسم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع میں آئیں مولف اودہ لکھتا ہے کہ اول مختصر احوال اون واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پھیل رہا ہوئے فساد میرٹھ اور دہلی کے واقع ہوئے زمین کے جنگی باغ مفسد و کوشہ شدہ ترغیب مل کر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کر کے اپنی پسند کا بادشاہ مقرر کریں۔

راے اکثر اصحاب کی یہ ہے کہ یہ سرکشی جو ہندوستانیوں میں ہوئی ہے اسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تھی اور اب کلکتے میں جو ہندوستانیوں پر ہندو مکر تمام کر اغراض جو نظر میں آئے ہیں ایسی دلیل قوی کوئی اون میں نہیں ملتی کہ جس سے اس وقت اتفاق رہے اس امر پر ہوتا یا ابتدا سے

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا بجز ایک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اس وقت میں یعنی اوچتم ہونے سال گزشتہ اور شروع ہوئے سال حال کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھیں ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہیں پہنچی تھی کہ ارادہ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک افغان اور خیال مصروف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ میں تھا اسکی حفاظت کا بھی فکر پیش ہوا اور ملک نظام اور دکن اور گوالیار اور راجپوتانہ اور اعلیٰ سنو شمال میں بھی انتظام قومی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہیں اور اکثر حالات جنگ میں کمی تصور کرتے ہیں خصوصاً مقدار نفی فوج ولایتی جو ہندوستان میں تھی اور نئے نزدیک بہت کم تھی اور گفٹا دے صلح ہونیا میں سرکار انگریزی اور میر دہستہ فغان کے پیش تھی اسکی طرف سے اور فغان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ

یہ بخت ایک دھماکا بنا بسط ہونے والا ہے۔

جب ہماری فوج نے تمام حمزہ میں فتح ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال بغاوت جو میر شاہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشد تہمت شہر شاہ ایلان بہرہ تھا بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر تھی بڑا ہوا مضمون اسکا یہ ہے جو کہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کو جو اسکو بے ساختہ فتح ہند اور سبب فوائد جو اس فتح سے حاصل ہوئی ہیں ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے کہ کہ تمامی ملک شرق قبضہ سرکار دکن میں آجاوے اور اسی نیت سے سرکار فرانس نے غم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم میں بہت کمی اور ٹھانی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان میں بڑا فتور پڑا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مضائق افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے اسکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر تسلط ہوں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اویم غریب ہیں اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق ہیں میں ہنوز اس سے غرض انکی یہ ہے کہ انکو راستہ واسطے آئے ایران کے ہر طرف سے ملے اور شہر دست قدرت شاہ ایران کو بطور امداد ہندوستان زرنگین کرین اور غریب اسلام کو خراب کر کے مثال مذہب مسلمانان ہندو میں بھی فتور دالین اور اس مطلب کو حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اور پلک ایران کے شروع کی خزاں و جبال و باقین کو بدغا بازی دے ایمانی فریب دیکر مصداق افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار مابدولت نے منور کوئی تدبیر بعض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل میں نہیں لائی ہے کہ انکو اس کار نے بخیاں ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ و بدعہدی کے میدان تک بھونچائے ہیں کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہ منشیان ملازم ایران کو دیتے ہیں اور طرز فریب و کارستانی دہریہ یا باطل و تجویزات نادرست پیش کیے غم حصول طلب دلی کیا جاتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام اقترا پر داری اوکی ظاہر ہو گئی بغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک انڈین بھیجی اور چونکہ یہاں گمان بھی ایسے امر کا تھا اور اسی سبب سے کچھ طیاری عمل میں آئی تھی ایک قلعہ ملک سلام جو بڑے دریا و شور و اقع تھا اور فوج قلیل و سین اطلع محافظ قائم تھی اور قبضہ میں آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی دیان موجود نہ تھی قلعہ مذکور میں جا کر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب انہوں نے دیکھا کہ پیش قدمی اس قلعہ سے باعث تردد ہو گا اور اس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی و آب کی طرح بیوقوفی میں پڑتا ہے وہیں مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیر ماسے آبدار شجاعان اسلام انکے تن میں دم باقی نہ رہتی۔

لیکن حضور مابدولت شاہ شاہ کو اب موقع ظہار مکنون خاطر و طیب دل بیاعت بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام مابدولت شاہ کے ہیں کہ فوج بیشتر سرحدات ممالک پر جمع ہوں اور تمام فوج نصرت فریق حکم شرف نفاذ پایا ہی کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان دین کو



نکال دین اور اس شخص فاشاک کو بجانب دریا و غربت شکر دین خدا جس کو چاہے فتح بخشتا ہے اور اب مطابق قول پیغمبر جسے تکلیف ہو گوی  
 اوس نے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض میں سمجھنا چاہئے کہ جو جب قول جو تکو مارنا چاہتا ہے اوس کو تمام خداداد  
 کار بند ہوں اور ہر ایک کیسے جو غیر غریب و امیر عالم و جاہل حریت و سپاہ کو چاہئے کہ واسطے محافظت دین نبوی کریم کو بن اور کثیر شجاعت  
 چست باندہر باصلاح و یراق اپنے جسم و تلواریں و زینت دین اور ہر ایک عالم و دواظہ کو چاہئے کہ مساجد و مقامات جبرکہ و جلسہ  
 میروں پر ندائے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سجدہ ضعیف سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدہ آنحضرت ہو  
 بالتحقیق ہم اونہیں سے ہمیں جو براہ خدا لڑتے ہیں لیکن چونکہ فوج خلق مروج و منہور شمشیر و شمشون پر علم نہیں کی ہر اور اوس گروہ ہمہ تن شوق کو  
 اجازت کوچ کر نیکی اتیک حاصل نہیں ہوئی ہے اس واسطے مابودلت و تقرری افواج بدین نظر فرمائی ہے کہ اسیر لالہ امر از محمد خان  
 کشمیری باشی اور امیر علیخان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیہ مع یکس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادہ نواب  
 مصمصام الدولہ و میشل ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علیخان میرنچہ بافرسی جو ہما سے و سالہ کے  
 کراچی دہائی و آذر بہان و کرمان بقدر زمین ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہوں اور بنام نواب احتشام اسطنت حکم ہوا کہ ہر کراچی کو  
 جو واقع ملک سندھ میں اور بنام سرداران افغانہ مثل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ دولہا خان و سردار سلطان علیخان و سردار  
 محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع ہمیش ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بشمار چرب ضرب بجانب ہندوستان  
 روانہ ہوں اور بفضل انہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی۔

اب یہ امر ضروری ہے کہ قوام افغانہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہمہ مذہب و زبان و نسل و نژاد و جو انہیں کو اسی قرآن اوقبلہ اور رسول  
 محمدی کے پیرو میں شریک جہاد ہوں اور دست ابداد و بداندہ و راز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوش خبر کے جو جب قول محمدی و کراچی کو  
 بالتحقیق جو با ایمان ہیں وہ پاسبین ہائی ہیں اور اس حکم خدا کو عمل میں لاوین کہ خدا با ایمانوں کو کہہ لے ایمان اور شریکوں کے عمل سے  
 مختلف اوزان میں و زان کر گیا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے یہی صرف ضرور نہیں کہ ایک خبری گروہ حق پرستوں کا آئندہ محافظت  
 دین ہو بلکہ لازم ہے کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کریں اور یہی واقعہ اسے قوام افغانہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا یہ  
 ارادہ ہرگز نہیں ہے کہ جانب افغانستان ملگے گی کہ بلکہ جو آہش ہے کہ ملک قندہار سردار رحم دل خان و افغانان سردار کین لہان کو  
 ملے اور حکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ میں مکران رہے ہرگز نہ شاہ ہمارا کہ سب متفق جہاد و جہان دشمنان دین ہوں اور انہیں شاہ ہوں جنگی  
 نسبت آنحضرت فرمایا ہے کہ حرمت خدا و نبی نازل ہوتی ہے جو جہاد میں لڑتے ہیں اور یہ یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اس شہتہ کے ہر ایک کو دست و پا  
 اسیر کابل کی خواہش دینی ہمیشہ یہ تھی کہ فوج ایران جانب افغانستان جو ہمہ ہوا و راہ و دست و پا اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہوتا کہ اس  
 وسیلہ سے اسکا تمام اسکی سلطنت کا بخلاف گراہان ازناہ اسکی مقصود شامل ہوا ہے اس امر میں ہرگز اور اس جہاد میں سرپرست  
 ایک گروہ حق پرستوں کے ہو کر خدای ہندوستان کھلا دیکھ کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبکار اسی قوم کی دوستی ہو کہ جو کسی شان میں نہیں  
 یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ ہم کو پیار نہیں کرتے تم ہی لوگوں کو پیار کر دو اور یہی عقل گو و انہیں کرتی کہ وہ راہ و دست و پا کی ایمان فروشی کو نہ چاہے  
 واسطے اطلاع ہو اور اگر کسی حق پرستوں کے شہر ہو ہے اور انشا اللہ ہمیں ہر دین اسلام ساکن ہندوستان بھی ہمارے شریک ہو گئے اور اس قوم خدا کا  
 عوض اون زیادتیوں کا لینے جو مذہب پاک پر اوٹے عائد ہوئی ہیں اور کسی چیز سے اس امر متبرک ہیں جو حق و حلال ہے فقط

استنار مندرجہ بالا میں مندرجہ ذیل عبارت صاف طرح میں آؤں کہ مسلمانان ہندوستان کو محل خطر امان بیا عث بد عہدی اور  
فریبانہ مہمات انگلشیہ و بارہ تغلب نفرت ملک سمجھنا چاہئے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کی واسطے ہے اس واسطے تمام  
مسلمانان مسلم لایمان کو چاہئے کہ مسلح ہو کر واسطے حفاظت دین محمدی کو مستعد و تادمہ ہو کر براہ خدا انصار کو ہلاک اور نیست و نابود کر دین سوم  
یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور بد کرنے با ایمان مساکینین ولایت مذکور کی افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہنگرم یہ کہ شرکت کی  
استعداد اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس مغرب پر و جوان سے کی گئی ہے پیچہم یہ کہ تمام با ایمان آدمیوں کو اطلاع دیجاتی ہے  
کہ یہ جنگ صرف بغوض رخصہ و تخیل کے جو از دست انگلشیہ بن سین محمدی میں واقع ہوئی نہیں تاہم کی گئی ہے۔

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورہ بالا کی کچھ دانستے اس مقصدہ عظیم سے کہ اب فرو ہو گیا ہے رکھتے ہیں  
مشہور ہے کہ شرکت شاہ معزول اودہ کی ہی اکثر کو اغذہ سے جو اس کے قیام گاہ سے برآمد ہوئے اور چنے اور اسکے دستخط و حو و بین  
پائی جاتی ہے فوراً بعد اس تسلط سرکار انگلشیہ ملک اودہ جو باہ مانچ ششمہ ام وقوع میں آیا تھا شاہ معزول نے رسم رسل و رسائل  
ساتھ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکھا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہیں ان کو تو غریب اس امر کی دیکھا دے کہ وہ تمام یک تن ہو کر  
ایک روز جو بعد ازین قرار پاویگا فساد شروع کر کے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزوں کو اور ہندوستان را عیسائیوں کو جو اس کے  
باتھ لگین قتل کریں اور تمام راجہ ہاؤسیان ہندوستانی کو صلاہی عام واسطے شامل ہوئیے دین اور بعد از قتل کرنے یا بھگا دو تو فوج  
گورہ کے تمام مالک ہندو مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غریبی اور مردود فرنگیوں کے قبضہ اقتدار اولیا سے شاہنشاہی میں تھیں دوبارہ  
تسلط شاہنشاہ دہلی میں کر دیں اور اول قدم جو شاہ معزول نے اس جاؤہ مقصدہ پر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ جو دو جریت ہندوستانی نمبر ۱۱ اور  
۱۳۴۷ اس زمانے میں مقام لکھنؤ میں قیام پیر تھیں ان کو تو غریب اس امر کی دیکھا اور وقت تبدیلی معمولی افواج ششمہ ام ۱۸۵۷ء یہ دونو  
جریت لکھنؤ سے تبدیل ہو کر ایک تو برہام پور اور دوسری بابا کپور و رائہ بنوئی مگر مخم فساد جو ان کی زمین دل میں بویا گیا تھا ان کے ساتھ  
مقامات مذکورہ میں بھوتیا اور میان ششمہ ام اس سپاہیان جریمہ ای مذکور خصوصاً سپاہیان جریمہ ۲۴ دہے تو غریب کشی بدگیر جمہار سے اور  
اور ہر ایک جریت ہندوستانی سے خط کتابت اس امر میں کرتے رہے اور فمائش کرتے رہے کہ غایت او پاسداری اپنے قدیم بادشاہوں کی  
سہتہ سے اور سبب رضا مندی کا اسطورہ بیان کیا کہ ان کے اکثر حقوق باعث تسلط سرکار کے ملک وہ پراور سبب بھرتی ہونے اکثر  
اقوام سکھ و نیمانی فوج انگلشیہ میں فروگزاشت ہو گئے اور ان کے زیادہ تر قباحت ہو کی کیونکہ جو قائمہ قدرت سرکار میں اب تک ان کو  
حاصل ہوتا تھا وہ اب سکھ وغیرہ کو ملیا کا اور تلفین کرتے رہے کہ یہ وقت ہے جو بادشاہان و شہسایان ہند انجی اپنی حق سی کو واسطے جو درت  
سے بجا بحث طلبہ انگلشیہ کے معرض تلف میں آ گیا تھا مستعد ہوں اور بیاہ کو لا رہے کہ اپنی قدیم بادشاہوں کی رفاقت کریں اور ان  
اعیار عیار و ملی صحبت سے قرغت حاصل کریں۔

استثمار فارسی کا جو کہنے ہیں کہ شہرِ طبری میں باندہوا تھا اور سین درج تھا کہ جو تہذیب واسطے سلج بندہ کی قتل عام کل سفید روئوں کے بغیر دوبارہ قائم کرنے غاندان تہذیب شہرِ طبری میں کی گئی ہے اور سین شرکت اہل اسلام کی ہوئی ہوگی اور انہوں نے گوشش بلیغ بیچ بونے محکم ہوا یعنی ونا وضامندی کر بیچ مزعہ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی  
کیا عجیب ہے کہ افغان مکرورہ بالا سبب اس محسد کا ہوئے ہوں مگر تبارے خیال میں یہ آتا ہے کہ استثمار شاہ ایران نے تمام ملک کے

پختہ مسلمانوں کے دل میں خلل ڈال کر اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا سال سے اس کے حیطہ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کرین اور نیز اتفاقی جو حاطہ مندر اس اور بی بی مین ظاہر ہوئی تھی اس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اور وہ مطلب اصلی اور علت خانی اس فساد کی ذمہ داری اور یہ اسے پایہ صدق کو اس سے بھی پہونچتی ہے کہ جب شہر سرکشی کی ملک طہران میں پھونچی تھی تو عالم اور موزن شہر مذکور کے درباب صدق اور راستی اس عزم سرکشی کے مساجد وغیرہ میں بیان کرتے تھے اور عامانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخباراخبارات دہلی میں سے مندرجہ ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پور بیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب و ہتہ و براہنگینہ کنندہ فساد میں دیگر اطراف میں گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیچارہ با اختیار مسلمین میں جب چاہا اسے خدمت لی اور جب نچا اعلیٰ کر دیا گرا سبات کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو پڑھا ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک مفسدہ تھے اور انہوں نے بھی ہمدرد مسلمانوں کے سرکشی کی تھی ہر چند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اسے ظہور میں آئے تھے مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آئندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگاشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاوئی وغیرہ جہاں فساد شروع ہوا بھروسے خبر مفسدہ کے مستعد بن گئی ہوئے مگر انکی حرکات یہ تھیں کہ صرف خلقت اور آبادی کو توڑتے تھے اور مفسدہ بدین خیال خام عورات اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیادیں ایسی نکلیں کہ ہندو آدمی ہیئت فقیرانہ شہرین مین ارادہ جاتے تھے کہ انتظام سرکار میں کسی طرح خلل انداز ہوں اور ہندوستانی سپاہیوں کے دل کی جانب فساد اٹل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تدریس اور تکیب جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے میں ملے ہیں وہ اسے زیادہ بدنام و قبیح میں جو کبھی کسی آدمی و خوش سیرت و بہائم سرپرست سے کہ جھکا نام بھی زمرہ انسانین لینا نچا ہے وقوع مین آئے ہوں مگر موجدان سرکشی نے دربارہ وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف انہوں نے فساد کیا بڑا دھوکا کھلایا انکو خوش خام خیالی بلکہ مینوں سے ترغیب سرکشی ہوئی ہے اور اسے امر انکی تدبیر چھوٹا مطلب ہے حالات تعجب آمیز سے اور تھوڑے راست تھی اور راست گردانی کے ظاہر ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو انکو سالہا سال محبت ایسی داناؤں کی رہی ہے جتنی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگوں میں بھی داناؤں اور علم اثر پذیر ہوا ہے ایک قدم بھی جہالت اہلی اور وحشت ذاتی سے انکو بالاتر نہیں کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیحہ میں باطل ہے مگر عرصہ قلیل میں مصروفان عرصہ ہنگامہ کو طاقت و نہایت جہاں اہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوائے بربادی کے اور کچھ انکے نصیب نہ ہوگا بہت جلد ان لوگوں کو تحقیق واضح ہوگا کہ انکی جدوجہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت محتر کسی جسم میان میں صحت و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ انکے خیال خام میں نگذا کہ آسیب اور اسرار کچھ کو خوف دیتے ہیں اور نزدیک حکما و فضلا کے انکا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا معاودت طاقت و تسلط انگلستان ایسا یقینی امر ہے جیسے شکستہ آتھو ہر جو مسکین بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہیں جو کچھ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اس کے اب یہ تحقیق و ظاہر ہے کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام میں آوے گی جس کو وضع ہوگا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف حملہ اسے مفسد اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کس قدر کافی اور موجود ہے

تاریخ ۲۳ جنوری چھاونی ملائی گنج میں لگی اور بعد ازاں دو تین راتوں تک بجلے سا جھٹکا صاحب کا وہی حال ہوا اور تاریخ ۲۴ ماہ مذکور فخر تارقی بمقام بارک پور بھی آتش زدہ ہوا اور سیطرح بادشاہ فاری فی جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی میں مغربی کالینا شروع کیا  
 باہر قریبی ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اوس وقت میں حقیقہ اور پوچھ تھا اور اس امر سے انقسام نان بھی جاتی تھی  
 اوس وقت میں دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور بانڈا تقسیم نان گندی ہمہ تن مصروف ہیں اور بعد دینے دینے  
 رسید انکی چواری دیہ سے بعد قصد لوق تھا نہ طلب کرتے ہیں۔

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دوروٹیان لیکر اپنے قریب کے گاونہ میں جاتا تھا اور وہ روٹیان وہاں کے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا تھا کہ  
 چھٹے روٹیان اور بنا کر چوکیداران دہات قرب و جوار کو دو دو فی نفر دیکر یہ ہی طریق تقسیم بہا بہت آئندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو روٹیان  
 اوسمیں سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گئی تھی  
 روٹیان دیہ بدیع تقسیم ہوئیں۔

ایک چٹھی مورخہ صاحب بمشریٹ بہادر گورگانوہ حسین طریق انقسام نان و طرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل میں لکھی جاتی ہے  
**ترجمہ چٹھی بطور رمز و کنایہ**

میں آنکھوں اطلاع دیتا ہوں کہ ایک امر درسیان اکثر دہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھ انتہک ظاہر نہیں ہوئی  
 چوکیداران دہات ضلع ہذا کو جو اضلاع تھری میں کچھ روٹیان گندی کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہیں  
 نان مذکور اس طرح تقسیم ہوئی ہیں کہ ایک چوکیدار بروقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھ اور ویسی ہی روٹیان بنا کر تقسیم کرتا ہے اور  
 اس طرح روٹیان دیہ بدیع بھی گئی ہیں اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گاونہ گاونہ یہ روٹیان تقسیم ہو گئیں  
 آج یہ روٹیان دہات ضلع گورگانوہ میں بھی تقسیم ہو گئیں اور لوگوں کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہیں  
**و ستخط و بلیو فور و مجشریٹ**

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی و مغربی میں بہت معتبر ہے اوسمیں درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تحریر درج تھا  
 ہمارے ناظرین اخبار کو قصداً و سنا معلوم سوار کا یا دیو کا جو ہمراہ وہاں سے ہینڈ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا شہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی  
 شخص شاید اب پھر ان اضلاع میں آنے والا ہے جہاں نظر گذرے ہوئے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہو تو درباب انتظام ملک کے  
 کچھ شک ہو تا یا نصف پایا جاتا تو شاید کوئی توہم یا نذر فاع اس شعلہ بدبختی کے بعض ان گرم روٹیوں کے ہوتی مگر اگر کچھ تحقیقات درباب  
 اصلیت اس امر کے کو کہ کچھ اور قدر سے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گوئیوں کے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہو گا جیسے شہر لندن  
 میں ڈیوک آف یورک سے براہ تھی وہ دوڑ ہو کر گرٹ برز سترٹ تک ہوا تھا

قریب تین ہفتہ بعد تقسیم ہونے نامہ اسے مذکور کے ضلع دہلی میں یعنی تاریخ پانچ ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب و جوار دہلی و گھنٹو و دیگر مقامات  
 اوہ میں پھیل کر ہو چکے تھے بلکہ تمام اضلاع میں جنگو پڑا تھا دیکھتے ہیں بھونچ گئی تھیں ظاہر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام  
 مسلمانوں کے ایک خاص امر میں اور حسب خواہ عمل میں لائے اس امر کے متنبہ معلوم ہوتا  
 بعد ازیں مقدمہ کار توں درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہیں ایک بیان تو اس حال کا جسکے بہت شبہ ہیں مگر میں یہاں ہوا



یہ ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے رافیل کے جو ایک نئی وضع کی بہت دور رس ہندو ہے مقام کلکتہ میں پہنچ کر تو حاکم بالادست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دی بنگالی ڈکشنری اور اس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہاں بیان کا تو س کے بنانے کا تھا اور اس جگہ پہنچ کر متاثر ہوا گویا اسکے دل میں خود بخود کچھ وہم پیدا ہوا وجہ کیسے کہ جس چیز سے کار تو س کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی میں ایسا تھا کہ جس کا معنی چربی کاوتھے اور غرضاً معنی چربی بڑی غیرہ کے بھی اوس سے لیتے ہیں اس شہد سے بنگالی ڈکشنری اور اس حاکم بالادست سے جسے ہدایت ترجمہ کے واسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم مدوح نے اوس کو اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان میں اس چیز کو جو کہتے ہیں وہ درج کرنا چاہئے چنانچہ مترجم نے بعد ازاں بالاحاطہ موقع معنی تحت لفظی لکھ کر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہو گئی کہ کار تو س ایسی چیز سے چکے گئے جاتے ہیں کہ جس کو ہندو مسلمان کوئی منہ میں نہیں لیتا اور بہت برق خیر تمام روسے زمین میں شہرت پزیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے دہ باب اس مقدمہ کا تو س کے اس طرح بیان طراستہ اور یہ روایت بھی اوسے قدر درست اور قریب مین معلوم ہوتی ہے جس قدر بیان سبق الذکر صحیح اور راست ہے۔

کہ جب سرکار نے استعمال انفلز رافیل کا اس ملک میں قرار دیا تو واسطے طیاری کار تو س کے جو موافق اوسکی نال کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کئے بلکہ انگلستان میں ٹنہا ہے کہ ایسے کار تو س بحیرہ گاو طیار ہوتے ہیں مگر اس ملک ہندوستان میں بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے مجرب کا قرار دینا مناسب تصور نہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی دلی خواہش تھا کہ لفظ مضامین میں ان کار تو س کا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور میں واسطے تعلیم سپاہیوں کو بیچ قواعد اس رافیل کے قرار دی گئی اور ہینور سپاہیوں نے مشق سر کرنے رافیل مذکورہ بالا کی شروع بھی نہیں کی تھی کہ ایک روز ایک خلاصی جو کارخانہ طیاری کار تو س میں ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا زمین تھا اور تعلیم گاہ کار تو س میں فن رافیل سیکھتا تھا سپاہی مذکور کے ہاتھ میں ایک بوٹہ تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے تھوڑا پانی پیو کر ہانکا سپاہی فریاد کیا کہ کیونکہ خلاصی مذکور کی ذات سے وقت تھا خلاصی نے بجا جواب اوسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز میں تمھاری بھی ذات باقی رہے گی کیونکہ جو کار تو س تنگو پلینگے اور تم اوکو بروقت سر کرنے رافیل کے دانت سے کاٹو گے اوس میں چربی کا وٹوک کی لگائی گئی ہے پس یہی گمان سپاہیوں کو دل میں جا گیا ہوا اور یہ خیال اونکو خلیہ میں آیا کہ جو کار تو س آئندہ اونکو پلینگے اونکے درمیان کو خراب کرینگے اور فریاد اوس وقت اُسکی خاطر میں شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکم نوٹار وہ اونکے عیسائی کرینگے مسم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع ہمارے گمان صدق نما کر ہوئے ہونگے فرض یہ دونوں قوی کہ اونکے درمیان بگاڑ دینا اور اونکو عیسائی کرینگا ارادہ سرکار کا ہی اونکے دونوں میں ممکن ہو گئی اور ایسے خیالات کا گزرتا تعجبات سے نہیں کیونکہ کار تو س جو اب تو واسطے طیار ہوتے تھے چکے تھے اور ان سپاہیوں کو اپنے درمیان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیوں میں ہوئی تھی اور بایا اور کچھ کہ منشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ یہاں پر ہم یہ بھی گمان کر رہے ہیں کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا انی اطلاع سرکار کچھ چربی کا وٹو بھی طیاری کار تو س میں لگائی تھی اور جو ہوش طلب سپاہی آئندہ تہجہ استخراج ہوا وہ سب بظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہیں کہ سرکار نے حسب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمایا تو فوراً ہر ایک کا فاسانے میں جہاں کار تو س اس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کار تو س مذکور سپاہ کو نہ دیے جاویں اور ہم قسم یہ بیان کرنے میں کہ احاطہ بنگالیہ میں ایک بھی اس قسم کا کار تو س سپاہ کو نہیں دیا گیا اور وہ کار تو س جسکے بارہ میں اکثر مقامات میں اس قدر تحریات لاطلاعل عمل میں آئیں ہر قسم سے



ایسی ہی ہیں جیسے اب تک سپاہی استعمال کرتے آئے اور وہ کارٹوس جو ان فیلڈ ریفل میں چلتی ہیں وہ سپاہیوں نے خود تیل اور گھی سے چکڑ کر کے بنائے ہیں۔

باخراہ جنوری سرکار کو فیہر چھوٹی کچھ سپاہیوں کو تعلیم گاہ میں مشق قواعد ریفل کرتے ہیں عذر استعمال کرتے کارٹوس محراب کا پوکا اس خبر کے اجتماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارٹوس محراب نہ دے جاوین اور اسکی ہتھیار کا ایک بھی کارٹوس محراب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہیں دیا گیا۔

تجربہ عذر قطع حجت حکام متعم تعلیم گاہان معلوم ہو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجا چربی کے خرید کر کے سپاہیان تعلیم گاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارٹوسوں پر لگاویں اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پڑائی گئی تھی کہ جس سے کارٹوس کا سر منہ میں نہیں دینا پڑتا تھا اور نیز دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا مگر لیفور نے چربی کے شہات درباب کاغذ کارٹوس کے بزرگ سپاہ تعلیم گاہ کے یہاں ہونے پر لگا کر کاغذ ان کارٹوسوں کا نسبت کاغذ اور کارٹوسوں کے باریک تھا اور باعث ننگ ہونے دیان ریفل جزو کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیزہ اور اس میں تھی لکھنؤ میں ان کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال میں تھا یہی ہی اجزائے ترکیب باریک تھا اور مگر یہ درست ہے کہ کارٹوس بنادین سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اس کاغذ سے بارہ برس سے مقام سریرام پور میں طیار ہوتا تھا گواؤ کے رنگ میں بھی اکثر تفاقہ تفاوت ہوتا تھا مگر بظہر خفیف ہونے معاملہ کے کیسے دلیمن گمان بہ سبب اس اختلاف کے عائد نہیں ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ رجٹ ہندوستانی نے عذر پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو ان کو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارٹوس کسی جیٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف لون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ میں کچھ فی ہے مگر واقعی میں یہ امر نہیں تھا سو اسے تبدیل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہوا اور اسی اجزائے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تھا اور اب تک استعمال میں ہے

۱۹ رجٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور میں قیام پزیر تھے اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارٹوس مذکورہ بالا کی اس مقام تک پہنچ چکی تھی

تاریخ ۲۴ ماہ فروری اس جیٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارٹوس خالی لیکر دوسرے روز پریٹ پر حاضر ہو کیونکہ اس وقت کارٹوس خالی مقام مذکور میں موجود تھے اور یہ کارٹوس وہ تھے جو ۱۹ رجٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور میں پیشتر ۱۹ رجٹ کے قیام پزیر تھے بنائے تھے اور بروقت تسدیلی رجٹ مذکور کے اسدیج رہے تھے اور یہ وہی کارٹوس جو جو ریکورڈ یعنی نو ملازم متعلقہ رجٹ ۱۱۹ اس تاریخ تک استعمال میں لاتے تھے

جب کہ نام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی میں پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ سبب موزنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اوسکے لینے میں درپیش کرتے ہیں اور جب حوالدار نے واسطے دینے کو یہوشکے سبکو طلب کیا تو کسی سپاہ نے تفرق اللفظ بیان کیا کہ ہکو کارٹوس میں شبہ ہے

بعد ازیں سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بذمت میر جرنیل صاحب بہادر کمانیہ کلکتہ دفترن گزارنی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذشتہ کہ عرصہ مختلف افواہ درباب طیار کاری کارٹوس کے بمقام کلکتہ سنی اور پیشور سے کہ اوسین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاؤد خشک سے

چکنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت میں آیا ہے کہ ارادہ سرکار یہ ہے کہ زبردستی کار تو س نہ کر کو سپاہ سے کٹوا دینگے ایسے نیالاس سے ہکو خوف اپنے مذہب اور دہرم کا ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تہنیل صاحب یاد دہنے والی ہے کہ یہ امر کبھی ٹھوس میں آوے اوس سے ہکو اطمینان بھی ہو گیا ہے مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء میں کار تو س دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمیں خیال ہے انکے لینے سے عذر کیا تھا

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چھاوٹی میں جا کر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بلا کر فمائیش کی کہ ان کار تو سوں میں کچھ نقص نہیں ہے اور یہ کار تو س وہ ہیں جو جیٹ میاں پر چڑھ گئی ہے صاحب مدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کر دیوں کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کار تو س اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کر گیا اور جو اس وقت عذریا نکار کر گیا اوسکی کوٹ میں تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دی جاوے گی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب ریمیاں آئی تھی

درمیان دنس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو استعداد میں آئے اور بیون پر زبردستی کر دروازہ توڑ کر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاوٹی میں پہنچے اور پس چلی گئی۔

بستماع اس واردات کے کرنیل محل صاحب نے حکم واسطے طیارہ رسالہ یازدہم اور توپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پریٹ کے پھونچا سپاہ اور جیٹ اپنی چھاوٹی سے شروع حمل مجاہدی ہوئی باہر آئی اور بیون کے پاس جا کر انہوں نے نیا دینق پر کرنی شروع کیں اور جب کرنیل محل صاحب اور دیگر صاحبان جیٹ نزدیک سپاہ کے پہونچے تو یہ آواز اوسکے گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گولی مارے گی

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل محل صاحب ہمارے سپاہ کی طرف متوجہ ہو کر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علیحدہ کر کے سپاہ سے ہتھیار لے لو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازاں سب ہتھیار دیکر اپنی چھاوٹی میں چلے گئے

یہ علامات عظیم مفسدے کی تھیں جو بتاریخ ۲۶ فروری بمقام برہام پوٹھو میں آئی تھیں

باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر دہنکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی حکام کے اور اس کلیہ شکستگی آئین جنگی کے

اور اس کلیہ ظلم اور غم فساد کے اسے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تھی کہ بطریق مجرب و نکاح حجت طفلانہ ہے اور کچھ بچہ استوار سنگین انہیں

مگر اخبار نویس مذکور کو یہ یاد نہیں کہ سلاح جنگی اگر طفلانہ کے ہاتھ میں بھی ہوں تو بھی مضرت رسان ہوتے ہیں اور شاید انکو نزدیک قتل علم

تمام افسران انگلشیہ اور عیسائی ہندوستان کا ایک امر سنگین ہو گا جو ایسی بد نظمی کو باز کچھ طفلانہ کہتے ہیں

اب چونکہ برہام پوٹھو میں فوج گورہ موجود تھی اس واسطے یہ امر عجیب و غریب معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کے ساتھ

اونکی سرکش چھائیوں کی دیا جاوے کیونکہ صورت اوسکے مافوقانی کے نتیجہ مایہ صبح تر متصور تھے بدین خیال تجا ویزا طفلانہ نادرہ فساد کی

بچشم پوشی و فرود گذشتہ منجانب حکام عمل میں آئیں اور وہ یقین کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کار تو س کا منسوخ ہوا

اور سپاہیوں کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کر کے بجائے چربی کے کار تو س میں لگاویں اور استعمال اوس کا قذا کا بھی حسین گانج

شبہ واقع تھا سطل کھا گیا اور دیگر تدابیر عمل میں آئیں جسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار کا ہرگز ارادہ نہیں کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا

ای افسران و سپاہ ہندوستانی بغیر توپخانہ و سوار کے تو کچھ نہ تھے وہ نصف ہے اب بھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو میں بلا حلف نواب  
گورنر جنرل سہادر کزرا سے پر راضی و مستعد ہوں ہر چیز میں تم کو کوئی توقع قوی نہیں دے سکتا مگر میں نسیم مبارک نواب مختتم الیہ کزرا نکر  
عرض کرو گا کہ تم عذر خواہ واز کردہ نشیمان ہو میں ہمیشہ تمہارا کمانیر اور دوست رہا ہوں اور تم نے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶-  
ماہ فروری جب تم دشمنوں کے درغلانے سے مستعد ہنسا دھمکے تھے اور ان کے شامل ہو کر اپنے افسروں سے بمقابلہ پیش آؤ تھے جس کے عوض  
تمہاری ہتھیار چھین گئے تھے ظہور میں نہیں آیا اسی سبب سوار کا سر بر رحم ہے ہر چیز میں تم کو ملے مگر کچھ زیادتی تم پر نہیں ہوئی دیکھو تم کو معدودی  
جانی کا حکم ہوا ہے جس سے جہان تم جاؤ گے تمہارے ظاہری نام میں کچھ فرق نہیں آئے گا گو یہ مصیبت بظرفی تم پر عائد ضرور ہوئی ہے اور اگر  
راستہ میں برہام پوسے یہاں تک تم نے کوئی امر خلاف حکم نہیں کیا اس واسطے اور طرف سوار کو اطلاع دیا جاتی ہے کہ جو کچھ کرنا ہے سواری و بار بار  
معاجرت جہان تمہارا اور تمہارے عیال و اطفال و اطفال احوال کا ہو گا سوار اپنی دریا دلی سے ادا کر دیگی اور تم سے اس باب میں نزاحمت نہو گی  
اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سوار نصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب بھی خود داری ہا تم سے نہ دیکر اور اپنے تئیں اختیار سے باہر  
نکر کے ایسی ترکیب کرتی ہے کہ بیکر و جہ سے رحم اور نصف کے کیا جاوے

تکلو ایک ایک جہ جو تعداد ابرگند ہو اویا گیا اور تکو لازم ہے کہ انہا حساب کتاب جمبٹ کے دوکانداروں نے فیصلہ کر لو۔ وردی جو مال سرکار ہے

سابق آئین وردی کے جوہر وقت برطرفی سپاہی کے عمل میں آتی ہے سوار کو واپس دو تھارے ساتھ بائیں کپڑیاں ۴۴ جھٹ شاپی کے اور رسالہ گورنری پٹا لگاٹ ٹک جاوینگے اور وہاں سے ٹکوجہاز ہائے دفانی پر سوار کر کے تابقام گہیرے چھوٹا دینگا تمام تھارے انسراں دلائی تھارے ہمراہ چینگے اور تھارے واسطے شیے روانہ ہو چکے ہیں ڈاکتران دلائی اور ہندوستانی اور عکلا ہسپتال جو متعلق تھارے رحمت کے تھے وہ سب تھارے ہمراہ ہونگے کیونکہ کہنے سننا ہے کہ دبائے ہینڈ تھاری رحمت میں شروع ہو گئی ہے اور بیمار و نکی تیمارداری بہت عزیز ہے اس واسطے کہ جو سوار نصف ہوتی ہے وہ معاوضہ جو نہیں ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہے اور تھارا قیام ایک یا دو روز تک مقام گیر تے میں ہوگا جہاں تمام تھارے حساب کتاب کا فیصلہ معرفت تھارے انسراں کے ہوگا بعد ازاں تھارا کوچ مقام مذکور سے چنسر تک جو فیصلہ شش میں کے ہے ہوگا اور مقام چنسر سے ٹکوجہازت دیکھا ونگی کہ جہاں تھارا دل چاہے وہاں جاوے گی طبیعت میں آوے وہ اپنے گھر جا کر اون دیوتاؤنگی پستش کرے جو اونکے آبا و اجداد کرتے آئے ہیں جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ چکنا تھجی کے درشن کرے یا گیارہ یا کسی اور معبد گاہ میں جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اس طرح سے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہیں جو عوام میں مشہور ہو گئی ہے کہ سوار کو دست اندازی کرتے تھاری ذات میں اور کل لڑا لٹا تھارے تلامب میں منظور ہے

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیوں نے کرنیل ہیری صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ٹکوجوش رکھے اور تھاری دلائی اور سپاہیان کیا کہ جہاں کہیں ٹکوسپاہیان ۴۴ جھٹ لینگے ہم دفنہ اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہوں نے ہماری اور ہارے عیال و اطفال کی سولی چنوا دی ہے جو نیکل صاحب نے بھی کیو اب سکے اونکو کہا کہ خدا ٹکوجو طہری اپنے گھروں میں چھوٹا دے اور اونکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سوار تھاری درخواست منظور ہائے کی سماعت فرما دیں تو ٹکولارم ہے کہ اقرار اس مرا کا کر کے راستہ میں جس طرح فوج آئینی با نظام اور انضباط کوچ کرتی ہے اس طرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی ٹکوکے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور تھاری قدیم رحمت کا بزدنام ٹکونگے اور سوار کو ثابت ہو جاوینگا کہ ہم انسان فراموش نہیں ہیں

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بار کپور کا بجائے فرو ہوئیے اور زیادہ بلکہ ہرم قتل اچھیں صاحب اور سارجن جو صاحب ۴۴ جھٹ کے شہداء ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رحمت مذکور میں سے منگل باڑے سپاہی نے کہ تو کلم برہمن تھا اپنی بدوق پر کر کے اور ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں بدوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور غرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگوں کا آگیا ہے اور یہ صد اکرا ہوا ۴۴ جھٹ کے کارہ کی طرف سے آگے بڑھا اس اثنائیں سارجن میر صاحب نے ارادہ او سکے روکنے کا کیا مگر لفلو لٹنگ مروج شدید ہوئے جب خبر نفشت یا صاحب اچھیں کو پھونچی وہ پرٹ پر آئے اور پٹول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپاہی اچھیں صاحب کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازاں منگل باڑے پرٹ کوچ میں گیا اور وہاں دو بارہ اپنی بدوق کو پر کر کے موٹو پیڑا کر ایک ہاتھ میں شمشیر خون آلود اور دوسرے میں بدوق لیے ہوئے بائیں ارادہ آمادہ ہو کر پس پوش گشت کنان ہوا کہ فوج سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے او سکے مروج یا مقتول کرے یہاں اس حال کے جب کہینے گا ۴۴ جھٹ میں کیا فسر و فتنہ پیش قدمی لگی تو تھوڑی دیر میں صاحب بھراہی کپتان ہیری صاحب متعلق ۴۴ جھٹ ہندوستانی جو اونکے صاحب تھے اور بافاق نفشت انڈرو ہیری متعلق ۴۴ جھٹ ہندوستانی جو وہ نوجر نیکل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہو کر پرٹ پر تشریف لینگے اور کپتان اس صاحب سے جواسٹنٹ اچھیں جو نیکل تھے اور اوس وقت مقام پرٹ پر ہمارے ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب طہرین میں



جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی مینی منگل پانڈے کے دیکھو پس ہمیں گشت کر رہا ہے اور اس کی ہندو ہے۔

باستماع اس کلیم کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہاں کوئی گارڈ نہیں ہے جو اس سے گرفتار کرے یا اس کو نشانہ لگا دیوے قتل کو پہنچا دے اس کا جواب یہ ملا کہ گارڈ اسے نہیں جانتے اسے جرنیل صاحب نے اپنا پستول خاؤ زمین سے نکال کر اور دو نو صاحبزادگان اور اس صاحب کو ہمراہ لیکر قہر آگے رکھا اور جھدار اور گارڈ والوں کو حکم دیا کہ ساتھ آویں

جھدار پانڈے نے جواب کچھ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے فرمایا اس کی عرض سماعت نہ فرمائی تھی مگر حکم ہماری صادر فرمایا تاہم گارڈ والے اپنی جگہ سے نہ سرکے پورے اس حال کے جرنیل صاحب نے باور ڈھنڈاک سے حکم ہماری دیا اب تو جھدار نے دست و پا لگ کر اسے عرض کی کہ سپاہی اپنی بنالین پر ٹوپی چڑھانے ہیں بعد چڑھانے ٹوپی کے گارڈ اسے جرنیل صاحب کے پیچھے ہو کر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوئے جب قریب بفاصلہ سپاہی آیا اسٹھ مذم سپاہی مذکور سے پہونچے کپتان ہیر سی صاحب نے جو بجا نب چپ گارڈ کو کہہ کر جرنیل صاحب کے پاس آگے آدمی زانو پر بیٹھ کر انکی ملازمت نشانیہ تاک رہا ہے۔

جرنیل صاحب نے جواب دیا کہ اس سے مارنے دو اگر میں مارا جاؤں گا تو تم اس کو گرفتار کر کے لکنا رہا جہل پہونچا دینا اسے اسٹھ سپاہی مذکور نے ہندو قہر کی اور تہا اردو الے و دیگر سپاہی ہشتنا ایک سپاہی کے کذا ت کا سبکھ تھا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور چلائے کہ اس سے خود کشی کا ایک مرتبہ سب اس کے گرد جا کھڑے ہوئے اس سبکھ نے اس کے نیچے سے تلوار خون آلودہ سپاہی مخرج پڑا تھا کالی اس کا کپڑا جو گردن کے تھا وہ جل رہا تھا جرنیل صاحب نے جھدار کو حکم دیا کہ اس کو منقطع کرے اور اسے تھیل حکم کی ایک زخم کلاں پہلو سے چپ سے گردن اور شاید ٹھک کھٹا ہوا تھا اور خون بہشت اس میں سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع میں و تیج و تاب کھا رہا تھا انٹرنیشنل ولایتی اس میں ہو گئے تھے اور جرنیل صاحب نے خیال اس کے کہ سپاہی مذکور گیا حکم نشست کیٹی صادر فرمایا اور آپ بطرف چھاؤنی ۳۴ محبت ہندوستانی میں کثیر سپاہی ارادہ فاسد کھتو تھے تشریف لے گئے اور زبانی فہمائش اور اطمینان انکی کی کہ یہ منگل پانڈے اسے بھی کہتا تھا کہ اہل کلکتہ ان کی ذات لینے آئے ہیں

بعد ازیں جرنیل صاحب ۳۴ محبت میں گئے جہاں ان کو دیکھ کر بکثرت تھا اور ان کو بھی فہمائش کی کہ وہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے ہوا تھا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوہ تھا تو منگل پانڈے کا تم اس کو ہر گز گرفتار کرتے یا نہیں سگ دیوہ قتل کرتے بعد جرنیل صاحب نے ان کے اس امر سے بھی اطمینان کا فرمایا کہ سپاہ گورہ انکی مزاحمت کو نہیں آتی ہے بعد از قیل و قال جرنیل صاحب سے ہر دو صاحبزادوں کے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لے گئے

ڈاکٹر جین صاحب نے برسر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہیں ہے پس سپاہی مخرج کو ہسپتال میں روانہ کیا اور ایک بہرہ اس کے اور تپینات فرمایا اور دست و پا اس کے زخم میں کیے

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ محبت باعش انکار جوا ونہونے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہو کر بیچ گارو سپاہیان ۳۴ محبت کے نبوس کیے گئے کہ وہ سپاہی جسے یا لٹھٹا ہے وہ بپ گولی پلائی تھی اور مجبوس تھا کسی ترکیب سے فزری ہو گیا جھدار گارڈ جسے اپنے پھرے میں منگل پانڈے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ جب یہ جھدار کلکتہ سے باکپور میں آیا تھا تو اس نے اپنی کمپنی کو آرمی کو بھیجا تھا کہ تم کار توں لینے سے انکار کرنا اور چھاؤنی اپنی مست بنانا

حالات مرقومہ صدر کو ہم مقصد ہر دوزین شامل کر سکتے ہیں کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حکایت نہ کوڑہ بالاست معلوم ہوتا ہے مگر میں نے  
نہیں کہ مفسد قتل اور غارتگری بھی متعدد اور آمادہ ہوتے اگر اوتنے کے حیز اختیار اور احاطہ امکان میں ہوتا مگر یہ صورت تو ایک دست قارت سے بے اصل  
باہر تھے اس واسطے وہ انظاراً رضا مندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا تھا کتنی ہوسے ہر ایک خاص عام ہونے پر شرح سے کہ یہ بتایا بیان  
بار کو ہر کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کار تو سچکنا فی غیروہ سے طیار کریں تو دوسروں نے انکا کیا تھا اور ختم فساد کا فوراً تمام سپاہ یا کہ کوڑہ دیگر مقامات  
ہند کے نزع دوزین ہو یا تھا اور بدقت شب اکثر سپاہ جمع ہو کر گفتگو درباب برپا کرنے فساد کے کرتے تھے بلکہ تمام بار کو ہر میں ایک پنجیت  
قراری تھی اور اوس میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکتہ سے بھی سپاہ اگر شامل ہو کر اسی میں تجویز کریں کہ سطح فساد عام برپا ہوا کو سطح بشرا مکان  
قلعہ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہو جاوے یہ تجویز انکی بھی اتنی ہے یہود تھی کہ جتنا اونکا ارادہ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازین پڑتو قہ پڑتا تھا  
کہ فی الحقیقت ارادہ اونکا تھا کہ فساد برپا کریں

جب غرض تک کہ سپاہ بار کو ہر حالت سرکشی میں مبتلا تھے تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ اونکے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرتے تھے  
اور چند سپاہی انہیں سے باعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بھی ہو گئے تھے

اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہ ہوگا کہ ہندوستانیوں کے خلیہ میں ایک خیال بے سرو پا ممکن ہو گیا تھا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہو گیا  
جیسے ہر ایک اور دوزخ شہر ہو جاتا ہے اور وہ تھا کہ نواب گوزر جنرل بہادر جلال مینی لورڈ کیننگ صاحب اس امر کا بیڑا اٹھا کر ہندو  
میں فخر لین لائے ہیں کہ ہندوستانیوں کو مذہب عیسائی میں داخل کرینگے اور نواب مختتم ایسے سکھ گورنمنٹ سے وعدہ کر لیا ہے کہ قبل از  
مراجعت بولایت اس امر کو عرصہ تین سال میں سرانجام فرما دینگے اور اقواء عام ہے کہ یہ ہی باعث ناخوشی و نارضا مندی سپاہ ملک ہند  
ہو اسے مگر مثال دیگر بوجہ بمثل کار توں وغیرہ یہ بھی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے جس کا ذکر پیشتر آچکا ہے تباریح ہشتم اپریل ۱۸۵۷ء کے جرم معلوم بھانسی یا گیا اور قید جیل الیشری سنگ کا تباریح دہم ماہ مذکور  
کوڑھ میں واسطے تحقیقات کے سپرد ہو کر تباریح ہشت و یکم ماہ مذکور و سکی نسبت بھی حکم بھانسی صادر ہوا اور اسی روز سزائے بھانسی  
عمل میں آئی جرم جو نسبت مجدد مذکور کے پائے ثبوت کو بھیونچتے تھے

اول تباریح ہشت و دوم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء جب مجدد مذکور بار کو ہر میں تھا اور کمان گارڈ رجیٹ کی اس کے سپرد تھی اسنے کوشش بلکہ  
کچھ ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبر رجیٹ مذکور کے عمل میں نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سپہر تباریح مذکور  
اپنے مکان سے نکل کر متصل اور دروگ گارڈ مذکور کے مسلح پابند و قشعر ستادہ ہوا اور بان پر سپاہیان رجیٹ کو ترغیب دی اور بکا یا کہ آنکر  
اوسکے شامل ہوں اور مقابلہ حکام دی حق کارین اور بان پر سپاہی مذکور نے بدوق بکانب سارجن میچوین صاحب اور لفٹنٹ  
یا صاحب متعلق ہم رجیٹ کے سرکی اور اسی مقام پر دونو صاحبو نگوڑ ختم شمشیر مجروح کیا تب بھی مجدد مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش  
واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا دربارہ امداد لفٹنٹ یا صاحب اور میچوین صاحب کے کی اور سوائے ازین مجدد مذکور نے دیگر سپاہیان  
گارڈ کو اعانت کرنے صاحبان ممدوین سے منع کیا بلکہ سدرہ اس امر میں ہوا

دوم جب کمان افسر نے مجدد مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارڈ کے جا کر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اسنے تعمیل حکم کی اور نافرمان برداری سے  
پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم سبق الذکور واقع ہوا تھا اور اوس وقت کرنیل دیل صاحب نے جو کمان افسر ہم رجیٹ ہندوستانی کے تھے

یہ سکیم اور سکودیا تھا جسکی متابعت اس نے نہیں کی تھی

تخلی نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا ناظر ہوا کہ مجدد مذکور قبل از وقوع واقعہ سبق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تھا یعنی اس نے غلط فہمی کے تحت اپنے سپاہیوں کو یہ حکم دیا کہ جو کوئی کار توں سے رو بڑا لاو گیامین اور سکا ستراش ڈالون گا اور اس نے سپاہیانہ سرحدیں ہندوستانی کہ اطلاع دی تھی کہ واسطے ہمارے کرنے فساد عام کے ہر تہوار ہونی مستعد اور آمادہ ہیں اور اس نے بھی شہرت دی تھی کہ اپنے مکان پر نیچا پیت کا بیج اور اس میں دوسرے خوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ہم سرحدیں شامل تھے اور نیچا پیت مذکور میں تجویز ہوئی ہے کہ جمیع سپاہیانہ ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاعاتی اس امر کے دوسرے خوالدارانہ مذکورہ بالا اور ایک تہذیبی تعلق ہے جمیٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پھانسی کے ایشیائی سنگہ مجدد نے چند کلمہ یاد اور بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیانہ مفسدین کو کہے مضمون کلمات مجدد مذکور واسطے اطلاع کے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں

سپاہیوں سنو کیا میں کہتا ہوں میں نے ایسی سرکار نیک نصیحت سے دعا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجھ کو سزا ملتی ہو مجھے اب پھانسی ہوگی اور میں مستوجب اس سزا کا ہوں سپاہیوں تم اطاعت اپنے افسروں کی کرو تمہارے افسر حق شناس اور نصیحت ہیں اور اگر کرو گے تو تم بھی میری طرح پھانسی پاؤ گے سپاہیوں تم اپنے افسروں کی فرمانبرداری کرو اور بگوش دل سنو اور بدلہ مانو کیا وہ تم کو کھتے ہیں اور کسی سپورہ گو اور غل باز کے کھنے پر مت جاؤ میں فرمانہاں مذکور کا کھنا مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو میں پہنچا اب میں دعا مانگتا ہوں کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عمدہ داران سرکار کو اور جرنیلوں کو اور دیگر صاحب لوگوں کو جو یہاں موجود ہیں خدا برکت دے سیتا رام سیتا رام سیتا رام

بنظر اس کے کہ تخلیہ بیان واردات مذکورہ بالا واقعہ مضمون مندرجہ ذیل اپنے مقام مناسب پر درج نہوا اس واسطے اب واسطے اگلی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ تباریخ دہم ماہ دوم گراڈ میل نے جہان نام بودی لال تواری اور سپاہیوں کے ساتھ تھارا دہ کیا تھا کہ گاڈ ٹکسال سے جو مقام کلکتہ میں ہے سازش کرین مگر سپاہیانہ مذکورین گرفتار ہو کر حکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل اور انکی نسبت قرار دیے گئے تھے

اول تباریخ دہم ماہ ماچ ۱۸۵۷ء قریب نواخت دہ گھنٹہ شب اپنے گارڈ سے جو قلعہ کلکتہ میں ٹون بھیج صاحب کے تعینات تھا بغیر بلی ہوئی اور بلا اجازت علیحدہ ہو کر چلے گئے اور بعد ازاں دوسرے روز گرفتار ہو کر مثال قیدیان اپنے گارڈ میں آکر دوم درآئینہ غیر حاضری گاڈ ٹکسال کے جرم اول میں ذکر ہوئے دو نو باتفاق ٹکسال میں گئے اور وہاں مع خان صوبہ دار کہ جس کے تحت حکم گاڈ ٹکسال تھا غیب نے بنی شروع کی کہ اسی شب باتفاق سپاہیانہ گاڈ ٹکسال میں جا کر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکاریونی دانی ہے ہووے

مقدمہ کار توں وقتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ۱۸۵۷ء میں بھی ہوئی گیا یہ اداہ مفسدین کا ہوا کہ سپاہیوں کو بھی شامل فساد کرین اسی نظر کاغذ اس مضمون کا لکھ کر دیا وہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اس میں یعنی جانب چپا دنی سپاہیوں کو سپرد ہوا جو ملحق بمکان سلج خانہ تھا جسکو زبان انگریزی میں ڈلو کہتے ہیں مضمون اس کا یہ تھا کہ تم بھی مثال دیگر برادران بار کو پرتھو میل حکم فسخ مذہب بمقابلہ پیش آؤ اور کچھ کار سکا کر

جب تک حکومت اور اطلاع نہ پہنچے اور اس طرح کا بہت سا فرق رہا

کچھ احوال بر خلاف اس کا بھی جو اوائل میں ۳۳ جمادی الثانی نے درپڑھ ظاہر کیا تھا اور جو بھارت کے بعد انڈیا میں پانڈی و بانڈی کے مختلف گواہان ان کے تحقیقات مقدمہ میں رکھ کر ان کے بیچانیت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہنچا تھا مگر کبھی شہر نہوا تھا بیان موجود اس بار کے حکام اس امر پر قرار پر ہوئی کہ اس جرم کو بھی چھوڑ دیا جائیے

عجب شامت ایام اس خبر کی جھٹ پر نازل ہو کر تھی کہ سابق میں بھی ۱۲۲۲ میں بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندھ کے یہ جھٹ تمام وکمال بطرف ہجرت تھی اور اس ایام میں حکم ہوا کہ سب سالار سہادر کا بڑے بیٹوں نسبت اس جھٹ کے بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۲۲۳ء صادر ہوا تھا۔

دربارہ جھٹ نمبر ۳ کوئی وہ تخفیف سزا و رحم کی باقی نہیں

بدنیتی ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کے دل میں روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے سب طرح اونکو سمجھایا اور نیک و بد بتلایا اور ہندو نصیحت کی مگر ان پر ہودہ اور مفسدہ پر ازوں کے دل میں کوئی اثر نہ پڑا نہوا اور جو دلیل یا وہ تھا اور نہ ماون پیش کی اسکا تردید اور اسکی تسخیر بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی محبت اور خلاف ورزی سکا سے باز نہ رہے لہذا اب کوئی امر سوائے اسکے باقی نہیں کہ اس ۳۳ جھٹ کو وہ سزا ملے جسکی وہ مستحق ہے ایسا روئے غیر متعارف و بدنام کنندہ نام افواج بنگالہ جسکی یہ جھٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر اشتعالک و سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع میں نہیں آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کینے افسران ہندوستانی میں سے دوبارہ منع کرنے اور بعد از ان سزا دینے ان سپاہیوں کے گوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہیں کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار سہادر کی رائے میں ہر ایک سپاہی کو افسر ہندوستانی اس ۳۳ جھٹ کا لائق ہتک کرنے کے ہے اور نظر اس امر کے کہ انتظام اور نیک نامی باقی ماندہ سپاہ کی جو صاحب جھٹ ششم الیہ کے زیر حکم ہیں باقی رہے صاحب مغز الیہ زبرداری خود و توقع اتفاق رائے و منظوری سرکار گورنر ہندوستان و فی الواقع میں کہ مجرم ۳۳ فہرست افواج سے حکم کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باوجود اور سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی او نہیں سے لائق اعتبار نہ آتا سزا اور قابل نام سپاہ گری کے نہیں ہے بطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہندوستان میں شہر کیا جاوے اور مقام مذکور کے تمام وکمال فوج کی روئے سپاہیان جھٹ مذکور کو سنا یا جاوے گا اور سپاہیان مجرم کی سلاح اور دیگر کہ بہ مال سرکار ہے اور ان کے لگانے اور بھیننے کے قابل وہ نہیں ہیں لیکر اور انکی تنخواہ اس ۳۳ جھٹ کے دھم دھم اور اس کے بہرہ گرد ندامت و بیکسرتی اونکو مچا دینی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہ بندیل کھنڈ نے برضا و رغبت خود پھر اس نمبر جھٹ کو ۱۲۲۳ میں قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۲۳۳ء کو ساٹھ کھنڈان اس جھٹ کی درخواست ہوئیں اور سپاہیان پر فراست شدہ کو دام دام حساب بیدار کر کے بلتا لکھاٹ پر لیا کر سزا کیا اور مضمون مندرجہ ذیل برکٹ میں جنرل میر سی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ پر فراست شدہ کو قبل اور فراست کی سنا یا مضمون یہ ہے

تاریخ ۲۰ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۳ جھٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارکپور نے ایک بھری ہوئی ہندو قیاد ایک شمشیر برہمنہ پانچ توپیں لیکر زمین پر پٹ پٹا اور بطور فساد و سرکشانہ اپنی جھٹ کے سپاہیوں کو کھلا کر بھلائے حکام اس کے شامل ہون اور اسنے اپنی جھٹ کے صاحب امین اور سارن میجر صاحب کو جو اسکو منہ کرنے پیشتر قدم زن ہوئے تھے مجموعہ شہید کیا اس کے ساتھ



مقدمہ کی تحقیقات ہو گئے اور سراسر بھانسی ہو کر اور سکو خفیاے کا قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعہ دار نے جو گاڑوڑیٹ نکر کے کمان پر تھیں  
تھا نافرمانی کو شہید اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی نکر کو بالاکو قتل کیا اسکی تحقیقات بھی کوٹ مین ہوئی اور یہ بھی اوس طرح مجرم ثابت ہو کر  
بھانسی دیا گیا اگر یہ ہی دو شخص اوس موقع مجرم نہ تھے

نواب گوزہ خیزل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ وطن ہندوستانی افسر اور سپاہیوں کا اس موقع پر ایسا متہوا جس سے اعتباراً ان کا فتنہ ہوا اور نواب محبت شمس الیہ کو سزا سے سخت اونکلی نسبت تجویز فرمائی جیسی

سپاہی مفسد جبکا ذکر اور پرایا ہے بے غل غش زمین پیٹ پر روبرو تمام سپاہ کے پس پوش قدم زن رہا اور بڑا فطسرن ولایتی کو سخت و سخت کھنار ہا مگر کسینے تجویز اور کی مغلوبی کی نکلی بلکہ جب او سے نشانہ باند بکرا اپنے سار جن می کھڑے بندوق سر کی او وقت بھی کوئی مانع او سکا نہوا اولعبدا زن بھی کسینے او سکا اس حرکت قیوم سے باز نہ کھا جب او سے دوبارہ اپنی بندوق چکر کے اپنے پیٹن کی طرف جواو کو سمجھانے آیا تھا سر کی اور او سے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہو کر گرا او وقت بھی کسینے جو پہرے پر تھے یا پریت پر موجود تھے جیٹن صاحب کی مدد بھی نکلی ہر چند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارد سے وقوع میں آئی تھی بلکہ جب جیٹن صاحب کے اور سپاہی مفسد کے دست پرست آویش رہی اور سار جن میجر صاحب بھی حتی المقدور لدا جیٹن صاحب کے کرتے تھے سپاہی جو بے وردی تھے اور وہ جو بے وردی تھے سب گرد پوش جمع ہوئے مگر کسینے مدد نکلی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سے باز رکھا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بھی ہو گئے اور سار جن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین بگڑا دیا اور سپر بھی ضربات کندہ کم نکلیں

نواب گوز جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہوا کہ وہ سپاہی جس نے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت بھی ہو سکتی تھی مگر فراری ہو کر سزا سے جرم سے محفوظ رہا

ہاں نگار ایک سپاہی کمپنی گران ڈیل نے جس کا نام شیخ بلو تھا اور ب وہ عمدہ حوالہ داری پر مقرر ہو گیا ہے نقش اور بدل اپنے ہم محبتوں کے رکھا اور بے تاامل اطاعت حکام پرستقل رہا اور بچانے لٹھنٹ یا صاحب میں مجروح بھی ہوا اگر دوسرے وہ کام کئے جو بے ہتھیار سپاہی کے امکان میں تھا اور کسی خدشات محمول اور پامانہ داری اور مردانہ شجاری کی ہونین

ب۔ جب اسٹین صاحب مجروح خوستہ مقام وادات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چھاپانی کے  
سینہ پر زکیزراؤ سے اور مجمع سپاہ کو سخت و درشت کلامی مہلکم ہو کر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تم نے اپنے افسر کو رو بردار اپنی آنکھوں کے  
مجروریت پر دیا اے کھینچ اعانت نکی سپاہیان مجمع تو کچھ جواب نہ دیا او شپت دیکھو میں بچپن ہو کر چلے گئے سپاہیان گارڈ مذکور نے جو  
دشمن کام میں پہلو تھم کی تھی عوض اس کے جمعہ اگر کار کو بھانسی ہوئی اس گارڈ میں سے جس میں سپاہی تھے چار سپاہی برخلاف مقصد  
بتعمیل حکم مستعد رہے تھے مگر جمعہ رانے او نکو منع کیا اور حبیب حاکم بالا دست نے او نکو حکم مہربی دیا تو اکثر سپاہی جبراً او نکو ساتھ ہو  
بنظر حالات مرقومہ بالا او دیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کو نسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہر کام کہنیا اور  
۳۔ جب پٹ پٹا دکان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلین فساد غالب ہو اور بدینوجہ کہ اس جنگ و جدل میں جو عرصہ تک رہی تھی کوئی اپنی  
جگہ سے متحرک نہ ہوا اور نہ کسی نے ارادہ فرور کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام و کمال سپاہی مستوجب سزا و مقبذین محمد علی شاہ

اور نواب گورنر جنرل بہادر لاہندہ اون پر اعتماد نہیں رکھ سکتے اور ہمیں لحاظ و نگو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہیں کہ انہیں کو  
روزگار سرکار سے نہیں ملیگا

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۳ جمیٹ سپادگان کے جو بالفعل مقلم ہاکیو  
میں مقیم ہیں طرف ہو کر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاویں اور مردان مفضلہ ذیل جنگی وفاداری و ایمانداری و خدمات نشانہ  
اون سے اس وقت میں نسبت بحکام و انتظام سرکار ملو میں آئے ہیں اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو پایہ صداقت کو بھروسے ہیں حکم  
برخاستگی سے مستثنائے کیے جاویں

صوبہ دار سو میر پور سے صوبہ دار علی خان جمہور اور بابا ونگلہ حوالدار شیخ پلٹو حوالدار گورنر جنرل سنگھ حوالدار حیدر علی تھانوی  
رام سہاگل سپاہی صوبہ سنگھ سپاہی آتھ سنگھ سپاہی میو لال سپاہی شیو بخش تیواری سپاہی علاوہ از اسامیان مذکور بالا  
وہ لوگ بھی حکم برخاستگی سے مستثنائے ہوئے جو تاریخ ۲۰ مارچ چھاونی میں موجود تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے  
اور اوکلی غیر حاضری بروز مذکورہ پائے ثبوت کو بھروسے مگر یہ استثنائے نسبت افسران ہندوستانی کے نہیں ہے بلکہ کل افسروں  
افسران مذکورہ بالا برخاست ہو گئے

افواج ہند بھونچونی روشن ہے کہ سرکار صرف افسر و نگو و مدد و انتظام اور خوش وضعی و ایمانداری سپاہیہ قرار دیتے ہیں بلکہ ایک حکم اس  
مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اور ڈیڑہ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۷ء نمبر ۱۳۱ میں شائع کیا گیا تھا اور ہر ایک جمیٹ کو یقین و اٹھنا چاہیے کہ  
یہی قاعدہ مدام و مستدام ہوگا و کاست عملد رآد ہوگا

حکم برخاستگی چھاونی کلکتہ میں تعمیل ہوگا اور تمام جمیٹ جو مذکورہ راہ تک مقیم ہوئے گئے اس موقع پر طلب فرمائے جاویں گے اور ان کے روبرو  
تعمیل حکم مصدورہ بالا ہوگی  
اس جمیٹ کی ریٹ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ و دیگر تمام و کمال تنخواہ و حسب الادا حاصل کر کے چھاونی سے باہر نکال دیا جائے گا  
اور اسکی وادی بھی لولی جاوے گی

اول غمات حکم مذکورہ بالا حاوی اون تین کمپنیاں اسلحہ کے نہیں ہے جو مقام چنگانویں مقیم ہیں اور جنگی نسبت کچھ لازم  
شور و فساد کا مادہ نہیں ہوا ہے

اب ایک امر اور نتیجہ طلب بدانت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے  
وہ سپاہی جو اصل مفسد اس فساد و مہاراجہ کا تھا اوئے اپنے رفیقوں سے یہ کہا تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب  
تخل میں پڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کاروس کٹوائے گی جسکے دانت سے کاٹنے میں زبان مذہب ہے اور جس تقریر سے اسنے  
یہ مطلب ادا کیا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام میں اس کے شریک ہیں

عہدہ چنڈر وڈ کا گزرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجھادیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی  
سپاہ سے بیکار و زیر دستی کسی امر کی تعمیل کا جو اس کے خلاف مذہب ہو جائے حکم نہیں دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کر سکتے ہیں کہ گورنمنٹ  
مہاراجہ کبھی ایسی حرکت نہ کرے گی اور نواب محترم الیہ کو یقین و اٹھ ہے کہ اس کے اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے رفع شک

وہاں خیالی کر دیا ہوگا

ہر چند اور لوگوں کی نسبت فریب دی اور بگونی غرض گویا ان گنیش رکھتی ہیں مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ہر محبت و غرہ فریب دی و بگونی پیش نہیں کر سکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعات پانچ اولوں کو گونگویہ امر کو جونی و بدفعات فہمائش کیا گیا تھا اول مرتبہ اونکے صاحب کمان افسر نے اونکے دل نشین کر دیا تھا کہ خطر مذہب بیجا ہے اور یار ثانی بجزل کمان افسر کل ضلع نے بھی یہی امر اونکے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر اونکو کلیتہً اور احوال واضح کیا گیا تھا کہ بھارتوس اونکو لینگے اونہیں کوئی شے خلاف و مناقض مذہب نہیں ہے اگر بعد از فہمائش چندین وجوہ طمانیت تمیز بھی سپاہ ہر محبت یا کوئی اور محبت کر سپاہی اپنے افسروں کو گونگوت پر اعتبار نہیں کھینکے اور اس پر بھی شبہات پیدا نہ ہوئے دل میں قیام کر کے برخلافی اور ناقرا جاری اور فساد و بکجیت بے محل بے بنیاد مستعد اور کمر بستہ رہینگے تو قصور و نکاح ہے اور سزا اونکے سرون پکھیلے گی اور نواب گونر بجزل بہادر باجلاس کو نسل اونکو آگئی بختیستے ہیں کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ہر ایک محبت و رسالہ و کمپنی ملازم سرکار کو پریشان کیا گیا اور وقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پرہٹ کر کے یہ حکم سنا دینگے۔

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از اہنگ تصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھ نے ایک حاکم اعلیٰ سے بتکرار افسسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم سطح کا جاری فرمایا ہے کہ آٹھ گندم کے ساتھ سائید ہوگا شامل آرد گندم کے بازار میں فروخت ہو اکون اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم کہ کچھ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

تباہیچ ہشت ماہ پانچ ہفتہ ۱۸ ایک سو پاری بنام دولالی سنگ نے دو سو من آرد گندم آسیا ہوا سے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھ سے واقع ہر خرید کو کے براہ ننگ شرق کو روانہ کیا اور یہ آرد کانپور میں بچھوئی بازار میں کھلا اور بیٹھو سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہو گیا بعد اذین تا آخر ماہ مذکور سو پاری مسطور نے اور دیگر سو پاریاں نے قریب آٹھ سو من آرد آسیا ہوا مختلفہ سے خرید کو کے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد میں شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرنگ اسکار از ان تھا اور ازانی آرد کی باعث گرانی خاطر آرد خوران ہوئی اور یہ تقریر بیان آئی کہ گندم تو آٹھ سو پاری فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے سو سو سو از ان بکتا ہے مگر اصل مطلب نہ سوچے کہ سو پاری نے خبر سنی تھی کہ دیگر سو پاریاں آرد خرید کر کے نیت روٹنگی مقام کانپور کھڑے ہیں پس اسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر آرد مال اگر آٹھ سو پاریاں کے فروخت میں یا نرنگ میں کچھ فتور واقع ہو اس نظر سے اسنے قبل نے آٹھ سو من آرد دیگر کے اپنا مال پنج از ان فروخت کر دیا تھا انرض ایک سپاہی نے جسے خود تھوڑا آٹھ خرید تھا شہرت دی کہ اس آٹھ میں گاو اور جوک کی آٹھان سائید تمیز کو نہیں شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دہین کھتے تھے اونہوں نے اور شعلہ لک دی غرض کہ اب اس آٹھ کی خرید موقوف ہوئی ہر چند سو پاری وغیرہ نے ہر طرح فہمائش کی کہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کے فائدہ مترتب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کسٹ تھا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام کمال احوال دریافت کر کے خود میں روپے کا آٹھ پانچ خرچ کیا و اسطو لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف الاوان میں واسطے دریافت حال کے گئے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد میں کسٹ حلی آمیزش نہیں

اور یہ شہر کھنڈ ہے بنیاد ہے مگر سوائے زمین اور کچھ فائدہ نہ ہوا کچھ اور آٹا اسی قسم کا مٹی اٹھائیں گے خرید کیا گیا اور دیگر سدا سیاہی  
 نہ آئی بلکہ جو ارد بقیانہ تھا وہ پڑا پڑا خراب ہو گیا دوسری زمین آٹا چکیوں پر موجود تھا مگر کینے دیا کیونکہ تباہی دہم اپریل خرید و فروخت اس  
 قسم کے آٹے کی یکدمت موقوف ہو گئی

بعد ازین اراده فاسد سپاه ہندوستانی کا جا بجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور ول فطوریس ارادے کا بکثرت وارادات آتش زنی مقام انبالہ میں تیار کیا ۱۶۔ اپریل نیاں ہو یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی میں بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شیب لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہو گیا مگر خوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کسٹ جو بقا صلا ایک کمرہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ ور ہوا اس گودام میں چار سو میا لیکس پیسے شراب کے تھے جیکے سوخت ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاونی گورہ کا تھا سو لٹہ بزر رہیہ کا نقصان سرکار عواید شیب و کم کواد حیدر مقامات پر شاہ نادری نے دست درازی کی اور حیدر روزمین متعدد عمارات مثال دل مفسدان جہلک خاک سیاہ ہو گئے مگر ہنوریہ نہ معلوم ہوا کہ موجود اور صدر اس امر ناخدا ترسی کی کون میں لیکن گواہی جو کیداران گودام مذکور سے مانع ہوا کہ جو گودام میں آگ لگی تھی اس کے بعد ایک سو گودام میں سے طرف شہر انبالہ کے پاشندہ کو بگیا تھا

جہاں یہ بیدار ہیں اس کی حرکت بہریت و درجہ اعلیٰ میں ہے۔  
جہاں یہ بیدار ہیں وہاں جو کچھ ہندوستانی مقیم تھا وہی ان کے حکم و کار کا تو س نے استعمال میں لا دینا شروع کیا۔  
پہلے تو وہاں جو کچھ ہندوستانی مقیم تھا وہی ان کے حکم و کار کا تو س نے استعمال میں لا دینا شروع کیا۔  
پہلے تو وہاں جو کچھ ہندوستانی مقیم تھا وہی ان کے حکم و کار کا تو س نے استعمال میں لا دینا شروع کیا۔

اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم جیٹ پیاوگان اودہ نے سرشورش اٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۱۱۳ اور ۱۱۴ جیٹ پیاوگان ہندوستانی کو بھی شریک اپنا کر انہیں بیان شورش جیٹ مذکور کا بمقام لکھنؤ ذیل مین درج ہوتا ہے

چند روز گزشتے ہیں کہ سپاہ بیکر وٹ یعنی نئی برقی نئے کار توں کے کاٹنے سے اٹھا کر کیا تھا مگر جب ان کے افسران ولایتی نے  
فحاشی کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت ہر سب کے کار توں لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت  
خوش ہو کر باہم کلمہ مبارک باد زبان پر لائے کیونکہ ایسی محکم مشکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسران کے اوکلی خوشی اور ہوا کیا ہو کی  
کچھ اصل تھی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ عذر پیش کیا اور تہقید کا ڈر جٹ میں ہو گئے مگر افسران ہندوستانی ان کو ملازمن کی  
حرکات پر نظر میں کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تھے کہ پورا نے سپاہی سب راضی اور خالی اور بہت لاطائل ہیں  
بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ جٹ دلتخاند سے کہ جہان وہ نوکری ہینگیزین میں تھے واپس آئے اور قبل از ان کے رخصت کرنے کے  
صاحب کمان افسر وائس صاحب نے مناسب تصور فرما کر ان کو اطلاع کی کہ کیا نو لازم سپاہیوں نے کیا تھا اور ان کی حرکت بجا  
کیا سزا و نکلودی گئی اور بعد ازاں سپاہ مذکور کو فحاشی کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کبھی حکا عذریہ پیش نہ کرنا اور کبھی کسی پر کھال



انتظامِ حرب میں واقع ہوتا کہ جو نیک نامی تمام ہی حرب کی ابتک مشہور ہے اور میں کچھ کچھ نقل واقع ہوا اور نام سپاہ گری کا یہ نام ہوا جو سپاہیان  
 مذکور نے کلمات مندرجہ بالا تبصرہ تمام سے اور خاموش اپنی زمین چھاؤنی کو خفیت ہو کر چلے گئے مگر اوکے بشیرہ سے ایک صورت رشت و زبوا  
 نظر پڑی اور فوجی حرکات سے ناخوشی تصویر میں آئی جسکے ملاحظہ سے کپتاوا سن نے مناسب سمجھا کہ برگیدیر گری صاحب کو اطلاع  
 ان حالات کی ضرورت ہے مگر قبل ازیکہ صاحب موصوف برگیدیر صاحب مروج کو اطلاع ان حالات زبوا کی دین تمام افسرین و ستانی  
 جمع ہو کر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بطور قسم: تجل و تحقیق کیا کہ پڑائے سپاہی سب خوش اور راضی ہیں اور وہ سب کار توس کاٹنے پر  
 مستعد ہیں بلکہ اس نہج و صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسران کے اطمینان کیواسطے رو بہ واپسی اپنی کمپنی کے پام کرینگے تاکہ وہ سب  
 بیرونی ہماری کریں اور انکو یقین کامل ہو جاوے کہ کار توس میں کوئی شے منافق نہ رہے نہیں ہے مگر کچھ وقفہ درکار ہے اور صاحب مروج کی  
 بطور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم ہر وی کرینگے اور صاحب کو اس پر آمادہ کر لیا کہ کچھ وقفہ دینے میں ہرج نہیں ہے اور  
 اطلاع دی بالفضل موقوف رہی جب اوقت نواخت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے کل حرب کو اس امر کی تعمیل کے واسطے طلب کیا تو سب  
 حاضر آئے مگر بجائے ایقان وعدہ و باستیاب تمامی افسران اگر نری کسی افسرین و ستانی نے کار توس کو یا تھہ بھی نہیں لگایا اور یہ کہا  
 کہ ہکو خوف ہے کہ سپاہ بعض اس حرکت کے ہکو جان سے تلف کر ڈالو گی افسران ولایتی نے کچھ اور فہمائش مناسب تصور کر کے  
 حرب کو خفیت کیا اور تمام سپاہ اپنی چھاؤنی میں بیٹھ و غل داخل ہوئی گویا کہ اوکے مقاصد ملی اور مطالب لایدری حاصل ہو اب تمام  
 اوطشت از بام ہو گئے اور اطلاع اس حال کی برگیدیر گری صاحب کا گئی اور برگیدیر صاحب کپتان بار یو صاحب برگیدیر میجر کو ہر ایک  
 فوراً چھاؤنی ہفتم حرب میں تشریف لیگئے اور سب حرب کو جمع کر کے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کار توس اب تک استعمال کرتے ہو  
 اوکے آئندہ بھی کاٹو گے یا نہیں تمام و کمال سپاہیان حرب مذکور نے انکار صاف کیا باستیاب جواب صاف برگیدیر صاحب نے حکم دیا  
 کہ سپاہ فسد کی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو بام و امان گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب  
 دنل گھنٹہ بجے کے کبھی گرنڈیل ہر ایک کمپنی کے پاس جا کر زمین ہوئی کہ تم اپنے اپنے آٹھین اور کورڈ ماسٹر صاحب حرب اور دریل حوالہ  
 مارڈالو عرصہ ایک یا دو گھنٹہ کا گذر ہو گا کہ کچھ آدمی دو ان دو ان صاحب کے گونکے پاس آکر اور التماس کی کہ حضور جلوی مسلح ہو وین  
 حرب اپنے ہتھیار لینے کے واسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سنکر فوراً بجانب چھاؤنی روانہ ہوئے وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں  
 کہ سپاہی جو اس جھگڑے پھرتے ہیں مگر سب سپاہیوں نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھ اپنی چھاؤنی میں چلے گئے اور بزمین  
 اپنی پوشیدہ کر لیں اور اکثر سپاہی اگر مظہر خیر خواہی اور نیک حالانی ہوئے اور زیادہ برینا بھی اور منوں نے کیا کہ اپنے افسران کے رتلاورین  
 لشکے ہوئے جمع ہو گئے اور اوکے حفاظت میں بخلاف اوس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تھے مستعد اور آمادہ ہوئی اسی  
 اثنائین کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمائش اور نصیحت کر رہا تھا کہ تم سب علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین مکر و فریب زبوا  
 از وہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز اوکے کہ کر رہا تھا کہ اگر اس طرح وہ لوگ بطور نظم و مسودہ منتظمی رکے باعث ہو گئے تو اوکے حق میں سوائے سزا  
 شہ بد و کچھ تصور نہیں ہے اور ایسے ایسے کلمات نصیحت آمیز اور سخنان تند و تیز سے اوکے تشریف بھی کر دیا تھا کہ تمام افسران ہندوستانی  
 حاضر خدمت ہو کر عذر آوری ہوئے مگر اس جانب تو یہ واقعہ موسیٰ باغ میں ہو رہا تھا اور وہ اس حرب مفسد نے پیغام ہم حرب کو مقام  
 متذیانوں میں روانہ کئے مگر سپاہ حرب ہم نے پیغام بد و کلو گرفتار کر کے حاضر حضور کر نیل پام صاحب کمان افسر کے کیا جس کت

سوائے کمال ایمانداری اور وفاداری سپاہ ۴۴ جمیٹ کے اور کچھ ظالم زمینیں بہو تا بعد خبر گرفتاری بیگم مبران اظہارِ مفیدین کو خوش نہ ہوئی ہوگی کیونکہ بوقتِ شام تمام سپاہ ۴۴ بہو اور خاموش ہو کر اپنے اپنے مقام میں جا بیٹھی اور یہ بھی اطلاع اوکو ہوئی ہوگی کہ میان سامانِ منقطع کرنے اور نہاد و موصوفانہ راجہ کیونکہ یہاں ہندوستانی نے بعد از ان آکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے کار توں ہوگا توین کریم اور کوکھن کے اس طرح اطلاع بھی ہوئی یہ صاحب کو کئی گئی مگر مناسب وقت تھا کہ اور وقفہ امتحان نہ دیا جاوے بلکہ فوراً مشورۃً تمام جمیٹ پر ضرورتی اسب سے بہت ٹھہرے شب کے جمیٹ ہفتم مکر پیٹ پر جمانی گئی اور فوراً بعد از ان آواز سم ستوران واسطہ لگایا گیا اور ایک بار آواز آئی اور تین بہو اور ایک الہ خیر و سب نزدیک آچھونچے تو اور عرصہ بھی نگہرا ہوگا کہ ہر طرح کی سپاہ موجود رہی اور نہایت سیرین میں ہندوب کی کئی رسالہ ہفتم اور سالہ گال صاحب بجا بنی است اور تو پناہ محاذی اوکو اور جمیٹ ۴۴ پنہان بنگال ہندوستانی اور جلیپنی ۴۴ جمیٹ گوہ سپاہ ہندوبین کے سر پر قیام پیر پیر میں ہندو تھوڑی دیر تو خاموش کھڑی رہے گو یا عالم سکے میں تھوڑے گرجے کہ لہ اندازوں نے متابین روشن کہیں تو ان کے دیکھنے سے زہرہ ہندوبین نام و اب ہو گیا اور زیادہ از نصف پانچ بجے ہوئے اور جو اسباب اور اسلحہ ان کے تھے سب بھینک بھانک کر بھاگ نکلا صرف پارچہ جو ان کے جسم پر تھوڑی سا تھ لگے ہر چند اولہ روکا کہ کیونکہ کچھ آخر کار سالہ ان کے تعاقب میں گیا اور چند مفورین کو گرفتار کر لائے اور وہ ہندوبین کے عالم میں تھے اور پیروں مفورین اونٹنوں کی اونٹوں نے حسبِ الحکم متہیار سپر و سکار کر دی اور بے عذر و حیلہ گرفتار ہو گئے اور پھر سب سپاہ ۴۴ وہ میرے چھاؤنی مفورین پر مقرر ہوئے تاکہ حفاظت چھاؤنی و سکاری اسباب و غنیو کی کریں اور اس طرح قبل از سرعہ نے لوپ شام کے ہفتم جمیٹ پیداگان او وہ فرست ہندوبان و سرکشان میں شامل ہو گئی

جیسا سابق ذکر ہو چکا ہے ہفتہ حبٹ اووہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۱۴ جمادیٰ ہندوستانی بھی شریکۂ فساد ہو کر مفسدین میں شامل ہوں مگر کتابت جو اس باب میں روانہ ہوئی تھی قدرے سپاہیانہ حربہ باری مذکورین نے گرفتار کر کے روبرو سے افسرانِ دلائیٹی کے گدما فی اوتھو اور سکایہ ہوا کہ ہفتہ حبٹ اووہ بطرف کی گئی جناب سرسبزی لارنس صاحب کا ذکر جو سزا دینے میں حیثیت تھے انعام بخشی نہیں بھی کسست تھی تجویز ہوئی کہ اشخاص تحقیق کو انعام نمایاں و خلعتہای گران بہا لائقِ عظم و شان سرکار عطا ہوں میں آدمی ۱۴ سپاہی ایک صوبیدار ایک حوالدار یک اور ایک سپاہی اور ۱۳ حبٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانے اس سرکار رستہ سے اولیٰ عزت افزائی اور شہرت نام کی واسطے سرسبزی صاحب بہادر مجموعہ نے تباریح ۱۲ مئی ایک ربار قرار دیا تاکہ بلکہ عام میں رویہ اشخاص مذکورہ بالا کا باطن منظوری و ضماندی سرکار حاصل کر کے باعث عزت و حرمت و فادار سپاہیوں کا ہو

صحن چورہ روئے کوٹھی رزئیوسی کردہ تھا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیاں بائیں شاہتہ لگائی گئیں تاکہ دستاویز اور دیگر اشیاں جمع ہو سکیں تھے اونپر آکر بیٹھیں اور پرانہ مین جو وسیع اور قریع تھا کرسیاں اور بلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور پٹنی اور سونے کی بچھائے گئے بوقت نواخت شش گھنٹہ شام سرسبز لارنس صاحب ہار کے سربئی ہزار ہی سکر صاحبان یعنی جو کہ صاحب کپتان ہیں صاحب اور باتفاق بریگیڈیرینڈ سکوم صاحب اور بریگیڈیر گری صاحب معہ اونکے رفقا و صاحبین کے یعنی ہجیر ریٹ صاحب بے باستر کپتان میگ نیل صاحب مہتمم بازاکپتان جیمس صاحب ٹی جرنیل کپتان بارلو صاحب بریگیڈیئر مقرر مقرر اور بے آئین فوج اوکیتیان بارول صاحب گڈیئر لکھنؤ اور سہراہی کرنیل بدو مو صاحب کرنیل ہاشر صاحب کرنیل

ہم صاحب اور کرنل برادر صاحب و بیچ کال صاحب و بیچ مار و بیچ صاحب شریف فرما ہو کر رونق بخش کر سی ہو اور ان کے برابر تین تین سالہ  
گران سار کھئے گئے قبل از غلافانی خلعت کر جناب سرسری لائس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور پرہیزگار  
گفتگو زبان ہندوستانی بطور خوب صاف آہستہ آہستہ روبرو سے ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ ادا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ  
اوسکا موافق نام ہا مردمان موجودہ ایستادہ کرتا تھا اور ایک شخص نے بتہ دل اوسکو سنا اور اوسپر کار بند ہوئے ہکو نہایت فسوس سے  
کہ اس گفتگو کا لاس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریز میں تحریر ہوئی ہو اور اوسوقت حضور تان بان ہندی سنائی گئی تھی ترجمہ  
زبان اردو میں ہو کر ایک محبت مقیم ہندوستان میں تقسیم ہوا اگر ہم اوسکا مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اوسپاہیوں چند آدمی شہرت سار سے پھیلانے ہیں کہ خواہش سرکار اس طرح ہوئی ہے کہ مذہب سپاہ میں فلاح واقع ہو اور  
دست اندازی گجھاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہیں اور تم بھی خود بخوبی آگے بڑھو  
کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عہد سے تمہارے مذہب میں کبھی مزاحمت نہیں ہوئی ہے اور غلبہ تمہارے وہ لوگ جنہوں نے حالات پیشین  
چڑھا ہے اور جنہوں نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگوں سے سنتے آئے ہیں بخوبی واقف  
ہیں کہ سابق میں عالمگیر نے اور جلال میں حمید علی نے بجز بزرگ ہندو مسلمان کر ڈالے اور ہندو غلاب کیو دشوالے مساکر ڈالے اور جو کھا کر دوا کر  
انگلی پرستش کے تھے وہ بھی حسین نے اور زماں حال کا احوال سنو کہ اکثر ہم میں سے واقف ہیں کہ رنجیت سنگھ نے مسلمانان پنجاب  
کبھی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد میں جسٹھ شہر لاہور کی رونق پر اوقم کرنے والوں کی شان اور شوکت  
اب تک اونسے ظاہر ہوتی ہے کبھی اوسکے وقت میں اذان نہ ہوئی اور خاص لکھنؤ میں سال پچستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے  
نہ پاتا تھا اگر وہ تمام معاملات دیگر گون ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہیں جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کو مذہب میں فلاح انداز  
یا کسی طرح باعث قصیر اور تحقیق کا بوتلم بچشم خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اوسا سطلے میری شہادت یا تقریر اس امر میں کچھ ضرورت نہیں  
تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا میں کوئی اور سلطنت ایسی نہیں کہ ہم پلہ وہم پہلو سرکار انگلشیہ کے عطاقت و دولت اندنی پرتہ  
اور ملک کے سمجھی جاوے کوئی ایسا سمندر نہیں ہے جسپر اس ملک کے صدا ہوا نہیں جاتے اور کوئی ملک ایسا نہیں جس میں  
اوسکی سپاہ موجود نہیں تم سب فرمنا ہے کہ جنگ روس میں کیا ہوا اور سطح ہماری سپاہ بری اور بحری نے بمخلاف ایسے ایک نہایت  
طاقت دار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عواض گوناگون اور شہائد و کالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونے سپاہ اور سخت  
بزار باکوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہرقہ کو رفع کر کے اور تمام مقابلہ کو دفع کر کے لڑائی میں فقیاب ہوئے اور تباہ شمشیر نغمہ  
ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو بمعائنہ ایسی فوج آراستہ و باسامان شائستہ و جنگ آزمایان کہ ہر کسی کوئی فوج کسی ملک  
کی نہیں کر سکتی اور شکست دیو کا تو کیا ذکر ہے کہ تباہ اور ستغراب میں ڈال دیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ میں ایک لاکھ فوج ولایت ہندوستان میں آسکتی ہے

ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت رو باہ بازی کی نہیں جو کچھ اوسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر مرلا اور برہو کر  
کھتی ہے اور خدا سے پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہیں کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ شکست غم و حملہ دشمنان  
بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہو ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و حق پر قائم رہے گی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے اپنے نہیب پر اور جاری رکھنے رسومات پرستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آئینہ دیکھ کر کوئی اور سہ کار تمام دنیا میں اپنی سپاہ کی ایسی خاطر داری نہیں کرتی جیسی سرکار کبھی کرتی ہے اور ہر ایک گمانوار ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہیں ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کس طرح آرام تمام و آسائش لاکلام بیٹھے پیش کھاتے ہیں جو پیش اور کو بعض دفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعہ کے لیے ہے اور اپنے دوستوں میں درشتہ وارد نہیں اور رفیقو میں بیٹھا کس طرح اپنی موی و پردہ سالی میں تار و زخم و شہنوا سی عزت کے لیے یہاں تھے ہیں کہ ہر ایک ہمایہ اور ہمایہ ادب کرتا ہے اور سرکار ادنیٰ عزت کرتی ہے اور کس ملک میں تم ایسے حالات خوش و احوال دیکھتے دیکھتے ہو پس ہوش کہو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد نہ بھلا

ہندوستان کے کسی نام نہاد سپاہی کا نہیں بیان جاری سرکار ایک سپاہی کی خواہش کیسے ہے وہاں کچاس  
سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہوا۔ تین ہفتہ گذشتہ میں اسے شہر لکھنؤ میں تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین سو آدمی خدمت کیلئے  
حاضر ہو کر تین پرورش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہیں اور یہ فادار احسان فراموش کو  
سزا قرار دیتی تھی کہ میں کسی فوج نے روز زمین پر ایسی خدمات نمایاں نہیں کی ہیں جیسی فوج بنگالہ نے کی ہیں میں ان کی خدمات سے  
خوب واقف ہوں اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی برگڈیر ریمنڈ سکوم صاحب اور برگڈیر گری صاحب اور کرنل ہلیفورڈ صاحب اور  
کرنل پام صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ بڑا بھی خوب جانتے ہیں بلکہ باعث مملواریات فقیہانی بہم پہنچیں اور جو تھاری سرداری ہیں  
کھڑے ہو کر جنگ اور کوچ و مرجع خدمت ہو رہے ہیں اور ان کی نیکیاں میان دال تھاری شجاعت پر ہیں اور جنگی میاں تھامہ کھانہ سے  
تھاری مردانگی اور انتظام اور لاوری میدان حرب و وغامین ظاہر اور آشکارا ہوئے ہیں اکثر صاحب لوگ مانند میرے تھامہ سے  
مٹھے اور یہ ہو گئے ہیں اور تھامہ سے ساتھ عمر شباب سے رہے ہیں اور تھامہ سے ساتھ جنگ سے عظیم میں رہ کر شریک خوف و تکالیف و فوج  
کے اور کوچ و مقام جنگ و جدال میں ملک بہار سے کوہستان برف بانیان تک پہنچے ہیں ہم سب تھامہ سے دوست ہیں اور ہمارا  
اور تھامہ ایک ساحل ہے اگر تھاری رو سپاہی ہو تو ہماری پہلے ہوگی اور اگر تھاری بوجھ ہوگی تو کیا تھامہ سے ساتھ ہماری نہ ہوگی اب  
بلکہ داری اور بوجھانی چھوڑ دو اور فریب چند بے ایمان ملک حرام و نکامت کھاؤ ماہ گذشتہ میں بہت کچھ چکا جس سے نیکیاں میاں بنگالہ کی  
ضائع ہو گئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جس نے چند سال خدمات مردانہ کر کے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکیاں اور شہرت پائی  
گوی بہت نہیں لگتی تھی اور جسے دریا و ایرادتی سے دریائے سندھ تک جنگ سے عظیم پرورے روزگار ناکر فتح ملک کیا تھا اور جسے  
ملک جادا اور ملک چین اور دریائے نیل میں اپنے انتظام اور طریق الاثنائی اور کار ہائے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک نظر میں  
کارزار کی حاصل کی تھیں مگر بخت تمام ہم بیان کرتے ہیں کہ اب بنگالہ اور اسکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج بمبئی  
ملک ایران میں فتح حاصل کرتی تھی چند روز بے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے ان کی مالیاتی بیج کار سرکار کے ثابت ہوئی اور  
اب ۱۹ جہٹ ہر طرف ہو گئی اور سات کینیاں ہم صحبت کی بھی رہناست کی گئی انہیں اکثر سپاہی تجرم اس امر کے تھامہ دوسری  
شرارت اور سرکشی دیکھا کہ آواز ہوئے تھے اب تم پوشیا ہو جاؤ بعد زمین کرنل سرہنری لارنس صاحب اور ستوجہ بطرف سپاہیانہ فادار  
اور نیک وضع کے ہو کر فرمائے لگے کہ دیکھو سو پر دس سو ک تواری کو اور حوالدار سپہ سالار کو اور رام ناٹھ دوسرے کو جو سپاہی



۳۰۔ محبت ہمدردان ہندوستانی کی بہن اور سہیلی ۳۱۔ محبت کو بھی دیکھو جو طرح اونٹوں و خدات لائق کین بدین تین سپاہیان  
 مذکورہ اولیٰ و ایک چھٹی سرکش کی گرفتار کر کے تمام حلال مفسدہ و بخرافہ سران بالا بہت کے گوش گزار کر دیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اوسکا ہوا  
 اور ہم محبت نے آئین سپادگان اور وہ پر کیا بلاناہل ہوئی زیادہ از پیش نافر اسرو سپاہ محبت مذکور کے قید بین اور تمام محبت منتظر حکم  
 گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی اور محبت کو کہ کیا وہ نیک آدمی ہے اور تباہ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہیں اسے  
 تین مفسدہ و بخلو گرفتار کر کے حاضر کیا اور وہ اب قید بین منتظر اپنی سزا و اعمال کے ہیں اور میں نے آج تمکو اس واسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو  
 کس طرح انعام بیکار دے خدات لائق و وفاداری سرکار و ان آدمیوں کو ملتا ہے جنہوں نے کار بار ہی مذکورہ بالا جیسے تم بھی جو بہترین  
 وجہ واقع ہو مفسدہ و بخلو پلائے ہیں اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نیک حلال بین اوکی ہمیشہ غور و پرداخت بخشش انعام وغیرہ ہوں  
 سرکار انعام بخشے ہیں مستعد اور سزا دینے میں جست ہے اور پیشیار اور شائق اور شائق حفاظت رعایا سے وفادار کی ہے مگر تمام  
 اور مضبوط اور مستقل بھی اور پربادی اوکی ہے جو اس سے خلاف ورزی کرتے ہیں اور اوسکو ناراض کر کے آمادہ عوض ستانی  
 کرتے ہیں خوب سوچو کیا میں نے کہا ہے اور خوب غور کرو دیکھو کیا گز چکا ہے اور انوجو تمہارے بزرگ اور حضرات و فریقہ کچا پس  
 برس کو خدمت سرکار انجام دی ہے نہ کو کہتے ہیں اور یہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہیں کہ خفیہ یا پردہ کوئی امر  
 ایسا کرے جس سے محفل کسی رعایا کو مذہب میں عائد ہوا و دیکھو کہ اوسنے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنی اپنی طریق بزرگان  
 بخشش کیا کریں مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ جو تعلق با مقام فوج ہے اوکی تمیل کروانے میں  
 کوئی سروکار نہ تھا جنہیں ہو سکتا اور کس طرح مفسدین پر گوش نہیں کھین گے اور اوس کے مزارت بیجا سماعت نہیں فرمایا تھے اور اگر  
 خدا کا شکر کہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شرابی آدمی کے بغیر غلامی میں آکر نہ ہو و حرکات و اوہ ۳۲۔ محبت کا ہو گا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت  
 توی ترا و تیر بوطرتہ اور آمادہ اور لائق سزا دی کے ہے فوراً ایسی سزائے سخت دینی کہ نہ تھامے دراز تک انسانوں کے دل سے نہ ہو لے  
 گی اب سپاہیوں بدین بخششی تمام بجانب سرکار و ان لوگوں کو انعام و تیا ہوں جو بجز مات پندیدہ و کار بار و حمیہ و متحق حصول انعام ہوئے ہیں  
 آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اوجوا الدار و سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کی طرف سے تمکو ملتے ہیں اوسر کار بہت خوش  
 کہ تم سے وفادار سپاہی اوکی خدمت میں موجود ہیں ان پیش قبضو کو جو تھنے بائیں شائستہ و خدات لائق وصول کین بہن قبول کرو  
 خدا تمکو بہت دراز جنگ خدات سرکار میں انکار و بے تن کرنا نصیب کرے

۳۱۔ ہو پند نقد اسنے عیال و رشتہ دار خنکے واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گھروں میں بروز باے سعید بہن کر تفرخ کیا کرو اور  
 خدا کرے کہ تمہاری خدات نمایان کے پیروہر ایک محبت میں پیدا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمہاری پیروی کریں گے  
 کا ذیاب بین اختیار کریں گے

۳۲۔ بعد از گفتگوی بالا جناب سرسہری صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو صلح و خلعت ہوا تھا  
 ہر ستانہ ہاتھ لاسے

۳۳۔ صوبہ دار سیوک تواری ۳۴۔ محبت کو قبضہ و خمر صبح کار نہایت شرف اور ایک جفت و شال قیمتی اور ایک جفت زکاء و چار تہان  
 کمالی کے مطابق

۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۱ء کو پچیس خلیفہ سبب آغوش ہوا

اور رام ناتھ دوہڑی سپاہی ۴۴ ترمٹ اور شیخ حسین سپاہی ۳۱ ترمٹ کو اگر یہ شیخ حسین نایک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شمشیر  
مرصع و ایک عامہ قتیق اور چند تھان پارچہ سفید حرمت ہوئے اور سوائے از پارچہ سفید نہ کوڑہ بالاسکے تین تین سوڑو سے نقد بھی فی نفر  
عنایت ہوئے

## شروع احوال فساد

باشناسے انجیل کہ جناب سرنہری لارنس صاحب ہندو دار فساد کو انعام دیتے تھے وہ سرکشی جکادت سے خوف تھا  
بمقام میرٹھ پہنچا ہوا اور یہ مقام باعث قیام تو بچانہ و سپاہ گورہ بچانل عوام اس قدر سختکام تھا کہ اوہیں گمان سرکشی ہی خارج از دہم گمان  
بلکہ دیوانہ پن تھا

## میرٹھ

تاریخ ۲۳ مارچ اپریل کرنل اسمٹ صاحب کمانیر سالہ سوم نے باین نیال کہ نوشنودی و رضا جوئی سپاہ اسین مقصود تھی حکم صادر فرمایا  
کہ جیٹ کے سوار پرٹ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے میں بندہ قوت کا بغیر ہائے کار توں کے کہیں اور حوالہ راجہ اور اسکا ردلی جو بکلا صاحب  
موجود تھے اوکو صاحب نے دکھایا کہ سطح یہ عمل ہو سکتا تھا اور ردلی حوالہ راجہ نے دو مرتبہ اسی طرح نئی بندہ سرکی بوقت شب  
اس افسر کا خیمہ آتش فی سوفاک ہو گیا اور ہسپتال سواران جو متصل میگزین کے تھا اسکا بھی یہی حال ہوا بوقت نواخت وہ گھنٹہ شب  
کرنل اسمٹ صاحب کو خبر ہو گئی کہ کچھ سوار کار توں لینے میں اٹھا کر لے میں باستانے انجیل ایک افسر نے واسطے ملتوی رکھنے پرٹ کے  
عرض کی مگر بچانل اسکے کہ اس امر میں سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ مقصود اور بچانل گمان کہ نتیجہ تک سپاہ راستی پر آ جاوے گی حکم التوا  
جاری نہوا انفرض صبح کو سپاہ پرٹ پر حاضر ہوئی اور حوالہ راجہ نے ایک کار توں سر کیا اور انکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر بچانل ۹ نفر  
سپاہ پانچ نے تو کار توں لیے اور باقی نے اٹھا کر کیا تماشایہ سے کہ یہ کار توں وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ ہستمال رکھتے تھے اور نہ کار توں  
نہ تھے فوراً اطلاع اس امر کی گمان افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور شبتاد و پنج نفر سپاہ جنہوں نے اٹھا لینے کار توں سے کیا تھا مسئل ہو کر  
چھاو فی میں بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ میں شروع ہوئی اور بتایا کہ نیم ماہ می پرٹ تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جاگیر مہون کو  
واسطے سند نے حکم سزا کے حاضر لائے اور رویر و تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جاگیر مہون کو لینے کار توں سے  
منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تھے دس دس برس کو قید ہوئے اور باقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوئے  
تمام شب تاریخ نیم و صبح دہم جو ہوئے دوست سپاہ جیٹ ۱۱ اور ۱۲ اور نیز مردان بازار کے پاس جا کر مشورہ سچ ہوئے کہ کیا تدبیر اخلاصی  
مقتصدین میں مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو کان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تھے مگر سوائے آتش زدگی کے کو کوئی افسار انگیز  
تاشام یکشنبہ دہم مذکور وقوع میں نہیں آیا تھا الا وہم کو از حد جنگ و خونریزی کا با ناز گرم ہوا جسکا بیان کچشم دیدہ ذیل میں درج ہوتا  
اول بیان پاڈی سمیٹھ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ میں پاڈی تھے اور وہ یہ ہے کہ  
تاریخ دہم ماہی روز یکشنبہ شام تک امن امان تھا اور میں بھی میں سوار ہو کر گر جا گھر جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا

۲۷

دوستوں سے نہ ہر شام جانا تھا کہ راستہ میں دو سپاہی گورہ شہنشاہی کو شہنشاہی کی گولیاں کھینچتا ہوں کہ مجروح نہ ہوں نہ خون آلود ہو ورنہ جہنم فیقو کے چلے آئے ہیں بعد ازاں جب سب نے گرجا گھر میں پہنچا تو دیکھا کہ گھنٹیاں اور گارڈین انچون و اس تمام جگہ کی جاتی ہیں اور ایک گروہ مردم میرے چوہے آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا میں نے جو دیکھا تو اوپر سوسے شعلہ اور دو ہونٹوں کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور اوپر تیز سماعت میں آتی تھی اور غل و شغل خلائق کا گوش زد ہوتا تھا یا دہری راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تھے معاہدہ اپنی میم صاحبہ کے اس اثنائے میں آپہونچے کہ چونکہ کوئی شخص ہمارے گزری کو متوجہ نہ تھا ہم بھی واپس اپنے مکانوں کی جانب روانہ ہوئے اب وقت قریب آگیا گھنٹہ شام کا تھا اور سب نے راستہ راستہ اور مقامات مجمع عام کو چاکر کر دیا جانب ایفل اور توپخانہ کے اختیار کی اثنائے راہ میں ایک پہرہ کے سپاہیوں نے جو قریب آتھے یا دہری راٹن نفی کر توپخانہ پر تعینات تھے اور جس میں سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانیکے مقام نہ کوپر بمقابلہ ایک افسر و لاٹی جو: یہ سپاہیوں کے ساتھ لیکر اونکے مقام پر قبضہ کر لیا اور آیتھارے گئے تھے بلکہ سلام کیا میں نے بھرتیاں پر مکان: یہ سپاہی انگریز سے ہمسایہ یعنی نیکل صاحب میم صاحب نے جو توپخانہ سپاہیوں سے تعلق رکھتے ہیں بیان کیا کہ سپاہی پہرہ بریگیڈیر صاحب نے جو قریب تر اس مکان سے ہے تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تھی اور وہ میرے اور میم صاحبہ کے سچ میں سے گزر گئی ہم اس وقت دروازہ احاطہ پر کھڑے تھے بعد از سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق یکا نب آدہ مغربی گئے اور آواز ایک گولی کی سنی جو نزدیک راستہ پر سر ہوئی تھی اور اس کے بعد آواز ٹاپ اسپ کی دہریہ بھی کان میں آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ رسالہ سوم کی: یہ گجھی تھی اور وہ بخیرانی تمام پانچ سواروں کے ہاتھ سے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب نہ کوپر والا کے اپنی گجھی میں آتا تھا مجروح ہوا مگر اب تنگ زندہ ہے اور امید زلیست رکھتا ہے اس اثنائے میں فوج و لاٹی یعنی ششم گارڈ ڈراگون شاہی ایک سالہ اور ایک توپخانہ نیکال حاطہ اور یکم پلٹن شہنشاہی ایفل شاہی چھاونی پیداگان ہندوستانی میں آپہونچی اور گراپ اور بندوقین سرحدی شروع ہوئے مگر سپاہ سے زیادہ تو خروانی اور ظلم باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کی اونہوں نے کپتان میکدونلڈ صاحب کی میم کا تھوڑی دور تعاقب کر کے جڑھماؤ شمشیر وغیرہ قہیم کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اس کے بچے ہمارے خورد سال اسطرح پر بچ رہے کہ وہ آسے کے پاس تھے اور آیا اونکو اپنے ساتھ بچا کر لیکر آئے اور ان کو لوگوں نے ہائیٹن جمیر صاحب کی میم کو جو باغین خفیہ بیٹھی تھی کیونکہ جیٹن صاحب خود چھارنی میں کارسرا پر گئے تھے قتل کیا اور اس بیڑی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کو کپڑے اونکے بدن پر جلائے اور بعد ازاں گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دنل بجے کے پانچ سواران رسالہ سوم نے ایک ننگے کو جو دربروے ہمارے ننگے کے تھا آگ لگا دی اور بعد ازاں بریگیڈیر صاحب کی کوٹھی جلا کر آدہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگوں کا سے اسے آگ نلی بعد از نواخت گیا رہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگوں کے ہمارے مکانات کے گرد قائم کئے گئے اور سوار اور توپخانہ ولایتی گرداگرد گشت کرنے میں مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قریب و چوار نے باز آتش زنی تا صبح گرم کھڑکے ہٹا دیے بال ضعف دراز کیا اور اس ہنگامہ میں نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہاں سرکشی واقع ہوئی تھی وہاں مکانات ویران سوختہ کو سوسے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان میں نکل گرنٹ ہڈ صاحب کب شہر قسمت میرٹھ اور اونکی میم صاحبہ میں ایک انجاز ہوا تھا کوئی باغات میں اور کوئی مکانات خدنگلان میں پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدنگلانہ زیب تن کر کے جان بسلامت لینگے گورہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان اونکے عقب میں سرگرم خوزنی تھی اشب بکیشنبہ یعنی شب ہندہ جو انگریز

قبیل ادا کے سپاہ گورہ میدان سرکشی میں جان بحق ہوئے تھے اونکی تفصیل ذیل میں لکھ دی جاتی ہے  
 ٹیکر صاحب نے ہمارے کپتان سیکر ذیل صاحب تہہ پادگان ہندوستانی مدیم صاحبہ کپتان ڈیر صاحب اور تھیل صاحب ہندوستان  
 متعلق عجیب مذکور اور کرنیل فٹس صاحب کا نیز اجمہت پادگان ہندوستانی اور سپہبر صاحب کی میم جیکھا قاتل تباریخ ۱۲  
 ماہ مذکور گرفتار ہو کر سزایاب خداسے گلو ہوا اور ہم مجرم کا باتش غصہ سختہ و خاستر کیا گیا اور سالہ سوم میں صاحبان مفصلہ قاتل  
 مقتول ہوئے تھے فاپ صاحب ڈاکٹر اسپان داسن صاحب مدیم صاحبہ منک غیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل سالہ  
 ہوئے تھے اور لنکڈل صاحب اور رائیڈنگ اسٹرک رائیڈ خسر نور سال اور سوائے اکثر گورہ تو بچانہ و مستقیم راقیل و عورات و اطفال  
 گورہ و دیگر عیسائی کا نسبت ساکنین مقام میرٹھ کی جو جو حرکات خارج از انسانیت مرمی بیج قتل انگریزوں کے وقوع میں آئے ہیں قابل بیان  
 نہیں ہیں ایک اور نینج سے جسکے بیان میں ظلم ایک فرشتہ ہے اشک سیاہ و تاسہ یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چھپاؤنی سے بفاصلہ  
 رہتے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال اونکے تھے شہید شہید کو مجروح و مقتول ہوئے یہ تو معلوم نہیں کہ وہ کس طرح زخمی ہوئے اور مارے  
 گئے اور کیا اونکے اوپر گزرا مگر صبح روز دوم یعنی دشمنیہ کی صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے اونکی تلاش میں نکلے تو بیکار  
 بفاصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ کرے اور قریب چار گز  
 فاصلہ پر اسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تھی مردمان کو جو جب بیکار میں گئے تو وہاں دو لڑکے صاحب مجروح نے خستہ و مجروح مثل  
 گوشت قید زندہ پڑے تھے مگر حیات باقی تھی کہ وہ دم زندگی کا بدستے تھے دو نو لڑکے گلو اوسی وقت ڈول میں ڈاکٹر اسپتال کو روانہ کیا  
 چنانچہ ایک اونہیں سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہے اور پلن قوی ہے کہ وہ جان برہو گا یا اسکو اعجاز سیاحتی اور فٹنل الہی  
 کہتے ہیں کہ میم صاحبہ اور دو اطفال باقی ماندہ جو اس قدر خیریت خستہ ہو گئے تھے کہ کوئی جگہ اونکے جسم پر خالی اور راحت نہ تھی بعد نصیب  
 کس طرح افتان و خیزان یا غلطان و بچان اسپتال تک پہنچا کر شمال اجسام بچان زمین پر گرے اوسی وقت معالجہ اور کاشا شروع ہوا  
 اور باوجود اس قدر صعوبت اور کالین بچ و الم و محن و غم کے اب اونکو بہت افاقہ ہے اوچندر زمین صحت کا نصیبان و کیسوں کی ہوگی  
 شروع سرکشی میں مفسدون نے اول ہذا قیدیان سپاہی کیے اور باقی ماندہ قیدیان جو چورہ سو آدمی تھے وہ بھی بھاگ نکلے  
 اور چلیانہ کو آتش دہری قیدیان پانچ تیر کپتان گیلووی صاحب کے حاطے میں گئے اور جہاں بھاگے وہاں ملازم تھا اوس سے سلسلہ  
 قید کا شکست کروایا یعنی زنجیر پائے آہنی جو انکے افعال قبیحہ سے شرنگین ہو کر اونکے پالوس ہوئی تھیں اور ہر وقت یہ صد کرتی رہے  
 کہ آئندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤں سے جدا کیوں اور خلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے  
 نصیب جی جی ایک فورڈ صاحب نے جو متعلق حمیت ششم پادگان ہندوستانی او جو مقام میرٹھ میں علاقہ انڈین باریکارتی کا  
 رکھتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے اور خزانہ کو بچا یا گرا کر مفسدین نے مکان صاحب مجموع کو آتش دی اب  
 ایک فورڈ صاحب باہر کو ٹھکی کے آئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ کر کے خود زخمی ہو کر زمین پر گرے اور جب تک مکان میں آگ  
 روشن رہی سبے حسن و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال باغیچہ مکان میں پوشیدہ تھے بعد زمین بافضل الہی  
 اعانت غیبی اس معرکہ مملکہ سے تمام خانہ اداں لے نجات پائی اور اپنے ماسے صاحب مدوح اندال پڑے ہو گئے ہیں اکثر ملازمین  
 ہندوستانی نے اس حکامہ میں ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ بڑے مستوجب تحسین و افرین تھے



رسالہ سوم ہاستنہ بھٹا دیا ہشتاد سواران کے اور تمام حیرت شہر بیا دگان ہندوستانی شہر کیشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر جہت اپنا دگان ہندوستانی جو ہرگز شہر یک مفسدان نہیں ہوئے تھے اور جنہوں نے اپنے افسر و فکونہیں مارا تھا اور نہ انکو مکاراں جلائے تھے بلکہ اکثر عورت اور بچکان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب بیڑ کے مقیم رہے اور کچھ سوئیں نفر سپاہ تو واپس آگئی ہیں اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آویگئے کیونکہ ایک ہشتاد معافی جرائم کا جاری ہو کر انکے پاس بھیجا گیا ہے

بشب دوشنبہ اکثرے ایم صاحبان اطفال تعلیم گاہ تو پچانہ میں جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پیرہ وغیرہ مضبوطی تمام قائم کیے گئے تھے شب یاش پین اور شب مذکور میں کوئی افساد انگیز سرزد نہوا انگریز با بندر وقین در میان چہرہ والد و بدعاشان درمیان و بازار چلتی ہیں اور تجویز مجر جنرل صاحب بہادر زمین جنگی ضلع میرٹھ میں جاری ہوا

اکثر صاحب کو گئے پاس کوئی بھی پیرہ سوئے نہت بدن باقی نہ با خصوصاً پادری الفریڈ صاحب اور مبدل بند صاحب کی میم کے پاس تو اسباب یک جہ کا بھی باقی نہ با پادری صاحب گرجا گھر میں نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دو ان چھاوئی گورہ میں پہونچکر جان بسلامت لینگے اور بدعاش انکے مکان میں جو اندرون شہر واقع تھا کچھ اور تلاش ہر ایک گوشہ و کناہ مکان میں کی مگر صاحب خوش طالعی سے انکو دستیاب نہوئے الا مکان مذکور دست تم ہماران سے جگر خاک سیاہ ہو گیا

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچے میں اعجاز ہوا تھا جب مکان انکا جلتا تھا تو وہ بام خاہ برتھین مفسد و نکو جب وہ باہر کوٹھی کے دہلیں اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب ایم صاحبہ دو نوکھر میں نہیں ہیں اور انکی تلاش یہاں بیفائدہ ہو تو مفسد آگ لگا کر چلے گئے بعد جلتے مفسد و نکے میم صاحبہ اسطرح بام سے اتر کر مکان سوختہ میں سے نکل بھاگیں کہ ایک بال کو بھی سبب نہ پہونچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق میں تمام شب ایک سخت کے نیچے بھر کی

افسران و مرزب بکاران طولید با پور سکوز بان انگریزی میں سندھ لکھتے ہیں مع اپنی عیال اطفال کے بتاریخ ۱۳۔ ماہ مئی فرار ہو کر صبحی روز دوم بلا مزاحمت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل میں درج ہوتا ہے کپتان دی او بی صاحب میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب میم صاحبہ و دیگر متعلقان پیری صاحب اکتر اسپان سکالی صاحب نائب اکتر اور باقیہ باشندگان قوم عیسائی مع قبائلان

چھ کمپنی سفرینا کی بتاریخ ۱۴۔ میز امیر میں روٹ کی سے آئیں اور جب انکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتھیار حسب الحکم جنرل صاحب کے سپرد کر دو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے مکان افسر کپتان فریزر صاحب کو بغلولہ بند و ق ہلاک کیا اور بھاگ کر میدان میں قیام پذیر ہوئے مگر تو پچانہ سپاہی اور گارڈوں نے انکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوئی اور اکثر گرفتار آئے بعد ازاں سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ میں ۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کمپنی نے ہتھیار سپرد کر کے اور میرٹھ میں مقیم رہیں

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح ہے کہ بتاریخ ۱۵۔ ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے سواران رسالہ سوم انکو گھوڑوں پر زمین کر کے سوار ہو کر لڑائی جلیانی نہروانہ ہوئے

اور بغیر شور و شغب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ہر نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کر کے واپس اپنی چھاوئی میں چلے آئے مگر خانہ زین سبائے ہر آئے اور اسلحہ اپنے جسم سے جدا کر کے اسی آتشا میں جمٹ اور ہر مسلحہ شامل اوکلی ہو گئی نظام افسران تعلقہ ہر ستر جمٹ پر پٹ چمبے ہوئے اور سپاہ کو نمائش کرتے لگے مگر کچھ فائدہ نہ ترتب ہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بندوبست کر کے اپنی اکثر افسر و فکرو ہاک کیا اس عرصہ میں خیر سرکشی کی سیم بائی مقیم میرٹھ کو پہنچی اور سب چھاوئی گورہ کی طرف روانہ ہوئیں اس میں سیم صاحبان یعنی سیکرٹری و نڈ صاحب اور سیم صاحب کی سیم و عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئیں اور اوکلی لاکشیں بجاؤ زمین کو سپرد شعلہ کانات کی گئیں بجز فساد انگیزی افواج کی باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے مگر غارتگری حسرت ماندہ کر اور ہاتھ نظم کا دراز کو کے اول تو قیدیان جنگیاد کو جو قریب ۴۴ نفری کے تھے اور زمین اکثر دایم الجیس تھے رہا کیا بعد ازاں شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین فوج نے بعد از قتل کر کے صاحب کو نکلی مقیم صاحب کو اور اوکلی اطفال کے جو سامنے آ گئے بہت خرابی کی اور اپنی چھاوئی کو جلا کر اور دیگر علامات قرب و جوار و آزد سے نالہ جو درمیان چھاوئی کے جاری ہے سوخت و تاراج کر کے بطور کوچ سپاہ تین گروہ اگر پیچھے اور وسط میں درست کر کے بجانے ہلی روانہ ہوئے تعجب یہ ہے کہ چھاوئی میرٹھ میں سپاہ گورہ بکثرت تھی اور ہر طرح کا سامان مان حیدر و دغا کا آمادہ و آراستہ تھا سپہی تعاقب ان پر معاشوں کا نہوا اور یہ مفسدین کا قلع و قمع راستہ ہی میں اور ممکن اور مناسب تھا بجز جمٹ اور خود غرضی و غفلت ہوئے

### تیسری بیان اس مفسدہ کا اس طرح ہے

تیسری محرم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدری سپاہی گورہ واسطے ادا سے نماز کے گئے تھے جمٹ بکثرت پیدا گان چندوستانی نے فساد شروع کیا اور جمٹ ااکو واسطے شامل ہوئے بولایا فوراً سپاہ اجمٹ کرنل قتل صاحب کے پاس جا کر خوابان اسلحہ ہوسے کرنل صاحب نے اسلحہ عنایت فرمائے اور ہمراہ اور نکلے پر پٹ پر تشریف لیا کہ فہمائش سپاہ جمٹ سیم کی شروع کی ہو گئی سپاہ مذکور نے بتا ل کرنل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرادیا افسران دیگر جو اس جنگامہ میں مقام پر پٹ پڑا گئے سپاہ کے ہاتھ سے جان برہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاوئی سے باہر آئے اور شرک مفسدان کو اپنی ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا یہاں ہوا اور کوئی انگریز بلا تیز فوج و فوج یعنی بغیر جان و گورہ و آفات و طفل و جوان و عیر کے جو ان کے سامنے آ گیا گولہ موت کسانہ کیا تھا ایک گروہ مفسدان بطرف جہلی نہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز بیشتر باعث نہ لینے کار تو س کے قیدی ہوئے تھے اوکو رہا کر کے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازاں ہر معاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ ہوئے کار یا نادیدنی اور ناشنیدنی ہو کوئی ہنگامہ واقعہ چھاوئی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ہر جمٹ طویر اجل ہوئے مگر افسران اجمٹ کو ان کے سپاہیوں نے حفاظت میں رکھا اور اکثر انہیں کے اس ہنگامہ میں جان برہوئے

ایک تروپ تو پونا ناچی اور ایک باٹری کا سہ تمام اطفال شفقہ و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولہ ہائے گریپ اوس جانب کو راہی کیے جب ہر سے آواز تفنگ آتی تھی مگر باعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہ ہوتا تھا کہ گولہ شست پر جا کر کار گر ہوتا

ایک تروپ ڈراگون کا ہر دو می ہر چہ تمامہ جانب جہلی نہ روانہ ہو اکیو تک مخمد حکام میں فوراً چھال گزرا کہ سپاہ اول قیدی ہو کر ہا کر گئی

مگر کم فیصلی دیکھنی چاہیے کہ ترو ب مذکور کا ترستہ کم ہو گیا اور وہ اس وقت گردش کھا کر مقام جہلم تہ میں پہنچے کہ جب تمامی مجاہدین فرار ہو چکے تھے

۱: جب فوج گورہ چھاو فی ہندوستانی میں وارد ہوئی تو سوائے شعلہ کے اور کچھ وہاں تھا اور نشان کسی مکان کا اس عجب شہر کے باقی رہا تھا ہندوستانی آدمیوں نے اس وقت تک فساد رکھا جب تک سپاہ رافیل نے گولہ رانی شروع نہیں کی سب گولہ سپاہ گورہ سے سہڑ ہوئے وہ تمام روگردان ہو کر رو پڑا لگیئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کر کے حدود شہر سے حقنہ انگیز و نکو باہر کر دیا

شب یازدہم میں کوئی امر قندہ انگیز وقوع میں نہ آیا سوائے اسکے کہ طوبیہ اسہان تو پناہ جو خالی تھا اوسین شعلہ جاگیر رہا جس کے سبب بجلی خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوبر شریک فساد تھے ایک مصیبت زدہ اپنا حال اس طرح بیان کرتا ہے جس سے واضح ہے کہ وہ اور اسکے عیال و اطفال کس طرح اعدا و اتلی سے جان سلامت لگئے

قتل ناویدی جیوتیہ اس فساد کا بھگام بنا میں ہوا تھا اور سفید بقیع تھا جس قدر اتفاقہ دھلاں توقع تھا میرا بنگلہ اڑیس کہ چھاو فی سپاہ ہندوستانی میں واقع تھا اول لقمہ شعلہ ہو گیا اور میرے عیال و اطفال گودام شراب میں جو زمانہ خانہ میں تھا بھاگ کر پناہ گیر ہوئے اوس مامن میں ہمارے قدم رکھنے کی دیکھی کہ مفسد داخل بنگلہ ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوسین تھا اوسکو آگ لگا دی خدا کہ بڑا حیم و کریم ہے اور کچھ مفسدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے حسین ہم تھے اور جو صرف پانچ قدم کے فاصلے پر بنگلہ سے واقع تھا اور اوسکی کڑی نظر کرنی چاہیے کہ شعلہ بھی اوس مکان تک نہ پہنچا بعد چلے جانے مفسدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خود کھاران راست کر کے میری ہم کو بطور ایما بجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سیاہ کر کے ہلو باغ میں لگئے اور اپنی چارپائیوں کے نیچے بکھوئی و متواری کیا تین مرتبہ مفسد میری تلاش میں آئے مگر وہ کھاروں نہ ہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ میں چل گئے کہ اوس عرصہ میں میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ ابکی مرتبہ اگر مفسد اگر تلاش کریں تو صاحب کو معصوم صاحبہ خوا کہ کو دینا چاہیے مگر شکر اوس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیے کہ فوج گورہ اس ایشیا میں پہنچی اور میں فوراً جا کر اوسکی حفاظت میں پناہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کوٹا غنہ وغیرہ جو تھے خراب و برباد ہو گئے اور ہر چیز جل کر خاک سیاہ ہو گئی میری کاروبار و غیرہ نیم سوختہ و بیکار ہو گئیں اور گھوڑے مفسد لگئے کل نقصان میرا قریب آٹھ ہزار روپے کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلہ کو آگ لگائی تھی وہ بدوشنہ گرفتار ہوا اور شناخت ہو کر پھانسی دیا گیا

بیانات مذکورہ بالا کے ساتھ ایک اور احوال ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران جو بٹ بٹم میں سے تھے دربارہ پنی جان بری اور حفاظت کو تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت جان سلامت لیجا نا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پر سے کہ درمیان مفسدین کے ہوا اور انکو فہمائش بھی باز نہ کرنے حرکات فساد سے کرتا ہوا اور ایسے وقت میں کہ جس وقت نائرہ مفسدہ شعلہ و عوہ کم ان اعجاز نہیں بدو ویکشہ تلخ و بزم باہمی وقت ساوہو پانچ بجے شام کے اکثر افسران جو بٹ بٹم بنگلہ کمان افسرین یکجا بیٹھے تھے کہ گفتگو میں تھا جب خبر لا کہ چھاو فی میں کچھ فساد ہو گیا ہے تمام افسران موجودہ چھاو فی کو روانہ ہوئے اور وہاں جا کر جو دیکھا کہ کچھ علامت فساد کی ظاہر





مندرس صاحب اور لفٹنٹ مشالیم صاحب اور لفٹنٹ نیل صاحب اور لفٹنٹ ٹائل صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب اتفاق ہے سلاح اور پیادہ چلے جہر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑا تھا ہر ایک گلی کو چھ جادہ و راستہ مکان میں احاطہ ایک ہیئت مجموعی سرکشی کی نظر آتی تھی جس سے صورت حیات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان ہوصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلح کو بغضداشت پس پا کرتے ہوئے کرنل اسمٹ صاحب کی کوٹھی تک پہنچے اور وہاں جا کر مکانات خدنگاران میں جو بھالی ٹپے تھے جاگزیں ہوئے یہاں سے لفٹنٹ مندرس صاحب اور لفٹنٹ نیل صاحب اپنے کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہو کر دو سے مکان میں گئے اور شناخت ہو کر منزل معبود کو پہنچے اسطرح کہ جن مکانات میں یہ صاحب تھے انہیں بھی بت آتشیں فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو باکو بکرتے ہوئے نکلا اس شنائین کپتان ٹیل صاحب نے اسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ ٹیل صاحب اور لفٹنٹ مندرس صاحب کو اور پر کوئی گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی کیونکہ انکو اس سے زبون ترموت سے مرنا تھا جب یہ دونو صاحب اون گولیوں سے بچ کر کسی طرف کو بھاگے تو اور مفسد رو بہ چڑھے اور انہوں نے جڑھماٹے شمشیر دونو صاحبوں کو پارہ پارہ کر کے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نہ رہا یا قہانہ تین صاحبوں نے عہد کیا کہ لڑ کر مرنا اچھا ہے اور لکھویان ہاتھ میں لیکر ایک جگہ میں چو کہ ٹیل صاحب کے حاطہ میں تعمیر تھا پناہ گاہ ہوئے قدرت خدا اور برکت معبد گاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام حاطہ میں دہی ایک مکان آسبب آتش فتنہ سے بچا اور باغ گھنڈہ تک پہنچا صاحبان یہ بعد ان میں انکو خبر پہنچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سیکرہ وہاں نکلا اور مثال فوج ہو کر اس قتل عام اور مرگ ناگھانی سے محفوظ رہے۔

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہائی نئی نوع جو اکثر مقامات میں وقوع میں آئے ہرگز واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک نہ پہنچتے تو راستہ ہی میں انکا علاج قرار دہی کرتا بیاعت موجود ہونے افواج گورہ بمقام میرٹھ کچ مشکل نہ تھا یا نظر من الشمس ہے کہ اریفل شستم وقت شام بہتاج خبر فساد جمع ہو کر نہ ظہر تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنڈہ تک انکو حکم ملا اور جب حکم ملا تو یہ ملاکہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سو گواران قدمزن ہون اور تیرگامی کہ جسکو زبان انگریزی میں ڈبل کوچ کہتے ہیں ہرگز نگرین بروقت وارد ہونے موقع فساد پر اور دیکھنے ہزار خونریزی مفسدان کے نام نہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش میں آیا اور وہ ستند اس امر کے ہوئے کہ ہرودی ہرچہ تمام تر تعاقب مفسدان کر کے خاک وجود سرکشان حسین آتش فتنہ بجا شعلہ درہو رہا تھا تنہا تو پتہ تفنگ رعدا ہنگ اور آب شمشیر دلاوری و مردانگی سے فرو کر کے برباد دیوین مگر بجلاف مناسبت وقت اونکا دل پر جوش سرد ہو گئے کیونکہ انکو کوئی حکم مناسب ملا بلکہ زیادہ بچ انکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعیت دلاوری اون سے نہ لیا گیا اور تن بقدریہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے ہندوستانی ہر چہا طرف روان اور روان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل خونریزی کا گرم کر رہے تھے اور ان شجاعان میدان صفت آرائی کو حکم سر کرنے اتواپ کا یا گرفتار کر کے مفسدین کا دنیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازین دلاوران ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس راستہ پختہ جاکر مقیم ہوں اور اسطرح زیادہ از نصف مچاوتی دست نظلم و غارتگری سرکشان میں چھوڑ دی جیسا کہ ہندوستانی نے بعد از صدر و کر نے ہر ایک مرتعدی و ستم کے کوئی حقیقہ دقائق ایذا رسانی سے فرو گذاشت نکلیا اور میں بعد بفتح و فیروزی روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بکر دار و نکالید و دھپاوتی بھی نہوا گو مقام میرٹھ میں دور تھا مگر ولایتی من کل العہد آراستہ و پیراستہ موجود تھیں جو یہ حادثات دیکھ کر بیچ و تاب کھد رہے تھے کہ سیطرح حکم ہو تو ان بکر دار و نکو باداں اعمال شیت کو



اور صاحب سپاہی داخل قلعہ ہو گئے

سمن فریز صاحب اور کپتان وگلکس صاحب قلعہ واسے ہر چیز صوبہ دار سے کہا کہ کیا دغا باز ہے ہم اپنے سپاہیوں کو کہو کہ بند قلعہ ہیں  
کیونکہ اگر زیادہ نہیں تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے مگر یہ چاہئے کہ نہ مانا۔ یہ صاحب کہہ نہ کیا۔ بدشنام دہی کے کہہ کہ  
میں نے جلا صاحب فریز صاحب اور کپتان وگلکس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سنئے تو وہ دونوں ہنسے جاکر طرہ اندرون  
قلعہ چلے مگر راستہ میں سواران مفسدوں کے درپے ہوئے اور ایک نے ایک چوڑی طرہ فریز صاحب کے کہہ کیا جس سے اونکو شہ پہونچ  
اور وہ ایک نے یوار کے سوار سے کھڑے ہو گئے اس شانیدار ایک مفسد آیا اور ایک ہی ہنر شمشیر سے اونکا سر تن سے جدا کر دیا۔ اہل قلعہ صاحب  
اس اذات جگر خون کن کو اس طرح پریشان کرتے ہیں کہ ایک شخص چشم خود دیدہ یوں بیان کرتا تھا کہ جب فریز صاحب کو کسی سوار  
مفسد نے زخمی غلو آٹھنگ کیا تو وہ نہ ہونے دیا۔ وہ دیکھو وہاں مارا اپنی اپنی گلی پر سو رہا ہے گورنمن سے خون جاری تھا اور ٹھیکیت جڑ سے کی  
سب سے تھم لیکن تاہم نہ ہر طاقت بھی دلانی کی باقی تھی کہ اس عرصہ میں ایک مفسد آیا اور اسے صاحب کے سائیس کو تلوار سے کہہ کیا کہ  
تو صاحب کو مار ڈال۔ اٹیسس نے تلوار لیکر آیا۔ صاحب نے سینہ پر ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دل پاش پاش ہو گیا قلعہ بھڑک اٹیا  
مفسدین نے راستہ میں کپتان وگلکس صاحب قلعہ مار کر بھی خروج دیا کہ کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی میں پہونچے جہاں انہوں نے دوم صاحب کو مار  
مارا وہ شاید جنگ نہ اس کا دیکھو وہ صاحب کے ہر کیاں نہیں اور وہاں سے درگاہ جا کر سب کا تلوار آگ لگا دی اس طرح وہ  
اہل قلعہ سے فتنہ نہا۔ میں ان میں رہا اور اسے ہر پڑاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہیکو اسباب لوٹو با قلعہ لگا دیا۔ اس سے سواران  
بہ دریا آئے کہ جہاں رہتے انہوں نے وہاں پانچ انگریز اور تین ہیکو مارا اور باقی عیسائی فتنے وہاں تھے وہ بھٹکا کہہ کر کوٹھی  
راجہ کشن گروہ میں پناہ کیہ ہوئے مفسدوں کے گلی کو اس طرح تباہ و خاک سپاہ کر کے کوٹھی میں گئے اور وہاں اسکو آگ لگا کر پانچ صاحب کو  
قتل کیا اور وہاں سے کوٹوالی جا کر یہ معاشقہ کو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ شکر کوٹوالی بھاگ گیا اور اسے کوئی تیسری بجائے مظلومان شہر کی نکل بعد از ان  
مفسدان کرنل سکر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے نکل و سلو چھپے اور جتنے مکانات قریب ہوا گر جا گھر کے تھے اور ان ہیکو آگ لگا دی اور قلعہ میں  
صاحب لگ اور اس کے بچے سب کرنا اس بعد پانچ نفر سوار پاشہ کو بچاؤنی کو گئے اور جب نزدیک پہونچی کہ پہونچے تو قلعہ سپاہی  
وہاں تھے انہوں نے ان پر فتنہ نہ کیا نہ گولہ لانا اور جو انگریز و ٹکولہ اور سکولار مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر میں میگزین کو گئے جب وہ  
نزدیک میگزین کی پہونچے تو چار فتنہ نگریز اور قریب ہزار آدمی شہر میں میگزین کے ساتھ اڑ گئے اور جیت چھادی دہلی نہ کہ تو اہل قلعہ  
شامل مفسدان ہو کر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو جیت نزدیک محل لگی رہو دے قلعہ کے مقام پر پہونچیں ایک گارڈ بیس تیار  
راجہ کشن گروہ کی کوٹھی پر گیا کہ اسے انگریز و ٹکولہ پناہ دی ہو اور فی الحقیقت اس کوٹھی میں تیس انگریز میم اور ان کے بچوں سے زیادہ گھیر  
سنے وہاں پہونچا مفسدوں نے اسکو آگ لگا دی اور کوٹھی بند کر لیکن اور ایک بات یہ کہ جلتی ہو کر ان کے سب تہ خانہ میں نہ ہونے  
روز دوم صبح کو مفسد دو توپیں میگزین سے لائے اور تمام روز انہوں نے کوٹھی بند کر دی اور انداز کی مگر کیسا اسٹیٹ پہونچا بعد از ان مفسدین  
ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنل سکر صاحب مرحوم جسکو مفسدین ہر طرح سے ہاتھ بھی نہ لگا تھا جہاں شان دہلی فرخ علی  
تیار ہے ۱۲ مفسدین دوبارہ اون انگریزوں پر حملہ آور ہوئے جو کوٹھی راجہ کشن گروہ میں پناہ گیر تھے اس دن انگریزوں نے بھی کوٹھی  
پر سے گولیاں مار دیں اور تیس مفسدین کو قتل کیا مگر جب اونکے پاس سلمان حرب و دغا باز باقی رہا تو تیس انگریز باہر آئے اور حاکم

تہ قلعہ میں رہے اس عرصہ میں لومید شاہی بھی وہاں پہنچے اور قلعہ میں سے کہا کہ انکو ہمیں دیدہ ہم انکو اپنی راست میں لکھنؤ لائی گئی تھی  
کرینگے مگر قلعہ میں نے کچھ خیال نہ کیا اور سبکو تہ تیغ کیا۔

مشرعہ جو سب سے صاحب دہلی میں ہم سے ہال چھوٹے قلعہ میں پناہ گزیر تھے جاسون نے خبر دی اور قلعہ میں سے کو توالی میں  
لیجا کر لکھنؤ لائی ہلاک کیا اور اکثر جوین لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاء خا میں اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جہلمیہ میں قتل کیا تین روز تک  
لاشین مقتولین کی بے گور کفن پڑی زمین اور بڑے چارم مفسدین نے انکو اٹھوا کر دریا میں ڈکوا دیا۔

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ انکو بکودو جینے کی تخواہ دو اور یا ہمارا روزیہ مقرر کرو یعنی سرد وغیرہ ہر روز وادیا کرو  
بادشاہ نے سب سے مانجانا شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ خود سب سے اپنا کی پوری نکر دینگے تو سب اپنی جانوں سے ہاتھ دھوئیں  
مجانوں نے عرض کی کہ ہم بیڑی روز تک وکودال روٹی دے سکتے ہیں اور اس سے زیادہ ہم میں مقدور نہیں یہ سب مفسدین نے کہا کہ  
ہم لوگ تو مرنے پر کمر بستہ ہیں جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہیں انہیں ہم دال روٹی کیونکر کھا دیں بادشاہ نے یہ کلام سنا  
کہ حکم دیا کہ چار دن روز تک وکودال روٹی

مفسدین نے اپنے دو تین ہر ایک دروازہ شہر چڑھا دیں اور ایک دن میں باروت میگزین چھاؤنی سے لاکھی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ  
میگزین شہر میں تھا اس پر قبضہ کر لیا اس شہر سے رسد شہر میں آنے سے بند ہو گئی اور ہر شے گراں ہو گئی یعنی آٹا سناں اور گندم ۱۰ روپے  
اور روغن زرد ۱۰ روپے لگا اور علی بن اقصیاس سب چیزیں گراں قیمت ہو گئیں اور جتنے دیہاتی گرو نواح کے تھے سب بڑے کھڑے ہوئے  
اور سب نے نوٹا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کیواسطے پانچ دیہات گوجران کو طلبو ادیا جو کوٹھی کرنیل سکر صاحب مرحوم کی  
بمقام بلاس پور تھی وہ بھی لٹ گئی۔

بعد از دہشتے دہلی کے دو سو سوار مقام گورگانہ کو گئے اور مقام مذکور میں بازا نا کش زنی گرم کر کے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکھ روپے  
روپیہ وہاں سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گورگانہ کا اکیس لاکھ چوبیس ہزار روپیہ چھوٹا  
اور یہ روپیہ قلعہ میں زیر راست سپاہ مفسد سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہے۔

اب مقام دہلی میں تین جہٹ ہیں ایک تو میرٹھی اور دہلی کی اور دوسو سوار موجود ہیں اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علی گڑھ اور  
اگرہ روانہ ہو گئی ہر جہٹ میں چند سیٹھ نے جو بڑا متمول اور بڑا سیٹھ ہے اپنی کوٹھی کو دست برد مفسدین کے باعث ہر روز دعوت کرتے سپاہ مفسدین  
بجا رکھا ہے اور حرف یہ ہی ایک کوٹھی وال ہے جسکو مفسدین نے نہیں لوٹا۔

ایک فسرہ سرحیٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اس پر باعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہے  
یہ صاحب اور افسران جہٹ مذکور سے جدا ہو کر بہت بھائی بخت سیاہ و سواران مفسد سے دوچار ہو اور انہوں نے اسکو مجروح و خفیف بنایا  
اور یہ صاحب ۷۰ تا ۸۰ تک یعنی چودہ روز دیر انوں اور جنگوں میں پھرتے پھرتے میرٹھی پہنچے اور اس عرصہ میں کئی مرتبہ غارت گردن کے  
ساتھ سے بچے بیان ہے کہ تانچہ ۱۱ قریب ساڑھے دس بجے صبح کے ایک میرٹھی کو کھانسا ہوا میرٹھی کے میں آیا اور اسنے کہا کہ  
بڑی کھل بلی چوہی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھی دہلی کے لئے کو آتی ہے یہ ہی اول خبر مفسدہ کی میرٹھی  
پاس پہنچی تھی چونکہ میرٹھی چھوٹا چھاؤنی میں تھا میں خبر سبک سپاہ بگلا انساہیں کہ میرٹھی چھوٹا ہندوستانی چاکر دیکھا کہ صاحب شہر



کمانڈنگ اور کرنل ریٹ صاحب دونوں موجود ہیں انہوں نے بھی میری خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۴۵ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی موجود ہیں توپ شہر میں بھی گئی ہے اور دو کمپنی ۳۵ رجمنٹ کی پہاڑی پر چورمیان چھاؤنی اور شہر کے واقعہ ہے قیام پذیر ہو گئی اور باقی سپاہی برہمہ سے مذکور کہیں بھی بنائے گئے چھاؤنی میں استعداد میں رہنے لگے ہنگامہ دہی اپنے جنگل کے راستے میں کپتان نکول صاحب سے جو میجر گریڈ کا کام کرتے تھے مجھے ملاقات ہوئی مگر انہوں نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچھ سواران افسر نے جو قریب ایک سو پچاس نفری کے ہیں پل کشتی کا قبضہ کر لیا ہے اور جو انگریزوں کو میرے پاس آئے ہوئے ملاوٹ کو قتل کیا۔

تھوڑے عرصے کے بعد دونوں اتواب مذکور بالا میرے جنگل کے برابر سے لطف شہر گئیں انکو دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا کہ ۴۵ رجمنٹ اور یہ دونوں توپ واسطے ریفی کرنے مفسدین کے کافی ہو گئی اور جو بلوچانین قریب میں آیا اور کچھ گنجان بھی نہ تھا لیکن میں نے نظر احتیاط اپنا رکھا یعنی طپا پچھتاہ کسا اور حکم دیا کہ گاڈ کیے گھوڑے طیار رکھو۔

قریب بارہ بجے دوپہر کے پیر سے نوکروں نے مجھے خبر دی کہ چھاؤنی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور نیزہ بھی کہا کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجیٹ اور صاحب کمانڈنگ چھاؤنی کو گئے ہیں میں بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم دیا جا رہا ہے میں وہاں سے اپنی کمپنی میں گیا اور سپاہیوں نے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کچھ اس فساد کو حال سے واقف نہیں بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر میں کمر بندی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کھتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی مہلت روزہ آئے ہیں اور ابھی روٹی پانی بھی نہیں کیا در جواب اسکے میں نے اونے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے میں فرو ہو جاوے گا کیونکہ ۴۵ رجمنٹ اور توپیں واسطے سزا دی مفسدین کے روانہ ہو چکی ہیں میں نے یہ بھی اونے کہا کہ مجھے یقین ہے تم سب اگر ضرورت پڑے تو لوٹو گے اور حق نمک ادا کرو گے در جواب انہوں نے مجھے کہنا کہ میں نے سرکار کمپنی کا نمک کھایا ہے اور ہم بالکل مشغول رہے ہیں انہیں سے ایک حوالہ دینا یہ شور و غل مجھ پر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر با حقیقت تمام اونے یہ کلمہ زبان سے نکالا کہ ہم مفسدین سے لڑنے کے ہی کھتا تھا اگر کوئی غنیمت حاصل ہو تو اس سے لڑنے لگے۔

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی خیر اور وزیر حکم کپتان ٹیلر صاحب اور کپتان گارڈن صاحب کی چھارہ سی کورواہ ہوئیں کہ وہاں جا کر مقیم رہیں انہوں نے وقت روکنی ایسا شور و غل مچایا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ انکو کچھ خوشی ہے مگر اونے کردار کی طرح مفسدانہ نظر نہیں آتے تھے میں نے اپنے سپاہیوں سے گفتگو میں مشغول رہا اور انکے کلام یا طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہیں ہوتا تھا اسی عرصہ میں خبر پہونچی کہ ۴۵ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے انکار کرنے سے کیا اور سواران رسالہ سوم سے اپنے افسروں کو کٹوا دیا اور کچھ انکا مقابلہ کیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کچھ کا ہوا اور سب سپاہ پر پٹ تو پچانہ پر جمائی گئی اور صاحب گریڈ ریڈر گریڈ میر صاحب دونوں موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کار توں جنگی بہرین انہوں نے تقسیم حکم کی باجے والو کو بھی خبر دیں اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنل ریلی صاحب ۴۵ رجمنٹ کے ڈولی میں وہاں آئے انکو بہت زخمی شدید لگے تھے اور کچھ ٹر کارڈ تو پچانہ میں رکھے گئے میں نے گھوڑے خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیوں نے سنگین مارین ڈاکٹر ستوارٹ صاحب جو فوج قلعہ کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے اور انہوں نے بھی بیان غم افزا ہے قتل افسران ۴۵ رجمنٹ کا کیا بعد از شور و سر دست درمیان گریڈ ریڈر گریڈ میر صاحب و گریڈ میر اور کپتان ڈی ٹی شہر صاحب پچانہ دیکھ کر

یہ قرار پایا کہ پوتا پ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے اوپر جا کر بچ جھنڈہ کے پاس قائم ہوں اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا چاہئے کہ زیادہ تر سپاہ ۴۷ جمیٹ اور دو تین زرہ حکم سبھی صاحب کے واسطے اعانت کارز مقیم کشمیری دروازہ کے بیچ بھی گئی تھی اب جیسا میں پیشتر بیان کر چکا ہوں باقی ماندہ فوج پہاڑی پر جا کر مقیم ہوئی اور دونوں ضرب توپ برج کے سامنے اسلحہ پر لگائی گئیں کہ اونکی دروازے پر پوشہ کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقی ماندہ ۳۸ جمیٹ کے تھے اونہوں نے بجانب راست برج نہر کے ہتھیار لگا دیئے تمام سیم صاحبان اور انکے بچے وغیرہ آپ آکر برج میں جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آ پہنچے انہیں قتل تمام انگریزوں کی جو شہر میں تھے آنے لگیں اور یہ بھی خبر لگی کہ دو سپاہ میگزین اور اور مقاموں کے پر سے بر تھیں اور توپنیوں نہ ہوں کی تھی سب نے کارسرا کرنے سے انکار کیا صاحب بریڈر نے اب ایک چٹھی لکھ کر مفت شہر سوار کیا میر نہر کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بڑے تار بستی خبر مفید کی انہا کو بھیجا جاوے صاحب مدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اونے دریافت کیا کہ سبب اونکی فریاد کا کیا ہے بعض سپاہ کچھ عذر لا طائل در باب زبونی کار توں بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے اونکو سمجھایا اور یقین کوادیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہیں کہ سیرج اونکے نہ سبب میں خلل انداز ہوں اور اونکو بھی ایسے کار توں جسے کچھ اونکو صرح واقع ہو نہی جاوے ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترشہ اور ناراض نظر پڑی میں اونکی نگاہوں سے مطمئن تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرداگر بیٹھے تھے میں بھی اونکے پاس گیا اور وہاں ٹھہر کر باتیں کرنے لگا اونہوں نے خیر شکر کہ تمام افسران ۴۷ جمیٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا کہ یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا میں نے اونے پوچھا کہ تم ساتھ بیوگے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزوں کو مارے جاتے ہوئے دیکھو گے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہاں تھا ایک قتلہ پسینا گر کا وہاں ہمارا ایک قتلہ خون کا لگا اور مجھے وہ بلحاظ ادب تمام پیش آتے رہے۔

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہاں اب کئی مقاموں پر آگ نظر آتی تھی ظاہر ہے مقامات انگریزوں کے تھے قریب سارے تین گھنٹے بجے سپر کے ہنسنے دیکھا کہ بہت سا کچا اور گیا اور مینے بالیقین جانا کہ سیکرین اور آوازوں کی بہت زور کی تھی اس سے ظاہر ہے کہ او میں باروت کم تھی۔

بیان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جو اونہوں نے فیل کر رکھے تھے اور نل ہچا کر اور اشارات بیہودہ کر کے کہا کہ دوستو سپاہ بھائی سپاہی کیونکہ کار ۳۷ جمیٹ کا اس وقت میگزین پر تعینات تھا اوڑ گئے اور ہم شہر میں جا کر پھر نکل اونکو اس وقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پھر کچھ راضی ہوئے اور ہتھیار کو پھر قبیل کر رکھا میں اور افسر وکیل ساتھ میں اونکو بیچ میں تھا اور میں نے اس وقت تک کوئی لفظ بیہودہ اونکی زبان سے نہیں سنا صرف ایک جوان سپاہی نے تنہا کہا تھا کہ تمہارا تک پانی اب کھا یا نہیں جاتا

قبل از اوڑ نے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی حسین لاشیں کپتان سید اور کپتان برو صاحب اور لٹننٹ ایڈوڈ اور لٹننٹ وارفیلڈ صاحب نے تھیں اور یہ سب صاحب متعلق ۴۷ جمیٹ کے تھے لاشوں پر ہم صاحبوں کی کپڑے پڑے ہوئے تھے۔

بعد ازین آواز بند و قو کی از جانب جب پہاڑی گوش نہ ہوئی اور شہر قلیل کے بعد کپتان شیلڈ اور کارڈ صاحب نے پھر پچھوئے سپاہی

اونکے ساتھ تھی کیونکہ جس وقت آواز اونکے میگزین کی آئی تھی اسی وقت بہت سے سپاہی اونکو چھوڑ کر اپنی لین کی طرف چلا گئے تھے  
 برگیزیر صاحب نے اون دونوں کو پوچھو کہ کیا ہوا تو انہوں نے کہا کہ تو پناہ کی تھیں اور جو صبح کو روانہ ہوئے تھے ان میں سے ایک تھا  
 وقت وہی ان دونوں کو پوچھنے سپاہیوں نے وہ راستہ چھوڑ کر جو صبح مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھوڑ دینی کا تھا اونکو راستہ میں تھوڑے  
 سپاہیوں کے پتہ ان صاحب کی جماعت کے ملے جنہوں نے کپتان صاحب کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً تو پناہ کا قبضہ کر کے کپتان ایلر صاحب کی نذر اور اسٹ  
 کو ہنگا دیا سپاہیان مذکور نے چند گولیاں ان پر سرکین اور اونکو لطف دریا ہنگا دیا لٹٹ صاحب نے سراسیمہ حال دیکھا کہ اگر اس  
 مجمع میں آکر میری قسمت میں یہی روز صاحب ان صاحبوں سے نہیں گئے تھے اول یہاں پہنچے تھے بعد ازاں سپاہیان مذکور نے تو پناہ چھوڑا اور  
 جانب شہر بھاگے ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیوں کا اور لٹٹ ایلر صاحب کے اور چھوڑ لینا تو پناہ کا یہ معلوم نہیں ہوتا تھا اس واسطے کپتان  
 دی قسطنطین صاحب نے جو تو پناہ کو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا سر ایلر کے مثل طرف پناہ کا ارادہ کرنے کو اونکو چھوڑا اسی پناہ میں جس وقت  
 سپاہیوں نے اونکو آتے دیکھا اسی وقت ان پر گولیاں مارنا شروع کیں اور صاحب کی سوار کا گھوڑا زخمی ہو گیا جب سپاہیان مذکور قریب  
 شہر کے پہنچے تو انہوں نے ٹوٹی ٹکڑی ٹکڑی گرنیہ صاحب کو دیکھا اور سپاہیوں نے بارش گولیاں شروع کی مگر یہ صاحب بھی بھاگ کر پناہ پہنچے  
 زمین بہت ہموار تھی اور سامان جنگ بچ میں جمع کیا اور ہلکا امید قوی تھی کہ اگر تو پناہ نہ بکڑ جائے تو عہدہ داران انگریزی اور سراسیمہ اور  
 دیگر عیسائی بچ بچ پناہ کے مدد میرے کے قائم رہ سکتے ہیں مگر یہ نہ معلوم تھا کہ میرے بچہ میں کیا ہوا۔

قریب شام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرے کی طرف چلا اور تمام سپاہیان اور وہ لوگ جو قابل اور نیک تھے اونکو  
 بگھیوں پر سوار کر کے وزیر آباد کے گھاٹ سے جو قریب چھوڑ دینی کے ہے جہاں پار ہو کر روانہ ہوں بگھیوں اور دونوں کپتان دی قسطنطین صاحب  
 کے آگے رہیں اور پیادہ اس کے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے مگر بہتے اور نہایت بیدلی سے بعد از اترنے پہاڑی کے  
 بنے دیکھا کہ بگھیوں اور توپیں کرنال کے راستے چلیں اور راستہ وزیر آباد گھاٹ کا چھوڑ دیا میں اپنے سپاہیوں کے ساتھ  
 پیادہ چلتا تھا اس واسطے کہ میرا گھوڑا میرے ساتھ تھا اور بہت سے افسر اور برگیزیر اور برگیزیر بھی میرے ساتھ تھے جب ہم قریب  
 اپنی لین میں سر جٹ کے پونچے تو سب سپاہی سر خود ہو کر لین میں چلے گئے اور کی طرح دلا سے یاد ہکاوٹ سے آگے چلے سپاہی  
 سب منتشر ہو کر اپنے اپنے چھپرے میں چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا میں بھی وہاں گیا اور اپنے گھوڑے کو طیار یا یا لین میں  
 سوار ہو کر لین میں گیا اور سپاہیوں سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلے ہو مگر انہوں نے کہ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا  
 بولنا بھی ہوا نکو ناگوار تھا مگر اس وقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سخت یا تشدد کی اون سے ظہور میں نہیں آئی تھی وہ سب  
 چھوٹے چھوٹے گرد ہوئے نہیں علمدارہ علمدارہ جمع تھے صرف ایک سپاہی جو چلیں معلوم ہوا۔ ایفل کمپنی کا تھا اور جب میں فراوس  
 پونچا کہ تھے یہ صاحبوں کی بگھیوں اور گاڑیوں کرنال کی طرف جاتے ہوئے دیکھیں اوسے نہایت درشت اور خوش جواب دیا۔

بعد ازاں میں کرنال کی طرف پناہ کا ارادہ چلا کہ گاڑیوں سے ملوں اور تھوڑی دور جا کر دونوں توپوں کو گاڑیوں کے ساتھ کھینچیں  
 ملین وہ وہی کی طرف واپس آئی تھیں کیونکہ گولہ اندازوں نے کرنال جانے سے انکار کیا میں راستہ میں اکثر افسران چھپاؤ ٹانگن سولا  
 وہ سب کرنال کی طرف بھاگے جاتے تھے انہوں نے متفق لفظ سے اسکا اور کچھ نہ کھاکا اب کچھ باقی تھیں اور کی طرح جاتے آئے  
 پھر تہہ پہنی جا رہے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

بیانِ اذیل جو درباب حرکات ۴۰ء جمیٹ و دیگر جہاں تہذیب دہلی کے ہے بنے اوس کتاب سے جس کا نام پچازان دی میوٹی دہلی یعنی حالاتِ مفسدہ دہلی ہے اور جو میر تقی میر نے غیر نام ٹولنے کے چھپی ہے استنباط کیا ہے۔

جب خبر آمد مفسدانِ وصال قتل چند انگریزوں نے ساری محسول غنائیہ میر تقی میر کی چند نکات کی چھاوٹی میں پہنچی تمام فوج کو حکم ملایا گیا ہوا ۴۰ء جمیٹ پیاوگان ہندوستانی جو قریب تر حکام شہر کے تھے اول طلیا بیوی حسین کی چھ کمپنیاں زیرِ حکم کرنل ریلی صاحب کشمیری ورنہ واسطے روکنے مفسدین کے گئیں اور دو کمپنیاں زیرِ حکم میر تقی میر صاحب کے پوتے کے ساتھ جانیکے واسطے کھڑی رہیں کرنل ریلی صاحب باعثِ ناواقفیت اصل مامیٹ فساد کے اور تصور کر کے کہ فساد صرف بازار یونکا ہے اپنی سپاہ کو فالی ہندوؤں کے ساتھ لگے اور نکلے خیال میں یہ تھا کہ اس فساد بازار کی کوٹنگینوں سے فرد کر کے مفسدین کو منتشر کر دینگے فوج جب شہر میں پہنچی ناگمان سامنے سے چند سوارانِ مفسد نظر پڑے اور انہوں نے آتے ہی انہوں پر تلے کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں کہتے جو تم کو افسران کو اس فساد کا آنا ناگمان بھی نہ تھا وہ سب آگے فوج کے تھے اور سیواسطے دار مفسدین کا اول اون پر ہوا اور گویا ناگمان اور ہتھوڑوں کی آؤنگے اور پتے لگے کرنل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازاں مفسدین نے کئی زخم شہر کے اڈنگو مارے اور دو تین عہدہ دار اور بھی گولیوں سے زخمی ہوئے افسران نے سپاہ سے ہر چند کہا کہ ہلو کچا و مگر انہوں نے اپنی ہتھوڑیں نکھین اور نہ کوشش مفسدین کے ہونگے کہ نہ مین کی بلکہ خلاف اسکے چند مقامات سپاہیوں نے کرنل ریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے لگائے اس ہنگام میں کپتان ڈی ایس صاحب جو اوس وقت کے واسطے گارڈ شہر تعینات تھے مقام فساد پر پہنچے اور چونکہ کانیر گارڈ شہر کے تھے جو گارڈین کہ ۴۰ء جمیٹ پیاوگان ہندوستانی میں سے تھیں سیواسطے حکم اپنے گارڈ ونگو دیا کہ طلیا ہو کر مقابلہ مفسدین کا کریں اور چونکہ ان کی ہتھوڑیں پھینکیں اس لیے حکم کرنے کا دیا ان نے انہوں نے انکار صاف اتباعِ حکم سے کیا اور یہ چند صاحب موصوف نے نصیحتاً دیکھا کہ انہوں نے کچھ خیال نہ کیا اور جواب سوائے طعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچھ اون سے حاصل نہوا آخر کار انہوں نے صاحبِ زبانِ مفسدان بیان کیا کہ ہم اوں لوگوں کے واسطے کچھ نہیں کرینگے جنہوں نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلنے کا کیا تھا اور جو چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونوں ہندو اور مسلمان کی بگڑ جاوے غرض کہ انہوں نے اور بیت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اوس کا بدلہ لینگے اس وقت قلیل میں پانچ افسر ۴۰ء جمیٹ پیاوگان ہندوستانی کے یعنی کرنل ریلی صاحب خیم شہید ہو کر اوکپتان شہ صاحب کوپتان اور فٹنٹ ایڈوٹ اور فٹنٹ ڈائرکٹور اور کوارٹر ماسٹر سر جنٹ بھی مارے گئے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب کو شہر والوں نے جو شامل مفسدین ہو گئے تھے مارا اور فٹنٹ میل صاحب کو بھی انہوں نے زخمی کیا ایک سپاہی ۴۰ء جمیٹ مذکور کا بھی نہ ہوا اوس کے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالتِ بلوہ میں جب سرکشوں نے دیکھا کہ سپاہ نے اڈنگا مقابلہ کیا وہ طرف کشمیری دروازہ کے چلے جان ایک چھوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اوس میں مقام گارڈ کا بنا ہوا ہے اور اسکے آگے ساٹھان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری ہے تو پچانہ زیرِ حکم فٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیاں ۴۰ء جمیٹ ہندوستانی وہاں پہنچیں اور سوارانِ مفسدین اور پیماشان شہر کو پھر شہر میں بٹا دیا۔

خبر اس بھیجا اور بعد ازاں طریق ۴۰ء اور ۴۱ء جمیٹ کی قریب گیارہ گھنٹہ بجے کے چھاوٹی میں پہنچی اسکے ساتھ ہی سپاہیان ۴۰ء جمیٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اوس میں سے قریب ایک سو پچاس نفری موجود تھے اور باقی مقامات مختلف چھاوٹی میں لڑ رہے تھے



اور تعینات ہو چکی تھی باقی ماندہ سپاہی معذور و بون کے واسطے اعانت کے زیر حکم پیر ایٹ صاحب کو شہر میں بھیجی گئی  
 میان ایک اور حرکت بجائی سپاہیان ۳۸ رجٹ پادگان ہندوستانی کی ظاہر و بیانی کپتان دی شہر صاحب کی توہین  
 اور ایک حصہ ۳۸ اور ۳۸ رجٹ کا پرٹ پر طلب ہوا اور ریڈر صاحب نے با ایک کمان انسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیوں کا ارادہ اس طرح پر  
 دریافت کریں کہ ان سے بلا کر کہیں کہ حاضر ہو کر بطور انیس یعنی بطرت خود درخواست دیکر شامل ہوں تاکہ معلوم ہو کہ وہ وقادار ہیں یا  
 جب یہاں ہی عمل میں آیا تو تمام سپاہیان میں پیر ایٹ صاحب سب اطلب حاضر آئے مگر ایک تنفس بھی ۳۸ رجٹ کا اپنے مقام سے  
 تل ہر نہ سر کا ۳۸ رجٹ کے سپاہیوں کو جو حاضر آئے تھے حکم ہر نے ہندو فوج کا دیا گیا اور انہوں نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کی طرف  
 بانتظام تمام روانہ ہو کر شہر کی دریا و دو پہر کے کشمیری دروازے پر پہنچے مگر وقت گزر چکا تھا یعنی مفسدین وہاں سے چلے گئے تھے اس واسطے  
 ان سے سوائے اسکے اور کچھ فائدہ نہوا کہ وہاں جا کر قیام پذیر ہوئے

اب مفسدین کہیں نظر نہیں آتے تھے اور نہ کہیں تیار کیا کہ ان گئے بہت سے سپاہی ۳۸ رجٹ کے بھی غائب تھے صرف دو کمپنیاں ان کے  
 زیر حکم بچے رہیں صاحب کی وہاں وجہ تھیں

۱۔ بعد ازاں ان مفسدین مقتولین کی چھاؤنی میں گاڑی پڑاں کو بھی گئیں ان میں سے صاحبوں کی گون وغیرہ پڑی تھی  
 جب ۳۸ رجٹ شہر کو چلی گئی تھی تو کپتان دی شہر صاحب پر محدود تو پونے تھے رہ گئے اور انہوں نے دبا دبا کے پڑ بکر اوس مقام پر  
 قائم ہوا جس کا ایک جانب بختہ سڑک تھی اور دوسری جانب رستہ بہاڑی کا تھا پختہ تمام صاحب موصوف ۳۸ رجٹ کو  
 اسطے گھیرنے راستے کے بھیجا اور انکی غرض یہ تھی کہ کپتان دی شہر صاحب کی تو پونے کا قبضہ کر لیں اور کپتان صاحب حکمت عملی سے  
 سپاہیان ۳۸ رجٹ مذکور کو اپنی تو پونے کے گرد جمع ہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام روز جاریا پانچ سپاہی ان کے ہر وقت گرد گولہ اندازان  
 اتواب مذکور کے رہے

قریب بارہ بجے دن کے یہاں مہتمم صاحبوں اور انگریزی سودا گرن و دیگر سیائیوں سے بھر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پڑھا اور  
 کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ اسطے کی بات یا انتظام اوس اندوہ میں کرتا یا اوس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر ۳۸ رجٹ لانے کپتان  
 دی شہر صاحب کو خبر دی کہ اوسکے ایک بانسری نواز نے ۳۸ رجٹ کے سپاہیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک بھی آواز گولہ انداز  
 کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجٹ کے پہر جاویں گے اور سب انگریز کو قتل کر دیں گے  
 مگر وقت گزرتا جاتا تھا اور شہر میں آگ ہی آگ نظر آتی تھی

قریب تین بجے کے شہر میں ایک آواز بڑی جبر کی اوڑنے کی ہوئی یہ آواز میگنیزن کر اوڑنے کی تھی سپاہیوں نے چوبے دیکھا  
 کہ کیا ہوا تو کہا کیا بڑا آدمی جرنیل ہے ہمارے آدمیوں کو اسطے مارتا ہے کپتان دی شہر صاحب نے پھر ریڈر صاحب سے کہا کہ جو  
 دو توہین تحت حکم پیر ایٹ صاحب کشمیری دروازے کو گئی ہیں ان کو پھر بلوا لو اور صاحب ریڈر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا  
 کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ ایلی صاحب کے واپس آویں تھوڑے عرصہ کے بعد حکم کیا کہ پیر ایٹ صاحب ۳۸ رجٹ کو واپس لے آویں  
 وجہی کے بعد دونو توہین زیر حکم لفٹنٹ ایلی صاحب کے بڑی راستے پر نظر پڑیں گویا چھاؤنی کو پھر جاتی تھیں دیکھ کر کپتان  
 دی شہر صاحب نے یوکل دیا کہ وہ آکر شامل اون کے بمقام بچ ہوں مگر وہ نہ پھرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کہ شایعہ اور نمونہ نے آواز نہ گونج سنی تھیں اسلئے تین تین توپیں جاکر قریب ایک گروہ ۸۳ رجٹ کے پہونچیں اور اونکی پہونچنے ہی آواز سر جگے بند و قونکی گوش زد ہوئی اور فوراً توپیں شہر کی طرف جاتی ہوئی نظر آئیں کپتان دی شہر صاحب یہ دیکھ کر گھوڑے پر سوار ہو کر توپوں کی طرف گئے کہ اونکو جاکر آوین جب قریب گوکہ کی زد کے پہونچے تو اونہوں نے حکم دیا کہ زنی طرف ہو کر جلدی ہمارے پاس آؤ اب اونکو معلوم ہوا کہ سب توپوں کی شہر کی طرف جانیکا کیا تھا اکثر سپاہیوں ۸۳ رجٹ نے اپنی بند و قونکی طرف کیں اور اونکو تو لایہ حال دیکھ کر کپتان صاحب نے اپنا گھوڑا پھیر کر برج کو واپس جاوین اس عرصہ میں چہ گولیاں اونکے اوپر آئیں تھیں وہیں سے صاحب کے گھوڑے کو لگنیں اور زمین خالی گئیں گھوڑے کو زخم کاری لگے مگر اس قدر طاقت اوسیں باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہاں پہونچ کر زمین پر گر کر دیا توپوں اور سپاہیان ۸۳ رجٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے

ہنگام وارد ہونے لٹنٹ دوسرے صاحب کے عین گارڈ مقام کشمیری دروازہ میں میجر ایبٹ صاحب نے ایک کپنی ۸۳ رجٹ کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کریں کہ آیا مفسد ذراہ شوق جو دیوار کے گزین میں واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہیں یا نہیں مگر اوس مقام پر اون لوگوں کی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہاں ایک دم نہ ٹھہرے تھے اور سب بجانب شہر فرار ہو گئے تھے اب وقت قریب تھیں بجے کا تھا اور کچھ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایاں تھا اسلئے تین تین چھاوئی سے حکم آیا کہ دونو توپیں برج کے لٹنٹ ایلیبی صاحب ایس چھاوئی کو بھیجاوین جس کا حکم اونکو حکم دیا گیا کہ وہ دی مقام مذکور پہونچیں میجر ایبٹ صاحب نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو میم صاحب مقام میں گارڈ میں بنا ہوا گھیر تھیں اونکو روانہ چھاوئی کریں اور وہیں خیال حکم دیا کہ اونکی گاڑی طیار ہو آوے

بعد از عرصہ بعید کے وہی دونو توپیں جو برج کے لٹنٹ ایلیبی صاحب کے چھاوئی کو واپس روانہ ہوئیں تھیں مقام کشمیری دروازہ پہونچیں مگر لٹنٹ صاحب اور گولانداز اونکے ہمراہ نہ تھے راہیوں نے آکر بیان کیا کہ گولانداز چھوڑ کر بھاگ گئے اور ہم بغیر اونکے چھاوئی سب کے ہمراہ توپوں کے اکثر سپاہی ۸۳ رجٹ کے اندر کشمیری دروازہ کے تین تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑھے چار بجے کے حکم پر گریڈر صاحب کا اس مضمون سے نام میجر ایبٹ صاحب صادر ہوا کہ جتنے سپاہی ۸۳ رجٹ کے اونکے ہمراہ عین گارڈ میں ہوں اونکو لے کر جلدی مقام چھاوئی میں آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پہونچا تو میجر سرسن صاحب اور صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۸۳ رجٹ کا مقام عین گارڈ سے جانا مناسب نہیں کیونکہ میجر سرسن صاحب کی رائے میں بغیر سپاہیان رجٹ مذکور قیام مقام مذکور پر معتد تھا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی رائے میں طریق ۸۳ رجٹ کا اونکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا اسلئے صورت میں مقام ۸۳ رجٹ کا بمقام عین گارڈ بہت نزدیک بلکہ مناسب ہے مگر میجر ایبٹ صاحب نے بموجب کہا کہ چونکہ خاص حکم اونکے نام صادر ہوا ہے اوسکی متابعت اونکو واجب و لازم ہے پھر صاحب ڈپٹی کلکٹر نے میجر صاحب کے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل میں کچھ توقف فرمائیے اور عین چھاوئی جاکر گریڈر صاحب کو ضرورت قیام ۸۳ رجٹ کا مقام عین گارڈ عیان کرتا ہوں اور یہ لکھ سوار ہوئے تھوڑے عرصہ بعد توپیں چھاوئی سے بغیر گولانداز کے کشمیری دروازے پر آئیں اور جب میجر صاحب نے اونسے پوچھا کہ تم بجائے جاتے چھاوئی کے واپس یہاں کیوں آئے تو دیا بیون نے جوابات لاٹائل و پون اسطرح پردئے کہ گولانداز توپیں چھوڑ کر بھاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے اونکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاوئی چلو اور چونکہ بہت سی عین وہاں موجود تھیں میجر صاحب نے

خیال کیا کہ اونکو بھی چھاؤنی لیجانا سہل ہوگا اور سب کو ایک ہی توب کی خالی کروا کر اوپر سوار کروا دیا کیونکہ اونکی ابھی گارڈی جی کے واسطے  
 اول حکم آنے کا ہوا تھا اس وقت تک نہیں پہونچی تھی چونکہ اب صاحب نے ٹی کلکٹر کو گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہیں آئے  
 میجر صاحب نے زیادہ توقف تقیل حکم پر گزیر صاحب میں مناسبت سمجھا اور سوائے ازین گارڈ کے حوالہ دینے اونسے کہا کہ اس کے  
 ۲۰ وارین بند و توکل چھاؤنی کی جانب نہیں اور اب صاحب کو مناسب ہے کہ زیادہ توقف یہاں نہ کریں دریں امور میں میجر صاحب نے ارادہ کیا  
 کہ اپنی جمیٹ کو چھاؤنی میں لیجاوین اور انسران جمیٹ مذکور کو حکم طیار کی گاڑی کو کچ بولا اور تو پناہ کو حکم ہمیں دیا قریب ۲۰ اسپاہی  
 ۳۰ جمیٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہو کر کجا چھاؤنی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہوئے کہ سپاہیان  
 ۳۸ جمیٹ دروازے میں گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا اب تو پناہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکور میں سے  
 ادن عمدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بند و قین غیر کرنی شروع کیں کپتان گوردن صاحب ۳۰ جمیٹ کے اول مارے گئے  
 ایک سپاہی ۳۸ جمیٹ نے اونکو چھپے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر کر مر گئے بعد اونکے لفٹنٹ ادیلی صاحب اوسی جمیٹ کے  
 زخمی شدید ہوئے مگر اونہوں نے گرتے گرتے اپنی دو تالی کی دو ٹوکولیاں کجاں گروہ مفسدین سرکین اور بعد ازین جان بحق تسلیم  
 کی ان میں اولٹن صاحب متعلقہ ۳۰ جمیٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ دہان سے بھاگے اور دیوار میں گارڈ چڑھ کر خندق میں کود  
 پڑے اور دوسری ٹہری پر چڑھ کر جنگل کی راہ سے چھاؤنی کا راستہ لیا صاحب محمد کو راستہ میں میجر شرسن صاحب ۳۰ جمیٹ کے  
 سٹے جو بہا ۳۰ جمیٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اونکو ایک اونکے سپاہی نے بعد عمدہ دستہ زبردستی نکال دیا تھا پرنو  
 صاحب مقام پہاڑی چہان بچ جھپٹے کا ہے قریب چھ بجے کے پہونچے میجر ایٹ صاحب نے آواز بتا دیق اندرون دروازہ میر  
 شکر اپنے سپاہیوں کی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہی چوسپا ہی کہ اونکے نزدیک تھے اونہوں نے جواب دیا کہ ۳۰ جمیٹ والے اپنے  
 افسر و نکو مار رہے ہیں یہ شکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چل کر عمدہ دارون کی کمک کرو مگر کسی نے نہ مانا تمام خوش آمداد جاپوسی  
 میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ مجھے نکو بچا لیا اور ہم سے وہاں جا کر کچ نہوگا بلکہ نکو بھی وہاں کھوٹیں گے اور نکو  
 منے اون حرام دارون سے اب ملک بچا لیا ہے یہ کہہ کر سب سپاہی گرو میجر صاحب کے آئے اور اونکو زبردستی چھاؤنی ۳۰ جمیٹ لیا  
 لے گئے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں مفسدین کشمیری دروازہ اون افسرون اور میون پر پے سرو پا غیر کرتے تھے جو وہاں  
 اندر دروازے کے رہ گئے تھے لفٹنٹ اہمتہ صاحب چار سپاہیان ۳۰ جمیٹ سے بچ کر آخر کار ایک سپاہی مسملی  
 گلدار سنگھ کے ہاتھ سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۰ جمیٹ نے اس شخص کو اس موقع کے واسطے یعنی  
 قتل اہمتہ صاحب کی بابت اس واسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل باغیٹ  
 بجار سرکار عمدہ سے گھٹا دیا تھا اور لفٹنٹ اسیورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی میم کے شالے پر  
 ایک گولی لگی تھی بالقی تمام عمدہ دارون میں صاحبان بچ کے اوپر چڑھ گئے تھے اب فضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سر کرنا  
 بنا دیق کا متوجہ کر کے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام توپوں کو کجاں اون میکسنگون کر لیا اور  
 ہر چند فاصلہ قریب ۲۰ گز کا تھا مگر فضل خدا سے کیسکوا زمین سے آسیت پہونچا اور گولی اوپر دیوار کے ہو کر باہر چلی گئی اب  
 ان صاحبوں کو فرصت ملی تو یہ سب خندق میں اوڑھ کر اور بار جا کر کوٹھی شگفت صاحب میں پہونچے وہاں خوبی اطلاع سے تھا

کے واسطے کھانا طیار تھا یہ سب وہاں بیٹھ گئے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اونہوں نے کھانا کھایا اور دیگر عمدہ داران وغیرہ جو جنگو صبح سے کچنہ ملا تھا اور تازہ میوہ کچنہ توغ ملنے کی تھی بہر حال بہتر ہے

میرزا بیٹ صاحب قریب شام کے اپنی حبث کے مقام کو اڑکاڑ میں گئے اب وہاں انکی سپاہیوں نے صلح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکھیے اسی مشورہ میں ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہاں سے چلے جاویں تو بہتر ہے تھوڑے اونہیں سے چھاوئی میں گئے کہ صاحب کے واسطے گھوڑا سوار کیا لاویں اور سب نے بجز والیج یہ کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیانہ ۳۲ حبث یہ سن لینگے کہ تم یہاں مخفی ہو تو وہ آنکر نکلواؤ الین گے اور اس وقت ہم سے کچنہ ملا اور نہ ہم آپکو بچا سکیں گے اس عرصہ میں بہت سی گاڈیاں اور گلیاں بجانب کرنال بھاگتی نظر پڑیں یہ دیکھ کر سپاہیوں نے کہا دیکھو صاحب سب ضرور ہم صاحبان بجانب کرنال بھاگے جاتے ہیں تم بھی انکے ساتھ چلے جاؤ اس عرصہ میں میرزا بیٹ صاحب کی گاڈی حبث میں انکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور حیدر کو جوان کو آواز میں دین اور بٹھرنے کو کہا مگر وہ بدین گمان کہ شاید مفید اس بھانے سے اسکو ٹھہرا ہے یوں نہ ٹھہرا اور چلا گیا اس نالین کپتان باکی صاحب بسواری گھوڑا وہاں پہونچا اور میرزا صاحب کو اپنے پیچھے سوار کر کے لیچلے اور دن دو تو پونہ تک پہونچا دینا جو بجانب کرنال جاتی تھیں ایک توپ کے پھٹنے پر میرزا صاحب سوار ہوئے اور باتفاق انسانوں اور لکھن صاحب چار میل تک گئے مگر اگلے جگہ نے کو دیکھ کر انکے ہتھیار کی طرح پلے انعام یا خون نہ ادا غازی کے لیے ایمانی کے اضیٰ کہہ مارتے کو نہوئے اور ان دونوں صاحبوں کو راستہ پر اتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ڈبلین صاحب بسواری بھی انکے پاس آ پہونچے اور دونوں صاحبوں کو اپنے ساتھ سوار کر کے روانہ آگے کے ہوئے اکثر گاڈی و گھبی وغیرہ جواہل مرتہ فرار ہو کر چھاوئی سے نکل گئے ایک بیکڈیر گریو صاحب اور کپتان کول صاحب کپتان ملیر صاحب مع عیال و اطفال اس گروہ میں تھے اور اکثر سیم صاحبان تھیں سب سیدی کرنال کو پہونچ گئے اور تمام راستہ میں صرف ایک جگہ قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہاں ڈاک بنگلہ ہے واسطے کھانا کھانکے ٹھہرے تھے مگر کرنل نیوٹ صاحب و جواہر کے ساتھ میں بھاگ نکلے تھے گئے اور میدانوں میں سرگردان رہے آخر کار رسالہ ہم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب و لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے انکو بھی حفاظت میں لیا اور اس گروہ میں کرنل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پروکٹر صاحب و لفٹنٹ کیمبل صاحب تینوہ ۳۲ حبث کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب تینوہ ۱۱ اور لفٹنٹ ساگلیلد صاحب پنجہ لفٹنٹ داننی بارٹ صاحب ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵



لگا نو کے جانب آنکلا اسکے چڑی خاطر داری و تواسن کی اس تمام میں ان سب صاحبوں نے کھا کھا یا اور قریب دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور میں پہنچ گئے

ایک اور گروہ ہمیں لفٹنٹ ہوزیل ٹیچکن صاحب اور لفٹنٹ ہائسلوپ صاحب اور لفٹنٹ انجیلو صاحب ہم لفٹنٹ ولوبی صاحب کے تھے بظاہر دیکھا تو سب کا ہاتھ سے مارے گئے کیونکہ اب تک کوئی نشان اولکھا معلوم نہیں ہوتا

لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رتیر صاحب دو دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ اندرون شہر کو سہارا نہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکھا کہ بیاعت دغا بازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت جملہ مقصدان بیرون میگزین حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا نامکمل ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب میگزین کو آگ لگا کے اوڑا دیا اور اس ہنگامہ میں چند صاحب بھاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی جھٹی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے

تباریخ ارامہ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سرتی اؤٹاس مشکف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجھے کہا کہ میگزین میں چل کر دو توپیں کھلو اگر پل پھیلے و تا کہ مقصد عبور دریا نکرے پاوین میں اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین میں آکر دیکھا تو لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ رتیر صاحب مع کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب کلی صاحب و ریکٹنگ سب کنڈکٹر کلو صاحب اور سارجنٹ ایڈرڈ صاحب رستوارٹ صاحب مع عملہ ہندوستانی دہان موجود ہیں سرتی اؤٹاس صاحب اپنی گھٹی سے اترے

اور میں اور لفٹنٹ ولوبی صاحب وہ نہایت ساتھ اس سب سے پرستہ عبور دریا کی طرف تھا اور جہاں صاف پل نظر آتا تھا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ مقصد پل پر سے عبور کر رہے ہیں اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضہ سواران مقصد میں ہے یہ حال دیکھ کر سرتی اؤٹاس صاحب لفٹنٹ ولوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شاہ کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہو گیا ہے یا دروازہ مقصد میں کے واسطے کھلا ہے مگر یہ امر کہ ضرورت تھا کیونکہ مقصد و نکو تو دروازے کھل گئے تھے اور وہ شاہ دہلی و قسرحان دروازہ پائے تھے تھے داخل ہو کر بادشاہی مکانات تک پہنچ گئے تھے جب لفٹنٹ ولوبی صاحب ایس آئے تو انہوں نے

دروازے میگزین کے بند کر تیغ کر دیا ہے اور ایک تندریر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل میں آئی اندر دروازے کے دو توپیں چپے پنی دو چند گراب دیکر ہاتھام اکیننگ سب کنڈکٹر کلو صاحب سارجنٹ سٹارٹ صاحب موصوفین کے رکھی گئیں اور ان صاحبوں کے ہاتھ میں بیتان شیریں گئیں اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد کرنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونوں نوکوں

تی ایک ساتھ دیکھا کر آپ اوس مقام پر اندر چلے جاوین جہاں لفٹنٹ ولوبی صاحب اور میں دونوں قیام تھے بڑا دروازہ میگزین کا بھی اسطرح دو توپوں سے مضبوط کیا گیا تھا اور اندر اس کے کوکڑ بچھا دیا ہے گئے تھے اور بنظر زیادہ تر حفاظت کے اور تین اسطرح قائم کی گئیں تھیں کہ اگر کچھ اندر دروازے پر اور ایک بچہ پر بوز دیا گیا ہو تو چلتا تھا درمیان فاصلہ ساٹھ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامان دونوں راستوں کے تین پہر پنی اور ایک غبارہ ہم اپنی اس طرح پر قائم کیا گیا تھا

کہ وہ میرے چپے پنی اور میرے چپے پنی کے حفاظت کے سب سے اسطرح سب توپیں اور غبارہ قائم ہوئے تو اوسمیں دو چند گراب دیے گئے بعد ازیں یہ تندریر مونی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتھیار دیے جاوین اور جب اونکو دینے لگے تو انہوں نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اونکے چہرے سے گھبراہٹ نہیں ہائی گئی بلکہ کسرشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اونکو صاحبان

سے ملا اور انہوں نے اس کی تعمیل کی خصوصاً علامہ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کٹر کٹر بکلی صاحب اور بکلی صاحب اور سارجنٹ اہوارٹ صاحب نے ایک شتاب لگایا اور انکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹنٹ دہلوی صاحب کے حکم پر کٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اٹھا دیں اور بوقت اسکو آگ دیدار بکلی صاحب نے شتاب اور ایسا گواہ وقت کہ جب ایک ایک گولہ غبار کا جلی چکا تھا اس عرصہ میں گارڈ قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب یہاں سے نہ آیا گیا

فوراً بیدار کے صوبہ ارگٹرو میگزین نے لفٹنٹ دہلوی صاحب کو اور مجبو خیزدی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کھلا بھیجا ہے کہ ہم زمین بھینچے ہیں تاکہ وہ لوگ زمین لگا کر دیوار ہائے میگزین پر چڑھ آویں اور تھوڑے عرصہ کے بعد زمین بھی آچھوٹے اور جب دیواروں پر لگائے گئے تو ہندوستانی حملہ والے سب دیوار پر چڑھ کر زمین ہائے مذکور کے ذریعے سے باہر اتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیواروں پر نظر آئی مجھے جب تک گولہ گولی باقی رہا خوب گراں اور پیاپی اور اونچا تھا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ کثرت تھے اور قبل از بھاگ بلشیک ہندوستانی حملہ نے تو زمانہ رنجاک پوشیدہ کر دیا تھا اور ایک شخص انہیں سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر لوگوں کو دیتا لفٹنٹ دہلوی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہو گئے تھے کہ انہوں نے مجبو حکم دیا تھا کہ اگر ایسی شخص دروازے کے پاس جاوے تو اسکو گولی مار دو

لفٹنٹ زینر صاحب نے سپاہ و گیک صاحبوں کے سب کچھ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کٹر بکلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت میرے کم حکم چار غیر فی توپ سر کیے اور اس مضبوطی اور درست اوسان سے علم کیا کہ گویا اپنی پرپٹ پر کام دے رہے تھے چہرہ از جانب مفسدین کہ ہم یا کٹر کے فاصلے پر تھے بارش گولہ زوں کی تیر ہوئی تھی جب سب گولی چلی تو کٹر بکلی صاحب کے ایک گولی باز پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بے ہاد میں نکال لی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے بھی دو گولیاں بازو سے چپ پر لگیں کہ اسوقت میں بیکار ہو گیا بعد اسندہ جنگ و جنگامہ کے لفٹنٹ دہلوی صاحب نے حکم لٹا دینے میگزین کا دیا اور کٹر بکلی صاحب نے فوراً اسکی تعمیل کی اور تمام شتابوں کو آگ دکھا دے جب میگزین اڑا تو جونج کے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اون راستوں سے جو دروازے وغیرہ میں اڑنے میگزین سے ہو گئے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹنٹ دہلوی اور میں جان بسلامت لیکر کشمیری دروازے تک پہنچے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ اور انکو کیا ہوا لفٹنٹ زینر صاحب نے کٹر بکلی صاحب بھی جان بسلامت میگزین سے باہر بھاگ گئے تھے اور سارجنٹ موٹل صاحب تو بوقت نواخت اکھنڈ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین واپس آئے تھے مفسدین کے ہاتھ سے مارے گئے تھے

اب اس قصہ رنج افزا کے ختم کرنے کے لیے ہم چلے ایک فسرہ رحمت کی جو رحمت صرف تمام کہہ دے دہلی میں سے قائم رہی مٹی بطور شہادت درج کرتے ہیں

بصرہ دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو پرپٹ کر نیا ام پرپٹ دہلی کے واسطے سننے تجویز کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑھی جاتی اور فمائش کیجاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پرپٹ پر جمع ہوئے اور بعد

پرٹ بدستور قدیم اپنی اپنی چھاؤنی گوئی قریب نو بجے کے کرنل ریلی صاحب کنڈنگ ۴ رجمنٹ آئے تاکہ اپنی رجمنٹ کو  
معہ دونوں پونے بھرا لیا کرپل دریا پر جاوین اور چند مفسدین سائے سوم کو جو آنے والے تھے اونکو عبور دریا کرنے دین  
تمام رجمنٹ گورہ فوراً باہر نئی اور دس منٹ کے عرصے میں طیارہ ہوا کو بخوشی تمام روانہ ہوئی جب میں پرٹ پر پہونچا تو  
کرنل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی نیم اور کمپنی اول کو لیکر اور تو بچانہ میں جا کر اون دونوں پونے جو روانہ ہونے والی  
تھیں ساتھ رہیں چونکہ کپتان دی شیر صاحب کا بنگلہ راستے میں تھا میں اونکے پاس گیا اور اون سے احوال روانگی  
اتواپ مذکور دریافت کیا کپتان صاحب مجمع نے جواب کہا کہ ایک لمحہ میں طیارہ ہونگے اور تم جا کر صدر بازار میں اونکی انتظار کرو  
دونوں جلدی دہان پہونچیں گی میں بموجب اونکے کہنے کے صدر بازار میں جا کر کھڑا اگر آدھے گھنٹے سے زیادہ گزرا اور کچھ  
نشان تو پونے کا نظر نہ آیا ناچار ہو کر میں نے لفٹنٹ دائی ہارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جا کر دریافت حال  
ورنگ و تساہل کاروں اور میں اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہوں تاکہ وقت راہگان بجاوے لفٹنٹ دائی ہارٹ صاحب وقت  
دہان پہونچے جب تو میں باہر آتی تھیں اور میرے پاس اس وقت پہونچیں جب میں نصف راستے سے زیادہ طے کر چکا تھا جب میں  
قریب سو گز کے نزدیک نین گاڑ کے پہونچا تو کپتان ویلس صاحب متعلقہ ۴ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجھے جلد  
روانہ ہونیکو کہا کیونکہ مفسد دہان آگئے تھے اور انہوں نے تمام افسران ۴ رجمنٹ کو قتل کیا تھا یہ سنگین نے حکم دیا کہ دو  
ترہیں اور سب بندہ قین فرار ہو کر جی جاوین اس کے بعد میں پہونچا کہ کرنل صاحب بخروج خستہ میں گاڑ سے بازو فالت میجر  
۴ رجمنٹ کے چلے آئے ہیں اور فالت میجر نے اونکو ایک بالنگی گاڑی میں سوار کر دیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بندہ قین طیار  
کر لیں تھیں میں اونکو لیکر تلاش مفسدان بچانہ میں گاڑ روانہ ہوا مگر دہان کوئی مفسد اس وقت نہ تھا اور نہ کوئی سپاہی  
بہتم کمپنی ۴ رجمنٹ کا جو مجھے پہلے دہان آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھ کر میں نے دونوں میں اوس دروازہ شہر پر قائم کیں  
یہ دروازہ شہر تھا اور پورے جا بجا مقرر کر دیے ہیں اس مقام پر یہ بھی بیان کرتا ہوں کہ کپتان ویلس صاحب نے مجھے  
کہا تھا کہ جو پورے میں گاڑ پر تھا جیسے پچاس نفر سپاہی ۴ رجمنٹ کے تھے انہوں نے چھ بگڑ کے فاصلہ پر سے کھڑے  
ہو کر دیکھا کہ کرنل ریلی صاحب کو بخروج خستہ کیا اور کسینے اونکی مدد کی گو کپتان ویلس صاحب نے سب تدبیر سے اونکو  
ترغیب اعانت کی دی تھی اور کرنل ریلی صاحب بھی خود میان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ کے سپاہی نے  
سنگین سے بخروج کیا یہ جو ہو سو ہو مگر یہ امر بظاہر ہے کہ انہوں نے کچھ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل و مجرومی افسران  
نکی اس واسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران مفسدین سے بلکہ دست  
کرتے ہوئے دیکھا تھا

الفرض جو کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہم نے تلاش لاشہ ہائے افسران مقتولین شروع کی اور اونکو جا بجا پڑا ہوا میدان میں  
روبرو سے گر جا کر دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو محن مکان میں گاڑ دین جمع کیا لاشہاے افسران مفصلہ الذیل  
کی دستیاب ہوئیں کپتان اسمہ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ وائس لیلے صاحب اور  
ڈاکٹر ڈوننگ صاحب اور میں صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلر صاحب لفٹنٹ اوس پورن صاحب اور انسین انجلو صاحب





بجانب مقام مذکور روانہ ہوئیں سابق اس سے بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۴۰ رجمنٹ کا میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ جنگو رجمنٹ والوں نے اس واسطے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ اونکو جہان حکم دین وہ وہاں جاوے میں یہ سنکر تعجب ہوا اور میں نے اس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہاں ہے اس نے کہا کہ سبزی منڈی میں ہے یہ سبزی منڈی ایک بڑا آباد بازار بجانب چپ چھاوٹی کے ہے میں نے اس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہاں کس واسطے اور کیونکر گئی تھی اس نے جواب دیا کہ جو وقت مفسدین نے افسروں پر حملہ کیا تو سب سپاہی تفرق ہو کر بھاگ گئے اور تمام شہر میں پھرتے پھرتے اگر اب بازار مذکور میں جمع ہوئے ہیں یہ سنکر میں نے حکم دیا کہ رجمنٹ کو جا کر کہو کہ سب سے پاس چلے آوے یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی حسب حکم معوضان جہنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازیں حوالدار میر نے آکر تجھے کہا کہ تمام راستے میں سواران رسالہ سوم ہمراہ سپاہیوں کے تھے اور مرغیب اس کے ساتھ شامل ہوئے کی دیتے رہے مگر سپاہیوں نے انکار کیا یہاں تک تو حال بچشم دیدہ میں نے بیان کیا کہ جب میں میں گارڈ چلا آیا تو جو حال بعد ازان وہاں واقع ہوا وہ از رو سے چھٹی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہاں موجود تھے اور سب صاحبوں کے ساتھ وہاں سے بھاگے تھے راج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیانہ ۴۰ رجمنٹ نے افسروں پر غلو لہ بادی شروع کی تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بد رو جو اندر کمرے میں گارڈ کے تھے پناہ گیر ہوئے مگر وہاں پہونچنے تک تین صاحب لوگ یعنی کپتان، گارڈ، صاحب لفٹنٹ، سمیت صاحب لفٹنٹ، ریولور، سپرٹینڈنٹ ۴۰ رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ اوسوین صاحب ۴۰ رجمنٹ کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر وہ بہت سیکے ساتھ مقام مذکور پہونچے اور وہاں اپنے ٹانگ کے زخم کو بانڈ کر خندق میں کود پڑے اور معجزہ سلامت سے نکل آیا یہ سنکر میں تعجب ہوا اور میں نے پوچھا کہ پوچھنے کو دینے کو طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ و زاری میں صاحبان جو کہ وہاں گارڈ میں تھے پناہ گیر ہوئے یہ سنکر سب صاحب کچھ پرہیز ہو گئے لیکن اگر کہہ دوں تو مال باران از ہر برستی تھیں مگر وہ مذکور میں واپس گئے اور سب ہم صاحبوں کو دھانسنے نکال گئے اور سب صاحبوں نے اپنی اپنی روال لیکر اور سب کو یکجا بانڈ کر ہر ایک ہم صاحب کو سلامت سے دیا اور وہاں رہا مگر وہاں سے جو بچے رہے ان کے رسن کے بن گئے تھے خندق میں اتار دیا اور بعد اس کے آپ بھی خندق میں اتار دے دوسری جانب چڑھ کر ان ہی روالوں کے ذریعے سے تمام ہم صاحبوں دوسری جانب کھینچ لیا وہاں سے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوئے مگر یہ قدم پر خیال تھا کہ اب مفسدائے اور اب جنگو مارٹوٹا مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدین نے اونکی پیروی نہ کی اور نہ اونکو اس وقت بھی مارا جب وہ خندق میں اتارے اور اسکی دوسری جانب چڑھے کیونکہ اس فروری اور بالاباد کی سیم صاحبان میں آدے کھٹنے سے زیادہ عرصہ لگا ہوا کا الفاضل سب صاحب لوگ اور سیم صاحبان سلامت آئے اور وہاں سے دریا پہونچے اور وہاں سے روانہ ہو کر بصد فوج جان بعد سرگردانی و فاقہ شبی بہت روزہ ایک وہ میں پہونچے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے مہدار نے اقرار روانہ کرنے جیٹھی کا بمقام کر کیا فوراً چھٹی لکھ کر دہلی کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب فاصلے کو بقا طاعت میرٹھ لے گئی لفٹنٹ حیلر صاحب اور انساہن جنگو صاحب بھی میں گارڈ سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانوین مارے گئے

بعد از قتل انگریز ان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے سب دروازوں پر اور کوٹوالی میں نصب کیے تو یہیں جہاں قلعہ کے چٹائی گئیں اور خزانہ قلعہ میں رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کریں

تو وہ اس مقام کو دم اخیر تک چھوڑینگے

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے نسبت باشندگان شہر کین وہ اس مقدار سے کم نہ تھیں جس قدر ان سے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ ہی دولت مند مشہور ہے اور مفسدین بھی اس حال کو خوب جانتے تھے

ایک ہندوستانی احوال اس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر میں تھا یعنی ۱۲۲۳ء سے ۲۳ء۔ چون تک کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ اونہوں نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولت مند گھر اور دکان کو شہر میں لوٹا اونہوں نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے میں تھا چھین لیا اونہوں نے اکثر دوکانداروں کو بوجہ طلب کرنے قیمت و اجبی اشیاء کے جان سے ہلاک کیا اونہوں نے بزرگ آدمیوں سے بدزدانی کی گارڈ پل دریا سے جہن نے ہر ایک مسافر و عوام و دروازہ کو لوٹا

جس روز سے کہ میں داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہاں سے روانہ ہوا یعنی تواریخ مذکورہ بالا میں میں نے کبھی سارا بازار کھانا نہیں کھیا صرف دو چار بقالوں کی دوکانیں باسپا بھیجی کھانہ کرتی تھیں وکانہ بازار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے برباد جاتے اسن واماں کے کرتے ہیں اور مفسدین کو بیچ سے شام تک بد دعا و یا کولتے ہیں مفسر اور اہل حرفہ کی نوبت فائدہ کشی کی پہونچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانوں میں رو یا کرتی ہیں

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانوں سے نکلنا موقوف کر دیا ہے

ایک کو تو ال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیوں نے شہر میں جہاں روپیہ تھا وہاں سے لوٹ کر لے لیا اور یہ سب چپے سپاہیوں کے ابھی پاس ہے اس میں سے ایک جیب بھی خزانہ شاہی میں داخل نہیں ہوا اسی سبب سے ہمارا بالیخ جھبٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار بارو پیما ہو گیا تھا میمان تک کہ او سکی وجہ سے وہ لوگ بیکل حرکت کر سکتے تھے اس باعث سے اونہوں نے او سکی مہرین بدلو لیں مہاجنوں نے رخ مڑا کیا تاکہ بڑا بیکار ہو رہا ہو درلی تھی او سکی جوتیں او پھیں دلپے کر دئے اور جو نکر سپاہیوں نے مہاجنوں کو اول میں لوٹا تھا اونہوں نے اب سپاہیوں کو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہاں تک لوٹا کہ ہر اسے سی بجائے طلائے کے اونکے ہاتھ فروخت کیں

جن جھبٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہیں لگی وہ اون دولت مند سپاہیوں پر رشک لیجائے میں اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہیں ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ انکو بہت سخت سخت کہتے ہیں میرے نزدیک اونہیں آپس میں کسی روز خوب لڑائی ہوگی بلکہ میں نے کئے مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود شہر کے دولت مند اور سپاہیوں لڑائی ہوئی والی ہے ایک جھبٹ علی گڑھ سے اور ایک سو پچاس سوار میں پوری سے اور تھوڑے بے سلاح سپاہی آگرے سے اور ایک جھبٹ اور دو سو سوار ہانسی اور حصار سے اور تھوڑے بے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار رز و کپنی نظامت کی دستہ سے ششم سالہ لایٹ اور دو جھبٹ بلند ہے اور دو جھبٹ اور تو پچاند نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہونچے اور شامل مفسدان ہوئے

میں اب بیان کرتا ہوں کہ کس کس خزانہ کارو پیما خزانہ شاہی میں مفسدین نے لاکر داخل کیا یعنی خزانہ مراد نگر تحصیل سرکانہ

متصل پل سبڈن خزانہ روہنگ خزانہ علی گڑھ خزانہ ہانسی خزانہ متہ خزانہ ہر سہو کی گڑھی اور خزانہ ترسیلی اس وقت میں سے بادشاہ نے سپاہی سپہل چارہ اور فی سوار ایک روپیہ فی یوم دینے میں مجھے یہ نہیں معلوم کہ کس قدر روپیہ خزانہ ہانسی کو لوٹا ہوا

ایک ایک کو معلوم ہے کہ تاریخ ۱۱ جون ایک ایک اور انیس ہزار دویسہ خواتین ہی نہیں موجود تھا  
خبردار وہ افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہیں ان کی پیشی بندوں پر مجھے رحم آتا ہے لیکن وقت عین تابش آفتاب کے اوٹکو  
شہر سے باہر جاتا ہوتا ہے اس کے دل آواز ہائے توپ و تفنگ سے دب کر کے ہیں اور سپر مشکل یہ ہے کہ وہ نابلد کھینچ کرانی  
خبر سے ہیں اور اس کے سپاہی ان کی ناقصی پر توجہ دیتے ہیں اور بعض وقت ان کی بد نظمی کے باعث اون سے بدزبانی کرتے ہیں  
بادشاہ شہر کے واسطے فوج کے میدان کارزار میں بھیجتے ہیں مگر اون تک نہیں پہنچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہائے شہر  
اور سکول پور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہیں شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانائے ہیں جب  
کبھی وہ جاتے ہیں کہ میدان جنگ سے واپس آویں وہ پارچہ ہائے کھنڈ اپنی ٹانگوں پر باندھ کر بہاؤ زخم شہر کے اندر تلک  
لنگ کھان ہائے دھوئے کرتے ہوئے دستوں کے ہمراہ پیکر چلے آتے ہیں

تاریخ سی ام جون وقت شب بمقام علی بیٹن مقدسین بالکل بدحواس ہو گئے تھے اکثر دن نے اونہیں سے اپنی  
بندوقین اور تلواریں کو اونہیں ڈال دی تھیں اور فوجیوں کو کجانب دیات و جنگل فراری ہو گئے تھے کیونکہ اوٹکو یقین تھا کہ  
سپاہ مظفرنگل شاہ کے تعاقب میں چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اس کے تعاقب میں آتی تو اسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہو جاتا  
دیراک سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر میں واپس آئے اور اکثر اونہیں کے مفقود اپنے بہ گئے اوٹکو راستے میں گوجرون اور چوٹے ٹا  
ھے کہ جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک جب بھی باقی نہ تھا

اطاعت حکم بادشاہ شاد و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہیں ماننا

سپاہی ہنگواری رعبت کے پیکل کو نہیں ملتے اور اپنے افسروں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اپنے کا متعلقہ میں تعاقب کرتے ہیں  
اون کی کبھی گنتی نہیں ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہیں پہنتے رئیس و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سالیقہ کا حسرت  
کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ مفسدوں کا آنا گویا بد بختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہیں رکھتے اور بغیر ایک تبسم  
یا تیر کنندہ کے اون سے گفتگو نہیں کر سکتے

سپاہ کے گوان لے اکثر مکانات شہر کو منہدم کر دیا ہے اور قادیان میں ہر تخت سنگ مرمر دیوان خاص میں تھادہ پارہ پارہ  
ہو گیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہیں جب کوئی گوارہ قلعہ میں جا کر پھنستا ہے اور شاہزادے اس کے حکم کو لاکر شاہ کو دکھاتی ہیں  
بانیویر اکثر نادان شاہی نے بھون ہو و دباش قلعہ کو ترک کر دیا

مرشد دہلی و نادر لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابیں ایک گلی کوچہ میں پڑی ہیں

جو انگریزی زبان بولتا ہے اس کو سپاہی مارے ہیں اور قید کرتے ہیں

تاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اویلا تھا اور اس کے سبب مکانات متعلقہ کو نہایت گزرا ہو گیا اور قریباً پانچ سو آدمی جو کوچہ کے  
مختلف متعلقہ میں آمدورفت کرتے تھے اس کے صدمے سے مر گئے اور گولیاں اس قدر مکانات باشندگان میں گرین  
کہ بچنے والے کون ملے آدھ سیر اور بعضوں نے سیر بھر اپنے مکانون کے محن میں جنہیں بعد ازین محنت سے کیسہ  
باشندگان شہر فرماٹ سیکرین کے گئے اور ساز و بامق و اسلحہ و ٹوپی بنادین تو بچی لوٹ میگزین کی زمین جن تک رہی

اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بنڈوقین اور اس قدر تلوار اور سنگین لین جس قدر وہ لے سکا خلاصیوں نے اپنے گھر بٹنگ سمیت نفیس اور اور اسلحہ اور ٹوپی بنادلیق بھر لیا اور بعد ازاں تہ تیغ اونکو بہ رخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا چار ہارے سی بہ رخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہوتی ہیں اور اندرون نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹھ آنے سے لکر کیوئی شخص خوف سے خرید نہیں کرتا اور اچھی انگریزی کچ چار آنہ پر بھی گران ہے اور ایک آنہ واسطے سنگین کے قیمت تصور ہے

تو خان اور پتلے اس کثرت سے بین کراؤٹے لوٹنے والو کو ہنگام فروخت ایک جہہ بھی نہیں ملتا جو باروت، مخدوں کے ٹیکڑن تھی اور بہت قریب نصف کے تو کو جو اور باشندگان شہر لوٹ لے گئے اور باقی شہر میں آگئی

کتا بہارے نڈوہ بالا میں ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری میں کارا عجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبوں کا حال لکھتے ہیں جنکی مصیبت اور خوف نظر نہیں رکھتا

اور پھر بھی ذکر ہو چکا ہے کہ سقندر شجاعت و مردانگی گنڈہ کٹر کھلی صاحب اور دیگر صاحبوں نے بروقت حملہ مفسدان میگزین میں بروے کار لائی ہے اب چھٹی مندرجہ ذیل سے واضح ہو گا کہ کھلی صاحب پر بعد ازاں کئے بھاگنے کے اور بعد ازاں مینگزین کے کیا واقعہ ہوا

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرت صاحب کی میم کو مع اونکے طفل چہار سالہ کے عبور دریا کر دیا اور اب وہ دونوں یعنی میم صاحب و طفل کا یہ بیچ بیچ مسجد میں آئیں وقت یہ تھی کہ صاحب کے ایک ہاتھ میں تو اسبا زخم میگزین کی لڑائی میں آیا تھا کہ وہ ہاتھ بڑا ہو گیا تھا اور سر اب ایک ہاتھ باقی تھا جسکے ذریعہ سے دو آدمی عبور دریا کر گئے

ان ہی صاحب کا کام تھا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحب اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ القصد جب صاحب موصوف مقام میرٹھ میں پہنچے تو اونکو واسطے علاج کے اسپتال میں لے گئے کیونکہ اونکا جسم پر کئی زخم تھے ایک تو وہ تھا جو ہاتھ پر میگزین میں آیا تھا اور باغ چہ زخم بعد عبور دریا اونکے جسم پر اسطرح لگے تھے کہ جب اونہوں نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے اونکو گھیر لیا اور سو اسے قہر کے اور بوجہ پارچہ وغیرہ اونکے جسم پر تھے سب میں گئے تھے اور اونکو کئے زخم مار کر بدست خود مردہ زمین پر چھوڑ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ وہ اسپر بھی زندہ رہے بعد ازاں آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف مع

لفٹنٹ زبیر صاحب اور اونکے عیال و اطفال کے میرٹھ میں پہنچے تھے اور زبیر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن لگے تھے اور اس حالت میں ملے تھے کہ زبیر صاحب وغیرہ کے پاس کبھی جو کچھ تھا سب مفسدین نے چھین لیا تھا اور اونکو گھیر

رکھا تھا زبیر صاحب و اونکی میم صاحبہ مجھے بیان کرتی تھی کہ اگر اس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت و دیرانہ طریق کا واسطہ درمیان نہ ہوتا تو وہ کبھی صبح و سلاطین مقام میرٹھ نہ پہنچتے کیونکہ اوس نے کیے مرتبہ تیوف و خطر اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور ایک نے مفسدین سے اونکے سر پر پیر رکھا کہ اوسکو تن سے جدا کرے مگر جب اونہوں نے یہ حکم کیا میں اپنے سر کو اس نیت سے قربان کرتا ہوں کہ تم بعد ازاں میرا سر لینے کے عورتوں کی بے پردگی اور بے ستری نکرنا تو مفسدین کو رحم آ یا اور اونہوں نے



سر جگنا نگر اس سے زیادہ اہم کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال میں صرف چھ روز تھا کہ بعد اسکے برگیدیر ولسن صاحب  
 بطرف دہلی روانہ ہوئے کہ تھے کہ یہ صاحب بھی برگیدیر صاحب کے پاس پہنچے اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لے چلو  
 باعث زخمون کے کہ بتک ہرے تھے برگیدیر صاحب نے منظور کیا تاہم مجھے سنا کہ صرف وہ نو دن اسپتال میں تھے اور بروز و شمس  
 ہمراہ تو بچانہ و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ مقام پل مینڈن پر پہونچکر  
 ہمراہ فوج کے داخل چھاوئی دہلی ہوئے اور تا تاریخ ۱۷ مارچ فوج کے ساتھ رہے اس عرصے میں تین مرتبہ اونکو فوت سرسام  
 کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے میں اور ایک مرتبہ مورچال چھاوئی پر جہاں وہ کار ضروریہ میں مشغول تھے سبب اس مرتبہ سرسام کی تو  
 ہونیکا یہ تھا کہ اول تو جسم فقیر دوم ہر وقت آفتاب میں کار ہاے سخت کا انجام دینا الغرض تباریخ مذکور اونکو واپس میرٹھ روانہ  
 کیا مگر اس میں اونکی مرضی نہ تھی گوردن کے وہاں چھاوئی میں مقیم رہ کر کار ہاے سخت کرنے سے اونکی جان کا خوف تھا اب  
 سننا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے  
 چھپیس سال خدمت سرکار کری ہے اور اس چھپیس برس کے عرصہ میں سترہ برس اورڈن میں یعنی میگزین کا کام کیا اور جو کچھ مال و سبب  
 تھا وہ سب برباد کیا زیادہ تر وقت کا مقام یہ ہے کہ اونکی میم صاحبہ اور تین اطفال بھی اسی میں ضائع ہوئے

ڈاکٹر ایس ایچ ٹیسن صاحب میں پچیس روز ہندوستان میں سرگردان تھے اور ہر طرح کے صعوبات و بیوقوفی اونہوں نے اس  
 عرصے میں اٹھائی اور تین بار مرتبہ یہ حال ہوا تھا کہ وہ اپنے تئیں قریب المگ تصور کرتے تھے اونکا اپنا بیان صعوبات و بیوقوفی  
 جو ادھر حالت فرار میں طاری ہوئے تھے ذیل میں درج ہوتے ہیں توجہ و اشتیاق تمام ہے جاؤنگے

تمام میم صاحبان برج بھادری واقع دہلی میں جمع تھیں اور جب کہ خوف ظاہر ہو گیا میں برگیدیر گریوس صاحب کی خدمت  
 میں جاؤ سو وقت کمائے فوج دہلی تھے گیا اور جا کر کہا کہ میں چٹھی لیکر میرٹھ جاؤنگا اگر چٹھی طلب ملک مد فوج گوردن تھو یہو  
 برگیدیر گریوس صاحب نے فوراً چٹھی لکھ کر میرے حوالے کر دی اور میں اپنی میم سے اور تین لڑکیوں سے اور دیگر میم صاحبان سے  
 رخصت ہو کر اپنے بیگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر جبرہ اور ہاتھ اور پاؤں کو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر میں ہوتا ہوا پل ٹھیک  
 پہونچا مگر وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ پل شکستہ ہو گیا ہے ناچار وہاں سے واپس بطرف چھاوئی اس نیت سے آیا کہ گذر واقعہ  
 مقام متصل میگزین باروت چھاوئی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ میں سواران سرائے سوم چھاوئی میں پہونچ گئے تھے  
 اور گوردن اور جاٹ دہات متصل چھاوئی نوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی چال  
 دیکھ کر میں بالیوس پہونچے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان بریٹ آگے بڑھا اس اثنا میں رو سپاہیوں نے میرے اوپر گولی چلائی مگر  
 میں بچ گیا اور اس باغ تک پہونچا تھا جو متصل شہر کے واقع ہے کہ گانوں والوں نے مجھے گرفتار کر کے سب کپڑے  
 میرے چھین لیے وہاں سے برہنہ اور زاد بطرف کرنال اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اس طرف کو روانہ  
 ہوئے زمین راستے میں ملے مگر میں ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنہوں نے اور صاحب کو تعاقب کیا تھا  
 مگر اونکے ہاتھ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہونچے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتھ میں لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مارو میں اونکے  
 سامنے بلجاہت تمام گر پڑا اور چونکہ میں مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سورتھ تھا میں نے تو فیض اونکے میں مہر محمد کی

کرنی شروع کیں اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہیں کہ امام ہمدی واسطے انصاف کرنا چاہو جب کہ اگر وہ کوئی دنیا میں پیدا ہو گئے تو وہ مجھے جگنا نہ ماریں اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاقی آئینہ کے تراجم اور نہیں سے ایک نے ایک دانشور کا بیسیر کیا مگر بین زمین پر گر پڑنے سے اس کو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اور کئی تلواریں بھی مجھ تک نہ پہنچیں سیرکھٹ عجز آئینہ نے ہاتھ سے دھون میں اثر کیا اور انہوں نے مجھے چھڑ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو بنام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی شال اور کاناہ بکے نہ بچتا میں بہت اب گھبرا یا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجھ میں نہ تھی مگر چونکہ چلنا اور بٹھا جا کر میں دھانستے آگے روانہ ہوا تو قریب ایک میل اور چٹا ہو گیا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھ کر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کافر کو مار ڈالو اور میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم فرنگیوں نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگوں کو کرشنا کرین یہ لکھ کر مجھے کشان کشان ایک گانوں میں لے گئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے بازو پشت پر بانہ دسے بعد ازاں ایک انہیں سے کہا کہ کرم بخش جاؤ اور اپنی تلوار سے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹیں گے کرم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آؤ اور میری ریاست ہیشگی میں دڑنے کی تدبیر کرے کہ آؤ گانوں کو انکی آئی کہ ہاؤسے دھاڑے پٹنگر جتنے مسلمان سیر پاس تھے سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے وہ آؤ ہر گئے اور میں قابو پا کر بے تحاشا راستے کی جانب بھاگا اور اس طرح ان بے رحموں سے نجات پائی اور راستے پر آکر بجانب کراٹل روانہ ہوا راستے میں پھر مجھے چندا ہنگروں نے جو سگن دہلی میں تھے گھیر لیا مگر ایک نے پہاڑ پر بٹھ کر کہا کہ صاحب خوف نکرہ اور میرے ساتھ گانوں میں چلو میں آپکے کھانے پینے کی فکر دیاں کر دیکھا اور اگر تم آگے جاؤ گے تو بیشک ان مسلمانوں کے ہاتھ سے جو گانوں سے بارادہ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیوں کے باہر گئے ہیں مارے جاؤ گے میں ان آہنگروں کے ساتھ اونکے گھر میں گیا اور انہوں نے فی الحقیقت میری نہایت خاطر داری اور تواضع کی کہنے مجھے ہوتی لگتا تھا کہ اور کہنے اٹھیں اور کہنے دودھ پینے کو اور روٹی کھانیکو دی غرض کہ یہ بیان میں نے سمجھا کہ کچھ انھاس زندگی بانی میں مگر ایسا ظہر آیا ہوا تھا کہ مجھے بولا بھی نہیں جاتا تھا اور انہوں نے مجھے ایک چار پائی بھی دی اور میں اوپر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی میں نے ان آدمیوں سے کہا کہ میں ڈاکٹر ہوں یہ نکرہ اور میری خاطر بارادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودہری گانوں نے مجھ کو بلوایا اور تمام گانوں کو فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو بھیجے ہوئے ہر چند میں تھکا ماندا تھا مگر چونکہ گانوں نے مجھے پوچھتے تھے اور سکا جواب شافی نہیں دے سکتا تھا اور جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میں اونکے مذہب و رسوم سے آگے کی رکھتا ہوں وہ از حد خیال سیر کر مذہب دہنے کا رکھنے لگے اور یہ بھی برلا کہتے تھے کہ وہ مجھ کو حتی المقدور بچا دینگے میں اسی گانوں میں رہتا تھا اور میں نے سنا کہ ڈاکٹر دودھ صاحب آج صبح کس گانوں میں جو بقا صلہ یا ۶ میل کے ہے اور نامزد بیس پور ہے موجود ہیں اور ایک آدمی نے اس گانوں سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک صاحب ڈاکٹر دودھ صاحب نامے میرے گانوں میں اور انکو کچھ اور یہ مطلوب ہیں اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتی ہو اور مزہ مرانی بتاؤ کیا انکو دیا جاوے میں نے ایک نسخہ لکھ دیا مگر مجھے معلوم نہیں کہ دوا اس کے پاس پہنچی یا نہیں میں اسی گانوں میں مقیم تھا کہ ریل ریل صاحب کی خبر مجھ تک پہنچی کہ صاحب موصوف مجموعہ خستہ بر خنائے کے قریب جو متصل میدان پریت کے واقع ہے پڑے ہیں یہ سنکر میں نے گانوں کو لے لیا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہیں اگر تم ان کے واسطے کھانا بانی لجاؤ گے تو سرکار تمکو بعض اس خدمت کے انعام بہت سارے کی گانوں کو لے آؤ گے اس کے پاس سات روز تک کھانا لگے گا

مگر جب میں اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد میں نے سنا کہ کرنل صاحب مصوف کو کسی سپاہی نے برقعہ سے پاس قتل کیا چند روز مجھے موضع بادی میں قیام پزیر ہوئے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ اور انبالہ اور کلکتہ میں تھے سب قتل ہو گئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانو میں رکھے گا تو وہ قتل اور اس کا گانو ویران کیا جاوے گا یہ اشتہار سنگر موضع بادی میں دوائے گھبرائے اور انون نے محکوم بوقت شب گانوسے نکال کر ایک مقام پر جہان کچہ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہاں میں شب و روز تنہا رہتا تھا شب کو کوئی نکلونی گا تو دالامیر سے پاس آکر مجھے کھانا اور بانی دیکھاتا تھا ایسے نازک وقت میں جو کچھ مجھ پر گذرتا تھا بیان باہر سے میں تمام دن آفتاب میں اور شدت گرمی میں رہتا تھا اور شب تنہائی میں گذرتی تھی اور شغال وغیرہ گرد آکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا میں جانتا ہوں جو جو شائد میں نے اٹھائے بعد از گذر نے پانچ دن کے ان درختوں میں سے مجھے پھر گانو میں لے گئے اور وہاں ایک کوٹھ میں جہین ہیوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا میں اس مقام میں ۲۴ گھنٹے تھا اور جو گرمی اس میں معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اور سکایان زبان سے ادا نہیں ہو سکتا میں نہیں کہہ سکتا کہ کنسی مصیبت زیادہ سخت ہے تا تنہائی مقام و خیر تہائی انبہ اور یا کوٹھ ہوسہ اب ایک اور خیر مشہور ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیوں کے مقرر ہوئے میں اور وہ ہر ایک گانو میں جا کر تلاش کریں اب مصلحت یہ قرار پائی کہ میں ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع بادی میں روانہ ہوں اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کو سب کے وہاں میں ٹھکولیاؤں گا مگر بیان تمہارا قیام آئندہ اچھا نہیں میں اوس وقت روانہ ہو کر مقام ہوسہ میں گیا اور وہاں تمام شب بسر کی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر میں جا کر رنگے اور محکومالا اور دراجھے کے بچنے کو دیے تاکہ فقیر جوگی کی اور میری صورت میں کچھ فرق نہ رہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اوسکے ساتھ میں نے بھی پھیری شروع کی وہ میرے تئیں کئی گانو میں لے گیا اور کہیں مجھے کشمیری اور کہیں داؤد پتی اور جوگی فقیر تہا یا ہر ایک گانو میں کہ ہمارا گذر ہوا وہاں کے باشندوں نے کچھ نہ کچھ مجھے پوچھا اور میں جواب دینا جو نشیخ و غیرہ معلوم جانتا تھا جو جس نے پوچھا اوسکا جواب شافی اوسکو دیا اس سبب سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہوئی لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کھانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیوں کے حالی پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہاں سے روانہ ہو کر ایک اور گانو میں پہونچے وہاں سیوک داس مہنت فقیر کبری رہتا تھا اوسکے پاس گئے میں اوسکے مذہب کی باتوں سے بھی واقف تھا اور کچھ کبت جو اوسکے سامنے پڑے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہو میں نے اوس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ میں کشمیری ہوں مگر اوسکو یقین نہ آیا اور اوسنے کہا کہ کشمیری کبری آنکھوں میں دا لا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری زبان اور وضع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہیں مگر تمہاری کبری آنکھیں ٹھکو چھینے نہیں دیتیں تم بالتحقیق فرنگی ہو میں نے بھی صاف ظاہر کر دیا کہ بان میں ہوں مگر چونکہ اقوال کبیر میں نے اوسکے روبرو پڑے اور قول و رسم کرمی وہ بطور شائق مجھ سے مہربانی پیش آتا تھا میں اسی فقیر کے مکان میں تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفضل مقام رائی میں مقیم ہے موجود ہیں میں وہاں یہ چٹھیان لیاؤں گا اوسے محکوم نہ پہچانا کہ یہ بھی فرنگی ہے مگر میں نے اوس سے کہا کہ میں اکثر صاحب جوان اور چاہتا ہوں کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیا اوسے اقرار لیا جائے گا کیا اور میں نے اوسکو چٹھی لکھ دی

اور درخواست اعانت کی کی اوس آدمی کی چٹھی پر ایک دن مجھ انتظار رہا اور جب اوسکا کچھ جواب نہ آیا اور نہ کچھ لکھ آئی تو میں نے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرے کا چلنا مناسب ہے جو فقیر کچھ دہان تک لے گیا تھا اوسے اقرار میرے جانا لکھا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اس گانے کے میرے ساتھ تا بمقام ہر چند پور گئے جہاں ایک مندر اسمی فرانس کوہن صاحب کے سابق میں تحصیلدار سرکاری بھی رہے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مرانی سے میرے ساتھ پیش آیا اور مجھ کو چھپات کر نیل سوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلیٹ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولٹ صاحب کی اور مارشل صاحب کے اگر دہلی کی اور اکثر صاحب کو کوئی دکھائیں اور میں دج تھا کہ کوہن صاحب کوئی بڑی خاطر داری اور تواضع کی ہے اور انکو بجا غلط تا بمقام میرے پوچھا دیا ہے یہاں سے میں نے تجویز روانہ ہوئے مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے میں ایک چٹھی میرے تمام موضع لکیر اسے اس مضمون کی آئی کہ سو سوار راجہ چند کی بسکر دگی کپتان سپک اندر صاحب کے مقام لکیر امین برے منتظر ہیں اور وہ مجھے تا بمقام رائی کہ مقام کمپوے پوچھا دینگے کوہن صاحب نے مجھے اپنی گاڑی میں سوار کروا کر روانہ موضع مذکور کا کیا یہاں پہونچ کر کپتان میک اندر صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب کو کہ وہ دونو صاحب میری رجسٹ کے تھے دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی اور جان میں جان آئی میں چھپس دن تک دیہات اور بانچون اور ویرانوں میں سرگردان پھرتا تھا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اس قدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو میں بھی مزدور کمین نہ کہیں قتل کیا جاتا زبان نہ بھی میں ایسی بولتا ہوں جیسے زبان انگریزی اور میں اپنی جان بری اس تملک عظیم سے کارا عجاز و نتیجہ فضل الہی سمجھتا ہوں مگر جو صعوبات و تکالیف میں نے اٹھائے ہیں ان کا بیان مجھے نہیں ہو سکتا

ایک اور گروہ افسران و سیم صاحبان جو بجانب میرے روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اس طرح بیان کرتے ہیں اول حال طریق مفسدان افواج دہلی بیان کر کے باقی ماندہ حال اس طرح درج کرتے ہیں

۱۔ اوروہ چھاؤنی دہلی کا تھا کہ بچ جہنڈہ والا پر قائم ہو کر قابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار مقصور ہو کر اوروہ فرار پیش نہاد و خاطر قرار پایا اور سب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی بہ رجسٹ اور بہ رجسٹ کے بھی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوئے اور تھوڑے سے سپاہی افسران کے اور جہنڈہ کے پاس باقی رہے سیم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئیں افسر و تھوڑے بعض سپاہیوں اور چند تنگادوں نے فوراً بھاگ جاتے کی صلاح بلکہ جبراً انکو دہان سے بھگایا کیونکہ مقام مذکور پر بھی مفسدان شہر سے آنے والے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہو چکی تھی کہ مندر وقین اونکے گردا گرد سر ہوئی شروع ہوئیں اور اکثر بنگلہ ہائے چھاؤنی میں آگ لگی اور اونکی روشنی دور دور تک پہونچی اب کوئی اور تیرہ سوار کے باقی نہ رہی اور جو افسر کہ وہاں باقی تھے انہوں نے بھی اپنی کوشش دربانے و بارہ قائم کر کے تنظام سپاہ کو بے سود تصور کر کے جگہ چھوڑ دی جو ہر لحاظ اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتی جاتی تھی اور سرگردان ہوئے کبھی تھک کر زمین دراز ہو جاتے تھے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جانتا خوف کھا کر اٹھ بیٹھتے تھے غرض اس طرح رات کا فی صبح کو سپاہی مفسدان کے گرد و پیش میں نظر آئے مگر سپاہیوں کو انکا مقام معلوم نہ ہوا چار دہان سپاہی اور گولاش میں طرے افسران مذکورین نیک خبر تھی گا تو داللا ہے قرب و جوار کے نہایت مشکور ہوئے کہ سنے کھانا انکو دیا اور کینے انکو اپنے پاس خفی رکھا دینین جو صاحب شب بھر جاتا تھے وہ آن لے اور جو شب بھر ساتھ تھے وہ جدا ہو گئے گا تو دالون نے ان صاحب کو کچھ حفاظت



دوسرا ونہون نے کیا تھا ایک لہ دریا جس سے جو پایا ب تھا عبور کروا کر جنگل میں مخفی ایک مقام محفوظ میں کیا اور وقت سہ پہر کو  
اونکو خبر دی کہ ایک لہ گروہ صاحبو کا جنہیں ہم صاحبان بھی ہیں اونکے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہیں یہ وہ لوگ تھے جو میں کا  
کشمیری دروازہ سرفراز ہو گئے تھے اور جب میں کارند کوڑیں میں نظر نہ آیا تھا تو تمام ہم صاحبو ٹکوپٹی توپ پر سوار کر کر چھلانی کی جانب  
روانہ کیا تھا اور راستے میں مفسدین نے اونکو لوٹ کر گولیاں بندوق اونپر مارنی شروع کی تھیں اور بعد از ان یہ لوگ خندق میں  
اور تر کر اور دوسری جانب سے چڑھ کر فراری ہو گئے تھے اور انہیں ایک ہم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی آیا تھا القرض  
وہاں سے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے بھی مثال گروہ مسبق الذکر کاٹی تھی اور کئی مرتبہ سپاہیوں کے ہاتھ سے بمشکل  
بچے تھے اور بعض وقت تو ایسا ہوا تھا کہ سپاہیان مفسدین انکی تلاش میں گولی کی زد تک پہنچ گئے تھے مگر قدرت خدا کے اونکے  
بچنے میں یہ نہ آئے

یہ دو گروہ یکجا ہو کر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوئے اور باعث زیادہ ہونے نفی کے اپنی طاقت پر اطمینان بھی کچھ  
حاصل کر کے روانہ آئندہ ہوئے وہ دو باتیں میل تک کنارہ جس پر رہی رہے بعد از ان ایک ناکہ دریائے مذکور پر پہنچے جس سے عبور  
بمشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ بہر اور کھڑے تھے بلکہ کچھ فاصلے تک سب پتہ پتہ چلے گئے اور مشکل  
قدم قائم کر کے دوسرے کنارہ ناکہ مذکور تک جان سلامت پہنچے

اب شام ہو گئی تھی اور رات کو باعث عبور دریا بہت شدائد سراستہ دوسری صبح پھر گانوا لے اونکے دوست بنے  
اور اونکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تھے لجا کر متواری کیا مگر تھوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہاں رہنا مناسب  
نہیں کیونکہ گروہ ہائے سواران اونکے درپے ہیں یہاں سے چل کر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھوں گرفتار ہوئے جنکے  
ارادہ فاسد جلدی ظاہر ہو گئے مگر چونکہ سب صاحبو ٹکوپٹی وغیرہ بانی میں تراور بیکار ہو گئی تھی اس لیے مقابلہ گوجران کے  
اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور و غل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہو اور ہستی و بیہودگی سب ہتھیار اور دیگر  
اسباب چھین اور لوٹ کر بلکہ اونکے بارے پوشیدہ فی بھی جو اونکے جسم پر تھے اتر دیا اور اونکو چھوڑ دیا گوجران کی جان  
بھی نہ چھوڑے مگر کسی فقیر نے فحاش کر کے اور اونکی شفاعت کر کے اونکی جان بچائی تھی اس طرح پر بہتہ جسم سوائے  
مقامات مسطور کے آفتاب اور گرم ہوا میں چلتے پھرتے چلتے شام کی آفتاب و گرمی ہو اسے بھی اونکو امان ملا وہاں  
ایک گانوا رہنما کا تھا اوسمیں جا کر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہاں وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محفوظونکے  
ہاتھ سے اونہون نے بہت آرام پایا اونہون نے بہت سی مدارات اور خاطر داری اون صاحبو ٹکوپٹی کی رہنمائی کے جہاں بھی اونہون  
اونکے زخموں کے صاف کر دیکے واسطے ہم پہنچایا اور جو دوائی وغیرہ گانوین مل سکتی تھی سب اونکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی  
اس گانوسے وہ ایک اور گانوین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدائش سے جرمن تھا اور جسے اونکی خبر پائی تھی لیجانے کی  
دہان اونکو یہاں سے زیادہ آرام ملا وہاں اونکو مکان رہنے کو کھانا اور کپڑا سب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ تر  
اطمینان ہوئی کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے مع جواب چٹھی جو اون صاحبون نے مقام فردگاہ سابق سے روانہ کی  
تھی اونکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اونکو سواریان کر دین اور آٹھویں روز روز قرار مقام دہلی سے وہ صاحب دہلی انگریزی

صورتوں میں اور مہربان دوستوں میں بقیہ میرٹھ پہونچ کے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنی دہلی سے فرار ہو نیکو خاص حال اسطرح پر بیان کرتے ہیں

بعد ازیں کہ فرار ہونا قرار پایا لیاس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی لکھی بکس دار جسکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا ہے مجھے سواری کر دی اور میں نے اپنی ہمیشہ مس بہتہ کو اپنے ساتھ اوپر بٹھایا اور راستے میں سے لفٹنٹ ٹامس صاحب انجینئر ویمپرٹن صاحب کو معہ کپتان فریزر صاحب کے بچے کے جو ہم صاحب کی گود میں تھا اوٹھا کر اپنے پاس اسی بھی میں جگہ دی ہم سب طرف کرنا لے کر روانہ ہوئے بعد ازاں ان کے لفٹنٹ ٹامس صاحب نے کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہ کو بار ہو کر اوسکے دیرے میں جو اوس راہ سے آتا ہے چلین اور دہلی پہونچ کر بعد برصلاص قرار پا دیگی روانہ ہوئے مجھے ایسا ہی کیا اور چھوٹے تھائے تک پہونچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ خبردار ان موضع اوبد جو قوم کے جاٹ ہیں ہمارے پاس آکر گویا ہو کہ مجھے قتل جو دہلی میں ہوا ہے سنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو من گاہ میں رکھیں میں نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب ان کے ساتھ گانوں میں گئے وہاں انہوں نے ہکو چار یا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے ہماری خاطر داری اور تواضع اذ حد کی اور آخر کار جب کسی فوجی سیکاری کی قہر لدا ہوا دہلی نہ سستی تو انہوں نے ہکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چکر کرنا لے جانا مناسب ہے انہوں نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانوں واسطے مفسد ہو گئے تھے ان سے بندہ بست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطر داری میں مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگوں کی کی کہ مجھے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض لائے اور انکو کچھ ندین سکین گے ہم تیار نہ ہو سکرنا لے میں با من ومان پہونچ گئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سنکر بہت خوش ہوئے کہ یہ ملکہ جہین سے ہم نے گزرا تھا اوس میں زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے جانب دار تھے اور نہایت بلوے میں بھی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسد صرف قوم گوجر میں جو قتل شرک کلاں رہتے ہیں مستولی تھا فقط

ایک مہم صاحب جکا ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹھی میں مندرج ہے اپنے حال فرار ہو نیکو اسطرح پر بیان کرتی ہیں

بروز دو شنبہ تاریخ ۱۱ قریب نواخت آٹھ گھنٹے کے بعد ازاد اسے نماز صبح میں ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے پاس رہتے تھے گئی جب اول یہ خبر سنی کہ مفسد لوگ میرٹھ سے آنے میں تو مجھے اور دیگر مہم صاحبوں کو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب میگزین میں جا کر پناہ گیر ہوں میں وہاں نگئی اور اپنی والدہ کے گھر میں جو متصل تھا نگئی اور انکو اس امر کی اطلاع دی اور نوکروں سے یہ کہا کہ اس امر کی خبر لیکر ہکو اطلاع دو مگر اوس وقت ان سب نے یہ کہا کہ یہاں کچھ اندیشہ نہیں اور کوئی خرابی یہاں نہیں ہو سکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبر داری ہوتی ہے اور کئی مہم صاحبان وہاں آکر جمع ہوئے ہیں جو بے نصف گھنٹہ گزرا ہوگا کہ نوکروں نے غل کیا کہ مفسد آگئے اور مکانات لوٹے ہیں اور گرجا گھر تک پہونچ گئے چونکہ گرجا گھر ہمارے حاطہ کوٹھی سے نزدیک تھا اب بھاگنا بھی ناممکن ہوا اور تواسے نوکروں نے ہکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمن کے جا کر سب مخفی ہو میں مجھے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہوئے دو سوار اندر حاطہ کے آئے اور اوس مکان کے نزدیک آکر جہاں ہم پوشیدہ تھیں کھڑے ہوئے اور نوکروں سے دریافت کیا کہ صاحب لوگ درمیں لوگ کہاں ہیں اپنی جان

کچھ خوف نگر و ہم تم میں سے کسی کو ایذا نہیں پہونچاؤنگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیوں کو جو دہلی میں بہین قتل کرین لوگوں نے کہا کہ سبھاگ گئے ہکو معلوم نہیں کہ کہاں گئے مگر کسی جگہ امن میں گئے ہونگے اور اگر تلگوگان ہو کہ کوئی شنگے میں ہوگا تو تم خود جا کر تلاش کرو اس جواب سے سواروں کی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہاں سے باہر جا کر ہر طرف تلاش انگریزان میں مشغول ہوئے تھوڑے عرصے کے بعد چھ سپاہی ہمہ جہت کے اندر چلے گئے اور انکو ہمارا مکان مخفی ہونے کا معلوم ہو گیا یہ دریافت کر کے وہ خوب ہنسنے اور مضحکہ کرنے لگے بندوقین ہکو دکھائیں اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہنسنے بالحاہ اور خوش آمد کہا کہ ہکو نہ مارو سپر اونہوں نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو پھر دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلیں اور انکے ساتھ ہوں وہ ہکو میں گارو میں جہاں وہ رہتے تھے لکینے اور وہاں ہکو لا شہرے افسران دکھائیں جو زمین پر پڑی تھیں اور ہسکر ہماری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گئے کہ گمانڈرا نجیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات خراب کرنے کا نئے کار تو سوں سے کیا تھا

بعد ازیں افسروں نے جو گارو پر تھے جب دیکھا کہ میم لوگ نیچے سپاہیوں کی لین کے پاس کھڑی ہیں وہ جلدی دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور سپاہیوں کو ہٹا کر مجھے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنگرم سب دیوان گئیں دیوان ہو چکر ہنسنے دیکھا کہ اکثر افسر موجود ہیں اور ہم مقام مذکور میں نواخت و نل گھنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف آب و خور میں رہیں

میرا میٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ میں سے تھے برج جھنڈہ والا پر کھلا بھیجا کہ بیٹیاں توپ کی بھیجاؤ وہ کہ اوپر سب میم لوگوں کو سوار کر کے اپنے سپاہیوں کی کمپنی کی حفاظت میں برج مذکور تک پہونچا دیں زیرا کہ مقام حال میں امنیت کا بہرہ سنا نہیں اور مقام برج اسکی نسبت ماسن تر ہے یہ بیٹیاں تو آئیں مگر انکے ساتھ تو ہیں بھی آئیں ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجٹ کا ہمراہ تھا میرا میٹ صاحب نے ہم سب کو اوپر سوار کر کے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا کہ بیٹیاں مذکور اسکے ساتھ آویں سپاہیان ۳۸ رجٹ جب تک میرا صاحب دروازہ کشمیری سے باہر گئے تب تک خاموش کھڑے رہے اور انکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم بھی انپر سے نہیں آؤ تو میں تو ہم تم سب کو مار ڈالیں گے سب نے اونکا کھنا مانا اور پیچوں پر سے کود پڑیں مگر میری ہشیرہ کو دھکی کیونکہ اسکی گود میں لڑکا تھا اور اس نے اون سپاہیوں سے کہا کہ ذرا صبر کرو میں کسی کو دوں تو اسپر سے اتروں مگر جب اونہوں نے دوبارہ اترنے کو کہا تو اس نے لڑکے کو میری گود میں ڈال دیا اور آپ پیٹی پر سے کود پڑی اس عرصہ میں ایک ڈرامہ بہا رجٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجھے کہا کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھ چل یہ کہہ کر مجھے زبردستی ایک کھڑکی کی راہ سے لیجا کر صدر بازار میں لے گیا راستے میں میں نے بندوقون کی آواز سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران معزورین کو مارنے آتے ہیں اور دیکھا کہ بہتوں کو تعاقب میں سپاہیان ۳۸ رجٹ بھاگے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہو گئے تھے میرا ہمراہی مجھے کہتا کہ برو صاحب کے منگلے پر لے گیا اور وہاں مجھے کہا کہ اس میں ایک میم ہے وہ تمہاری خبر داری کو لگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی برج جھنڈہ والا پر چلی گئیں میں اور میں نے اس سے کہا کہ مجھ کو بھی دیوان پہونچا دے اکثر سپاہی مجھے دیکھ کر ہنستے تھے اور ابارتے اوسمیں سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو میں تمکو بچاؤں دیوان پہونچاؤں گا اور اسے ایسا ہی کیا میں کوئی دستل مشٹ

برج چٹھری تھی کہ صلاح بھانسنے کی مہم ہوئی تمام سپاہی اب مفید ہو گئے تھے اور کوئی اونہیں سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا۔ بس جسکو جبرہ راستہ ملا وہ اور دھڑلا گیا ڈاکٹر بالفو صاحب نے ازراہ مہربانی مجھے رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجھے جگہ دی ہم جتنی جلد ممکن تھا سڑک چھوڑ کر بھاگے اور کنارے کنارے نہر کے ہاں میل جا کر ایک گھنٹہ مقام کیا اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر ایک چوکی پر جو ۱۰ میل اوس مقام سے تھی پہنچے اور باقی رات میدان میں کائی ایک ٹھیکہ دار نہر کا گانو مقصد سے ہمارے پاس آیا اور اسے کہا کہ میں نے سنا ہے تم سب دہلی سے بھاگ کر آئے ہو مگر میں تمہاری حفاظت کرونگا

صبح کو اس شخص نے آکر اور ہکو دور لیجا کر ایک باغ میں رکھا جو اوسکے گانو کے پاس تھا اور کہا کہ دنگو یہاں رہا کرو اور شب کو بھون غارت گردن کے ہلو اپنے مکان میں لیجاتا تھا وہاں ہم کوٹھے پر یعنی مکان مذکور کی چھت پر رات بسر کرتے تھے اور چھہ روز اسطرح ہم وہاں رہے آخر کار دیہاتیان ہمایوں نے اوس سے کہا کہ تجکو بلہ نہوں نے بہت روپیہ دیا ہو گا ورنہ تو کیوں اسقدر اونکی خاطر کرتا ہے بس اگر ہکو بھی تو اوس میں سے حصہ دگیا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آکر ان سبکو مار ڈالینگے یہ حال دیکھ کر ہمارے محافظ نے ہم سے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدھے کرنا ل چلے جاؤ وہاں سننے میں آتا ہے کہ کچھ فوج سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور میں بردز چارم پہنچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا

جواڑ کا مین گودین لائی تھی وہ دور وز مین مر گیا اور مین نے خبر بھی مٹی کی سیری والدہ بھی اوسی رشتہ بیاعت سختی اور محنت کے جان برہنہ ہوئی اور مر گئی

وہ گروہ جسکو ہم نے پیچھے چھوڑا تھا اور زمین میری مشیرہ تھی اسکے تعاقب میں مفید گئے تھے گروہ بفضل خدا اس اعجاز سے بچے کہ کبھی جھاڑیوں میں پوشیدہ ہو رہتے تھے اور کبھی اون ہی جھاڑیوں میں بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے چلتے تھے اور خار ہاے درخت جو اسکے جسموں میں ہر جگہ چبھتے تھے اون سے خون جاری ہو گیا تھا فقط

ڈاکٹر دوڑ صاحب کی مہم نے بھی اپنی سختیوں کا حال جو اونہوں نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تھے دہلی سے کرنا ل تک اونٹھائیں تھیں مشتہر کیا ہے

ڈاکٹر دوڑ صاحب زخمی ہو گئے اور میں پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین میں نے اونکو کھلا بھیجا تھا کہ بچ جاؤ پہاڑی پر جو مقام محفوظ تر تھا آ جاؤ میں ہیل صاحب کی مہم جو تمام سختیوں میں میرے شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے اوسکو گھٹی پر جگہ ملی اور میں بھی اونکے ساتھ سوار ہوئی اور جب میں ڈاکٹر دوڑ صاحب کے پاس پہنچی تو وہاں ایک اسپتال کی ڈولی رکھی ہوئی تھی میں نے بدخیال کہ ڈولی میں صاحب اچھی طرح سفر کرینگے نسبت کسی اور سواری کے اونکو ڈولی مذکور میں سوار کر کے اپنے ساتھ لیا تھوڑی دور ہم گئے تھے کہ کمارون نے ڈولی رکھ دی اور انکار آگے جانے سے کیا یہاں سے اونکو بالکی گاڑی میں جو اونکے ساتھ آئی تھی سوار کر کے روانہ کرنا ل کیا اور میرے سر صاحب اور پیل صاحب کو یہاں سے رخصت کیا اب ہم دو ہم سب سے پیچھے میدان پر بیٹھ سے گذرین میں مرتبہ راستے میں ڈاکٹر دوڑ صاحب کی سواری بدینی پڑی اور اس میں عرصہ لگ گیا اور اور ہم صاحبون اور صاحب لوگوں نے ہم پیچھے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی سے



روانہ ہوئے ہم صرف دس میل طے کر چکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور انہوں نے چاہا کہ ہکورو کین ماسی عرصہ میں ایک سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤ گے تو ہمارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر ہمارے انتظار میں کھڑے ہیں یہاں بھی ہکورو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے انہوں نے پکڑ لئے تھے اور شمشیر برہنہ شائد ہمارے سائیس کے سر پر آخستہ تھے الفکہ ہم اونے تو بچ گئے مگر اب آزادہ یہ کیا کر کہنی باغ کو داپس جلیں اور دہان دوسرے درنگ اپنی تین مستور اور ستواری رکھیں یہ ہی سمجھنے کیا اور ایلیون نے اقرار کیا کہ ہم نکو پناہ دینگے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس یا پچاس آدمیوں کا لاکھیاں لیکر ہمارے پاس آیا اور انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ دیداد کا مقابلہ بیٹھا تھا کیونکہ ہم دو عورتیں بیکس تھیں اور وہ ایک گروہ وحشیوں کا اور ڈاکٹر دو صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ اُدھ سکتے تھے اور نہ بات کر سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور و جواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع میں ہم اپنے ساتھ لے آئیں تھیں اور سوائے اس کے میرے پاس سورویہ نقد بھی تھے ہماری یہ توقع نامحق تھی کیونکہ انہوں نے سب ہم سے چھین لیا اور سوائے اس کے پیل صاحب کی میم کا جو فدا ہوئی اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلودہ بھی لیں اور ہماری سواری کی نگہی بھی توڑ ڈالی اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنی راہ لی اور بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارت گران آئے اور اس وقت تک انہوں نے پیچھا پیچھوڑا جب تک انہوں نے خوش و خرم دیکھ لیا کہ ہم فقیہ ہو گئے تھے اور ہمارے پاس ایک جبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہکورو لوٹنے آئے تھے انہیں سے ایک کے ہاتھ میں دستاں حلوانی تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے میں اور پیل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک درخت کے نیچے چھوڑ کر بتلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلیں بعد از ہمدی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہکورو اپنے ساتھ لے گیا اور ہکورو مکان رہنے کو دیا اور دو وہ اور روٹی کھانیکو دی اور اس روز شام کو ہم وہاں سے روانہ بجانیکہ نہال ہوئے اسطرح رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیجا نا پڑتا تھا اور گاٹو گاٹو سے کھانا مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقاموں پر طعنہ اور نامہربانیاں ہر طرح کی ہوتی تھیں یہاں تک کہ سایہ میں بھی وقت تہارت آفتاب کوئی بیٹھنے نہیں دیتا تھا اسطرح مجھے چھ دن کا سٹے اون میں سے تین دن تو آفتاب میں کسی درخت یا پل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور پانی بھی سپر نہ آتا تھا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھوں سے ہرگز نہ بچیں گے ہرگز شتم ہم مقام بالگڈہ میں وارد ہوئے یہ دیہاتی منگلا دی کا ہے اس مقام پر ہماری خاطر داری اور عداوت رانی صاحب نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے مگر ہر روز دوم تمام توقعات پر باوجود گئیں کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اسکی اسسٹن مراعات سے جو ہماری نسبت ہوئی تھی ناراض ہوئے اور انہوں نے اسکو دھمکایا کہ اگر تم انکو مہیا نہیں روئے تو ہکورو تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینگے یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مہتر بھی کہ رات کو یہاں سے روانہ ہونا چاہئے اس عرصہ میں ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میجر پیرسن صاحب مجروح اور ہر دن میں چھالی پڑی ہوئے اور گنگلی باندھ دہان وارد ہوئے اور انہوں نے دو گھنٹے کے بعد پیل صاحب بھی صبح اور تندرست

آپہو کے کچے کیونکہ یہ صاحب تمام راستہ ہمارا پتا لگاتے رہے چنانچہ تھے اب خیال کرنا چاہئے کہ یہ ملاقات ہر چند مختصات کو  
تھی مگر اوسین پنج بھی زیادہ ہو کہ ہم سے ذی رتبہ آدمیوں کے پاس کچے باقی رہا ہوا اور ہم ہندوستانی کی پڑوں میں بس کرین  
قبل از غروب آفتاب ہم وہاں سے نکالے گئے اور راستہ میں چھوڑ کر دو تین کاٹوں سے گئے اور اس تردد میں اس قدر تھک گئے  
تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہم نے ایک زمیندار سے بلجابت و ساجت کہا کہ ہمارے بیٹھے دو اور کچے کھانے کو لا دو  
کل یہاں سے چلے جاوین گے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی با فرط لایا اور چار پائیاں سو کو دین  
دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہاں سے روانہ ہوئے ایک کانووالے نے ایک چار پائی اور کمار میر سے شوہر کے واسطے  
دیے اور اس سبب سے اوس روز ہم نے میں میل قبل از شام طے کیے میری جوتی گھس گئی تھی میجر پورسن صاحب کی بھی  
سب اوڑ گئی تھی اور میں گرم ریاک ہوا و چار درمیدانوں میں برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پہونچے اور  
یہاں ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے واسطے نہایت مزیدار  
کڑی پکائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک خچر اور ایک گدہ با تحصیل کسولی تک جانیکیو دیا  
جہاں پہونچ کر ہم نے اپنے تئیں محفوظ سمجھا دوسرے روز شکر ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی ہمارا رہنمائی کے  
ہمارے حفاظت کے واسطے اوسکے ساتھ تھے ہم سب وہاں سے روانہ ہوئے اور تیار پنج ۲۰ ماہ می کرنال میں پہونچے  
اس مقام میں پہونچ کر ہم رگنی صاحب کے مکان پر گئے اور رستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیر ونگے اور پناہ گیر ہونے  
کے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہم کو ہر طرح کا آرام و آسائش ملا اور ہم  
کبھی ادھکا احسان نہ ہو لینگے ان صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر اپنا سفر ملک ترین  
میں شروع کیا یعنی کرنال سے انبالہ گئے اور انبالہ سے ڈاک کارٹ پر سوار ہو کر کالکا پہونچے راستے میں اکثر  
گھاڑی پر سے اور کر خود گاڑی کو گرم ریت میں کھینچنا پڑتا تھا ہم نے ڈاکٹر صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندھا اور  
زخم ایسا خراب تھا کہ جیسے دانت کے گولی سے اوڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اسکا  
زخم ملاحظہ کیا ہماری مفروضی نہایت خراب تھی ہم نے بڑی سختیاں اٹھائیں اور طعنے ہائے سخت و کرہ بلکہ خارج از ادبیت  
سینے پڑی ہمارا اسباب سب در دست لٹ گیا اور پیل صاحب کی میم کے پاس اور میر سے پاس بہت چیزیں بیش بہا  
جو اہرات کی تھیں کچے اوسین سے دوستوں نے بطور تحفہ دیں تھیں اور کچے ہم نے آپ خرید لیکن تھیں لیکن ان نالایق  
ہارت گردن نے کچے اسکا خیال نہ کیا تہہ پانی کی طرف سے بھی نہایت مصیبت اٹھائی ہم کو پیاس بہت لگتی تھی اور  
جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہو جا رہا تھا تو ہمیں نوک پانی جو کنارہ راستہ پر ہوتا تھا گویا اور گرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب  
بخوشی اوسے پیتے تھے اور کوئین سے بھی پانی کھینچ کر ہر چند کھار ہوتا تھا پی لیتے تھے

سیان پر یہ بھی میں کہتی ہوں کہ اول میں کرنل ملی صاحب کی ڈولی ہم سے آگے آگے جاتی تھی لیکن کسان وہ بھڑی  
گئی ہم کو معلوم نہیں میں جانتی ہوں کہ ایسا ہوتا کہ ہم انکو بھی کوشش کر کے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت یہ امر  
باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز انکو قتل ہونیکو تنہا نہ چھوڑتے

سویہ نالال حسینے کابل میں بھی سرکاری خدمت کی تھی وہاں میں موجود تھا سب وہاں فساد شروع ہوا اور قتل سے بچ کر ولی داد خان کے پاس پناہ گیا۔ مگر ولی داد خان نے اسکو قلعہ بالا گڑھ میں قید رکھا قلعہ مذکور میں ۲۶ روز قید رہا بعد ازاں وہاں سے بھاگ کر انزگار اول ہفتہ ماہ اگست میں بمقام سیرہ پونچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹھی میں جو اس نے با جس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے

ما جس صاحب پر دیکھ شنبہ تاریخ ۱۱ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی میں وارد ہوئے اور ہم دونو ملاقات سید تیکر سے بہت خوش ہوئے اور پیرہ اند کرنے بیٹونکی جو میں نے واسطے راہ صاحب کے خریدے تھے کی بوقت شام میں اونکو اپنی گاڑی میں سوار کروا کر عمارات عالیشان شہر کی دیکھنے کے واسطے لے گیا۔ ہم نے رات بخوشی تمام لہر کی تمھاری اور نہری کی تعلیم کے باب میں اکثر ذکر کیا اور یہ بھی ذکر کیا کہ وہ باوجود غرضی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سرسرا انجام کرتا تھا

مخوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن و امان شہر میں تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہیں ہوتی تھی اور کلکتہ کے اخبار بھی ہمارے پاس آئی کیا ایک یہ خبر وحشت اثر منکرجاالت یا س طاری ہوئی کہ مفسد میر کے سہان آپہونچے اور اونہوں نے میر جم حرکات قتل و غارتگری و خونگی مکانات عیسائیوں وغیرہ شروع کیا بعد از ورود سواران رحمت ہا سے پیادہ بھی آپہونچے اور فوج دہلی نے شامل ہو کر قتل کو جنوبی سرانجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میر تحریر یہ لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی موہندو قونکے میرے دروازے کے رو برو آکر کھڑے ہوئے گو دروازہ بند تھا مگر چونکہ اونکو بد معاشان شہر نے ترغیب دی تھی اونہوں نے بد زبان و لاسخن کھنا شروع کیا اور کہا کہ یہاں ایک عیسائی کا گھر اور کل ایک صاحب اس مکان میں آکر فروکش ہوئے ہیں ہم بالک مکان کو اور اس صاحب نو وارد کو دونو کو مار ڈالیں گے ہمارے نوکروں نے اور محلہ والوں نے کہا کہ یہ کسی عیسائی کا نہیں اور نہ اسمیں کوئی صاحب آکر فروکش ہوا ہے بعد از بہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے پکڑے کے جو شیر خان نے اونکو دیا اس روز تو حرام زادے چلے گئے

جسوقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے نہ گئے تھے تمھارے والد اور میں دونو ایک مکان تنگ تاریں جس میں ہمیں سوختنی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہے تاریکی شب میں با جس صاحب کو اپنے عمو کے گھر میں نے اس خیال سے بجا دیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آویں اور مکان کے اندر چلے آویں تو صاحب کو وہاں نہ پاویں

تاریخ ۱۳ ماہ مذکور بد معاشان شہر سے میرا کل حال اور تعلق یہ سرکار منکر مفسدین بجماعت کثیر نے اور قرب و جوار کو دوکانوں کو لوٹ کر میرے گھر میں بھی زبردستی گھس آئے اور سب سباب لوٹ لیا اور مجھ کو گرفتار کر کے چونکہ شہر والوں نے سب حال سن چکے تھے کہنے لگے کہ انھلستان جانے سے تو ہندو نہیں رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بھیجے ۔

اور با جس صاحب یعنی تھارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہیں اور تو خبر سرکار سے اور اس کام کے واسطے سمجھے ایک بڑی پیشین ملتی ہے اس واسطے ہم تنجو مارڈالیں گے اور ایک نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد قتل ہو گیا مگر گریز مگر عورات خانہ اور عاجزی ہندو مسلمانان ہمسایہ نفیم کو تو ال شہر حوالہ اتفاقاً اس وقت اوہرے گزرا جاتا تھا اونہون نے میرا مارڈالنا مسمی رکھا اور کما اول خوب تحقیقات کر کے چکوا مارینگے

اس واردات کے بعد میں مخفی ہو گیا اور کبھی کہیں اور کبھی کہیں رہنے لگا با جس صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میری خالہ کے مکان میں گئے اور وہاں چند روز رہے اب اونکے وہاں مخفی رہنے کا شک لوگوں کو ہوا اور با جس صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجئے اور یہاں سے بھاگ چلے تو بہتر اس سے ہی کہ یہاں گھر میں سے گرفتار ہو کر قتل ہو جیے یہ خیال کر کے اونہون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب باہر ارادہ وہاں سے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے سے کیسلط باہر ہو کر روانہ کرناں ہو جیے مگر وہاں ہر بیان کرتا ہے کہ نحوست طالع سے مفسدین نے اونکے اظہار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کر لیا ہنگام گفتگو اونکے مکالم سے بھی پائی گیا کہ وہ صاحب بلباس ہندوستانی میں آخر کار با جس صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کس واسطے اور کسے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا

الغرض صاحب کو تو وہیں قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستوں نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کر کے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا بادشاہ احسان فراموشی سے درباب میرے شہر سے جانکے ہمراہ ولی داد خان قلعہ دار بالا گڑھ جو مقام قریب دو میل شہر بلڈنہر سے واقع ہے اور جہاں سپٹ صاحب کلکٹر اور جیٹٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکورہ نشین خوار و نمک حلال عریض سرکار میں سے تھا اور تاتاریجہ۔ ارجون گزشتہ فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی میں پوشیدہ سوار ہو کر ہمراہ پالکیاں زناندہ سواری خان مذکورہ میں شہر سے باہر کھانا خان کو نے شہر دہلی میں مجھے اقرار کیا تھا کہ وہ مجھ کو مقام آگرے میں پہونچا دیکھا اور ہمیشہ خیر خواہ سرکار رہے گا مگر بوقت سنے حزابی ہمارے انتظام کی جو چند مقاموں میں واقع ہوئی تھی یہ قوت خود بھی منحرف ہو گیا اور مجھ کو بطور قیدیان اس ارادہ انچریاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی او سپر حملہ آدر ہوگی تو وہ مجھ کو قتل کر کے خود فراری ہو جاویگا

اگرچہ میں نہایت متاسف اور غموںم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز میں رہتا تھا کہ کیسلط اس دغا باز کی قید سے رہائی ہو خفیہ میں نے راؤ گلاب سنگھ کو جو ایک متمول اور بڑا قلعہ دار کو حیر کا اور خیر خواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولی داد خان کو لکھ کر مجھے اپنے پاس طلب کر لے جو راؤ مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغا باز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجھ کو اس کے حوالے کر دیوے مگر اس نے اس کو منظور نہ کیا

بھادین میں نے ایک اپنے دوست کو آگرے میں لکھا کہ قریب بیٹل نرسا پھی ملازم رکھ کر مقام بالا گڑھ میں آؤ اور مجھ کو خفیہ قیدی میں سے نکال لیجاوے مگر اس کے پاس اس وقت روپیہ موجود نہ تھا اور نہ اس کو سپاہی میسر آئے اس واسطے اس سے بھی کچھ سیری اعانت نہوئی



اب کوئی تہیہ باقی نہ رہی تھی صرف فضل الہی پر نظر تھی کہ جس نے اس وقت تک حفاظت جان کی تھی تاریخ ۴ جولائی تھوڑے سے شہا جان فوج دلائی یعنی گوو میسر سے آئے اور مسند مذکور کی فوج کو بمقام باپور شکست دی اس شکست سے اس قدر پریشانی و خوف و اندیشہ قلعہ میں پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوئے اور میں بھی تاریخ ۵ جولائی کو قید خانے سے نکل کر بمقام بلند شہر جو نزدیک دریائے گنگا کے واقع ہے پہونچا

چند روز کے بعد سپہ صاحب نے جنگی ملاقات بلند شہر میں مجھے ہوئی تھی میری فراری ہو کر بمقام مذکور میں وارد ہونے کی خبر سب کو صاحب موصوف اور ڈپٹی صاحب کلکٹر میٹر نے ایک چھٹی تلطف آمیز لکھ کر سپورڈس صاحب رسالے کے میرے لئے کو بھیجے مقام میرٹھ میں دیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راجہ میں مجھے بڑی تہیہ باقی رکھی اور احمد میری خاطر واری کی بموجب اونکے فرمانے کے میں نے اونکو ایک نقشہ قلعہ بالا کڑھ کا اور حال مفیدین کا جو وہاں گھرنے لگا تھا لکھ کر حوالہ کیا

ایک مہم خاندان سکند صاحب میں سے لباس ہندوستانی پہن کر میرٹھ کو چلی گئی تھی اور تاریخ ۱۴ ستمبر بمقام مذکور میں پہونچی تھی وہ اسطور پر حال مسند دہلی تحریر کرتی ہیں کہ بروز سدا جو عیسائی دریاؤں گنج میں رہتے تھے ایک مکان کے کوٹھے پر بس جمع ہوئے اور میں یا چار دن تک مقام مذکور میں قائم رہے جب سپاہیوں نے دیکھا کہ ہندو سے وہ اس مقام سے نہیں اتریں گے تب وہ ایک توپ نوچی لائے اور اس کے ایک گولے سے سب کو کٹر ٹل صاحب نے جان بحق تسلیم کی جس قدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اونکے پاس کچا کھانا پینا نہ پہونچا اور غریب معصوم بچے جو عطف شہسہ گر خان و نالان دلا کرتے تھے ان کم بخت نالایقوں نے لوگوں کو کھانا اگر تم نیچے آؤ تو ہم کو کھانا میناسب کیلئے اور جب وہ ناچار نیچے اترے تو فوراً اشارۃ قتل کیا اور سب معصوموں کو فرج کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا جو لوگ کہ وہاں قتل ہوئے اور میں سے چند صاحبوں کا نام ذیل میں درج ہوتا ہے

تین صاحب کنڈ کٹر میگزین موعیال اطفال اور میم پرائس صاحب کے موعیال و اطفال اور میم پرائس صاحب کی دو دختران و دو نواسہ اور کنڈ کٹر بجلی صاحب کی میم اور اطفال ایک بیٹی صاحب کی میم اور دو بچہ اور اٹھویں صاحب کی میم اور پرائس صاحب کی لڑکیاں اور نواسہ وغیرہ

روڈ صاحب مہو جو فراری تھے اپنا حال سفر چاہتے تھے کہ جس عرصے میں وہ دہلی سے آگے تک پہونچے تھے اسطور تحریر کرتے ہیں

میں جی محل صاحب انجنیر ریلوے یعنی ٹرک آہنی اور ای راج سپنر صاحب اور گنگ صاحب متعلقہ شہر مذکور کے جو بچے مرہان اور مہمان توازنین ٹکٹ میں رہتا تھا جو دو میل بجانب جنوب شہر دہلی کے واقع تھا

قریب تو بچے صبح کے بنے خبر نہ سادی سنی دس بچے دو گھوڑے سواروں کے بغیر سوار اور جنگی زین کے قبور میں ایک پستول سر نہ چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بچے بنگ لکھ کو لوٹا اور بارہ صاحب ہان قتل ہوئے پستول کے شہر و چھاؤنی تمام روز جب تک مجھے شہر چھوڑا چلے رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبریں ایسی تو شش مشہور ہیں کہ

انتیلا کو عین شجاعت قرار دیکر جیو سی اسباب جو ضروری تھا یکجا کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکر دنگو اسکے ساتھ رہا کرے اور بعد ازاں قریب  
دو بجے کے ہم خود بھی وہاں سے روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ شرک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند چند قدم  
اون ٹڈیہ سو سو ارون سے جو مقبرہ ہمایون پر واسطے گرفتاری مفورین کے مقیم تھے بیکرا آگے برسے اور چونکہ ہزار ہا قلی وغیرہ  
وہاں کام کرتے تھے کسی مفسد نے ہکو نہ بکھا جب ہم ٹیلہ صاحب کے نیگلے پر پہنچے تو معلوم ہوا صاحب موصوفت اسی وقت  
وہاں سے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اوس نیگلے میں رہے اور وہاں سے بنے میگزین کا اور نادیکھا بعد ازاں نیگلے سے رعا  
ہو کر چار میل پر ٹیلہ صاحب کو جا پہنچا اور وہاں جو نیگلہ تھا اوسین نکلت کر کے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہو کر خیر بادین  
جو ٹیلہ میل نیگلہ مذکور سے تھا اور جوئے یہاں بنے مقام کیا جاے پی اور یہو شیار سی رہے نصف شب کو راجہ بلب گڑھ  
وہاں آیا اور اگر جسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تھاری تلاش میں آتے ہیں بہتر ہے کہ تم لباس اپنے خدمتکاروں کا پہن لو اور  
جلدی اسے قلعہ میں آ جاؤ میں تمھاری حفاظت کروں گا یہ کہ کتاب اپنے قلعہ کو گیا تاکہ وہاں کچھ فساد نہ ہو اور راجہ بلب گڑھ جو نیگلے  
ایک میل اور پچاس کو بکھو لیا جاے مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹھہر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ میں پہنچے تو راجہ نے ہکو ایک مکان میں  
مخفی کر کے رکھا ہمارے وہاں پہنچے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آ پہنچے مگر انکو راجہ کے آدمیوں نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے  
چلے گئے وہ یہ سنا کر آگے کو روانہ ہوئے اور ہم وہاں سے ایک نیند لیکر سواری پر تھا ایک گانو ٹکڑا دیا ہوا ہے جو قریب پچاس میل کے  
فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانوں میں تانپانچ دن ایک مکان کے  
کوٹھے پر چھوٹے سے مکان میں جس میں ایک دریا اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے وہاں سے بھی یہ سواری شتر  
مسلحہ راجہ صاحب بلب گڑھ ہماری معتر راجہ صاحب بطرف متہر روانہ ہوئے اور راستے میں ہر ایک گانو سے بچتے بچتے پہنچے ایک  
ایک گانو میں پہنچے جہاں نام لردان تھا اور اوس گانو میں شتر دان ہکو سیدھا لیگیا لگا دسکارا بست ایک جھکڑے سے  
بند ہو گیا تھا اس واسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو باسن دامن باہر آئے مگر وہ معتر میں صاحب کے پیچھے رہ گیا  
اور انکے انتظار میں باہر ٹھہرے رہے اور گانو دسے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصہ میں وہ آوارہ بندوں  
کی گوش زد ہونی سنتے ہی ہم سب وہاں سے بھاگ شتر دان میں جیسر محل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا اور  
دوسرا جسپر سپسر صاحب تھے وہ گڑھا اور اسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور تیسرا بھی کنگ صاحب کو لیکر گر پڑا  
بھاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گرا اور پھراؤ نہ کا اور جو کوئی اوس کے قریب جاتا تھا اسکو کاٹتے کو دوڑتا تھا اس واسطے لاچار  
اسکو دہین چھوڑنا پڑا سپسر صاحب اور کنگ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بھاگے اور ٹیلہ صاحب اور میں راستے پر بھاگتے تھے  
کہ ہکو مفسدین نے آن لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونی والی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے انہوں نے  
ہکو گھیر لیا ٹیلہ صاحب نے اونسے مصالحت کی اور مفسدین نے کہا کہ اگر تم انہی بندو قین دیدو تو ہم تمکو تکلیف ندین گے  
میں ان فرار پر مبنی اپنی بندو قین حوالہ کر دین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ جو بپو نچایا  
میں نے بھلی بھکر اپنی راقیل کا کندہ اسکو چڑایا ہم انہی بندو قین دے چکے تھے اور بجا نب گانو واپس آتے تھے کہ  
ٹیلہ صاحب نے اپنا ہستول اوس آدمی سے چھین کر جسکو انہوں نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا میں

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار لاری میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا بس جو ڈیڑھ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ میں دے دیتا ہوں اور میں نے دے دیے اور اس کی تقسیم کرنے میں اور میں نے تکرار ہوئی میں نے جو بھی دیکھا تو میں صاحب اس وقت میری نظر سے غائب ہوئے مگر کوئی اونکے تعاقب میں نہ تھا اس اثنا میں ایک شخص دوڑ کر آیا اور اس نے میرے سر پر ایک تلوار بڑے بڑے ماری جبکہ میرے سے میں زمین پر گر پڑا مگر تلوار کندھ تھی اور زخم مجھے نہ آیا زمین پر گر کر میں نے بہانہ مر جانے کا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا اب وہ میرے کپڑے پوشاک پاؤں جوتے کبھی غیر کی بات آپس میں ٹکرا کر کرنے لگے اور میرے جوتے کبھی میں میں روپے بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا میں لون اور دوسرے نے کہا میں بعد از تقسیم اسباب مذکور وہ سب میرے گرد و پیش کھڑے ہوئے اور تھوڑے عرصہ تک کچھ بطور مرثیہ میرے اوپر گانے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لالت بھی مجھے مارتا تھا ایک نے بدخیال کہ دیکھ میں مر گیا یا ابھی زندہ ہے میری گردن پاؤں رکھا اور اس کو اٹھا کر زمین پر پٹکا لگا کر میں نے بھی لیا دم سا وہ تھا کہ اونکو کچھ معلوم نہوا اور میرے کوئی تہہ نہ تھا ابھی اوں نے حکام میرے جسم ہو گیا ابھی شخص نے پھر میری گردن کے نیچے پیر ڈال کر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ کہیں ہاتھ میرے دل پر رکھا میں نے دم لے لیا بند کیا اور جب تک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اس وقت تک میں نے دم نہ لیا اب کچھ غل و شور سا ہوا مگر میں صاف مطلب اس کا سمجھ گیا تھا تھوڑے عرصہ بعد جو میں نے ایک آنکھ کھولی تو کوئی نظر نہ پڑا تو میں اٹھا مگر باعث سیلان خون کے نہایت کم زور ہو گیا تھا اور مشکل حل نہ کتا تھا الغرض افتان و خیزان روان تھا کہ ایک گروہ مسلح آدمیوں کا نظر آیا کہ آپس میں کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھ کر انہوں نے اشاریے کہا کہ یہاں سے چلا جا اور ایک آدمی میرے پاس آیا اور حسب استدعا میری ایک کوسٹ پر لگیا اور ان میں نے پانی پیا اور اسی آدمی نے ایک راستہ کہ خالی از ارزار و خش تھا بتلایا کہ میرے پیر و نکو جو رہتے گزندہ پہونچے اور میرے ساتھ چلا اوسنے کہا کہ آپ کپڑے جو تمام خون آلود ہو رہے تھے مجھے دو کہ میں اونکو دھو کر لا دوں اس حیل سے اوسنے میری کرتی وغیرہ اور فتویٰ حسین عقیق کے پورا کر دیے اور زنجیر ملائی لگی ہوئی تھی اور زوالی اوچا ہوا کہ مجھے ہارے مگر میں نے اوسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگر میں زخمی ہوں گویا نیت زاہون یعنی اوسکو زمین پر گرا کر میں آگے بڑھا مگر باعث تابش آفتاب کے مجھ میں تاب باقی رہی تھی میں نے تمیز ہندوستانی کپڑوں کے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکھی اور اس طرح ایک یاد و میل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی لٹ لے ہوئے میرے پاس آئے اور مجھے دھمکانے لگے میں نے اوسنے صاف کہہ دیا کہ اگر تم مجھے مار ڈالو گے تو تمکو کچھ نہیں ملیگا اس واسطے کہ میرے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ہے لیکن اگر تم مجھ کو بلب گڑھ پہونچا دو گے تو میں تمکو سو روپیہ دوں گا اور اگر گروے لیمباؤ گے تو میں سو ستر اور انہوں نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چھوڑ دیا بعد ازاں ایک آدمی بہت وحشت ناک کھیتو میں سے دوڑتا اور غل مچاتا میری جانب آیا میں اوسے دیکھ کر کھڑا ہوا اوسنے میرے پاس آکر قریب میرے سر پر تھی اور تارلی اور مجھے مارنے کو تھا کہ میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے ہاں مگر بلب گڑھ تک کے سو روپیہ اور اگر تے تک لیجانے کے نہیں سو روپیہ دے سکتا ہوں اسکو اس بات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڑھ ہمارا دوست ہے اس عرصہ میں دوکاندار اور آوارہ و انہوں نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہیں اور دوسرا گانا جو یہاں سے قریب ہے اس میں غلو کش ہیں

اوتھوں نے مجھے پانی بھی پلایا اور تیرے مذکورین بھی پہونچا یا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ سپر صاحب و کنگ صاحب دو کو صوفیوں  
 اور فضل الہی سے اونکو کوئی مسئلہ بھی راستے میں نہیں ملا تھا اور نہ اونکو کسی طرح کا آسیب پہونچا تھا سپر صاحب نے ارزا  
 مہربانی میرے زخم و جہے پر دھما سنا ان موصوفین نے شہر داروہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہکو اگر سے پہونچا دوں گے تو ہم فی صاحب  
 باج خور روپے دیکھنے بعد از قیل و قال بسیار تبردارنے اٹھا کر لیا مگر اونکی بند و قین اور تین سو روپے جو اونکے پاس تھے  
 چھین لیے اور سیو وقت ہمارے پاس ایک چھٹی محل صاحب کی پہونچی ابوہنوں نے ہکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا  
 کہ حائل چھٹی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانو خیر خواہ سرکار کا ہے بروقت استفسار معلوم ہوا کہ وہ مذکورہ کو کس ہمارے منہ پر تھا  
 ہم روانہ ہو کر صاحب موصوف کے پاس پہونچے وہاں ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہکو صلاح دی کہ  
 یہاں سے روانہ ہو کر دوسرے گانوہن جو چھلہ میں فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانوہن کو ایک کلان دیہ ہے اور اسکے  
 باشندگان ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہیں اسکے کہنے پر جب ہم وہاں گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہاں مقیم رہے گواس  
 آٹھ میں اکثر میواتیوں نے اوس دیہ والو کو دیکھا یا کہ اونکے گانوں پر حملہ آور ہونے لگے اور انہوں نے کچھ خیال نہ کیا اب ہکو باقیقیق  
 یقین ہوا کہ اگر ہم اوس دیہ طور میں مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے ہکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فوج صاحب مجھ پر  
 گورکھ پورہ نے مقام ہوڈل سے پیش آمد فوج بہت پور کا جاری حفاظت اور ہماری کے واسطے بھیجا اور ہم نے صاحب موصوف کے  
 پاس پہونچ کر نہایت آرام پایا ہم وہاں بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد فوج دہلی کے رہتے تھے کلاس عرصے میں  
 مقام مترا میں بھی فساد ہو گیا اور جو سنا ہی ہمارے ساتھ تھے اونہوں نے بھی اونکی بیروسی کی یعنی اونہوں نے بھی فساد شروع  
 کیا اور ہکو کہہ کر یہاں سے چلے جاؤ بعد ازیں ہم بارڈی صاحب کے ہمراہ ہو کر ناس دھان تیار ۲۶ جون ہوڈل سے آکر  
 میں پہونچے

محل صاحب نے قبل از روکھی مقام ہوڈل سے سو سو روپہ اور گھوڑے سوار کے راجہ بلج گرو سے لیے تھے اور ان  
 گھوڑوں میں سے ایک سوار ایک گھوڑا لے گیا تھا مگر ہم بھی تحقیق برسی وغایت راجہ صاحب نے کی تھی  
 بتایا کہ اگر گھوڑا ایک ہم صاحب بھی نہیں لے سکتے کیونکہ ہمیں روز بروز شہر دہلی کے آئی اونکے ہمراہ ایک غازی  
 باشندہ تمام سوار تھا گو شہر سے دو غازی اور ایک ساتھ چلے تھے اونہیں سے ایک تو مفہ و سٹل ہاتھ گرفتار ہو گیا اور  
 دوسرا اس کے ساتھ پہونچا لیکن صاحب کی ہم یہیت و لہذا اس طفل افغان فراری ہو میں تھیں اور ہم صاحب دہلی میں شروع فساد  
 ایسی ہی میں منے سے زیادہ جو قریب تھیں اونکا ایک بچہ اونکی گود میں گولی سے جان بحق ہوا تھا اور وہی گولی ہم صاحب کو بھی  
 لگی تھی بعد از فوجی ہوئی کے دو نو غازیان مذکورہ بالائے اونکی حفاظت کی تھی

ایک شب پیشتر ہم صاحب کے شامل کیونہوٹے سے وہ کسی جہیز سے جمیری دروازہ کے باہر ٹھکرا گھاس میں شنب بھر  
 ہو شہرہ میں وقت صبح اونہوں نے ایک کو غازیوں میں سے بھیجا کہ جا کر دیکھو کہ فوج انگریزان سبزی منڈی میں ہیں یا نہیں  
 وہ دیکھ گیا اور صبح حال ہم صاحب سے اوستے ہمیں آکر بیان کیا تمام حال استماع کر کے ہم صاحب دہلی سے روانہ ہوئے  
 چنانچہ قدم قدم میں ہونے لگیں ستریاں دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور ہم صاحب اور غازی باقیانہ



تعاقب میں بھی چلے کر جب ہماری گولی کے پٹے پر پہنچے تو مفیدین تعاقب کنندگان سے ہوائے آگے قدم نہ رکھا اور  
 میم صاحبہ معہ غازی نہ کوہ کے بمقام سبزی میٹھی پہنچی میم صاحبہ نے زانویہ کی کمر بند شکر پر گاہ پروردگار ادا کیا  
 میم صاحبہ عجب ذلیل خستہ حال تھیں اور اکثر ہمارے سپاہیوں نے ان کے حال زار کو دیکھ کر بے اختیار رو دیا اور ان کے  
 کونے پر ایک زخم تھا اور ان کا زنگشت بالکل گس گیا تھا کیونکہ قید میں ان کو انگوٹھے رسی سے باندھ رکھا گیا تھا ہاتھ باندھ  
 رکھا تھا ہمارے سپاہیوں نے ان کی توہنات گرسنگی کری کوئی پانی لایا اور کوئی رَم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی  
 گوشت مگر میم صاحبہ نے ہبا عشت نہفت برنی کہ نہ کھایا اور نہ پیا تھوڑے عرصے تک اکثر سپاہی ان کے گرد رہے اور اکثر  
 سوالات کرتے تھے یہاں تک کلاؤ نکودق کر دیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخر کار کپتان میم صاحب  
 وارو ہوئے اور ایک ڈوبی منگوا کر میم صاحبہ کو اوس میں سوار کیا اور بحفاظت پہرہ اوٹو کپوہن روانہ کیا دہان اوٹو ایک خیمہ  
 علیحدہ ملا اور خیمہ خیزین ضروریات کی تھیں سب میا ہوئیں بوقت فرار ہونیکے شہر سے ان کے پاس ایک پورا نامیلا کپڑا تھا  
 جو اونٹوں نے اسے جسم کی گرو لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو ان کے سر پر لپیٹا ہوا تھا ان کے ہاتھوں میں دستا فہ تھے  
 اوپر وہیں پورا نامیلا ہندوستانی جوتا تھا و حقیقت وہ اس سے زیادہ بری حالت میں نہیں ہو سکتیں تھیں جس میں وہ آپ تھیں  
 جیسے مورلی صاحب جو یسبہ خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان سلامت لیگے تھے  
 اس طرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہی بیان کرتے ہیں

میں اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونوں ایک مکان روزنہ واقع بازار کشمیری دروازہ میں رہتے تھے ہم دونوں کی  
 شادی بھی ہو گئی تھی اور میرے تین بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور  
 ہونے والا تھا بتایا ۱۱۔ ماہ میں قریب نواخت نو گھنٹے کے میں طیارہ فرما تیکو تھا کہ ایک بڑا شور بازار میں ہوا اسی میں ایک  
 میرا نوکر آیا اور اس نے کہا کہ چند ڈبٹ اپنے ولایتی افسر کو قتل کر کے میرے شہر سے یہاں شہر میں آئے ہیں ہماری کچھ سمجھ  
 میں نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور میں نے اپنی نگہی واپس بھیج دی ہم دو یا تین گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور  
 نوکر نے آکر کہا کہ ہر معاشان شوریج بدکر انگریزوں کو مارتے ہیں یہ سنکر میری بی بی اور لڑکوں نے رونا شروع کیا کچھ  
 نوکر ہمارے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے اور ایک نے انہیں سے کہا کہ چلو میرے مکان میں پوشیدہ چھپ رہو  
 مگر میرا ارادہ یہ تھا کہ باہر جا کر دیکھوں تو کیا ہو رہا ہے پس ایک سوٹی جو بدستی ہاتھ میں لیکر میں گلی میں گیا گروہان  
 کوئی نظر پڑا میں اور آگے بڑا دہان تک بھی کوئی نہ تھا آخر اوس گلی کو طے کر کے دوسرے کوچے میں گیا جو بجانب  
 راست تھا اوس میں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک نمزدادی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹھا تھا میں تھوڑی دیر رہا  
 ٹھہر تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیوں کا نظر آیا مگر مجھے بہت دیر تھی اور سوائے غل شور کے اور کچھ نہیں آتا تھا پھر  
 اسکے کہ وہ میرے مکان پر آؤنگے میں وہاں ہی تھوڑی دیر ٹھہرا اور انکو دیکھتا رہا آخر کار میں نے ایک شور پشت کی جانب  
 سنا اور پیچھے پھر کر جو دیکھا تو ایک گروہ آدمیوں کا میرے دروازے کے اندر جاتا تھا اونٹوں نے مجھے باہر کو چہرین دیکھ  
 چند آدمیوں کو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکھ کر میں فوراً دوسری گلی میں بجانب چپ گیا جہاں سے ایک راستہ میرے مکان کی طرف



سنے ہی مجھ پر جا غشی طاری ہوئی اور میں بیٹھ گیا دھوبی سے میں نے کپڑی بیگومان کا اوس نے اپنے گھر سے مجھے لایا  
بعد پانی پینے کے میں نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازاں اس نے کہا کہ اسے صاحب بہتم  
چلے گئے تو دو نویم صاحب اور بچے یکجا محض بیٹھ رہے کیونکہ گلی اور کوچے میں شور بہت ہوتا تھا اور اوزین بندوق کی بھی آتی  
تھیں یہ حال دیکھ کر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اسکو بھرا میں نے اوس سے پوچھا کہ اگر کو تو دروازہ بند کرلو  
اور نمون نے بجواب کہا نہیں بلکہ کچا اندیشہ نہیں ہے اس کے بعد ایک نبوہ کثیر لائٹھیاں اور تلواریں اور جھپیان لیے ہوئے اندر  
حلقے کے آئے کلارک صاحب نے نہ پکھڑے ہوئے اور انہوں نے اوس سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو  
اور ان آدمیوں نے اوسکو سوائے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سنکر اندر چلے  
گئے اور دروازہ بند کیا اونکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے تو کرسب بھاگ گئے صرف میں نہان رہا جب وہ سب اندر  
گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے لیجاؤ مگر ہلکو مارو انہوں نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور وہی  
میم کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ تمھاری میم ہے اور خوب منے اب انہوں نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب  
نے عینوں بچوں کو لیکر غسل خانے جا کر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک صاحب کر میم سے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہو گئے جب انہوں نے  
بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہکودید اور ایک شخص اس میں سے میم صاحب کے پاس گیا اور اوس کے خراسے کو چھو کر کچھ خوش کئے لگا  
کلارک صاحب یہ دیکھ کر چلائے کہ اوسو اور اسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے دوسری گولی سے زخمی کر کے بندوق کی ترال  
سے اوتکو مارنے لگے یہ دیکھ کر میں نے جانا کہ اب یہ لوگ سکو مار ڈالیں گے اور میں بھاگ کر غسل خانے کی طرف گیا کہ میم صاحب کو  
سکال لیجاؤں مگر وہاں بھی بہت آدمی موجود تھے انہوں نے مجھے مارا اور کہا کہ یہاں سے بھاگ جا نہیں تو ہم تجھ کو بھی مار ڈالیں گے  
میں ناچار باغ میں جا کر ایک درخت کی اوٹ میں جا بیٹھا وہاں سے اول میں نے براشور و قتل سنا بعد ازاں دیکھا کہ وہ لوگ اسباب  
مکال کو چاروں طرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے شیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازاں میں انہوں نے کہا کہ اب چلو  
لو میں اور وہ سب یہاں سے چلے گئے یہ سنکر مجھ کو تھوڑی دیر تو سن کا عالم رہا پھر میں نے اوشکو دھوبی سے کہا کہ چلو اندر چلو اور  
سکان میں جا کر باہر کے کمرے میں دیکھا کہ اکثر چیزیں ٹوٹی پڑی ہیں میں نے وہو کو کلارک یون سو توڑا تھا اور سب چیزیں فرش پر  
بکھری پڑیں تھیں جام اور جیل کے ڈبیر لگے ہوئے تھے ایک تمام پھیلے پڑے تھے اور تیل میں برائے میٹھے شراب کی بوتلیں  
تھیں تو اونکی بوتام میں پھیلی ہوئی تھی

یہ ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر ایک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسے اندیشے سے میں  
اسی کمرے میں بہت دیر تک رہا اور لید ہر اوڈر دیکھتا رہا آخر کار دلو مضبوط کر کے دوسرے کمرے میں گیا وہاں جو حال  
ہوا تھا اوس کے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تھا وہاں جاتے ہی سانسے جو نظر پڑی تو کلارک صاحب کا بیٹا دیوانہ  
ایک منج سے لٹکا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تھا اور اوس سے جوئے عمن دیوار پر جاری تھی اور نیچے اوس کے ایک چشمہ خون  
بنا ہوا تھا اسوس کہ یہ قتل انہوں نے مان کے سانسے کیا ہو گا یہ دیکھ کر میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور لرزہ میرے بدن  
طاری ہوا اور جب دوبارہ میں نے چشمہ داکین تو اوس سے زیادہ نا دیرنی دیکھنا پڑا میں کلارک صاحب اور اونکی میم دونوں کو پلو پلو

پہلے سے یہ حال عجیبے بیان نہیں ہو سکتا اور میں بیان نہ کرونگا کیونکہ میں سابق ذکر کر چکا ہوں کہ لڑاکا صاحب کی مہم کو قریب اولاد ہوئی تھی

میں چھپنے کی اوار سنکر میرے کمرے میں گیا اور وہاں دیکھا کہ دیوبنی مذکورہ ہاتھ مل کر رو رہا ہے وہ دروازہ غلنی سے پرکھا تھا میں دیر کر دروازے تک گیا مگر غلنی نے میں بجا سکا کیونکہ وہاں وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ ہو مجھے تو اسکا خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ میں شمال میں صاحب اپنی مہم کو دیکھوں میں وہاں تجو اس ہو کر وہاں ہاتھ زانو پر کھڑکے بیٹھ گیا مجھے اسوقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معام ہوا کہ گویا ایک بھار میرے دل پر قائم ہے جو شک کو آنکھوں سے آنے نہیں دیتا مجھے معلوم نہیں کہ کتنی دیر میں وہاں بیٹھا رہا آخر میں دیوبنی نے آکر کہا کہ اوس آدمی آتے جاتے ہیں اور اب یہاں رہنا مناسب وقت نہیں اور وہی مجھے اٹھا کر اپنے گھر میں لے گیا اب قریب شام وقت تھا اور تاریکی ہونے لگی تھی گسان میں آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گھر میں آویٹے گئے مجھے کیسا اعتبار رہا تھا دیوبنی نے مجھے کہا کہ آج رات کو میں تمکو اپنے بھائی کے گھر لے جاؤں گا جو دوسری طرف شہر میں رہتا ہے اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بھی کس طرح شہر سے باہر ہوئے پھر تم ہم کرناں چلیں گے میں اسکا گھر کے اندر جا کر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ بھی نہیں گزرا تھا کہ ایک گروہ بدعاشوں کا حاطے کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلاؤ بعد از ان ایک کھڑکی کی راہ سے جو متصل اس مکان کے تھی باہر چلے گئے میں نے خود سنا کہ ایک نے اونہیں سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہے اب میرے نوکر بھی واپس آئے اور آپس میں ذکر و افتخار کوہ بالا کا کرنے لگے اور مجھے ہلکی نہایت خوشی سے کہ وہ دنوں نے مجھے بھی بقتلو نہیں تصور کیا ایک نے اوسمیں سے کہا کہ ہم صاحب اور بچوں کا زمانہ نہایت قریب ہے اب ہوا اب روزگار گمان سے لگا کر دوسرے نے اوسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے میں یا ہستکی باغ میں گیا اور دیوبنی کی کرنی بن کر اوپر چلا دیا وہ کر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچ کر دیوبنی سے ملا وہ مجھے ساتھ لے کر اپنے بھائی کے گھر گیا ہر جگہ راستے میں نہایت کھل ملی مح رہی تھی اور بجانب میگزین ایک تیز شعلہ نور دار تھا اور باہر فیصل کے بند و قین چل رہے تھیں جب ہم قریب اس کے بھائی کے مکان کے پہونچے تو دیوبنی نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشہ میں ٹھہرو میں اندر جا کر دیکھوں کہ کون کون ہیں یہ اس میرے واسطے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد از ان معلوم ہوا کہ دیوبنی کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے سب کپڑے اوکر پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچائیگی تجویز نہ کرنا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تھا میں اوس گوشہ میں بہت دیر تک ٹھہرا رہا اور آدمی اکثر اوہر آتے جاتے تھے اگر انکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اوس کے قریب موجود ہے تو خدا جاسے کیا ذلتیں اوشعانی پڑتیں میں تمامی عمر شہر میں رہا ہوں مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اون وار و مواد میں سے مجھے بمکلام نہوا دے میری چادر کے بے ترکیب اور ہنسنے سے مجھے شناخت نہ کریں اس شش پنج میں میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھیں گے اور پردہ کھل جاوے گا اور زیادہ اندیشہ دہلیں پیدا ہو لیکن آخر کار دیوبنی نکلا اوس کے آگے ایک نرگاؤ کپڑوں کا لدا ہوا تھا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسرے کو چہ میں چلا یہ دیکھ کر مجھے افسوس ہوا کہ دیکھو یہ بھی مجھے چھوڑ کر جاتا ہے خیر جو میری قسمت میں ہوگا وہ ہوگا لیکن جب وہ کی جھگڑائی اور باندازی کا



تجربہ آتا تو دل نے کہا کہ یہ اس واسطے اور نہیں آیا کہ اور کسی کو میری جانب خیال نہ واسی سبب میں اس وقت وہاں بیٹھا رہا جب تک  
 دہو بی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازاں میں لوٹھا اور لوٹ کے مجھے ہولیا اور آگے آگے جاتا تھا اور میں کچھ فاصلے پر چھپے تھا  
 جب تک اس کو چپ کے باہر ہوئے جس میں اس کا بھائی رہتا تھا بعد ازاں اس نے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا  
 تب اس نے کہا کہ اس کا بھائی بے ایمان ہے وہ کبھی تم کو نہ بچاتا اور میں اس بہانی سے اب نکل آیا ہوں کہ ایسے وقت شہر میں  
 رہنا مناسب نہیں جب اس طرح کا فساد برپا ہوا اور میں اپنے گانہ جواؤ نگاریاں زمین گنگا ہم دونوں دروازہ شہر کے باہر نکلے اور  
 کہنے لگوں کہ رو کا ہم براہ سڑک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دہو بی نے یہ صلاح دی کہ اب کمر نال جانا مناسب ہے  
 کمر نال کا راستہ وہاں سے دور تھا اور ہمارے قریب سارے شہر کا چکر کر کے وہاں پہونچنا تھا الغرض ہم اور دہو بی کو روانہ ہوئے اور  
 راستہ میں اکثر آدمی وارد و صادر ہوئے مگر کہنے ہم سے کہ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روانہ تھے اور قریب شام کے کمر نال کے راستہ  
 پہونچے یہاں اور بی معاملہ تھا یہاں جو لوگ جاتے آتے تھے ان کی تلاشی لی جاتی تھی کچھ مال لوٹ کا نہ لی جاتے ہوں  
 ایک گروہ مفسدین نے ہمارے گھیرا اور کہا کہ یہ بڑا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہے دہو بی نے بے تامل اس سے کہا کہ میرا  
 بوجھ دیکھ لو جب انہوں نے اس کو دیکھا اور اس میں کچھ نہ پایا ہمارے چھوڑ دیا میں نے اب دہو بی سے کہا کہ آئینہ اگر کوئی گروہ مفسدان ملے  
 تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جواؤ فرنگی کو لوٹا دینا وعدہ ہوا ہے اس کا ذکر منی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اسے آئینہ الیہا ہی  
 کیا جس کا سبب کہیں ہمارے پھر کچھ شبہ نہ لکھا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور  
 ہمارے شبہ میں بن میں ہل پر سوار ہو کر نزل ملے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چھوٹے سے شوالہ بندوان کے نزدیک ٹھہرے ہم  
 ایک پہیل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائیں آکر تالاب پر چڑھ کر متصل تھا ٹھہرا دہو بی کچھ کھانا لائے گیا اور میں وہاں  
 ہوا سے سرد جو چل رہی تھی سو گیا جب دہو بی کھانا لیکر آیا تو اس نے مجھے جگایا اور اس گوشائیں نے کہا کہ میں جانتا ہوں  
 یہ فرنگی ہے مرنے پہنچاؤ اس کی خوش آمد کی اور کہا کہ ہمارے گوشائیں نے کہا جواؤ میں کسی کو تکلیف نہیں دیتا ہوں اب میں ان  
 بارہ زناتہ سے تنگ آیا تھا اور حقیقت مجھے شرم بھی زناتہ بھیس آتی تھی اور میں نے یہ خیال بھی کیا کہ دہلی سے اتنے  
 فاصلے پر اب کون تکلیف دہ ہوگا ان خیالات سے میں نے تبدیل لباس کیا یعنی بارہ زناتہ چھوڑ کر لباس مردانہ مثال گاڈران  
 پہن لیا اکثر گانہ نو دالے ہمارے اور ہوشام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اور ہاتھ دیتے تھے مگر کہنے ہمارے تکلیف جہاں نہیں دی راستہ میں  
 میں نے دیکھا کہ ایک انگریز کی لاش قہر کی ہوئی میدان میں پڑی ہے اور جب میں نے دیکھا کہ ایک گولہ لگتا ہے اس کی طرف اوڑھ کر  
 جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اس کے پاس لاش ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تھا اس کے معانی سے  
 معلوم ہوتا تھا کہ اس کو لاکھویوں سے مارا تھا میں نے اس کو وہاں دفن کیا مگر قبر اس کی پر سے نام تھی یعنی تھوڑی سی ریگ درخت  
 سر کا کر اس کی لاش وہاں رکھ کر وہی ریگ پھر اوپر ڈال کر اس کو بادلتا تھا افسوس صد افسوس راستہ میں میں نے سنا کہ چند  
 صاحب لوگ آگے جاتے ہیں اور چاہا کہ اسے جاملوں مگر ان کے پاس تک پہونچنے کا قبل اس فساد کے میری طاقت  
 میں دردتھا اور اب جو گرمی اور مٹی میں چنپڑا تو وہ اور زیادہ ہو گیا تھا اکثر مجھے چاہے جاتا تھا تو میں گھسیٹ کر رکھتا تھا مگر  
 چلنا ضرور تھا اگر ایسا موقع نہ ہوتا تو کبھی میں ایسی تکلیف گوارا نہ کرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی سخت تکلیف نہ

مگر اس کے اگے وہ سختی اور محلیف کے معلوم نہیں ہوتی اور انسان اس کے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے  
بروز ششم بعد وائگی مقام دہلی سے مین کرنا لیں ہونہاوان مجھ ایک نیک سمیرٹن ملا اور مجھ کو لکھنؤ و فکر و خطرہ جان  
اب نہ ہو گیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہ دکھایا نوبت بسرام ہو چکی اب مجھے کچھ افتادہ ہوا  
شروع ہوا ہے فقط

اب غور و خیال کرنے کا مقام ہے کہ نائنہ سلف سے ایک جتنے فساد اور واقعات گزرے ہیں کب کیا ہوا کہ کچھ غیر مذاہبہ  
رحم مارے نکالا گیا ہو کب بچے باسے انگریز ان چلاتے ہوئے اورڑ پتے ہوئے تلوار دہلی نوک پر غریبہ ادھکار بار بار نہیں پھرائے گئے  
تھے کب عورت انگریز ان چاندنی چوک دہلی میں روز سے ہزار ہا آدمیوں کے برہنہ اور لہجہ دلت و خواری بیگناہ قتل کی گئیں  
تھیں کب عورت انگریز ان تختوں پر زندہ میخ ماری گئیں تھیں یا زندہ جلانی گئیں تھیں تمام ان قبیح اور ناشائستہ  
حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیوں کی ظاہر ہوتی ہے القصد تمامی مفردین دہلی کسی نہ کسی حکم  
حفاظت تملطف آمیز یا سوسے ممان نوازی کا بیان کر سکتے ہیں ایک فقیر تاریخ ۱۲ ماہ مئی میرٹھ میں کیا ایک بچہ انگریز کا اس کے  
پاس تھا جو اسے دریائے جمین میں سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آئے تک راستے میں کئی جگہ اس کو بیاہشت اس سے بچے کے  
بار پڑی اور کالیف ہوئیں مگر اسے اس کو بچایا اور ہزاروں رو سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ میں اگر جب شکام کو اسے کیا تو  
اس کو روپے بعض حفاظت کے دینے لگے ادنیٰ انکار کیا کہ میں نہ لوں گا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اس کے نام سے کندہ کر دیا  
جس کے سبب امر بارگاہ رہے گا

حالات معرکہ دہلی مقدمہ دہلی میں جو باخبر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اس واسطے مکر اس مقام پر لکھنا تسمیل جمل تصویب

### کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اس کو فوج کھنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ میں اکثر مقامات میں وقوع میں آئے ہیں جو قتل کانپور میں نانا  
بھور والے نے کیا سب سے زیادہ ناہدنی تھا سات سو پچاس نفری میں سے جو ایک مینیا پیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے  
صرف دو چار آدمی یہ قصہ پر غصہ کئے کو باقی رہے ہفت ٹٹ ٹٹا فوسی صاحب و لٹٹٹ طاس صاحب ۳۰ جیٹ کے اور انسان برہنہ  
صاحب ۱۰ جیٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بکالت لیگے تھے تین مرد اور چار عورتیں اور بھی سنا ہے کہ بچکر  
الہ آباد ہو چکے تھیں مگر ان کا نام سننے میں نہیں آیا یہ لوگ اس قتل سے بچ رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور میں اس وقت تک  
مخفی رہے جب تک جنرل میولک صاحب کی فوج مقام مذکور میں پہنچی

یہاں کہ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور تیار ناماد ہونڈو متھہ شخص ہے جس کو بامی راویشو سے سزول پناہ والے نے  
اپنا لٹکا بنایا تھا پیشو سے مذکور کا کا پیشن خواہ تھا اور یہاں ۱۶ مئی ۱۸۵۷ء کو گیارہ لاکھ روپیہ لپٹا  
نانا کو نہیں ملی اور یہ شاید باعث اس کے انحراف کا اس وقت میں ہوا ہو مگر قبل ازین شخص بہت مالوس انگریزوں سے معلوم ہوتا  
اور اکثر انہوں نے جو شخص پیش آتا تھا کہ شخص ٹھہرے میں ہونڈو مل جانے کا پتہ ہے واقعہ ہے بود و باش رکھتا تھا اور اس ضلع میں  
مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا اس شخص کو سرکار نے غارت گری پر پناہ دے دی تھیں مگر توپ کی دی رکھی تھی

اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کوکل اختیار اس فوج کا تھا

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاوئی افواج اور پشاور سے مقام قریب پانچ میل طول میں یکجا نب راست دریا سے کنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق میں یہاں فوج گورہ بہت رہی تھی مگر اب بہت کم ہو گئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ موہنگ جوادیکو بھی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی تو سبجان کی ایک نفر شاہی اور پچھڑب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر سہر جھٹ شاہی اور شتر نفر ۲۲ جھٹ شاہی کے معہ بیارو بیکار اور ایک نفر ادل مدراس فیز لیر کی اور فوج ہندوستانی میں سے دوم جھٹ سواران غیر کرٹین اور اول و ۵۲ و ۵۶ جھٹ پیادگان اور گولنداز متعلقہ باٹری کے تھے اور جنرل سر میو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے ماسوا گورہ مذکورہ بالا عیسائی اور ولایت زائکمر زیاں چھاوئی میں بکثرت رہتے تھے اکثر انہیں کے متعلق بد فائز ملک میٹرک آہنی و نہر وغیرہ کی تھی اور ہم تمام سپاہیان گورہ ۲۲ جھٹ شاہی جو کھٹنومین مقیم تھے رہتی تھیں بدین نظر اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک نفر عیسائیوں کی یعنی باشندگان یورپ کے سب مردوزن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہوگی

یہاں تک کہ تباریخ ۲۴ء ہند کو رکھ کر روزگارک ساگر ملکہ مظفر بھی سلامی معمولی بھی فیر کرنی مناسب تصور نہوئی

نانا پتھر والے نے ظاہر کیا کہ در صورت فساد میں نگہبانی خزانہ کرونگا اور سلیہ صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتایا کہ ۲۲ مئی  
اوسنے دو توپیں اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گود بان ایک کمپنی ۳۰ رجٹ ہندوستانی کا بھی گارڈ موجود رہا  
دوم رسالہ اودہ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب متعلقہ بہ رجٹ چھاؤنی میں تعینات ہوئے گود بان گشت کیا کریں اور اپنے  
پہرے مقرر کریں

چند روز بعد طریقہ اودہ رسالہ میں بھی کچھ شبہ پایا گیا اس واسطے رسالہ مذکور کو روانہ ٹھکڑوہ کیا اور انکی ہر ویس میں کپتان حسین صاحب متعلقہ ۲۴ رجٹ جو سکر لشکری سترہ سبزی لارنس صاحب چیف کسٹرو اودہ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقہ ۲۴ رجٹ گئے اور ایک یاد روز بعد اودہ کے لفٹنٹ عیش صاحب نصف باٹری تو بنی اسے لیکر روانہ مقام مذکور کے ہوئے دو چار منزل پہونچکر سواران رسالہ نے فساد شروع کر کے کپتان حسین صاحب کو قتل کیا جبکہ جو رجٹ عین تھے بطرف کانپور روانہ ہو اور دستہ بن سے لفٹنٹ عیش صاحب کی باٹری سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی

رسالہ سے بچکر جاکر نکلے جنرل ویلر صاحب نے سب حال سنکر کھوکھو نصرت کیا سو چال بارگاہی ۳۲ حبث شاہی کی ڈیوٹن بائیں  
شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارگاہی ۳۲ کو رہا کریں

تاریخ ۲ جون اول ملک سپین دکنی ہم ۴۸ حبث شاہی کی اور ۵۸ حبث نرساہی گورہ مدراس فیوژنیر کی بھی ہو چکی ایک سپین حبث مذکور ہو گیا  
معدہ اوس کمپنی ۳۳ حبث شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانہ لکھنؤ کی گئی

تاریخ ۳ جون رسد وغیرہ ایک مینے کی اور ایک لاکھ روپیہ مورچال میں جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکھ روپیہ خزانہ میں جمع تھا اور کچھ  
تدبیر اوسکے لیجانے کی یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو بکثرت آؤٹیس اور سیکرین میں پڑا تھا عمل میں نہ آئی اس واردات کا یہ سان  
بیان کرنا اس واسطے ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد رکھا گیا تھا بلکہ جو حال کہ گذرنا تھا اوسکا بھی کچھ خیال کیا گیا تھا  
عمدہ داران رسالہ دوم جو بیٹا واول ۶۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چھاوٹی میں شب باش بنوا کریں

تاریخ ہشتم ماہ مذکور بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور حبث اول لڑائی اپنی چھاوٹی چھوڑ کر باہر فساد  
شروع کیا مگر اپنے اپنے افسر و نکو جو احوال شروع ہنگامہ سنکر اپنی اپنی چھاوٹی میں آگئے تھے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور سیکرین پر گئے جو سول لائن میں بجانب غریب شہر واقع تھے اور ان دونوں مقاموں پر پہلے مقابلہ گارڈ متعینہ کے  
قبضہ حاصل کیا من بعد وہ جلیانے میں گئے اور سب قیدیوں کو رہا کر دیا وہ تمام مکانات و فائر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بنانب ایمان پور  
جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور میں پہونچ کر قیام کیا قبل از دو ہجرت ہشت ماہ ۵۳ و ۵۴ بھی مقام مذکور  
میں جا کر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پا کر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضہ میں کر کے اور مقام مفسدان میں جا کر اونکا ترغیب دی کہ واپس کانپور چل کر تمام  
مکانات منہدم کر دو اور کل افسران و سپاہ اور باشندہ عیسائی انگریز و نکو قتل کرو بعد اوسکے دہلی یا لکھنؤ چلیے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے میں پڑو  
شہر اور ضلع کے کانپور میں چھوڑ دینے

بہوجب اوسکی صلاح کے کار بند ہو کر اور اپنے تئیں اوسکے ماتحت گردانکر اوسی شام کو مفسد واپس کانپور میں آئے اور نانا نے  
بے تامل جنرل ویلر صاحب کو کھلا بھیجا کہ اب میں تم سے لڑنے آیا ہوں

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے اونکو دھمکا کر اور ہر ایک شے جو اونکو ملی اوسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اونکے ہاتھ لگا اوسکو مار کر نانا نے  
اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دو اپنی توہین اور دکھان توہین جو وہ سیکرین میں لایا تھا سامنے ویلر صاحب کے کپڑے کا کیمین  
اور گولہ بانی دس بجے صبح کے تاریخ ۱۲ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ جنرل ویلر صاحب نے کیسی خراب و  
بے موقع جگہ پسند کی تھی اور یہاں اوسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تھیں

۱۰ جون ۳۲ حبث شاہی کا جمین چارادہ پیکارا دمی اور عورات اور لڑکے حبث مذکور کے تھے ایک وسیع میدان میں ۱۰ بارکین شرقی کنارہ  
شہر تھیں یہ بارکین یکہ نہ تھیں تو رخی بارک ایک کمپنی اپنی ہوسا ہیونکے رہنے کے لائق تھی ایک اونہیں سے سرپوش تھی اور دوسری  
کھلی ہوئی مگر دونوں کے آگے بڑھ نہ سکا تھا اور پانچ شی کی ایک و نیم ٹھٹھ پڑی تھیں اور ایک کٹا اور معمولی مکانات ملازمین



برایک بارک کے متعلق تھی گردان بارکوں کے ایک خندق کھودی تھی اور مٹی خندق کے باہر کچا بن بطنو فیصل یاد دیوار کے ڈالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوئی تھی مگر میان اسطرح پڑی تھی کہ گولی بھی اس سے نہ سکے اور اسطرح ممانت میدان دو نواظرت تو پونے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شے اون کے محفوظ رکھنے کی موجود نہ تھی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کس قدر نیاہ بارک اور انخاص موجودہ ہرجا لی دے سکتا ہے حالانکہ بارکوں نے تھوڑے ہی فاصلے پر حفاظت کی جگہ کافی واسطے بنا دین اور تو پونے موجود تھی جس سے مفروضہ اپنا فائدہ اٹھایا

واسطے گھیرنے یعنی محفوظ رکھنے بارکوں کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تھی مگر خیال میں گذرتا ہے کہ شاید قبضہ دوران دستھی مٹی کی جھاد اور گرامین مثال تیر ہو جاتی ہے باعث طیار نمونے مضبوط دیوار کا ہوا ہوگا فقط اب پھر مطلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار تو پون مذکورہ بالا سے شروع ہوئی مگر تو پونا دشمن کا زیادہ باعث قبضہ میں ہونے میگزین کے ہوا اور عرصہ چند گھنٹہ میں اونہوں نے بارکوں کے اوپر چوڑے ضرب توپ اور غباروں سے آگ برسانی شروع کی

اول تو محصوروں نے بھی خوب جواب اٹکے تو پون کا دیوار چند ان فائدہ نہ اٹھایا کیونکہ اونکی توپیں فیمل گنر یعنی ٹوپی اور چھپنی تھیں اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکوں سے تھی اور اونکی توپوں نے بھی اس روز چند ان نقصان محصورین نہیں کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل میں لائے یعنی دین کا جھنڈا شہر میں کھڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہوں اور جو شامل نہ ہوئے اونکو دھمکایا اور طعنے دیے اور اون پر جربانی کیے اور محصوروں کو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج نانا کی بہت جلد بکثرت ہو گئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تھی اسکا کچھ عجیب نہیں کیونکہ میگزین جیمین ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جیمین لکھارہ تھے اور شہر جیمین ہزار ہا آدمی تھے اوسکے قبضہ میں تھا گولی بند تو نیکی بلا فصل اور ان مورچوں پر عمارات متصلہ سے آتی تھیں اور توپاے کلان رفتہ رفتہ نزدیک تر آتی جاتی تھیں اور اونکی گولی سل وغیرہ کی دیوار خشتی بارک پر علی الاطلاق گرتی تھی جس پر شش مکانوں کو جنہیں ہمارا ویکس عمارات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہ ہاسے کارکیں سے آگ لگی اور اکثر مردان مذکورہ بالا میں سے زندہ جل گئے اور دواخانہ بھی برباد ہو گیا اور سب بیمار وغیرہ بنا چاری ایک مکان میں بیٹگی رکھے گئے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبر گیری کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف میں آگیا تو ہنا چاری اونہوں نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار اوجھا حال مایوسی اور پیکسی کا ہو گیا اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی میں ہو گئی

ایک نالہ یا خندق تھوڑے فاصلے پر روبرو مورچال کے واقع تھا اوسکی راہ سے دشمن سبب بارک آگے بڑھے اور یہاں گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگی

بجانب غریب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اوسکی ناتمام دیواروں کی پشت پر دشمنوں نے اپنے بند و فوجی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملہ آور ہو کر اونکو مقام مذکور سے پس پا کیا اور اپنے پہرے دو بارکوں میں قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین اس قدر کثرت سے نہ تھی کہ دشمن کو دوری جاننے دیوار مذکورہ کے بھی بند و فوجی قائم کرنے دستے اب آمد و رفت بارکوں کی مشکل ہوئی کوئی شخص

اپنے مقام محفوظ سے کچھ فاصلے تک نہیں جاسکتا تھا کہ میں بد وقتین اور سپر سہوتی تھیں اور ڈال میں تو پانی دیوار کی اوٹ میں ہو کر جو قریب کوٹے کے تعمیر ہوئی تھی بھرا ہوا کرتے تھے اب دیوار مذکورہ صدمات گولہ سے منہدم ہو گئی اور پانی جان سے ہاتھ دھو کر ملتا تھا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع زیست کا چھوڑ جاتا تھا

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوار میں بارکون کی باچہ روزہ حفاظت بنا کر پیپہ وغیرہ کی باقی رہ گئی تھی خوراک ایک مقام دوسرے مقام تک دن کو نہیں پہنچ سکتی تھی اور لاش مردوں کی وقت شب اٹھنا کر جاہ متصلہ میں بغیر اسے رسوم، فین ڈال دی جاتی تھیں

تو قتلگرا آئیکل بتا رہا تھا کہ آجوں کو تھی مگر روز بروز امید ہی میں گذرتا تھا اور ہر گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی۔ یہ کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتیں سب محصورین اٹھاتے تھے اور ان کا تصور بھی مشکل سے ہو سکتا ہے۔

تاہم محصورین حملہ آور ہو کر جو توہین متصل آ جاتی تھیں ان کو لیکر بیچ مار دیتے تھے اور وہاں بارکون میں بغیر اٹھائے نقصان کے چلے جاتے تھے اور کبھی کچھ تلمان جان بھی ہرتا تھا مگر مفسدین بھر اور نوہین میگن سے لیکر اوکی جگہ قائم کر رہے تھے یا اون ہی تو لوہنگی مرست کر لیتے تھے اور ہر چند مقام بارکون کا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر مفسدین اس قدر دلاوری نہیں رکھتے تھے کہ اوپر حملہ آور ہوں

اس وقت میں صرف مورچال والے ہی کچھ تکلیف میں نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ سہر میں گرفتار ہوئے تھے اور اکثر ہندوستانی جن پر شبہ امانت اور خدشہ گزرا وہی فوج انگریزوں کا ہوتا تھا وہ بھی قتل ہوتے تھے ایک فرد حاجیوں اور واران کی طیار ہو کر اون لوگوں سے روپیہ بطور جرمہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکھی اور ان کا نقصان سپاہ صرف مقتولین میں زیادہ از حد نظر ہوا تھا اور ہم لوگ تکلیف اٹھاتے اٹھاتے دیوانی ہو گئیں تھیں بتاریخ مذکور صبح کو تانے پیغام صلح بھیجا اور کہہ عجب نہیں آؤ بھیجا ہوگا اور اس کے پیغام کی سماعت ہوئی

کپتان مور صاحب کا ڈنٹنگ سپاہ ۲۲ رجمنٹ شاہی نے جینہ اول سے دلیری محصورین کی بڑھار کھی تھی اور جو اونے حملہ کر داتے تھے محصورین کا مال تباہ دیکھ کر اور اقرار نانا پر اعتماد دیکھ کر اجازت و تحفظ کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گولہ کٹر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اسکے خلاف میں دیتے تھے مگر صلح طرفین سے منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئیں کہ باقی محصورین کو الہ آباد تک پہنچا دیں اور بتاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیوں کی جانب روانہ ہوئے

اب موقع اوس صبح اور زبون رغا بازی کا آگیا تھا جو کبھی ہوئی ہوگی یعنی یہ لوگ کشتیوں پر ابھی طے بیٹھے بھی نہ تھے کہ جب قرار اور سابق نایک کشتیوں کی پیش قدمی لگا کر کنارے پر دوڑ آئے اور خود گرا ب اور گولی انگریزوں پر برسائی شروع ہوئی تیس کشتیاں جو اونے واسطے طیار ہوئیں تھیں ان میں سے دو صلیب سی جل نکلیں مگر ان میں سے بھی ایک صدمہ گولہ سے قتل ہو گئی مگر اوسے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تھی جان بسلامت لیکر اور ان اٹھائیس باقیانہ کشتیوں کو سوار

میں سے کچھ تو قتل ہوئے اور کچھ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی روان ہو گئی تھی اوس میں پچاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا میں جاتی تھی اور دونوں کناروں پر سے مفسدین غلو لانداری مثال آتش بازی کو رہے تھے قریب چھ میل جا کر کشتی مذکورہ دریا پر جا اٹلی اور سواران کشتی مذکورہ شام متوقف رہے رات کو سبے ملکر اوسکو ریت سے نکال کر روان کیا اور آٹھ میل تک پھر وہ نہر کی مگر مضائقہ نہ ہوا میں پہونچ کر پھر ایک کشتی میان پھر مفسدین اوسپر حملہ آور ہوئے اور اکثر کشتی نشینوں کو قتل کیا مگر آخر کار پس پا ہو کر کانپور بھاگ گئے اونسے احوال کشتی کشتی نشینان استماع کر کے نانا کی دوپوری حبث اوتکے تعاقب میں روانہ ہوئیں بوقت شب ایک سیاح طوفان آیا کہ دسے کشتی کو دہان سے سرکا دیا اور وہ پھر روان ہوئی مگر باعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پھر تہر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینوں نے دیکھا کہ اوتکے جیسا اور دغا باز دشمن اوتکے ساتھ کنارہ دریا پر آپہونچے اب کشتی ۲۲ میل کے فاصلہ پر کانپور سے بقام شیواج پور آپہونچی تھی

اب جو تک کشتی کاران کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی اوتھیں سے بجانب کنارہ اس ارادے سے آئے کہ دشمنوں کو بھگا دیں اور اوتکو اونوں نے ایسا ہی کیا مگر جوش میں آکر خشکی پر زیادہ دور تک اوتکے تعاقب میں نکل آئے مفسدین نے دہان اوتکو گھیر لیا یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بول گئے اور بنا چاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کر بیٹے گئے جب مفسدین بہت ہی قریب آئے اور اوتکا بہتہ زور پڑا تو ناچار کہیں نہ پاؤں کی جگہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا اوسمیں نہا کر بیٹھا کہ چند دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو اوتھیں سے کام آیا اور باقی سب نذر اوسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہ ہوئی تو اوتھوں نے اپنی بندوقین پھر سنبھالیں اور اکثر مفسدین کو شتہ خستہ اور ناقابل جنگ آمینہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگریزان کو بھی اتنے خائف تھے کہ ادنیہر حملہ اور ہوسکے اور ایک توپ لا کر دوس شوالہ کے آگے لگا دی اس توپ سے بھی کچھ اثر ہوا بعد ازاں مفسدین نے تینارہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اوسکو آگ سے جلا دیں افسوس کہ عمارت الہ گول تھی اس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ ہو سکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کارباری نہ دیکھ کر مفسدین نے باروت وغیرہ نکال کر اونی شریعی کی جیسے دھوئیں سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہو کر لگا اب اوتھوں نے ارادہ کیا کہ باہر نکلوں بجانب دریا روان ہوں جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چار طرف فراری ہو گئے تھیں یا سات لکھ زینہ شناری سے آشنا تھے دشمن کے غول میں گیس گئے اور جان عزیز کو اوسقدر قیمت کران پر دیا جسقدر اونسے ہوسکا اور باقی صاحب لوگ دریائے گنگ میں کود پڑے اور دشمن کے اول ہی قتل ہوئے تھے اور تینارہیزم شناری سے تھک کر قریب کنارے کے آیا تھا کہ وہاں وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب حیہ میل تک شناری کرتے ہوئے گئے گو تین انہیں کے زخمی تھے اور دہان اوتکو دویا تین سپاہی ایک اخیر خواہ سرکار کے جو بعد ازاں دریافت ہوا کہ حمارا دیگے سنگھ راجہ میسواڑہ من مضافات اودہ تھا اچھو کہ تین دن کے فاقے سے یہ صاحب لوگ تھے اور پھر آدہ میل سو کوئی اوتکے تعاقب میں بھی نہیں آیا تھا اون صاحبوں نے اب اپنے تئیں محفوظ سمجھ کر راجہ کے پاس پہونچا یا اور راجہ نے اوتکی حفاظت اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی کی اور آخر کار کچھ سپاہی دیگر تیار کیے ہوئے فوج سرکاری حوالہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زینہ شناری

ہیولاک صاحب کی جاتی تھی ہونچا دیا  
اون صاحبوں میں کے جو شہین پر سے قید ہوئے تھے اکثر تو اسی روز قتل ہوئے تھے اور باقی یعنی عورات و لڑکے  
دلائی افسر اور سپاہیوں کے ایک مکان واقع چھاونی کانپور میں قید ہو گئے تھے ان قیدیوں میں سے قلیل نے تو کالیف سے مباحثہ کر  
نجات پائی اور باقی جو واسطے دیکھئے اور مصیبتوں کے زندہ رہے وہ وقت بوقت جسے خبر فوج آلا باد کی فوج کی آئی تھی گروہ گروہ  
مفسدوں کے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پہنچی اوس صبح سب قیدیوں باقی ماندہ کے انفس ختم ہوئے اور صوقت فوج  
سرکاری چھاؤنی میں داخل ہوئی علامات قتل و غوریزی کے تازہ تھے زمین قید خانے پر خون اور بال پھیلے ہوئے تھے اور گواہ  
متصل مکان مذکور کے تھا اوسین لاشیں قید کی ہوئیں پڑیں تھیں یہ دیکھ کر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہنچے تو یہی  
مگر افسوس کہ بریر ہوئے

چند حالات جو اوپر مذکور نہیں ہوئے ہیں اور جو بیان لغت و لافوسی صاحب سے معلوم ہوئے تھے اونکی وضاحت بیان  
مسماۃ میزین سے بھی جو بطور کیا ملازم گرین ڈی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تھے ہوئی اوس واسطے ذیل میں درج ہوتی ہے  
بعد دس روز کے ایک گولہ اور چپٹ ایک مکان بچہ کے جو سوچا ل میں واقع تھا گرکھٹا اور اسے تمام مکان میں لگا دی  
تمام اچھی پوشاکیں اور دیگر اشیاء صحت مند اور بچہ کے سوخت ہو گئے اوس واسطے اب اونکو اور کالیف میں گزارا کرنی پڑی کھانا  
بھی بہت کم کھاتا تھا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی میم لوگوں اور بچہ کے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر  
کئی روز تک اونکو کھانا بالکل نہیں ملا تھا اس عرصہ میں قریب ایک سو پچاس مردوزن و بچہ بیماری و زخموں سے مر گئے خصوصاً عورت  
و بچہ کثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوئے اور کچھ دیواروں کے گرنے سے اور بعضے تفکرات و مکان و کالیف سے مر گئے جیکو بی صاحب  
کی میم ایک نواب کے گھر میں مخفی تھی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اوسکو ملیا س ہندوستانی بڑی حفظ جان لکھو بھیجے اور میم صاحبہ روانہ  
ہوئی گھاٹ تک پہنچی تھی کہ ایک سوار نے اسے شناخت کیا اور گرفتار کر کے نانا کے پاس بھیج دیا نانا صاحب نے اوسکو  
گرین ڈی صاحب کے ساتھ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے قہنگ آسے تھے کہ اونہوں نے نانا سے کہا  
کہ اگر تم اپنا اقرار پورا نہیں کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے اذکو جواب دیا کہ کیا اندیشہ نکر دین تمکو اقرار سے زیادہ دیکھا او  
ار سے میم صاحبہ مذکورہ سے پوچھا کہ تم ہمارا خط جنرل و لیہ صاحب کے پاس لیاؤ کی جیکو بی صاحب کی میم نے کہا کہ ہاں لیاؤنگی  
مگر شکہ بھی لکھی گئی اور مصوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کے مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کیپو کے پہنچے تو اول بابہر  
اؤکو نزدیک آنے دیا مگر جبے بان مگر زری میں کچھ تھری ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی

مضمون چٹی مذکور کا یہ تھا کہ یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہوگا اگر تمہاری مرضی لڑنے کی ہو کہ تم جتنے اب زندہ ہو لا آ جاؤ  
اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہاں زندہ پہنچا ممکن ہے کانپور چھوڑ دو اور تمہاری جان بچاؤ گی فقط جب میم صاحبہ سوچا ل میں پہنچی  
تو جنرل و لیہ صاحب نے اسے اپنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پا کر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے  
اگر نانا کو کچھ قرار مدار کیا جاتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود آکر کرے یہی جواب جیکو بی صاحب کی میم نانا کے پاس



لے گئیں نانائے جواب اسکے کہلا بھیجا اگر اس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اس بات کا جواب میں خود جا کر کہو لگا  
جنرل صاحب نے کہانا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا بھرا ہی اپنے  
برادر بابا بھٹ برادر زادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اسکی ملاقات کو وہاں آئے نانائے  
کہا کہ اپنی عورات اور بچوں کو الہ آباد پہنچاؤ بعد ازاں اگر تمہارے سپاہی لڑنے پر راضی ہوں تو آکر لڑنا ہم تم سے اس  
امر میں بدعہدی نہیں کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دہرم کے بموجب قول و قسم کرو اور ہم انجیل پر قسم  
کرتے ہیں کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانائے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جبکی ہم دست گیری کرتے ہیں اور جو ہم پر اعتماد رکھتا ہے  
ہم اس سے دغا نہیں کرتے اور اگر اس سے بھی ہم دغا کریں تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمکی سزا دیکھا جنرل ویلر صاحب  
نے کہا کہ اگر تم دغا کرنی ہے تو بھلا بھی مارڈالو دیکھو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہیں ہے نانائے جواب دیا  
کہ ہم تم سے دغا نہیں کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکھو اور سد وغیرہ تمہارے ساتھ کر کے تمکو ہم الہ آباد پہنچا دیں گے  
یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال میں گئے اور وہاں افسروں سے اور سپاہ سے اس باب میں صلاح کی سب سپاہ نے کہا  
کہ ہندوستانی کا اعتبار کرنا چاہئے وہ تمہارے ساتھ دغا کرینگے مگر حیدر آدمیوں نے کہا کہ اذکا اعتبار کرنا چاہئے اور  
بہت مناسب وقت ہے آخرش یہ ہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جا کر کہا کہ تمہاری شرائط کو منظور ہیں  
تم تمکو صرف فتح پر تک پہنچا دو آگے ہم الہ آباد باسانی چلے جا دینگے اسکا جواب نانائے یہ دیا کہ نہیں صاحب ہم تمکو الہ آباد تک  
بمحافظت پہنچا دینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیاں بنیں کشتیاں ہوں کر طیار ہوں جب نانائے دیکھا کہ سب باتیں تصفیہ پا چکیں اور سنے  
کہلا بھیجا کہ خدائے کالیجانا کہ ضرور نہیں ہے خزانہ میرے پاس بھیجو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اس کے پاس  
تین لاکھ روپیہ تھا اب نانائے کہلا بھیجا تمہاری حاضری اور کھانا کل کشتیوں پر ہوگا سو گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کرلو  
جنرل صاحب اس پر بھی راضی ہوئے دوسرے روز سب طیار واسطے روانگی کے بیٹھتے اور ایک پیغام ناناکا اس مضمون سے  
آیا کہ آج آشتیان طیار نوٹکین تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہو اور چند باتیں ایسی ایسی کہلا بھیجیں  
جنرل صاحب نے اس پر جواب کہلا بھیجا کہ ہم رات کو روانہ ہونگے شاید تم لچہ فریب ہم سے کرو اسکے جواب میں نانائے کہا کہ بہتر  
جاری ہے شام کے روانہ ہونا اور دوسرے روز نانائے سب خزانہ اس کے پاس لے لیکیا اب پھر اونکی روانگی میں کچھ توقف ہو تمام ہم لوگ اور  
پوتائیں پہنچا لیا آئے اور جنرل صاحب نے نانائے دریافت کیا کہ ہمارے بچے کبھی ہمارے ساتھ جا دینگے یا نہیں نانائے کہا یاں بکلی بچاؤ  
نہ ہے روز گزیرہ شنبہ نسبت طافہ سپاہ نانائے یہ یہ ہوا تھا کہ تاہم اونہوں نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ دست ہر روز یکشنبہ نانائے کہلا بھیجا کہ نوکر  
پانچ لکھ روپیہ نہیں ہے کیونکہ ہم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کر لینگے یہ سنکر سبک دلون میں اندیشہ پیدا ہوا اسات کے بچے صبح کے  
مفسدین نے آکر مورچال کا محاصرہ کر لیا اور سب صاحب لوگ اب اس کے اختیار میں آگئے نوکر بھانسنے لگے اور  
دشمنوں نے انکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچا کر بھاگ گئے اب سبکو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال میں گھسنے آئے  
اور آکر کہا آؤ کشتیوں پر چلو سب سامان طیار ہے ہم لوگ اور بچے ہاتھیوں پر اور ڈولہوں پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ  
مردوں نے پیادہ پا کوچ کیا اور دیا پر ہونچکے کشتیوں پر سوار ہوئے جب وہاں جا کر اونہوں نے کھانا طیار دیکھا اور سب سامان

درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل اونیہ کے گشتیوں پر سوار ہو چکے تھے اور باقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک ایک پتھر چلی اونیہ کا نثر گزرا لیان بھرین تھیں اور یہ توپ اور دیگر توپ جو بعد ازین سر ہوئیں سب چھپا کر رکھی تھیں اس گولہ سوار ایک کشتی میں آگ لگی اسکے بعد دوسری توپ کا ایک گولہ آیا جسے چار کشتیوں کو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی میں کود پڑے اور سپاہیوں نے بھی بند و تھیں اونیہ کو مارین سوار مو گھوڑے پانی میں اتر گئے اور اکثر آدمیوں کو انہوں نے وہاں قتل کیا پندرہ کشتیوں کے سوار جو انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سوار آٹھ عورت اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اونیہ کے زخمی تھے اور ناتانے کہا کہ اونیہ کو قتل نہ کرو قید رکھو ایک کشتی جس میں جنرل ویلر صاحب تھے اوسکو سپاہی کھینچ کر لے گئے بیچارے جو کشتیوں پر تھے وہ گریہ و بکا کرتے تھے اور جو پانی پہنچے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کر لے اپنے گھر میں لے لیا اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرد جاگتا رہا سرتا تھا دختر کو وہ اس کے گھر میں شام تک رہی سوار کو رشام کو بازار میں گیا اور وہاں شراب پیکر بدبوش ہو گھر میں آکر سوار با دختر کو وہ نے قابو پا کر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے بھائی اور دو اس کے لڑکوں کا اور اوسکی بی بی کا بھی سترن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے میں کچھ سوار اوسکو ملے اونیہ اس نے کما کر جاؤ گھر میں جا کر دیکھو میں نے کس خوبی سے رسالدار کے پیڑھیلائے ہیں وہ اندر گئے اور وہاں دیکھا کہ سب قتل کئے ہوئے پڑے ہیں جب یہ خبر شہر ہوئی تو وہ ایک کوٹے میں کود پڑی اور اپنے لوگوں نے اوسکو مار ڈالا بعد ازاں یہ دیکھ کر ایک دختر خود رسالے گیا ساتھ کیا بخون جان کیسکو جرات نہوئی کسی عورت انگریزی سے جنگو ناتانے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اونیہ کو سپاہ میں تقسیم کر دے کچھ کے ایک سو پندرہ عورت اور بچے قید تھے اور مشکل چہ روز کی خوراک اوسکے پاس تھی بنا چارہ ہی وہ خود اور دیگر غلام اس قسم پر مبر کرتے تھے اب وہ کشتی جس میں جنرل ویلر صاحب اور دیگر سیم لوگ اور افسر تھے بہت دوزخ لگ گئی تھی یعنی قریب بائیس میل کے گئی تھی کہ وہاں زمینداروں نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکے ہاتھ پشت پر باندھ کر سبکو ناتانے پاس روانہ کیا ناتانہ اونیہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا خصوصاً جنرل ویلر صاحب کو اور باعث اوسکے معری کے حکم دیا کہ جنرل صاحب کے ہاتھ کھولو وہ پولاس سنگھ کو توال کانپور لے گیا کہ ایسا کیجئے تب ناتانے کہا اچھا جنرل صاحب کو گارڈ میں رکھو اور باقی صاحب کو جو جنسین ریٹ صاحب اور کرن ڈی صاحب اور کرک پاترک صاحب اور میک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور واکن ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے اونیہ کو جان وہ ہیں وہ ہیں رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیاں ماریں اونیہوں نے مفسدین کو قبل از مرگیکہ شہر نام دی یہ کہا کہ مجھے قتل کرو یا گولی مارو مگر میرے موطن بہت جلد میرا بدنام ہو گیا یہ سنکر دوسو سواروں نے اونیہ کو بھڑات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نہ کرتے تو یہ سب بچ گئے تھے وہ سیم لوگ جو سابق سے مقید تھیں اونیہ کے کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزیں بازار سے خرید کر اونیہ کو کھانا بنو دیا کہ وہ دل روز بعد اسکے ناتانے اونیہ کو سبکو ایک مکان میں جو ایسٹلے روم مشہور تھا بھیجا بعد ازین ناتانے مفسدین کو دلی کو لکھا کہ مقدر عورت اور بچے انگریزوں کو پاس قید ہیں اور درخواست کی کہ انکے باب میں کیا کرنا چاہئے وہاں سے جواب آیا کہ اونیہ کو مار ڈالنا مناسب نہیں اس جواب کے بعد ناتانے کچھ آدمی اونیہ کے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از مفسدہ الہ آباد ایک سوار نے آکر ناتانہ کو اطلاع دی کہ ایک سیم نے مقیدین میں سے ایک چٹھی الہ آباد کو لکھی تھی اوسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہیں یہ سنکر ناتانے حکم دیا کہ سب مقیدین کو قتل

کر ڈالو اور سیکھاؤ نہیں سے زندہ کر کے یہ قتل عام ۱۰ ماہ لانی کو واقع ہوا اور بڑیل صاحب اور دیگر صاحب لگے جو ستر سو گز فاصلہ  
 ہو کر آئے تھے وہ تاریخ دوم ماہ نو کو قتل ہوئے تھے جب مقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہے اور انہوں نے اپنے کپڑے  
 پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو دھونے خوب مضبوط باندھا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور سترانی کو  
 دوسرے سوار نے دیوار بھانڈ کر اور مکانین جا کر قتل کرنا شروع کیا اور اسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کی راہ سے اندر جا کر  
 قتل عام میں اس کے شامل ہوئے تمام مقیدین اس طرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اس نے حکم دیا کہ  
 سمیٹکی لاشیں ایک کوٹے میں ڈال دو ایسا ہی ہوا اور شہید ہائے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورت اور بچے زندہ نکلے تھے  
 نانا نے ان کو تھلا دے حوالے کیا اور چند بچے ہائے شیر خوار کو تو مفسدین نے اڑھار کر زمین پر مار کر مار ڈالا یہ امر تاریخ ہجری ۱۲۸۱  
 بوقت صبح وقوع میں آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام تجبور بھاگ گیا اکثر عورت بچے کوٹے میں ڈال دی گئیں تھیں ان کے اوپر  
 اور لاشیں مردوں کی اور مٹی وغیرہ ڈال دی تھی کہ سب دب جا دیں قبل ازاں اس کا نانا کو انہوں نے میگزین اوڑا دیا تھا فقط  
 ایک اور عیسائی عورت سماتا میری آن جو گرین دی صاحب کی ملازم تھی صاحب مجروح اور ان کے عیال و اطفال کی تکالیف  
 مفصل بیان کرتی ہے اور اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ اس طرح پر ہر ایک شخص کو تکالیف اور بیس دن میں حسین لوگ محصور رہے  
 تھے ہوئی ہوگی

کئی روز بیشتر وقوع جنگاں سے یعنی تاریخہ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کا پور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے  
 کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجیٹوں سے علامات بغض ظاہر ہوتی ہیں بہین خوف میرے مالک یعنی  
 گرین ڈی صاحب نے چار کشتیان طیار کر دیں کہ سب سباب اور عیال و اطفال کو اپنے تہا بمقام کلکتہ لیجاوے رسد  
 و اسباب سب اور پیار کر دیا گیا تھا اور سب طیار روٹنگی کو تھے کہ عمدہ داران لشکری نے منجانب سپاہی طمانینت کی  
 اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہے اور کوئی آمادہ فساد نہیں اسی قیل و قال میں ملین چار تہہ کشتیان لدین اور خالی ہوئیں  
 اس عرصہ میں میرا مالک اور ان کے عیال و اطفال سب انکو ایک اور جگہ میں جو بلب دریا تھا جا کر شب بپاش ہوا کرتے تھے اور کشتیان  
 گھاٹ پر باندھ دیکھائی تھیں

آخر کار میرے مالک نے ایک جنگل جو سرسبز و دلیر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل ہو چال کے واقع تھا بکرا پیر میں چلایا  
 کہ وقت ضرورت سہ عیال و اطفال و جان جا کر پہنچے

تاریخ ۲۰ ماہ جون خبر تمام شہر میں مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نہیں گئے کیونکہ علامات بغض  
 اوتھے اب بر ملا ہوتے ہیں یہ سنکر میرے مالک نے ارادہ جنگل مذکورہ بالا میں انتقال کرنا مصمم کیا اور یہ طبقہ اس کے  
 طامس گرین ڈی صاحب کی میم ہو چکا کہ لونی نا جو قریب پندرہ برس کے عمر کے تھی اور ستر ہی گیا ہر برس کا اور  
 جون قریب دس برس کا اور چھٹا رنگ قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کے تھے معہ اون کا چھ فٹ  
 سماتا مس سٹوارٹ کے جو عنقریب کلکتہ سے آئی تھی اور جی صاحب اور اون کی میم اور سمیٹکی گرین ڈی صاحب معہ زن و بچہ  
 یعنی روزا این جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کی اور ایک بچہ دو روز کا تھا ہر روز وہ شہر جنگل مذکور میں داخل

اور طاس گرین دی صاحب خود شام کو اونکے پاس پہنچے

اس روز یعنی بتا لیجئے ۴ ماہ جون ایڈورڈ گرین دی صاحب اپنی بیوی گرین دی صاحبہ کلان کی مجوز ہوئی کہ کار خانہ بخت گڑھ میں جہان وہ اپنی میم اور بچہ نکوروانہ کر چکے تھے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہے اونکے ساتھ جائین کو بچہ بچہ حسب تفصیل ذیل تھے یعنی فرانسس ایس کی عمر کالینیا آٹھ برس کی اور مارتھا دوسری برس کی

تاریخ ۵۔ ماہ مذکور قریب نواخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سواروں نے اپنی اپنی جھانڈیوں کو بٹانا شروع کیا اور شور و غل مچا پڑا ہوئے خزانہ کلکٹری کی جانب جو نواب گنج میں تھا روانہ ہوئے میرے مالک یعنی گرین دی صاحب کلان کی میم اور تمام اس کے ہمراہی جنہیں ریڈ صاحب معہ میم صاحبہ و بچکان بھی شامل تھے اب مورچال میں گئیں جہیں ایک انہوہ کثیر جمع تھا اور سین ایک بارک تھی جسکو بارک ہسپتال کہتے تھے اور سین تو تمام افسر اور عمدہ دارمدہ و گلی میم لوگوں کے اور سپاہی مقیم ہوئے اور ایک اور مکان مختصر تھا جو دسٹ سوڈا گرن چھاؤنی کے مجوز ہو تھا اور دوسری ایک حصہ میرے مالک کو سوا اسکے ہمراہی کے بشمل میم صاحبہ و بچہ باور دیگر خوشیاں اور قارب اور ریڈ صاحبہ معہ عیال و اطفال و کر صاحب کی میم بچہ کے ملا تھا یہ مکان قریب میٹل فٹ طول و دس فٹ عرض میں تھا کیلئے پاس بستر تک تھا اس واسطے ایک بوریا لاکر میں پر فرش کیا اور میرا مالک کچھ کھانا مورچال میں لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ چٹھا ہے اس ۳۵ و ۶۰ رجمنٹ بعد از لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو پہل پہل پر کانپور سے ہے جا کر مقیم ہوئے اس سے تمام عیسائی انگریزوں کے دل میں یہ خیال ہوا کہ مفسد و لوگوں چھوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶۔ ماہ مذکور مفسدین مذکورین بسر کر دی گئی انما صاحب معہ اسکی سپاہ و توپوں کے واپس کانپور میں آئے اور ڈالنا بٹکا و کھاوا گولہ لہنی کرنی اور پورچال کے شروع کی

میرے مالک نے مو عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف افکار و جو بے وعطش کے اور ٹھانی جس کوئے مورچال میں پانی آتا تھا وہ ایسے جڑے سوخ پڑھا کہ اوپر دشمن کا گولہ برابر پڑتا تھا اور کوئی آواز اس کے گرد نہ تھی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی لینے جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ہاتھ دھو کر جاتے تھے اس واسطے پانی ایسا گران ہو گیا تھا کہ ایک مشک تین سو پیسے گیارہ روپے تک کو ملتی تھی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھ لایا تھا وہ گولہ توپ سے برباد ہو گیا اور جو گولے طرفین کی بکثرت چلتے تھے اس کے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دلمین سما کہ اس نے کھانا چھوڑ دیا وٹھی ہاتھ کی پکی ہوئی مورچال میں ایسی گران قیمت ہو گئی تھی کہ ایک روٹی آٹھ آنہ سے دیکر وہیہ تک کو ملتی تھی

سیمپول گرین دی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ بیٹھا کہ وہ دیوانی ہو گئی اور بتاریخ ۹۔ ماہ مذکور مر گئی اور جی صاحب باعث مہموری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تھے اونکے بیٹے بیٹے ایک پارہ مکان جو صد مذکور گولہ سے گرا تھا سر پر گرا اور ایک اور تکلیف اٹھا کر بروز دوم یعنی ۱۱ ماہ مذکور انہوں نے دو لیت حیات سپرد کی اس عمر میں کوئی زاکو سنجار آیا اور تین روز رہا ان تین دن میں اسکی تکلیف نہایت بڑھ رہی تھی کیونکہ پانی کیاب بلکہ نایاب تھا تب سے روزانہ اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ میں مرنے ہوں اور دن دو نو کو نوشہ آخر دیکر جان بحق تسلیم کی و فرما



تین روزہ پتہ دار کے بیارپڑنے کے اوسنے ایک ساعت ملائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو کلکتے پہونچے تو یہ گھڑی میری خالچون ترنیل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ وہ کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں اس تکلیف میں زندہ نہ ہو سکتا اور نہ اوسکو دو بارہا دیکھو گئی اس حکم کی تعمیل میں کر چکی یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پہونچا دی بعد ازیں میرا مالک پھر بستر پر پائے نہ اٹھا اوسکو اس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا اور وہ اوسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف میں وہ بھی تباہ ہوا، امر گیا تین روزہ پتہ دار اپنے مرثیے اوسنے ایک چٹھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترنیل صاحب کی میم کو یا میرے بھائی ولیم گرین دی صاحب کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جس وقت میں مورچال سے باہر نکلتی تھی ایک سوار نے مجھے جھین لیا

قریب تاریخ ۱۸۔ جون مس سوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہے خوف آتش زدگی سے جو اوس بارک میں لگی تھی جس میں وہ رہتی تھی باہر نکلی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکی پشت پر لگا جسکے صدر سے وہ وہیں گر کر مر گئی جی صاحب کی میم جسکے اوپر بھی بہت شدید اثر اور سختیاں گذریں تھیں ۲۱۔ جون کو مر گئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طامس گرین دی صاحب کی میم سے اپنے بچوں بنری جون فریڈرک اور میرے کے اور سیبول گرین دی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا جو ادن ہی دونوں پیدا ہوا تھا باعث غلے شیر مادر کے اور اپنے صرف پانی کے اٹھا رہے دن کا ہر گھر گیا تھا

قریب تاریخ ۲۰۔ کے جیکو بی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تھی نانا کی طرف سے دیو صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر دیا گیا کہ پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پہونچا دیے جاؤ بیٹے اگر وہ اپنے تئیں حوالے نانا کے کریں اور سب خزانہ اوسکو دیدیں جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بے خوف و خطر مورچال کو باہر بھی پھرنے لگے

سیبول گرین صاحب زمین میں تھا کہ اوس مکان میں گئی جہاں یہ مشہور تھا کہ میم گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب سے اپنے عیال اطفال کے قید میں تھے اوس مکان کو اندر جا کر کیا دیکھا کہ ایڈورڈ گرین دی صاحب کی میم میلے اور بچے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہے اور اوسکی گود میں گرین دی صاحب کلان کی میم کا سر ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہے اور ایڈورڈ گرین دی صاحب بھی زمین پر لیٹی ہوئے تھے اور انکے بچے فرانسس لیشا اور مارٹھا تھوٹھو تھے انہوں نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور کہا کہ ہم ہو کے ہیں اور نانا صاحب کے آدمیوں نے ہمارے چہرے پر دز سے کچھ کھانا نہیں دیا اونکی خوش نصیبی سے جو ہمیشہ نانا نے اونکو پانی دینے کو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ شخص اکثر کچھ شربتی بازار کی یاروٹی اپنے کپڑے میں چھپا کر انکے واسطے لے جایا کرتا تھا

تاریخ ۲۴۔ نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیاں طیار میں اور طیار یان واسطے لے جانے انگریزوں کے مورچال سے گھٹا تک عمل میں آئیں ہا تھی اور ڈولیان اور کیلے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ ایسی کم زور تھی کہ اوٹ بھی نہیں سکتی تھی او کوئی اونکی مدد کو نہ پہونچا آخر کار ایک باہچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش میں آیا تھا اتفاقاً انکے پاس آیا اور اوسنے میم صاحبہ کو ایک طرف سے اٹھایا اور چوٹ

دوسری طرف سے اور اس طرح مورچال کے اس کنارے تک لاکر انکو ایک ڈول میں لٹا دیا مہم صاحب نے ایک انگشتی الماس میری جانب پھینکی اور ایک انگشتی طلا اس باوچی کے اور کہا کہ میرے پاس اب کچھ دینے کو نہیں ہے یہ تم لیلو اور انگشتی الماس میں نے اب ترنیل صاحب کی مہم کو دیدی ہے تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی مذکورہ اسطے ایک افسر زخمی کے لیگیا اور مہم صاحب کو اتار دیا باوچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اوپر مہم صاحب کو بمشکل سوار کر دیا اور ہنری اور جون اور فریڈرک اور میری پیادہ ہاتھی کو ساتھ ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہنچے گھاٹ پر ریڈ صاحب کی مہم مہم بچوں کے کھڑی تھی ہنری جون اور میری اونکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی مالکو بچوڑا دو سواروں نے میری مالکینی کو ہاتھ سے اوتا را دو تین سپاہی انکو کشتی تک لے گئے میں نے اسکو کشتی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا وہاں وہ ایک جگہ نہشت لگا کڑھی اور انجیل جو اس نے اس عرصے میں کبھی اپنے سے جدا نکلیا تھا پڑھنے لگی اور فریڈرک اونکے پاس بیٹھا اب گولہ رانی تو پائے پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیوں پر شروع ہوئی میں نے اس کشتی کو چلے دیکھا جس میں مہم صاحب تھیں جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کھول کر اس نے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی نفل میں دبایا اور اس ہیئت سے چل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتھ شمشیر مارا کہ اسکا شاہ راست جدا ہو گیا اسپرہ تھوڑی دیر بھاگا اور زمین پر گر کر مر گیا اور جون اور میری سیمبول گرین دی صاحب کے دونوں کو انکے ساتھ گرفتار ہو کر ایسیلی روم میں قید کیے گئے تھے

سیمبول گرین دی صاحب بھی اسی وقت جیل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہو کر اوقید یون کے ساتھ مارے گئے۔ گرین دی صاحب کلان کی مہم اور انکا لڑکا لڑکا لڑکا اور اسکے عیال اطفال بعضے کہتے ہیں کہ مر گئے اور بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ ایسیلی روم میں براہ دیگر قیدیوں کے بتایا کہ ۱۵ جولائی کو انہیں قتل ہوئے قصہ کوئی اور نہیں ہے کوئی تحقیق حال سید صاحب اور انکی مہم کا جو فحشہ میں تھی معلوم نہیں ہوتا مگر یقین ہے کہ وہ بھی کانپور میں ہنگام مفسدہ مر گئے وہ بھی متعلق خاندان گرین دی صاحب سے تھے خیال کرتا ہوں کہ انکا مقام ہے کہ نسا کانپور اور فحشہ میں پھنس آئی ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل زبانی ہندوستانیوں کے جو ملازم قدیم گرین دی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوا قریب در در بعد ہنگام کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع ہو گئی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ میں جو کانپور سے بہت فاصلے پر نہیں ہے مخفی ہیں اس نے ایک گروہ مقصدین کو حکم دیا کہ وہاں جا کر انکو گرفتار کر لاؤ طبق اس کے پلے سوار اور پیادہ بجانب نجف گڑھ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بد معاشوں کا بھی اونکے ساتھ ہوا جس وقت یہ خبر پڑی کہ گرین دی صاحب کو سونچے فوراً وہ معہ اسکی والدہ اور مہم و سچ کے اور سیمبول لنگ صاحب متعلقہ انویلیڈ پارنمنٹ کے کوٹھے پر چڑھ گئے اور اپنے اوپر کھینچ لیا صاحبان موصوفین اپنی بند و قین اور اس قدر روت و غمو سامان جنگ اپنے ساتھ لیکے سب قدر لیجا کے جب مفسدین نے انکو آگہر اتار دیا انہوں نے لڑنا شروع کیا اور در در تک مفسدین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخر کار بعد در در کے میجر ہو لنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی روک لی لایا اب کوئی تدبیر لڑنے کی یا فرار ہونے کی نظر نہ آتی

اور بنا چارسی اونہون نے اپنے تئیں حوالہ مفسدان کیا جنہون نے اونکو قید کر کے اور ایک چکڑے پر بٹھا کر جبکہ اوپر پشش بھی کچنہ تھی کہ آفتاب سے جو اون روزوں نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کانپور لائے میان ناناکے رو برو گئے اور ناناکے گریں ڈی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہے وہ ہجو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو جان بچانے لینگے اور اگر زیادہ نہیں تو دو لاکھ روپیہ دے میم صاحبہ نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند ملاس ہے اسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت لے آبا دیہونچا دو تو جو ٹنگو گے وہ دو ٹنگی ناناکے اس امر کا اقرار کیا مگر اسوقت یہ بھی حکم دیا کہ میم صاحبہ کو اور اسکے فرزند ایڈورڈ کو اور اسکے خاندان کو سویڈنام مکانین جو کانپور میں تھا سپرہ گارڈ میں رکھو فقط اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پہونچی ہے صرف یہ ہے جو ذیل میں تحریر ہوتی ہے اور غالب کہ نہایت تاسف ہے اور جگر خون کن ہے یہ خبر ہر ایک صاحب کی چٹھی سے ملی ہے جو ہمراہ لشکر ریڈر جنرل نیل صاحب کے کانپور میں آئی تھی میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کے شماعا حفاظت کانپور کے نہیں پہونچی مگر یہ ہائے ملفوظ جو میں نے پیا چھپائے میم صاحبان مقتولین میں پائی اڈن سے کہ کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے میں نے انبار پارچہ ہائے خون آلود میں جو تین تصویریں بھی پائی ہیں گروہ میں کبھی اور مشتہر کردنگا اور اسیدواسطے بالفعل اپنے پاس رکھتا ہوں جسوقت ہم کانپور میں بعد فتح لڑائی کے پہونچے اسوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بھاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی جھوٹ کا باورچی ہے مگر بعد ازاں معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کسرٹ کا تھا اسنے خود جا کر ویلر صاحب سے کہا تھا کہ میں بڑا خوشی اپنے مورچال سے باہر جا کر دریافت کرتا ہوں کہ ملک آتی ہے یا نہیں اور ویسی ہی اطلاع آپکو دینگا مگر مفسدین نے اسکو گرفتار کیا اور بطور جاسوسان تحقیقات اسکی کر کے حکم تین برس قید کا باشتقت و جولانہ اسکی نسبت صادر کیا حسب الحکم وہ قید رہا اور جہان وہ قید تھا وہاں قریب تین سو ہندوستانی لیک اور قید تھے اور اکثر انہیں کے اسواسطے قید ہوئے تھے کہ اسنے پاس روپیہ ناناکے دینے کو موجود نہ تھا اور جسوقت ان قیدیوں نے شور و غل ہماری فتحیاب فوج کا سنا اسوقت اسنے گارڈ کے سپاہیوں پر دوڑا ڈھچ اور اونکو مغلوب کر کے فراری ہوئے اُس پچار کوئی اپنے گھر کے نو آدمی مورچال میں چھوڑے تھے جن میں سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس برجی سے قتل ہوئے کس قدر رقت اوستہ دیکھ کر آتی ہے حسب وہ گرد پیش قتل گاہ کی لاشونکو تلاش کرتا پھر تاسے میری دانست میں وہ اسواسطے تلاش کرتا ہے کہ شاید کچھ تپہ اس کے خاندان مقتول کا ملے وہ بڑا ہمتا جاتا ہے اور کوئی اس سے نہیں بولتا اور نہ کچھ اسکی تسکین کی صورت پیدا کرتا ہے ہمارے نزدیک اسوقت میں کچھ بھی اس سے دریا ب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا نہ ہر چند وہ جو جائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہیں کہ ویلر صاحب کو بجای اس مقام پر مورچال بنانیکہ جہان اونہون نے قائم کئے تھے مناسب تھا کہ میگزین میں جا کر مضبوطی کرتے اس سے مفسد بھی تو ہیں اور سامان جنگ اسقدر کثرت سے نہ پاسکتے ہستال تو بچا جسکو ویلر صاحب نے چند روز بچایا تھا بالکل گولوں سے چلی ہو گیا ہر مفسد ونگے پاس اتنی تو ہیں جنہیں کہ اونے ہر پراونکا گول پہونچتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ پنی اونہون نے لاکر روڑہ کوئے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک جو بیس پنی اسنے پاس تھی اکثر تصویریں پانی کے لانے میں مارے گئے اور ترکار پانی بھی ہوا اسوقت اور اس ایام میں دنگ کی گاباحت تھا لہذا بھی موقع ہو گیا ایسے وقت تنگی میں شاید شرط ناناکے

کہ وزیر صاحب معترف و غیرہ کانپور چھوڑ کر کھفالت سپاہ نانا اہل آباد جاوے قبول و منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہیں کہ سطرخی حفاظت اوس حرامزادے نے اونکی کی تمام انگریز سوائے عورات اور بچوں کے جنگی اوسنے قید کیا تھا وہ بھی گواہوں کے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئیں حوالے کر دیا تھا یہ غلبہ ازنی صریح قتل ہوئے

ماقم کو کچھ پرچہ ہائے کاغذ پوشاک میم صاحبان عین سے جو قتل گاہ میں حسب الحکم نانا قتل ہوئے تھے ملی بہ حالات غم آلود پرچہ ہائے خون آلود پرچہ اور تحریات مندرجہ ذیل اور پیریمیل سرمد بھٹ میم صاحبان ثبت ہے لیکن یہ پرچہ دوسرے صاحبوں کے روزنامے کے جدا کئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں زیرا کہ خط و نو کا ایک سائین ہے

ایک پرچہ میں تو یہ تحریر ہے

تاریخ ۱۲ جون ماما یعنی والدہ مرگئی

تاریخ ۹- جون ایسی حق ہوئی

تاریخ ۲۷ جون چوبیس نے جان دی

تاریخ ۲۱- مئی کو بارکون میں گئے

تاریخ ۶- جون رسالہ بھاگ گیا

تاریخ ۶- جون اول گولہ رانی شروع ہوئی

تاریخ یکم جون چاوپلی مرگیا

تاریخ ۱۷- جون خالہ تسلی نے جان بحق تسلیم کی

تاریخ ۲۷- جون بارکون سے نکلی اور جب دریا پر

پہنچے تو فوراً قید ہوئی

دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تاریخ ۲۱ مئی ہم بارکون میں گئے تباریخ پنجم جون بوقت

نواخت دو گھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا

اور دین مالقی جیشہا ہندوستانی بھی چلی گئیں دوسرے روز

وقت صبح ہم سب روبرو بارکون کے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ

چوبیس بی توپ کا اگر مورچوں میں لگا اور اس روز سے

تاریخ ۲۷- جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو

دشمن نے کچھ شرائط جنرل ولیر صاحب کے پاس پیش کیں

اور جنرل صاحب نے انکو منظور کیا اور ۲۷- کو ہم سب نے

بارکون چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے والا ہوا کہ

گئے کہ وہاں کشتیوں پر سوار ہو کر جاویں گے جب ہم دریا پر

پہنچے تو دشمنوں نے ہم پر گولہ رانی شروع کی اور تمام

انگریزوں کو اور تھوڑی سی سیم کو گولہ مار ڈالا اور کشتیوں کو جلایا

کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہو کر ایک مکان میں

لیجا قید کیے گئے ہیں

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس مکان میں اب تک

اوٹھے ہوئے بال طویل پڑے ہیں اور میم صاحبوں کے جوتے بھی موجود ہیں چھوٹے بچوں کے کپڑے اور اکثر علامات رنج و آفسا

نظر آتے ہیں اور ایک ستون کے چوٹے پر نشان خون کا چاروں انگوٹھوں اور ایک انگوٹھے کا ناپا ہوا ایک موجود ہے

ایک قافلہ نگار باقیانہ احوال مقام کانپور کا اس طرح پتھر فرماتے ہیں کہ اس مقام میں تاریخ ۱۴- ماہ مئی خبر سن گئے

مقامات دہلی اور میرٹھی پونجی اسوقت یہاں یکم اور ۲۰- اور ۳۰- حبث ہندوستانی اور دوم رسالہ انگریزوں کے ہاں

گورہ متعلق جو بچانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہو کہ اوس میں کوئی صورت بگاڑ کی ممکن نہیں تاہم یہ وہی صاحب ہے



ہسپتال کا بارک واسطی قیامگاہ کے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پر پڑا واقع ہے اور ضرورت ایسے مقام کی اس واسطے مطلوب ہوئی کہ  
 ویلہ صاحب کو اول ہی شبہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضروری سپاہیوں کی گری کی اور بہین لگانا صاحب موصوف نے اس مکان کو تعمیر  
 مورچال مضبوط کیا اور تمام توپ باٹری اس کے اوپر چڑھا دیں اور ۳۲ جیٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تھے اور جتنی میم لوگ  
 مقام کانپور میں موجود تھیں سب کو حکم مقام مذکور میں آئیگا ہوا اسی اثنا میں سپاہ سے علامات ہنگامہ پر دازی آشکارا ہونے لگی  
 شب کو پنجائیتین لین میں ہوتی تھیں اور ان کے ہتھیار لینے ناممکن تھے اس واسطے ویلہ صاحب نے سرسہری لارنس صاحب کو  
 واسطے ملک کے لکھا مگر گو لارنس صاحب کے پاس صرف چھ سو نفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ سے ان کو انتظام کل  
 ملک اودہ کا کرنا تھا تاہم صاحب مختتم ایسے نے شتر گورے واسطے ملک کے روانہ کانپور کیے یا خرمہ می اٹی گورہ ۵۴ جمیٹ  
 شاہی کے اور مدراس فیوز لیئر وارد کانپور ہوئے اور ویلہ صاحب نے گورہائے لکھنؤ کو واپس جانے کی اجازت  
 دی اور تاریخ ۳۱ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹھی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چار یا پانچ سو  
 میل مرد قابل جنگ کرنے والوں کی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور ہے اور ان کے پاس صرف ۱۰۰ نفری گورے کی بمقابلہ  
 اس قدر فوج ہندوستانی اور مسندین شہری کے موجود ہے مگر چٹھی کلکتے پہنچنے بھی نپائی کہ تاریخ ۱۰ ماہ جون سپاہ نے  
 ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جہلیانے سے چھوڑ دئے اور اکثر افسر و نکو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بھاگے جاتے تھے  
 قتل کیا افسوس کہ اس وقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال میں نہیں آئے تھے اور وہ لوگ بچا سے اسی روز  
 قتل ہوئے اور ہنگامہ بڑے صاحبان اور بارکھانے سپاہ شعلہ و بیوی بعد ازین سپاہ مفسد بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر  
 چونکہ ان کے پاس توپ نہ تھی اس واسطے ظن غالب تھا بلکہ یقین ان کے کہ اگر وہ شخص جس کا نام تابا بد تواریخ ہند میں رو سیاہ رہے گا  
 بد عیب ہی نکر تا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلہ صاحب تا آنے فوج ملک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ نہ ہونے دیتے  
 یہ شخص سری منت دیہند ہونیت نانا صاحب راہر چھوٹا تھا اس شخص کو پیشوا باجی راؤ نے قتل کیا تھا اور اس کے مرنے کے بعد  
 اس کی جگہ قائم ہوا اگر نیشن باجی راؤ کی اس کو نہ ملی الا اور سب خزانہ وغیرہ اس کے قبضے میں رہا بلکہ اس کو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا  
 کہ کچھ سپاہ اور چھ توپیں اپنے قلعہ بھوپور میں رکھا کرے یہی توپیں آج بجلائ گورنمنٹ مذکور اس کے کام آئیں سابق میں جتنی صاحب  
 کانپور میں تھے اوفے اس کی نہایت دہشتی تھی اور اکثر ان کے ساتھ سیر و شکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر ہنگامہ میرٹھ کی سننے ہی اس نے  
 سپاہ ہندوستانی کی رائے لینے شروع کی اور جب ان کو بھی آمادہ فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگڑ بیٹھا اور اول ہی یہ حرکت کی  
 کہ جو قریب سو انگریزوں اور میم وغیرہ کے فنگلڈ سے فوری ہو کر کانپور آتے تھے ان کو اٹھائے راہیں اپنے مقام بھوپور میں  
 گرفتار کر کے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے تاریخ ۱۰ ماہ کو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اس نے اسی وقت اپنی  
 چھ توپیں اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپیں بھاری اس کے یہاں زمین میں دفن تھیں ان کو بھی نکالا  
 اور یہ سب سامان لیکر سرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلہ صاحب کانپور میں آیا اور گولہ رانی مقام موہن پندی صاحب موصوف پر  
 شروع کی ہر چند ویلہ صاحب کے پاس توپیں ایسی بڑی تھیں کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی  
 حکمت سے توپ سرکاری چلتی تھی کہ مفسد قریب نہ آ سکتے تھے اور ہر چند ویلہ صاحب کی فوج کا ایک ثلث بعرضہ پانزدہ روز

جنگھام سے متواترہ میں کام آیا تھا تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی اور کھلم کھرا کر بادشاہ کا صاحب مفسدین نے اس کے قیام گاہ پر حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے انکو مارکر پس پا کیا اور اگر حفاظت استدر سیم وغیرہ کی ان کے ذمہ نہ تھی تو وہ کبھی کے اس مقام پر نہ ملے اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گئے ہوتے

آخر کار بتاریخ ۲۶ ماہ جون وید صاحب کے پاس صرف دو روز کا کھانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل ہستیا نہ ہوتا تھا اور سامان جنگ بھی صرف من آچکا تھا اس واسطے انہوں نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کر کے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے میں کر لیں اور انہوں سے ایسا ہی کیا اور مفسدین سے پا ہوئے اور وید صاحب کے پاس سوار نہ تھے کہ اس فتح کا حفظ اور بھٹا اس واسطے مفسدین کو اور جنگ فوج اودہ سے جوبلی تو وہ پھر صاحب کی طرف آئے اور انکو گھیر لیا کیونکہ جماعت انکی اکثر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھ کر ناچار صاحب اپنے تئیں اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پھر مورچہ چال میں آگئے اور تمام محنت بیکار ہو گئی جب یہ حال گذرنا تو اب ان کے پاس نہ کھانا تھا اور نہ پانی تھا اور نہ کچھ سامان جنگ تھا اور وہاں قیام کرنا کو موت کو خود طلب کرنا تھا اس واسطے مجبور ہی انہوں نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان خزانہ نانا صاحب کی ہاتھ دیکر خود بچان واحد سب انگریزوں کو اور عیسائی باشندین وغیرہ اپنے ساتھ لیکر کشتیوں پر گئے اور انکو یقین تھا کہ اب ہم بھرت اپنے دوستوں سے ملینگے اور اپنا وطن پھر دیکھیں گے مگر یہ خام خیالی تھی جب سب کشتیوں پر سوار ہوئے نانائے حکم دیا کہ جو تو عین کنارہ دریائے گنگا پر پوشیدہ اس مقام کو اسے رکھیں تھیں سرحدوں اور ان کے گولوں سے سب کشتیاں پارہ پارہ ہو کر ڈوب گئیں کچھ آدمی بڑاؤں پر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو بنوڑ سوار ہی نہ ہوئے تھے وہ کنارے پر گرفتار ہوئے اور قید میں بھیجے گئے بعد ازاں جب نانائے جزائر فوج انگریزی کی سنی تو انکو بھیج دیا کہ تیرا راجہ والا اور جس تیرا راجہ مارا اسکا حال لکیر تیرا پر بیان ہو چکا ہے

جب چٹھی درخواست فوج گورہ کی کھلتے میں پہنچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے جو بھلا مستور سہری لائسن صاحب اور لاٹ انفسٹن صاحب کے اس بلوکیا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور میرا اس جہٹ سے اوپر بلوکیا یعنی لشکا سے اور جزائر مارشیس سے اور کپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے میں شمال مشرقی بھی اس آتش فشاں سے شعلہ درہو گئی تھی اور اسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دی مفسدین ہمارے اور الہ آباد لازم آئی اور جب تک اس طرح راستے میں مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پہنچے اس وقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور میں ہو چکا تھا کرنیل نیل صاحب نے ہر چند اول اپنے وارڈ ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو شکہ سپاہ بسر کردگی مجرر دینار صاحب روانہ کانپور کیے تھے اور اسکے بعد بارہ سو گورہ تیار ہوئے اور جولائی زیر حکم کرنیل نیل صاحب روانہ ہوئے تھے مگر سود مند ہوئے بیولوک صاحب اور نیلا صاحب نیار صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور شامل ہوئی اور بتاریخ ۱۳ فوج نانا صاحب بمقام فتح پور شکست دیکر پس پا کیا بتاریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پراندی جو بمقام ۱۲ میل کانپور سے جاری ہے نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶ خاص کانپور میں انکو شکست فاش ہوئی اور نانار و بھارا لاکو بچا نہ بچو بھاگ گیا کانپور میں بچے جو حال زبان اور نادیانی ہمارے گورہ لوگوں نے اور افسروں نے دیکھا اسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال کبھی کیوں نہ تھا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہموطن بیان قتل ہوئے ہیں اور کس کس خرابیوں سے اوگی لاشیں چری ہیں اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی رشک سیاہ روتا ہے اور دوات بھی پارچہ سو ف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے مگر کہاں تک پاس کرے کہ تمام اشکوں میں ڈوبی ہوئی ہے ناچار اس مطلب کو بیان ہی چھوڑا

اب بعد فتح کانپور پلوک صاحب تورڈانہ لکھنؤ ہوئے اور جرنیل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزا دی۔ فسادین کانپور میں قیام پیر سے نیل صاحب نے بھی ایسی سزائے سخت مفسدین کو دی کہ تباہی دہانے میں یادگار رہے۔ اسی کیسیا و بھانسی دی اور کسیکو اول سید لگائے اور بھر بھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور جو مفسدے میں بھی زیادہ تر مستعد تھا اونسے مکان قتل گاہ صاف کر دیا اور انواع انواع کار با سے زیون اور ناسیا اونسے لیکر بعد ازان اونکو پتھائی گاؤں قتل کیا مگر سب بدانت راٹھم کتر سزا ہے کیونکہ جو چمکات قیدی اور زیون اونسے نسبت انگریزوں کا صادر ہوئی ہیں وہ درحقیقت ایسی تھی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کہنے نہ سکتی ہو اور دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے قانع ہو دیکھا وے تو مجا اور واجب ہے

## روہنگ

تاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چہاں بعد نرسپاہ پیادہ اور وسیفدر سوار مفسدان مع پانچ اضراب اتواپ مقام دہلی سے بجانب روہنگ روانہ ہوئے تاریخ ۲۳ سپاہ بڑکیہ قیام بھادگرٹھ جو علاقہ نواب داوری میں واقع ہے پہونچکر مقیم ہوئی اونہوں نے اس مقام کو نہ لوٹا اور دہانے روانہ ہو کر دوسرے روز بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ صبح روہنگ میں وارد ہوئے اور پہونچتے ہی اور چڑانے کے حملہ آور ہوئے جو ساڑھے سبائی متعینہ خزانہ تھے وہ مفسدین کے ساتھ قتال ہو گئے اور تمام فوج نواب جھجھر کی بھاگ گئی خزانہ گرا بیٹھوں پر لا دیا سن ابد جھلنے میں گئے اور تمام قیدیوں کو رہا کیا قیدیوں نے فوراً جنگلہ ہائے افسران کو لوٹنا شروع کیا اور شہر اکت مفسدین شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز مع تہانہ دار وغیرہ بھاگ نکلا قبل از روانہ ہونے روہنگ سے مفسدین شہام ملازمین سرکاری کو برطرف کر کے نواب جھجھر کے آدمی نوکر رکھے اور سنادی اس مضمون کی باوازد دہلی پھردی کہ مقام روہنگ سپاہ نے انگریزین سے فتح کر کے نواب جھجھر کو دیا فقط

## کلکتہ

تاریخ ۱۳ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز قرار کی پیش نہاد خاطر رکھتی ہے اور اصلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ ان کے اسٹہ لیلینے چاہیں اور پروزدوم یعنی یکشنبہ صبحی ایک بازو سے ۳۶ جٹ شاہی کلکتہ سے لوکن بیکو کو روانہ ہوا کہ در صورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اونکو راستے میں روکیں ۷۷ جٹ ہائے لند کو حکم ہوا کہ مقام چنپور سے بارکپور

کو جاوین

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیاں چھپکڑا جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی پریٹ ہوئی باوڑے ۳۶ جٹ شاہی اور ۷۷ ہائے لینڈ اور توپین سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئیں اس طرح ہر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم ہوئیں اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی جو تھی جانب مربع کے باوڑیل کے فاصلے پر تباہے

بعد اسکے حکم دینے اسلام کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اونہوں نے ہتھیار دیدیے

نام سپاہی جو کلکتے میں اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے ساتھ کلکتہ تیشیا اور آخر کار بوبدی گارڈ کے اسلام لیے گئے اور انہوں نے کچھ تکرار دینے اسلام میں نکی اور ان کے اسلام ان ہی مقاموں پر لیے گئے تھے جہاں وہ اس وقت موجود تھے یعنی گورنمنٹ ہوسٹل گارڈ کے ہتھیار وہاں ہی لیے اور خزانے کے خزانے میں اور نکسال کے نکسال میں اور بلیک کے بلیک میں اور قلعہ کے قلعہ میں ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھ کر اس وقت اونکو حکم فیل کرنے اسلام کا ہوا سب نے بے نامل فیل کر دیے اور پاتین پچھنیک دیے بعد ان میں اسلام اور سامان جنگ سپاہ گورے نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوائے گڑ کے اور کچھ باقی زبا اس امر سے سپاہ کی ہوائیاں سی اور گنیں مگر اذکار دوبارہ جی میں جی آیا جب اونکو انٹر پریٹر صاحب نے مخاطب ہو کر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو خواہ ملیگی اور تم اپنا کام بھی حسب دستور سابق کرتے رہو گے اور اسلام جو لیے گئے تو نظر احتیاط لیے گئے ہیں کیونکہ ملک میں کچھ فساد ساما ہو گیا ہے لیکن جب دوبارہ امن ہو جاوے گا تمکو پھر ہتھیار مل جاوے گا

تباریخ ۱۳ مارچ ۱۸۵۷ء بروز شنبہ ایک شخص سلمان خضر سے قلعہ میں آیا اور ایک سپاہی برہمن ۳۴ حبش سے جو پورے پر تھا اول اور باتین کر کے خال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیر میں فوج گورے کی قاعدہ میں کی گئیں ہیں اور کیونکر اسکا انتظام ہے غرض ایسے بہت سوال کے سپاہی مذکور نے عموماً اس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جو وقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور نے جو نمک حلال تھا اسکو فوراً گرفتار کر کے حوالہ حکام کیا مگر اسکی تحقیقات کورٹ مارشل میں ہوئی تھی اور آج حکم بھانسی کا نسبت اسکا صادر ہوا تمام تدبیر میں اس کے قتل یعنی بھانسی کی درست ہوئیں رستا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندھا اور ڈوم بھی موجود ہے مگر حکم بھانسی منسوخ ہوا

تباریخ ۱۳ مارچ ۱۸۵۷ء جون روزہ و شنبہ بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح جو جہاز ذفانی سمیرس نامے بمکان شاہ مسنڈل اودہ تھا وہاں سے طلب کر لیا گیا ایک گھنٹہ قبل ازروانگی جہاز مذکور بمکان شاہ سے سپاہ گورے کو حکم ملیا رہو نیکا ہوا قصداً اور اکثر و غنیمت کے حسب الحکم روانہ بھی ہو گئے تھے اور کئی توپیں بھی اونکے پیچھے روانہ ہوئیں جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پہونچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح نا لبھج رہے وقت صبح شاہ کو توقید کر لیا اور اس کے ہمراہیوں کے ہتھیار بھینچ لیے شاہ کو اسی وقت ایک گاڑی میں سوار کروا کر بکراست دو عمدہ داران متعدد کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاشی کو افندگی لی گئی کیونکہ اس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والہ ۳۴ حبش کی سادش کرنے آیا تھا اور جسکی نسبت حکم بھانسی کا ہوا تھا رو بروئے حکام کے بیان طراز ہوا تھا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس سرکشی میں اور کچھ کاغذ بھی اونکے پاس موجود ہیں

اوسی تاریخ کی شب کو ڈوم صاحب پائیلوٹ سروش کی ایک بالکی گاڑی میں سوار پھرتے تھے ایک دیسی بی گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اڑتے اڑتے چ گئی چونکہ گاڑی میں لاکشین نہ تھی اس واسطے دونو صاحب گاڑی میں سے باہر کودے تاکہ اس بالکی گاڑی کے سوار اونکو گرفتار کریں جو وقت وہ باہر گاڑی کے آئے



تو اونہوں نے دیکھا کہ دو باباؤں گاڑی میں سے نکلے اور بہت سے کاغذوں کی فصل میں تھے اور کوچوان بھی اونکے پیچھے ہی کودا اور تینوں گاڑی کو چھوڑ کر بھاگ گئے چونکہ اس حرکت سے شبہ پایا گیا اس واسطے ہر دو صاحبان نے پالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چھاپے کے اور تحریری اوسین سے نکلے گاڑی میں اسباب محمولہ کے حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا ایک ولیمند دیوان تھا مقید ہوا

ازروہی کاغذ اخبار کپنی واضح ہوا کہ باہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزول کے ہونے والی تھی کہ باعث افشائے راز کے ملتوی ٹھی مشورہ اسطرح ہر پہر کہ ساٹھ آدمی چیدہ دلاؤ آدمیوں نے یہ تجویز کی تھی کہ شب مقربہ میں دیوار قلعہ پر زنیہ لگا کر قلعے کے اندر جاویں اور وہاں چاروں طرف منتشر ہو کر صاحب کو گولوں اور ٹکوں کے بستروں پر عالم خواب میں قتل کر کے شاہ مقید کو راکرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک مرد گیر ہے کہ وہ کس قدر ممکن الوقوع تھی بہر حال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا جاری جانب اس قدر ہے کہ اگر دوسرے ہو سکے تو ہماری بیخ و بن اوکھاڑ ڈالیں

چند روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اور ادا میں ایک آدمی شاہ دہلی کی جلا سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اور ادا لگاؤ سکودنل ہزار روپیہ اور جس قدر جاگیر چاہے گا بلیگی دو اور بیٹیاں موجود دہلی سے آئے تھے اور جوہرہ رحبت کے ساتھ سازش کیا جاتے تھے گرفتار ہوئے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ میں جو جنڈا انگریزی ہے اسکو اوتار کر جنڈا مفسدین اسکو عوض قائم کرے اور مشورہ ہے کہ اسے سب جنگی اسلحہ کی گئی تھی اور قریب تھا کہ یہ امر وقوع میں آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہو گیا

### انتہا

تباریکہ یکم جون رحبت پنجم کے ہتھیار لے لئے ایک گروہ ۹۰ سپاہیوں سے جو اسی رحبت کے تھے اور مقام مذکورہ بالا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس رحبت نے جو بجار سرکار مقام سمان پور روانہ ہوئے تھے فساد برپا کیا ۴۰ رحبت کے سپاہیوں کے بھی ہتھیار چھین لیے اونسے بھی حرکات مفسدانہ ظہور میں آئے تھے مگر جب بروقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گئے تو انکو واسطے دوبارہ دیکر روانہ روہنگ واسطے سرود کرنے فساد کے کیا منہ کام تعیناتی اس مہم کے اونسے لوگوں نے پھر فساد کیا اور بعد اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدانہ دہلی سے جا کر شامل ہو گئے بعد از روانگی اس رحبت کے آتش زنی جو اس شہر میں اکثر بیوقوف ہو گئی اور اذیت چھاؤنی میں تحلیل اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہو گیا احتیاطاً اندامیر محافظت کی عمل میں آئی ہیں اور جاملہ کر جا گھر پر مورچال قائم کیے گئے ہیں کہ بروقت ضرورت کار آمد ہوں مگر بعد ازیں سوائے ایک یا دو مرتبہ کے پرترا آخر گشت کوئی اندیشہ یا علامات فساد کی ظاہر نہ ہوئیں

تباریکہ ۲۰ اگست کہ شب چہینہ تھی دو یا تین پہرے سپاہیانہ رحبت کے اپنی چھاؤنی چھوڑ کر بھاگ گئے بروز دوم وقت سر پہر باقی ماندہ سپاہ موجودہ رحبت مذکور کو حکم پر مٹ کا بدین غرض دیا گیا کہ سبکو جلیں بیچیدین بروز وقت پر مٹ اونکے سامنے قلیل سپاہی آٹھ رحبت کے معتین مزب توپ کی گولی سپاہیانہ رحبت پنجم خاموش کھڑی رہے جب تک انکا گارہ پیشینہ

کوچ نہ کیا اور جب تک او کو کم کوچ نما بر وقت حکم کوچ سے وہ سکا یک بجہ کر بھاگے مگر پانچ گونہ کے بعد او کا تعاقب ہوا تو او غلو شتابت ہو گیا کہ ارادہ فرار او کا بیکار و بیفائدہ تھا تعاقب میں جو سپاہی تھے اونہوں نے ایسی غلو لہ اندازی کی کہ وہ نصف مفروزین کے تو جنم واصل ہوئے اور سپاہ تعاقب کبندہ ہفتہ روزہ کو ان کے پیچھے رہی اور اکثر و کمو جو پریشان ہو کر بھاگتے تھے گرفتار کر کے قتل کیا تو پچانہ بھی ۱۲ سواران سپاہ اور چند ہندوستانی گولہ اندازوں کے راستے پر آگیا تھا اور جب اس کے بڑے با تو چند مفسدین جو سابق کوٹھی کنبل صاحب بن جواب مقام قیام فوج پٹیلہ سے مخفی تھے غلو تفنگ سے اس کے ایک اور آدمی حاط کوٹھی پیک الین سودا گرین کام آیا ابداز جانے قریب دو میل کے بجانب کرناں وہ اوتے پھرتے اور پھر کر بازار کو نزع کیا سپاہ مفسدین کی ۹ لاشیں متصل بارک کے شمار میں آئیں اور کل سپاہ مذکورین سے تعاقب غیرہ میں قریب یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوئے

لکھنؤ

تاریخ سنی ام مئی عشرہ اربعہ مخوف ہوئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ وقت نواخت نہ گھنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کوٹ گھر میں بیٹھے چہرٹ پی رہے تھے کہ ادا دتو پ کی اور اس کے بعد ہندو قون کی گولش زد ہوئی جتنے فوراً ہتھیار باندھے اور جب افسران انگریزی میدان پر پٹ پہنچے تو قریب پچاس نفوس مفسدین گھوڑوں پر سوار سیدھے چھاؤنی کی طرف بھاگے کہ وہاں شامل مفسدین ہوں چونکہ تعیناتی آج کل بہت تھی اس واسطے ہم قریب دو سو نفر کے تھے القصد جب ہم چھاؤنی میں پہنچے تو وہاں سوائے شعلہ ہائے مکانات آتش زدہ اور کچھ نظر نہیں آتا تھا وہاں سے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درسیان پلہائے آہنی و چمچتے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چھاؤنی میں اگر باہر کوٹھی رزیدنی کے درہ کیا اس مقام پر تیار ہوئے کہ یہاں پر پٹ چھاؤنی میں تعین گئے۔ اے رحمت سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تھی اور ۴۴ آدمی اس کے گم اور سارے نام کیونکہ ۳ رحمت کے صرف ڈھائی سو سپاہی بھاگے تھے اور آدمین کے بھی اب بہت سو آتے جاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس وقت تک یہ رحمت نمک حلال سے مگر کسی پر اب اعتبار نہیں کیا جاسکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوار و کمو حکم ہوا تھا کہ جلدی طرف مد کی پورجیاں ہم لوگوں کی چھاؤنی تھی جاوین اور جب ہم قریب میدان گھڑ دوڑ کے پہنچے تو دیکھا کہ تمام میدان مفسدین سے بھرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہاں جمع تھے اونہوں نے غلو لہ اندازی اور غل کرنا شروع کیا اور کچھ اون کے لوگ منتشر ہو گئے کہ اس کے دے کو چھاٹ لین اس عرصے میں ایک شخص سوار پلہاس سفید نمودار ہوا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا جس کے سنتے ہی قریب نصف آدمیوں نے جو رامزادے ہمارے ساتھ تھے ہکو چھوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی میں ہوئے اور ہم نے تو یہیں طلب کیں مگر تا آنے تو پونے ہمارے سب نیچے واقع مد کی پورٹ گئے میرا جو کچھ اسباب از قسم گھوڑا لکھی خیر کتابین وغیرہ تھا سب غارت ہوا اور جو کچھ میرے جسم پر ہیں وہ ہی باقی رہے اور جو سوار پہرے پڑے انہوں نے بھی اسے افسوس کے مکان وغیرہ جلائے اور لوٹے اور زیادہ جھڑپوں سے کہ اونہوں نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے آکر شامل اپنی رحمت کے ہوا تھا اور جس کا نام ابلی تھا مار ڈالا اس کی عمر چھ ماہ سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور جو نکم

سواروں اسپ اور کونین آتی تھی اس واسطے وہ مقام پر پہنچا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہاں پہنچنے کے اور سے ارادہ بھاگ جانے کا کیا تھا کہ اس اٹھارہ سو سالے کے ایک سوار نے جہیں وہ تھا اس کو پستول اور تلوار سے زخمی کر کے بارود الا تمام ہم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی بلی گارڈ واقعہ شہر میں محفوظ اور مٹھوں میں یہ لوگ وہاں کچھ عرصے سے گئے ہوئے تھے مگر حسب تفصیل ذیل ہمارے گئے بڑے گڑھ میں ہندو کم صاحب اور لفٹنٹ کرنٹ صاحب اے رحمت کے اور علی مذکور رسالہ ہفتم کا اکثر افسر مروج بھی ہوئے ہیں مگر کسی کو زخم شدید نہیں آیا اور رسالے بابر تعینات ہیں اس کے افسروں کی طرف سے جبکہ نام شیل صاحب اور بولٹن صاحب اور راتین صاحب ہر ہکو بڑا فکر ہے اب ہم چھادنی میں نزدیک ۲۰ جمیٹ بیادہ اور تو پچانہ کے مقیم ہیں انہوں نے ہکو نہایت سمجھا یا تھا کہ کل کی رات مد کی پور میں رہو مگر ہم ان سے زیادہ سمجھتے تھے میری دانست میں اگر ہم کل کی شب وہاں رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو یہ ارادہ تھا کہ کچھ سپاہی ۳۲ رجٹ شاہی کے ہاتھیوں پر سوار کر کے روانہ سیتا پور کیے جا دیں لیکن ارادہ فساد جو شہر میں ہونے والا تھا اور حالت مصیبت جہیں ہم قلیل اگر گرفتار تھے مانع روانگی ہوا اگرچہ نہایت شدت سے ہے اور اسپر باعث دہوپ میں پھر نیچے اور کم سونے کے اور کم کھانے کے اور ایسے ایسے اور بیوں کے ہم کچھ سست ہو گئے ہیں دیکھو استقلال سپاہ گورہ کا اور سطح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو ہمیں بہانہ کچھ فکر نہ ہے مفسدین عذر کرتے ہیں کہ ہم نے ناچا ہو کر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب میں تھل ڈالنا چاہا تھا میری دانست میں تو سو فاضل مقام میرٹھ باعث اس سب فساد کا ہے وہ چاہتے ہیں کہ نو بہرتی تو پچانہ کو چھوڑ دیں اور وہاں رسالہ سوم سے وقت بوقت سختی و درستی پیش آتے ہیں

تجاریہ سوم جون اب ہم کپورے فوج میں ہیں اور یہاں تک تو ہمارے حق میں بہتر ہے اور گو یہاں بھی نہایت تکلیف ہوا کیونکہ نچا ہے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد مذکورہ بالا کے اب تک اس میں رہا ہے اور سپاہ مفسدین کہ انہوں نے سے پایا جاتا ہے کہ ان کے دلیر خوف غالب ہے آئین جنگی مقرر ہو گیا ہے اور ہر روز کورٹ ہو کر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گزر گئے اب ہمارا بچاؤ اسی میں ہے کہ اون بے ایمانوں کے ساتھ احد سختی سے پیش آویں ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہو گیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو تیرین اور ایک اور کپ کی کرتی اور دو یا تین جوڑی پا جائے کہ باقی میں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گئے کیونکہ جو اونہیں کا گرفتار ہو کر آتا ہے ایک دو لٹے کپڑے کے اس کے پاس سے نکلتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ بھاگ بھی نہیں سکتے ہیں اس واسطے ہر روز صبح شام میں تیریں گرفتار ہو کر یہ کہاتے ہیں اور اکثر مفسدین بھی گرفتار ہوتے ہیں اور وہ میں سے ہر ایک کو بھانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثر نیک بھانسی ہوتی جاتی ہے میں نے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب تین سو آدمیوں کے ساتھ تہاہ حال میں ہے کہ اس کے ساتھ تین سو آدمیوں سے سیتا پور جاتے ہیں کہ وہاں امان جانکی جائے گی مگر میرے نزدیک یہ خبر میں صدق نہیں کیونکہ ان میں اتنی سوتو پانچویں تک جماعت کو کا نووا لویٹ لین اور بندہ وقین ہر روز کثرت آتی ہیں اور انہیں ظاہر ہے کہ مفسدوں کو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ ہمدرد ہر روز پھینک پھینک کر بھاگ

جاتے ہیں فقط

جو سپاہ کہ میان مفسد اور مخوف ہو گئی ہے اس کی تفصیل یہ ہے نصف جمب ۴۸ اور نصف ۱۷ اور قلیل سپاہی ۱۳ جمبٹ کے اور دو تر ب رسالہ ہفتم کے اس فساد میں بین افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر تمام صرف ان ہی تین صاحبان جو کمانڈر اور بریگیڈیر ہند سکوم صاحب اور لٹننٹ گریٹ صاحب اور ریالی لٹنل مذکورہ بالا

حقاب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر انہیں کے بھاگ کر بطون میتا پور چلے گئے کرنل صاحب کمانیر نے جب یہ سنا تو وہ چار کپتانیان ۴۱ جمبٹ کی لیسر اونکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چھوڑ کر گنگا پار ہو گئے

تاریخ ۱۰ جون سرنہری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزٹرنسی اور محفی بہون کے درخت کر لین تین دروازے رزٹرنسی کو تو بند کروا ڈالے اور اوپر تیغ بھی ہو گیا بہت سی توپیں تمام جانب اوکے چڑیا بنی گئیں اور ہر ایک تدبیر حفاظت کی جو خیال میں آئی کی گئی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو بھی اس کی حفاظت رہے اب میان پیادہ اور سوار حملہ بارہ سو آدمی موجود ہے ہم صاحبونکو اور بچونکو مکانات گنس صاحب اور اوپنی صاحب جو در میان رزٹرنسی کے واقع تھے رہنے کو ملے۔

نظر اس کے کہ رافض آباد سے کچھ الحاق تر ہے ایک دوپل پختہ سنگین جو متصل محفی بہون کے تھے منہدم کیے گئے اور جو رہتے وہاں قلعہ میں جانتا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل بل کے قائم کی گئی تمام خزانہ قلعہ میں گیا اور صد بکثرت جمع ہو گئی ہزار ہا من غلہ شہر سے خسرید ہوا اور سوچی اور فکر کثرت کا پور سے قبل ان سے دو ہوا آدمیت کے آگئی تھی۔

بعد اس فساد کے چھاؤنی میں کوئی اثر تحمل امن اور باعث فساد کا شہر میں واقع نہ تھا تاریخ ۱۱ جون تاریخ کو سید حسین کی جمبٹ کو جو سابق خادم شاہی تھی حکم ہوا کہ جمبٹ کو کھنڈر گورہ میں لے آو وقت تک انکار کیا جب تک توپیں اونکی سامنے ہوئیں اسپر ان سے اسلحہ محفین کو روکنا شروع ہو گیا

تاریخ ۱۲ جون سب امن و امان رہا بعد ازیں سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوئی ہے ہونکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج وہاں جمع ہو جاوے گی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ واری لکھنؤ سے جسکو زبان انگریزی میں گریں کہتے ہیں مدد چار تو پونکے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تھی گئی

لڑائی در میان مفسدین اور فوج گریں کے تاریخ ۱۳ جولائی برپا ہوئی فوج گریں بسیر کر دلی سرنہری لارنس صاحب کے گئی تھی اس جنگ میں لارنس صاحب کے پیر میں زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تاجندہ جوہر کان افسانی اور مہر و شندہ آسمان کا ردانی اور وہ شخص جو اس تازک وقت میں بہت ضرور تھا اس جہان سے اوڑ گیا اس کی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہو گئی تھی کہ اونہوں نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اس وقت تک قائم رہے جب تک اوکے پاس پہنچ گئی

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوعہ و قتال مذکورہ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہیں اونکے بیان سے حالات دلدادہ



و جو انگریزوں سے حفاظت رزٹینسی کی بجائے بیشمار انہوہ مفسدین تشنہ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہے کسی تواریخ میں ایسا حال نظر نہیں آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہے یعنی آجکے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جس میں ایسی شجاعت و استقلال پوشیاری و تحمل شہداء و کرسنگی و مازگی کسی سے ظہور میں آئے ہوں جیسے محصورین لکھنؤ سے بروئے کار آئیں اور اس حفاظت رزٹینسی میں صرف وہ پوشیاری و دلاوری ظہور میں نہیں آئی ہے جو انگریزوں سے ہنگام کارزار وقوع میں آتی ہے بلکہ وہ شجاعت و مردانگی ظاہر ہوتی ہے جو بجائے بیشمار حضرت اور نقصان اور ناسیدہ و محنت و شوق و تفکرات بے اندازہ اور بیرون اوقیاس کے مستقل و قائم رہے ہیں اور آخر کار مقصد محال اور سرسبز پر قیام ہو گیا یہ موقع ایسا دشوار و سخت تھا کہ اتنا بے قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزٹینسی سے قائم نہیں اور اس قدر قریب نہیں کہ کلمات خوش آمد اور دہکاوٹ اور طعن و تشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزٹینسی سے کہتے تھے سب بخوبی سنا تے تھے اور کوئی ہندو قین مفسدین کی زبان تک پہنچتی تھی جہاں میم لوگ اور بچے اور زخمی رہتے تھے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزٹینسی میں دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تھے اور ہمیشہ سرنگ اونکی بنا کرتی تھیں اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر دو بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج ملک کے رہا کرتے تھے اور انتظار حد سے زیادہ بڑھتے جاتے تھے اور گولنداز جنگی موجودگی بہت ضرور تھی ہر روز کم ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ توپ پیچھے ایک گولنداز بھی باقی نہ رہا تھا یعنی جیسے ضرب توپ تھیں انسو کم نفری گولندازوں کی باقی رہ گئی تھی لکھنؤ یہ حال ایسا تھا کہ ہم وطن اور دلداران رزٹینسی کا سنا گاؤں سکونایت رقت اور بے حال ہوا و بگی اور اون لوگوں کو بخوبی نصیحت ہو گئی جو بھی ارادہ کریں کہ وہاں بانی یا کثرت ازدحام یا ہر ملا ہنگامہ پر دازی شجاعت و ہر دلی انگریز ان میں کچھ نقصان یا کمی کریں

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پر دازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سرسبز لارنس صاحب بہادر کے پاس مختلف خبریں اس معنوں کی آئیں کہ فوج ہند جو بکثرت موجود تھی مقام چنٹ سے جو قریب آٹھ میل کے فاصلے پر لکھنؤ سے اور پر راستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح طلوع ہو گئی یہ سنکر صاحب مدد و الوصف نے یہ پایا کہ کوچ کر کے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر کے روکین جہاں وہ زیادہ مضرت نہ پہنچا سکیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پانی تالہ کو کراں پڑھنے جنگ جو ہوں یہ تالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ و چنٹ کے جاری ہے

فوج مصلحہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپیں اسپر فیلڈ ہاٹری دو توپیں نمبر ۳ اسپر فیلڈ ہاٹری اور ایک غبارہ آٹھ انچہ کا اور رسالہ دولیٹر اور ۱۲ سوار متعلقہ سواران اول دوم و سوم اور رسالہ اور تین موگورہ ۳۲ رجٹ شاہی اور ۱۰ لپاؤ سپاہی ۳۲ رجٹ ہندوستانی اور ۱۰ سپاہی ۱۷ رجٹ ہندوستانی جو قوم کے سکھ تھے سب طیار ہوئے

فوج مذکورہ بالا کو خبروں نے اخبار غلط پہنچا کر قریب دیا اور کہا کہ مقابلات لکھنؤ و چنٹ کے درمیان کوئی مفسد نہیں ہے اور اگر مہنگے نوکم نفری اونکی ہو گئی یہ سنکر فوج مذکورہ چنٹ سے آگے بڑھی اور راستے میں مفسد و رختوں میں اس قدر پوشیدہ ہو کر کہیں نہیں تھے کہ کسی گارڈ کے متلاشی نے انکھ سے اونکو نہ دیکھا جب تک کہ چار طرف سے مفسد

یگیارگی مہل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا فوج گورہ اور غبار والے کو لندرازان نے اور کو عرصہ قلیل تک روکا اور انکا مقابلہ کجرات تمام کیا اگر تو پچانہ اودہ اور سواران سبکہ ہمراہ رہتے اور اسطرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب اولیاء رولت و ابریت سرکار ہوتی گو سپاہ سرکار بہت کم تھی و مفید کثرت تھے مگر لندرازان اودہ تو دغا باز تھے انہوں نے توہین تو خندق اور غار نہیں ڈال دیں اور پائین گھوڑوں کی کاٹ کر انکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونیکے واسطے فرار ہوئے ہر جزاؤں کے افسروں نے اور خود سرسبزئی لانس جہا اور انکے ہمراہ افسروں نے انکو قہمائش کی بلکہ سرسبزئی صاحب نے آخر کار شمشیر ابدار کو انکے خلاف دھم مین لایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوارے گریز کے اور کچھ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ مفسد کا ایسا زور چڑھا کہ تین توہین سرکار کی اونکے ہاتھ نہیں اور بہت سپاہ دغا بازی اور کجگرائی گو لندرازان اودہ سے اس کارزار دخل اور فصل مین کام آئی اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری مین تھے اسواسطے عقب فوج کے حفاظت و رشوا مین اور بیاعت شدت گرا و قلت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام مین آگیا تھا اور عدم موجودگی سواران کی مراجعت مین بکونہایت تکلیف ہوئی اور بار بہت نقصان بھی ہوا

سابقا لانس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ دو مقامات مین سب صاحب جو میلی گار دین تھے رہیں یعنی کچھ مقام رزٹینسی مین اور کچھ مقام محبی بہون مین اونچی بہون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور سی لحاظ سے صاحب مدوح نے اسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم بخوبی استحکام نہ گمانوا تھا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اسپرئی سبب سے زداون مکانات کی بھی مگر ہنگامہ ۲۳ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تھا کہ سپاہی باقی ماندہ واسطے حفاظت دونوں مکانوں کو کافی باقی نہ رہے تھے اس لحاظ سے لانس صاحب نے مقیمان محبی بہون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کر کے اوڑا دو اور مقام زمرئی مین داخل ہو تمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت نواخت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج محبی بہون تمام ہاتھ آئے اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہلاری کے مقام زمرئی مین داخل ہو گئے اور عرصہ قلیل کے بعد اوڑنے ۲۴ بجے باروت اور سات لاکھ کار توں جنگی سے جو مقام مذکور مین جمع ہوئے تھے لانس صاحب اور دیگر افسران کو یقین ہو گیا کہ محبی بہون اور جو کچھ اوسین باقی تھا سب اوڑ گیا اور مفسدین کے ہاتھ اس مقام مین سر کچھ نہ آیا اگر یہ تیسرے صاحبہ عمل مین آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص مقیمان زمرئی مین اور محبی بہون سوزندہ باقی نہ رہتا کیونکہ ابھی بیان ہو چکا کہ محبی بہون ایسا مقام تھا کہ اوپر زدا کثر مکانات شہر مین تھے اور سوارے اسکے سامان تو پچانہ بھی اوسین کم تھا اور جو جو حکالیف اور شائد مقیمان زمرئی مین نے باوجود شامل ہونے فوج محبی بہون کے گوارا کین مین اور جس جس وقت اور مشقت سے انہوں نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر دونوں مقامات مین قیام ہوتا تو ایک بھی بچتا اور دونوں مقام مفسدین کے قبضے مین آجاتے

تاریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولہ آٹھ آنچہ کا اس مقام مین آیا جہاں لانس صاحب بیٹھے تھے اور اگر انکے اور کچھ صاحب کے درمیان مین بچتا مگر کیونکہ حزب نہ آئی اب کو پر صاحب اور دیگر صاحبان نے لانس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر گریز قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ بازی تو پتہ تفنگ مفسدین کا ہو گیا ہے یہ سنگر صاحب موصوف نے بسم کنان

جواب دیا کہ ایسے مکان خرد میں یقین جانو کہ او گولہ اب اگر لگ گیا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تھا اور بروز دوم اوسے مقام پر ایک گولہ لگا کر پھٹا اور ایک ٹکڑا اسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس نے زخم کاری پہنچایا اور صاحب اوس سے جان بزنوئے اوسے موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ جینیٹ جنرل صاحب کو بھی گولہ زد کر کے صدمہ پہنچا تھا

نستربری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مقیم رزٹینسی کے دل سے کئی روز تک ہولاد جب کہ اسکا بچہ دور ہوا تو ایک اور بچہ نے اونکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجرنگ صاحب جو بجائے لارنس صاحب کے کام کرتے تھے وہ بھی غلوہ ٹفنگ سے تباہ ہوا اور جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزٹینسی میں کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اونکے سر میں گولی لگی اور فوراً اونہوں نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزٹینسی میں شروع ہوئی اسوقت تک صرف وہ موزچال رزٹینسی میں طیارے تھے اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزٹینسی کے تھے اور زمین مفسدین بھگت بھٹیا غلوہ اندازی کرتے تھے وہ بھی صاف و نہدم نہیں ہوئے تھے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اطلاق جان جو رزٹینسی میں مجاہدہ اول ٹفنگ کی گولیوں سے ہوا جو مساجد اور دیگر مکانات متصل رزٹینسی میں ہی غلوہ اندازی کرتے تھے اور ان مقامات کے اتمام کیواسطے اکثر صاحبان یعنی مہتمم عمارات نے سربری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب ممدوح نے بھی جواب دیا تھا کہ حتی الاسکان عمارات نہ رہی مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ نہیب اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا ہیڑ صاحب مارا گیا اور نقصان جان و مال اسقدر پایا وہ ہوا لقصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزٹینسی کا کر لیا تو اونہوں نے اون عمارات پر جو متصل اور قریب تھیں کہ پستول کی گولی بھی وہاں کام کرتی تھی قبضہ کر لیا اور اونکی دیوار و زمین سونے و چاندی کے بدوق کے کر کے وہاں سے شبانہ روز گولیاں مارنی شروع کیں جس پر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ ایک تہہ اون مقامات سے قریب آٹھ ہزار گولی کے ہمارے مقام پر پڑتی تھی اور کوئی مقام رزٹینسی میں ایسا نہ تھا کہ جو اون سے محفوظ رہتا یہاں تک کہ جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تھا اس کے بھی تر گولیاں پہنچتی تھیں اور بیمار و نکل و بستر پر ہلاک کرتی تھیں جو مقام میونکے واسطے محفوظ تصور ہوا تھا اوس میں بھی ٹفنگٹ دوران صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیوں نے بچے مفسدین نے اسی عرصہ میں موزچال بھی طیارہ کر لے اور چالیس یا پینتالیس توپیں جنین بھاری توپیں بھی تھیں اون پر چڑھا دین اور ان میں سے بعضی بعضی پچاس گز کے فاصلے سے بھی کم فاصلے پر تھیں اور مقام اونکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری توپیں وہاں کے کام نہ کرتی تھیں اور انکو گرد و مفسدین نے دیوار میں حفاظت کی طیارہ کر لیں تھیں تو ہمارے غلوہ ہا ٹفنگ بھی وہاں پر کچھ کام نہ کرتی تھیں مگر اس کے ہمارے سیل کے گولے بھی وہاں بیکار تھے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آٹھ فیٹ کی عمیق بنا کر اس گاہ کر لی تھی کہ جسوقت ہماری سیل کی گولی چلتی تھی وہ خندق میں بیٹھ جاتی تھی مگر خندق ایسی بنائی تھی کہ جسوقت مفسدین توپ بھرتے تھے تو سوائے اونکے ہاتھ کے اور کچھ نہیں نظر آتا تھا

الغرض تا تاریخ ۲۰ ماہ جون مفسدین بطور مذکور بالا شبانہ روز گولہ رانی میں مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو بوقت خست

انگھٹہ قبل از دوپہر و نہون نے ایک سرنگ اوٹائی جو قریب مورچال رزیدنسی کے تھی اور یہ سمجھا کہ مقام مذکور اوٹ گیا مگر اس  
 کچھ ہمارا نقصان نہوا اور جب وہاں فرو ہو گیا تو انہوں نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر وہاں سے انہیں ایسی گولہ رانی اور شہابی  
 ہوئی کہ عرصہ قلیل کے بعد وہیں پاہوٹا اور نہون نے بڑی زک اوٹھائی اسی عرصے میں ایک اور دستے نے انس صاحب کے  
 مورچال پر حملہ کیا وہاں لفٹنٹ لوٹن صاحب تعلق ۳۱ حبیب ہندوستانی سرگروہ تھے اور ان کے ماتحت چند صاحب لوگ  
 جو خود در خواست دیکر شامل فوج ہوئے تھے اور کچھ گورہ ۳۲ رجٹ شاہی کے اور کچھ سپاہ ۳۱ حبیب ہندوستانی کی تھی انہوں نے  
 ایسی داد و شجاعت کی دی کہ صفیر روزگار پر اذکار نام نقش ہو گیا اور مفسدین دہانے بھی شکست فاش کھا کر دہرا لای اور اکثر  
 انہیں کے گشتہ خستہ میدان جنگ میں خاک و خون میں غلطان پڑے تھے سو احران حملوں کے مفسدین نے اس روز ہر ایک مقام  
 رزیدنسی پر حملہ کیا اور سب جگہ سے شکست کھا کر فراری ہوئے یہ جنگامہ حملہ آوری اوٹکا تا بہواخت دہ گھنٹہ بعد دوپہر  
 گرم رہا مگر جب انہوں نے دیکھا کہ کہیں پیش فیت نہیں ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شہانہ روزی  
 اوٹکی جاری رہی اور تیار ۱۱ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اوٹائی جس سے باہر کی دیوار جاری ہو کر چوہ کی دہس کی  
 اوٹ کر اندر رہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک خنق دیوار مذکور میں ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جہین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک  
 پوری جمیٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچھ سپاہی اوسمیں سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہاں سے ایسا اچھا اوٹکا استقبال  
 ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد دہرا لائے اور جو لوگ انہیں نہایت دلیرانہ مستقل مزاج تھے وہ بھاگے اور اسی جگہ سے جان کی  
 اسی عرصے میں ایک دستہ مفسدین اوس مورچال پر چڑھ جانے کا پورا مقصد ہی حاصل ہوئے اور اوس کے خندق تک پہنچ کر کچھ  
 عرصے تک وہاں مقیم رہے آخر کار سپاہ رزیدنسی نے اوٹکا دہانے کا لہ یا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر  
 حملہ کیا اور زینہ ہاسے چوبین آکر دیوار پر لگا دیں مگر یہاں جو فوج متینہ تھی انہوں نے ایسی جو اندری کی کہ مفسد جگہ نہ پکڑ سکے اور  
 آخر کار زینہ وغیرہ چھوڑ کر فرار ہو گئے اور اپنے اپنے مورچال پر ہا کر حسب تو گولہ اندازی شروع کی اس جنگامہ میں  
 جتنے افسران کے ساتھ آئے تھے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہو گئی تیار ۱۸ ماہ اگست دشمنوں نے ایک اور  
 سرنگ جو روبروئے مورچال سکھان کندہ کی تھی اوٹائی اسکے صدرے سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا  
 کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تھے اور لفٹنٹ پیچ صاحب اور لفٹنٹ سوپٹ صاحب جن کے زیر حکم  
 ایک گروہ باہر نواز دھکا تھا اس سرنگ سے اوٹ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سر جیٹ میں پگڑے تو سوا  
 صدرے اوٹنے اور گرنے کے اور کبھی طرک کا آسیب اوٹکو نہیں پہنچا مگر انکو سے خوش نصیب اور محصورین سیلی گارڈین رزیدنسی  
 نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اس سرنگ کے گرد کے نیچے دب گئے اور یہ باعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے  
 اوٹکا نکالنا دشوار تھا اس واسطے وہ سب ہمیں دفن ہو گئے اس سرنگ سے ایک دیوار شوق ہو گئی اور اس میں سے مفسدین نے  
 حملہ کر کے چاہا کہ اندر سیلی گارڈ کے آجاویں مگر دلاوران سرکاری نے اوٹکا ملکا بلکہ کیا اور ایسی داد و مرادنگی کی دی کہ  
 دشمن پس پا ہو کر دہرا لائے مگر چند مفسدین دیوار کی پناہ میں بیٹھے رہے اور اوٹکو بوقت شام گورہ ہائے  
 متعلقہ ۳۱ رجٹ شاہی نے سنگینوں سے مل کر ہٹکا دیا تیار ۱۹ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ با شدت



بسیار کیا یعنی ایک اور سڑنگ جو انہوں نے بمقابلہ مورچہ اپنی توپ کے جہان میجاپ تورپ صاحب حکمران تھے اوڑائی اور بعد ازاں نہایت چروحد و کدو کاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتیٰ کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دئے اور اونٹ کے دسیا سے مورچہ تک پہنچ بھی گئے یہاں پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخر کار مفسدین پس پا ہوئے چند لحظہ کے بعد انہوں نے ایک اور سڑنگ جو روبرو سے برکیڈ مس کوٹ گھر کے طیار کی تھی اوڑائی اور بعد ازاں حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مددگاری رائیل والونکی نے ایسا زور دکھایا کہ مفسد یہاں سے بھی گرتیاں ہوئے اولیٰ ہی بدحواسی فراری ہوئے کہ زمین وغیرہ سب بھڑوڑ کر بھاگ گئے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے میں کام آیا یہ سردار بہت دیدار و اور جہاندیدہ تھا اس کے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوئے ماورائے مقامات مذکورہ بالا دشمنوں نے چند مقامات پر اس روفہ حملہ کیا مگر کہیں فتحیاب نہ ہوئے اور ہر جگہ شکست کھا کر واپس لائے اس روز دشمنوں کا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت زور و شور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکھا کہ وہ بہت سی لاشیں دریا کے پار بجانب چھاو فی لیج تے تھے یہ روز گویا آخر دن مفسدین کے زور آزمائی کا تھا اس واسطے انہوں نے بھی جان توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تھا مگر روبرو ہمارے شجاعوں کے کچھ پیش رفت نہ ہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ و پیکار کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر انہیں سے ایک کا بھی میان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گوزر جنرل بہادر باجلاس کو نسل خود خیال فرماؤنگو کہ ایسے نازک وقت میں جب آدمی بھی کم ہوں اور زمین فوج کے آدمی اور بھی کم ہوں اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہوں اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہم کلام ہو سکیں اور قواعد وغیرہ فن جنگ درسی سے خوب ماہر ہوں تو ایسے وقت میں سوائے تائید الہی اور ہوشیاری و مددگاری سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت ہوشیار رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سڑنگ کی شکست کے باب میں کوشش نہوتی تو ہم سب ایک کبھی کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزٹینسی بھی قبضہ مفسدین میں آگیا ہوتا مگر مجھے ایسی کوشش سے شکست سڑنگ کی کی کہ اونکی کئی سڑنگیں اوہر سے اوڑا دیں بلکہ ایک سڑنگ کے اوڑانے میں تو اونکے اتنی آدمی مر گئے اور دوسرے کے اوڑنے سے قریب بیس سپاہی جان سے ہلاک ہوئے القصد ایسی ایسی ہوشیاری اور جان شکاری سے ہم نے مقام رزٹینسی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ تھے اونکی حفاظت میں جان و مال مشغول اور مصروف رہے

سوائے مکر آرائیوں کے ہمارے سب آدمیوں کو اندیشہ جنگ و حملہ دشمنان رہا کرتا تھا اور اس سبب سے وہ بہت تنگ تھے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتیں کرتے تھے کہ ہم سے ہم لوگوں کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ متعدد جگہ آویں ہرگز آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نہ کرتے تھے اور ہم لوگوں کو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج و افر نہ تھی کہ کچھ اوس میں سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی اور باقی ماندہ کچھ آرام کر لیتے اس واسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمر بستہ باکرتی تھی اس مستعدی لا حاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندہ ہو گئے تھے اس طرح اونکو ستائشی روز یعنی قریب پچاس ہفتے کے بسر کرنے پڑے

بعد اس عرصے کے لٹری جی اوتھام صاحب تشریف لائے اور انکو اس مقام میں یاس سے رہائی بخشی اور ان سب باتوں کے ہمارے آدمیوں کو مرست توپ وغیرہ کی کرنی پڑی تھی اور کشتہ خستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تھا اور سرد و سامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانا پڑتا تھا اور سو اسے اسکے اور کثرت امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہاں محال ہے اور جینکے کرنے سے بڑی دقت ہو کرتی ہے

جب ہم اول محصور ہوئے تھے تو ہلوکچہ خبر باہر کی معلوم نہوتی تھی اور ہلوکچہ خبر اور باران مصیبت زدہ کی پہنچ نہیں سکتی تھی چنانچہ کبھی کبھی جاسوس باہر سے واسطے و غلامانے ہمارے رفیقوں کے آتے تھے اور ظاہر بین وہ کچھ کچھ خبریں بیان کرتے تھے مگر وہ کب قابل اعتبار کے تھیں اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ سپرد واپس نہیں آتا تھا مگر ۲۷ دن بعد ایک شخص انگلڈ نامے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ جنرل ہیلووک صاحب کا کپو واسطے ملک کے آتا ہے اور پانچ یا چھ دن بعد بیان پہنچکا یہ خبر شکر مینے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کپو سے مذکور کو کھلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آؤ گے دو سو قوت و مسلح آتش بازی کے اور ان اتنا کہ ہلوکچہ ہمارے آمد کی خبر ہو اور ہم یہاں سے تمہارے شامل ہو نیکو اور مفید میں سے مقابلہ کر نیکو باہر آئیں اس انتظار میں نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی اور بعد ازین سب سے بتایا کہ ۲۷ مارچ گشت یعنی ۲۷ روز بعد سنا کہ فوج آئی تھی مگر باعث یہ ہو چکے ملک کے واپس چلی گئی اور اس خبر کے بعد پھر پہنچے کہ سنا کہ کیا ہوا جب تک دور و زقبل از دور ہونے جنرل اوٹھام صاحب کے خبر آمد فوج جنرل صاحب مدوع کی گوش زد و مسامحہ افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتایا کہ ۲۷ مارچ متبردار ہوئے

ایک اور خرابی و پریشانی جو عائد حال ہم لوگوں کے تھی یہ تھی کہ نفری گولندازوں کی استعداد کم ہو گئی تھی کہ گولندازے ۳۲ ریمٹ شاہی اور ۷ صاحب لوگ جو خود خواست دیکر شامل فوج ہو گئے تھے اوکلی امداد کرتے تھے مگر تاہم اوکلی جسطرف فوج مفید کا زور ہوتا تھا اور اس طرف اسے مقامات قدیم چھوڑ کر جانا پڑتا تھا اور وہاں سے پھر جہان اور زور معلوم ہوتا تھا وہاں اوکلی جانا پڑتا تھا کیونکہ جس قدر توپیں تھیں اور جس قدر گولنداز نہ تھے حتیٰ کہ نفری گولندازوں کی ۳۲ تھی اور اضراب توپیں معہ غبارہ وغیرہ ہمیں تھی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز بھی موجود نہ تھا پس کیونکر انتظام توپوں کا بغیر جائے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی ہو سکتا تھا ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تھی اوکلی ملک طالی اور وفاداری بیرون اور تحریک تقریباً کیونکہ باوجودیکہ اوکلیوں کھانا بھی اچھا نہیں ملتا تھا اور مکان بھی اونکے واسطے موافق نہ تھے اور انکے مقام پر خصوصاً ۳۲ ریمٹ کے قیام گاہ پر دشمنوں کی گولیاں اس کثرت سے پڑتی تھیں کہ انکے آدمی بہت متاثر ہو گئے تھے اور وہ مفید کی نزدیک قدر تھے کہ آپس میں گفتگو ہوا کرتی تھی اور مفید ہر طور سے انکو نمائش کرتے تھے اور دماغت دکھاتے تھے مگر انہوں نے ہماری رفاقت سے تن زد دی نہ کی اور اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے اور اوکلی دماغت میں آجائے تو ہم ولایتی کہنہ و سوسے تھے کبھی مفید کی جان پر نہ ہوتے تھے

ایک قلع نگار احوال لکھنؤ کا سوائے اس کے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اس طرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریز ان محصورین نے یہ سنا تھا کہ فوج عظیم واسطے رہائی آئی تو انکو بسرگردگی جنرل میولوک صاحب آتی ہے تو انکو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ غالب نیم جان میں آئی تھی مگر جب متعلقہ حد سے گزرا تو اور یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سوائے صبر و شکر کے اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر اسپر بھی اونہوں نے شجاعت اور ہر دو گئی کو بچھڑا اور یہ ارادہ مہم تھا کہ جہاں تک ممکن ہو ملی گار کو بچا بیٹھے اور جب کسی صورت یہ امر امکان نہ رکھے تو جان عزیز کو جہت قیمت گران پر ہوسکے فروخت کیجئے القصد اس یہ ہے اور انکو ایک مہینہ گذرا اس عرصہ میں جنرل میولوک صاحب کلکتہ سے روانہ ہو کر اور راستہ میں مفسدین کو سزا دیتی ہوئے اور تین مرتبہ ناناکلی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کا پتو رہوئے اور وہاں سے تباریح، ۲۷ جولائی عبور دریا کی گنگا کر کے ملک اودہ میں لا فوج جرارد داخل ہوئے اور اسی روز جلکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناؤ کیا یہ مقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکھا تھا تمام مکانات شہر میں دور وید دیواروں میں بند و قونکی نال کے برابر سوراخ کر رکھے تھے اور اونہیں سے گولی مار رہے تھے اور آپ مکان کے اندر زرد فوج سرکاری سے امن میں تھے اور سوائے اسکے شہر مذکور پر از فوج مفسد تھا اور انکی پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تھیں اور مقام مذکور ایسے موقع تھا کہ سوائے ہلکے اور کس طرح وہ قبضے میں نہ آتا اس واسطے فوج سرکاری ایک بارگی ہلک کر کے دشمن کی توپوں پر جاگری اور دو تین مرتبہ وہاں سنگین کی لڑائی ہوئی اس میں فوج طرفین خوب لڑی آخر کار تاب زدو فوج سرکاری کی نہ لاکو دشمن پس پا ہوئے اور شہر اوناؤ قبضہ اولیاء دولت سرکار میں آگیا اس شہر کو فوج سرکاری کے بڑے اور فوج پورچوراسی پر حملہ آور ہوئے اس میں جہاں تک مفسد مقیم تھا اور شہر کے عقب میں تو بچاؤ مفسد جمع تھا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور میں پہونچا فٹنٹ و نیجریلڈ متعلقہ مندراس فیوز لیر تھا اس کے بعد فوج بھی وہاں جا پہونچی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونوں لڑائیوں میں ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہونے میں ۸۸ سپاہی ہمارے شہید اور کشتہ ہوئے بیکانہ نہایت افسوس ہے

کچھ عجیب نہیں ہے کیونکہ مفسد اچھے موقع پر قیام پذیر تھے اور تلبانی بھی انکی اچھی تھی اور ہم ہر طرح میوقع مقاموں سے لڑتے تھے اور جو تھا وہ ہمارا دشمن تھا لگتا ہم فوج ہماری رہی اور مفسد دونو مقاموں سے فراری ہوئے یہاں سے بھی ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وہاں سے بیفیدہ اس زور شور سے ہماری فوج میں پھیلی کہ سوائے مراجعت کے اور کچھ چارہ نہ تھا لہذا بنا چاری جنرل میولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے

مفسد اس قابو کو غنیمت جانکر پھر تازہ دریا سے گنگا آکر قابض ہو گئے اور کنارہ دریا پر مورچاں ایسے موقع سے طیار کیے کہ جنگی زور دیا رہی اور جسکے سبب انکی دست میں سدرہ فوج ظفر موج ہو گیا تھا مگر جب کانپور میں اور فوج سرکاری آئی تو جنرل میولوک صاحب نے پھر عزم عبور دریا کیا اور تباریح ۱۹ ستمبر مفسدین کی توپوں کو ویر و بیکر عبور کیا اور وہاں سے دشمنوں کو ہٹا دیا مفسد وہاں سے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام مگدوار تھا فوج سرکاری بھی اس کے تعاقب میں وہاں گئی اور تباریح ۲۱ اون پر حملہ آور ہوئے چار گھنٹے میدان جنگ گرم رہا آخر کار مفسد شکست کھا کر روہڑا لائے اور پانچ توپ اسپی اور دو فیریا بڑی کی چوڑے گئے یہ سب فوج ظفر موج کے قبضے میں آئیں اور اسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور پیل میل تک مفسدین کو مارنے ہوئے گئے اور جا کر بشارت گنج پر قبضہ کر لیا مفسدین جنگ اور سی فوج گورہ سے ایسے حواس ہو کر بھاگ گئے تھے کہ اکثر توپیں اونٹوں کے گونہیں ڈال دیں اور تیار میدانوں میں پھینک کر فراری ہوئے اور پیل مقام نبی کا بھی اونٹوں کو اٹکیا انھوں نے انھیں مفسدین میں ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پہنچی قریب پاتین میل اس جانب لکھنؤ کے دشمنوں نے ایک نہایت مضبوط مورچہ طیار کیا تھا وہاں کچاس ضرب توپ اونکی موجود تھیں میدان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیوں نے داد شجاعت کی دی اور دشمنوں پر ایسا ہنگامہ زد و ضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لا کر بھاگ نکلے اور ہماری فوج کو تو عالم باغ میں رہی اور کچھ واسطے رہائی محصورین پیل گارد کے آگے بڑھی اور جب وہ پیل گارد میں پہنچے تو اس قدر خوشی محصورین کو ہوئی کہ گویا انکی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی کیونکہ اس وقت مفسدین ایک سرنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہ گئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اونکی رہائی کو نہ پہنچتی تو اس سرنگ سے سب پیل گارد والے اور جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تھی اور ابھی رہائی اونکو مقدرین نہ تھی کیونکہ مفسدین نے کیا کیا کہ جب یہ فوج داخل پیل گارد ہوئی اونھوں نے چار طرف سے مقام مذکور کو گھیر لیا اور پیل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اسکو توڑ دالا اسی پیل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رسد عالم باغ کی مسدود ہو گئی

جس وقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزیدنسی ہوئی ہے اس وقت سے ایک لمحہ بھی گولہ رانی ہو تو فوج نہیں ہوئی بلکہ تو بچانہ بھی شہر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہو گئے مگر مفسدین کی کلک اب مقام دہلی سے آنے والی تھی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیاد دولت میں آگیا ہے اور وہاں کے مفسد بھاگ کر میان آئے والے ہیں اگر یہ آگے تو ہماری فوج کو بھی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچھ مقام کلکتہ میں بھی وارد ہو چکی ہے اور کلکتہ سے بھی ہسواروں کی گاڑیوں کا ڈاک گاڑی وہاں گاڑی و دہلی عرض ہو چکا دستیاب ہوتا ہے اور سپہ سالار کے روانہ ہوئی جاتی ہے اسی اثنا میں سرکوبن کمپل صاحب بھی موہا جہان جہاڑی کلکتہ سے روانہ ہو کر بمقام کانپور وارد ہوئے اور چندے قیام پذیر ہو کر عبور دریائے گنگا کر کے روانہ لکھنؤ ہوئے اور جو کارہائے نمایاں اونسے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہیں اور اس مختصر میں اسکی گنجائش بھی نہیں اس واسطے یہ مضمون اسقدر رہا آئندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاوے گا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومہ ذیل جو بمقام اوٹام واقع تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شایقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوے میں ایک صاحب شیو سنگہ نامہ تھانہ دار تھانہ اور ان ضلع اوٹام کے تھے تیار سچ ۲۰ ماہ اپریل ۱۹۰۱ء اور ۲۳ ماہ مئی سنہ مذکور باغیوں نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تھے بسر کر دی امر سنگہ اور گھیسر سنگہ اور درگا سنگہ اور ادجا سنگہ تھانہ مذکور کو محاصرہ کر کے دست زد و ضرب سپاہیان تھانہ پر وارد کیا اور صبح سے تا یکپاس روز ہنگامہ جنگ دیکھا گرم رہا مگر باغیان مذکور کی طرح غالب نہ آئے اس عرصہ میں جناب تہرک کارنگی صاحب جو اس وقت میں ڈپٹی کمشنر ضلع بنی تھے اور جناب سرٹولیت صاحب اسٹنٹ کمشنر تھانہ تھے



تشریف لائے اور باغیوں کو پس پا کیا دو نومبر یعنی ۲۵ اپریل اور ۲۶ مئی کو ایسا ہی ہڈان خدات نمایان کے جلد و سین تمام برقرار ان تہانہ مذکور کو جو صرف ایک سو بیس نو سو نفری تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور سبھی انجیت سنگھ والا راجہ شیو سنگھ صاحب کو باعث اوکلی خیر خواہ اور خدات شاکتہ کے تعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگداری مہلت سے بہ منظور سی حکام عنایت ہوا اور مزید عنایت کر سی ہی پر دوسرے حکام کے علی اور جب تسلط سرکار اس ضلع میں ہو گیا تو شیو سنگھ کو اوپر تہانہ داری پورہ - فردز کیا ایمان بھی اونسے اور باغیوں سے جو زیر حکم مبنی مار ہو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اس میں بھی باغی اپنی - اور کو نہ ہو نچے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اسکو کو کسی دنیا اور عقلی میں ندامت اور پریشانی سبب نہیں ہوتی اور گو چند روز اس عمل کے کرنے میں تکلیف بھی ہوتا ہم آئندہ شرنیک اسکو حاصل ہوتا ہو شیو سنگھ کو ہو کہ باعث اسکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر لوہس ہو گیا اور کل کام اس کے ضلع کا اس کے اعتبار چھوڑا گیا

## شمس

تاریخ ۱۴ مئی کنڈر انچیف صاحب معہ رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولاقی یعنی گورہ یہاں موجود نہ تھی اس واسطے باشندگان مقام بڑا تباہ و اسطے اپنی حفاظت کی عمل میں لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ کے جمع ہو کر ایک کمیٹی مقرر کی اور سین عالم اول جنرل مبنی صاحب ہوئے اس کمیٹی میں یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی ننگ بہت مناسب موقع پر ہے اور یہ ضلع قرار پائی کہ اگر فساد ہو تو سب صاحب لوگ وہاں پر جمع ہو جاویں اور خبر کرنے کی تجویز ہوئی کہ دو ہائی لوپ کی ہوگی اور تمام گھنٹے جو گرجا گھر میں ہیں وہ یحییٰ گریس اونکی آواز سکر سکر اٹھیں فساد ہو جاوے گی بہتیا اور سامان جنگ سبکو تقسیم ہو گیا اور جنرل اور سپرہ صاحب مقرر ہوئے

تاریخ ۱۵ - خبر آئی کہ فوج گورکھ صاحب الحکم انبالہ جاتے سے ہٹا کر تھی ہے یعنی آمادہ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکھ کی گنتی ہوگی مگر باعث چند چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکھ نے فساد کر دیا اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے میں کر لیا اس میں آواز تو پ او گھنٹہ مذکورہ بالا سبکو خبر ننگ گھر میں جمع ہونے کی ہوئی یہ عجب موقع تھا ایک سو کوٹھیو نہیں سب کو اس مقام میں ہیں عورت اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور کوئی کسی کی گود میں بھاگتے ہوئے ننگ گھر کی جانب چلے آتے ہیں بازار میں بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب لوگوں نے نہ ملے بچے بچے صاحب لوگ نہایت بد وضع معلوم ہوئے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکھ نہایت درجہ بگڑ گئے اور ان کے افسروں نے گھر گئے اور ہر لحظہ گوش بر آواز تھے کہ اب آواز شور و غل اور قتل کی گوش زد ہو گیا یہ فکر اور اندیشہ کچھ کم ہو گیا جب قریب نوخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کنشنر شملہ چھاؤنی گورکھ سے یہ شرائط تجا -

مستندین لائے

اولیٰ یہ کہ گورکھ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے

دوم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ انکو دیا جاوے

سوم یہ کہ جو بہتیا راہ سامان اوکے میگزین میں کھال لیے گئے ہیں وہ واپس انکو ملجاویں

پھیل چلی مشہور البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہ ہو تو نتیجہ تجویز کے مطابق نہ ہوگا  
آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ تک نہ رہنے چاہئے اور ہم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ شبانہ شب  
طلیاری کر کے صبح کو شے سے فراہم ہو جاویں اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گئے بلکہ انہی اپنی پائٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر انٹر فٹنگنگ  
بروز شنبہ قریب نواخت نہ گھنٹہ صبح گارہ گورکھ نے بسکر دگی سیریکٹ صاحب کو چکر کے خزانہ پر اپنا گارہ یعنیات کیا اور  
وہاں سے جا کر کوٹھی بگ کا قبضہ کر لیا خبر بالائین تزلزل اور مبالغہ ہوتے ہوئے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شاہین قیصر سلوہ مشہور ہوئی  
کہ گورکھ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور قرار پر قرار ادا عام ہوا

بروز یکشنبہ خیرین آئین کہ گارہ گورکھ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور کشابری دو توہین فساد باا اور سب مقیم مقامات  
مذکورہ صبح ہوئے اور ڈاک شملہ راستے میں گرفتار ہو کر بلادی گئی اس عرصہ میں کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب  
نے با اختیار کلیمان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو دیا سپاہ گورکھ سے پیش آویں صاحب موصوف نے اگر حکم دیا کہ تشریف  
گذر مشتبہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ اب بھی اتنا کہ کو بیچ کر جاویں شرط سپاہ نے منظور کی اور تیاریاں تمام مقام مذکورہ  
کیجے کہ سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھیوں نے خزانہ کسولی لوٹا تھا اور انکو اون ہی کے ہتھیار و برہنہ وطن نے چھپا دئی جنکو یہی چھپا دئی شملہ میں تھی  
گرفتار کیے بطور قیدی ان اپنی چھادنی میں لایا اور سب روپے غوثہ دینے والے بن لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

### سروٹ کی

تاریخ ۱۲ ماہ مئی خیرانی کہ میرٹھ میں فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چٹ کپتی سپہ سالار کی منہ آٹ  
کپتی موجودہ روٹ کی برے کار و فروری مقام مذکور میں رہا ذکر بن اور کپتانیان اسی روز بڑا تری کشتیوں پر روانہ ہوئے تاریخ  
۱۱ وقت شب ہارک چھاؤنی گورکھ و چھاؤنی میں آگ لگی اور یہاں مسلح ہوا کہ جیسے کہ گائی ہو پیشہ نسبت کپتی  
سپہ سالار کے حاضر ہونا اور لنگے اور اٹھواڑ شنبہ سے تداہر حفاظت مقام مذکور کی ضروری تصور ہوئی باشندگان مقام مذکورہ تیرہ  
اور کاتھانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوسین آکر جمع ہو سکیں

کپتانیان سپہ سالار نے جو قریب تین سو نفر کے تین تاریخ ۱۸ اور ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا اگر ایک قطرہ خون بھی اس  
فساد میں زمین پر گرے ایک کپتی کو حکم واسطہ شامل ہونے کا لم کندرا کچھین کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصیب ہوا ہمارے  
تک پہونچی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پہونچی ہمیں کپتان فریز صاحب ماسے گئے تھے خبر سنا کہ اونہوں نے آکر جانی کر  
اٹھا کر لیا اور اپنے افسر کو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاؤنی روٹ کی میں آئے اور اس اثنا میں اپنے افسر کی عزت اور توقیر میں  
کچھ فرق کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرائڈ صاحب اور لفٹنٹ بیگام صاحب و لفٹنٹ فلفور صاحب  
افسران ہندوستانی چھاؤنی سے لیجا کر مدرسہ میں پہونچا آئے تھے اور ان کے شریک ایک جماعت تھے جسے ہم بھی بھی تھی  
جنہوں نے ایک گروہ قلیل کا جو انہیں سپاہیوں میں سے تھا اور جنہوں نے لدارہ قتل انگریزوں کا کیا تھا اور انہیں امر کی سکو  
صلاح دیتے تھے بمقابلہ ہر فریخ ارادہ کر دیا تھا

تین عمدہ دارجین ایک ملکی تھا اور دو غیر متعدد تھے اور پانچ عورتیں اور چار لڑکے بوقت نصف شب کا خانے میں پہنچا گئے ایک گھنٹے کے بعد لفٹنٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب ہوا ایک کنڈکٹر اور چار عمدہ داران غیر متعدد کے صحیح و سالم اگر اچھے شامل ہوئے بلکہ تمام انگریز تعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن میں تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ لبر کی اکتان میک، لیکن صاحب جاکر چھاونی پر اپنا قبضہ کر کے اسباب ہر کاری اپنے اختیار میں کر لیں وہاں پہونکر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندھ کر چلے گئے اور صرف دو عمدہ دار بند وستانی اور قریب پالیس سپاہی کے چھاونی میں موجود سپاہیان موجودہ کی زبان فی معلوم ہوا کہ سپاہی خوف اس کے بھاگ گئے کہ شاید سپاہ کا رخا نکلتا جنہوں نے تین توپیں چھپائی طیار کی تھیں اور جنگ پاس گورڈ بٹے گرا بٹے کا سطر موجود تھا اور ہر حملہ آور ہون

جو گیسر سن یعنی فوج قلعہ کا خانے میں تھا دونوں قریب سو نفر کے لشکر کی اور غیر متعدد آدمی تھے اور پاس عورتوں و تینتا لیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے کیرسن کے گروہ سپاہ بطور تیرول دنیا تہ گروہوں میں بھیج گئی تاکہ رخ بد فکمی ہو جو گور اور بجاوون نے غارتگری اسباب تلاف جان شروع کی تھی اور نیز گور و غیرہ نے دزدی بھدی اور قتل اور آتش زنی پر مکر باندھی تھی اس گروہ تیرول نے پچھلے کام میں دو بارہ قائم کرنے امتظام کے اور قسلی دینے باشندوں کے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک با یام بلوہ آئندہ امن و امان رہا گو چند خفیت وارداتیں بھی ہوئیں تھیں مگر کوئی صورت بلوہ کی نمودار نہ ہوئی

تیسرا ۱۱۔ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعدد باشندگان بھنور نے روٹ کی مین آ کر نیاہ لی او کو فوراً آرام و آسائش ہر طور کی دی گئی۔

تیسرا ۱۲۔ جون روز شنبہ امنیت مقام بڑا مین کے محل تباہی کے واقع ہوا تھا کہ ضرورت ہوتی تھی چھپن لینے اسل گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بھنور کے ساتھ آئی تھی کیونکہ مشہور ہوا تھا کہ سواران کو گور و چھاونی سے انکار کر رہے مین اور کتے مین کہ کچھ خواہ پیشی دو تو جواوین اور چوٹا لیسہ مین بہوشیاری تمام عمل کرنا ضرور تھا اس واسطے ایک جماعت انگریزوں کی مع ایک مزب توپ اس کے مقام گاہ مین گئی اور او کو گرفتار کر لیا اسی شب کو ایک جماعت بمقام ہر دو اور روانہ ہوئی کہ سب کید کٹر سیتون صاحب اور او کی مین اور کو رپورل بروس صاحب کو جو رہا بلکہ سب سے بچ کر بھاگے تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب بھیب یاد سے آتے تھے لاوین اور دوسرے روز صاحب مذکورین کو لے آئے

کارخانے میں اب کام شروع ہوا اور گور و لیل اور توپیں ڈبلنے لگیں تین تین بی توپ اور ایک غبارہ ڈبلکٹا ہوا چار لینی لوہے کی ۱۸ پنی جو کارخانے میں واسطے دوبارہ ڈبلنے کے بھیجی گئی تھیں اب او کو پھر چڑھایا اور ایک اونین کی دیوار چڑھائی گئی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہی اور تین باقیانہ اس و درمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چڑھائی گئیں اس مہیت جنگی نے اون تمام آدمیوں کے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیار کی دیکھتے تھے اور وہ بلوہ پر دازی کو دل ہی دل میں روک رکھا

## گوالیار

تاریخ ۲۰ ماہی علامات فساد ہماری فوج کٹھنٹ سخطا ہوسے پولٹیکل جنٹ صاحب اور بریگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی کہ مفسدوں کی جان کے درپے ہیں دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس من بعد در سال اول بریگیڈیر صاحب کے پاس آیا بعد اسے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کر گئی اور اپنے افسر و نکو مار کر لطف و ملی روانہ ہو گئی اور اسے بیان کیا کہ چارم پیدل اور دو باٹری تو بچا تے اور تھوڑے سوار اس سرکشی میں شامل ہو گئے ہیں کپتان باکنس صاحب کمانیر تو بچا تے کو اسکی اطلاع دی گئی مگر وہ نکلے یقین نہ آیا کہ اس کے سپاہی شامل ہوئے ہوں اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسر و نکو بلوایا بریگیڈیر صاحب اور پھر بلنگ صاحب نے جو ماتحت بریگیڈیر صاحب کے حکم فرماتے اظہار اس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اثنا میں ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجھے کچھ بریگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اس کے اظہار بھی موافق بیان و خدائے تھے بلکہ اس نے یہ بھی کہا کہ بریگیڈیر صاحب کا دار و در خواہ سوار نہیں ہو کر ہے وہی بریگیڈیر صاحب کے مارنے کو مستعد ہوا ہے اور تجویز ہوئی ہے کہ سوار چھاونی سے باہر سرشک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اس کو راستے میں گرفتار کر کے قتل کر دیے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ ہم صاحبوں اور افسر و نکو مع عورت و لڑائی فوراً چھاونی سے کوٹھی رزڈنسی میں جاؤں اور ایسا ہی ہوا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ سب افسر و نکو معمولی مس کوٹ میں جا کر کھانا کھا کر اپنی چھاونی میں جا کر شب باس ہوں تمام افسر تو اپنی اپنی جمعیت میں اور بریگیڈیر صاحب صاحب نے رفقاء کے تو بچا تے میں ہیں اور ایسا ہی عمل میں آیا اس سبب سے شب کو کچھ فساد ہوا مگر ثابت ہو گیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور میں نہ آیا

تاریخ ۲۱۔ تمام ہندویشہ فساد و بظاہر رفع ہو گیا اور سیم صاحبان بھی اپنے اپنے مکانات میں واپس آ گئے تاریخ ۲۲۔ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریپاریشن ہوئی اور انہوں نے سنا کہ ہم سب راضی ہیں جہان چاہو وہی ہو کسی اور جگہ بقیہ افسدان بلکہ بچہ و تاریخ ۲۳۔ نماز گر جا گھر میں ہوئی بوقت نواخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر ایک بجے جو وسط چھاونی میں واقع تھا اوہیں آگ لگی اور تھوڑی دیر کے بعد مس کوٹ گھر میں سے جو قریب انتی یا بنے گز کے فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تھا آگ نمودار ہوئی اور دو نو جلکر بالکل خاکستہ ہو گئے اور بنگلہ مس پاتھ بھی جل کر خاک ہو گیا اور بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کیسے لگائی تھی اتفاقاً نہ تھی۔ اب علامات فساد برپا ہونے لگے اور چند افسروں نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کریں مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پروانگی ہے اعتباری بظاہر نمودار نہ فساد برپا ہو جاوے گا یہ ظن غالب تھا اور اسی گمان سے وہ بھی جنہوں نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نویکیے شب کے یہ خبر چھاونی سے آئی کہ تو بچا تے برپا ہو گیا اور انہوں نے توہین بہر لیں میں

افسران تو بچا تے یعنی کپتان باکنس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب خبر سنا کر چھاونی میں گئے اور دیکھا کہ اس کے آدمی مصروف ہیں اور طیارسی کر رہے ہیں بوقت اشتہار سپاہ نے بیان کیا کہ بلکہ خبر آئی تھی کہ ہم پر حملہ ہو گیا تھا



اس واسطے پہنچے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا افسردہ تھے اور کو سمجھا دیا اور مطمئن کر کے انکو چھاؤنی کے اندر روانہ کیا  
بعد ازیں افسردہ مذکورین بریگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور انکو اس حال کی اطلاع دی اور طلبہ نیت کر دی کہ اب بالکل  
امن ہے اور سیوقت نو بجے کی توپ سربوئی گورڈز کی شبند سے نویسے کی توپ بیاعت اسکے سر زمین ہوا کرتی تھی کہ  
ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اس کے سربوئی کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیوں نے آکر کہا کہ فساد چھاؤنی میں ہو گیا  
اور توپ اطلاع فساد کی سربوئی یہ شکر سب صاحبوں نے ہتھیار باندھے اور بریگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی اپنی  
چھاؤنی میں جا دیں اور وہ سب بموجب حکم کے گئے افسردہ کو نام ذیل میں درج ہوتے ہیں یعنی میجر شریف صاحب  
کپتان ہکنس صاحب کپتان ستوارٹ صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیڈ صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب  
جسوقت یہ سب صاحب بجاؤنی روانہ ہوئے اور سیوقت آواز بند توپوں کی دہائی طرف چھاؤنی سے گوش زد ہوئی بازار کا  
چھاؤنی میں آدمی مسلح ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تھا اسکو وہ مارتے تھے چند بنگلہ نگو بھی آگ لگا دی اور شور مچا  
اور تڑو بکثرت پیدا ہوا جسوقت پہلی آواز میں بند توپ کی سربوئی تھیں چند سپاہی جریمٹ کے نے ڈاکٹر میک کیلر صاحب کو  
کہا کہ چلو چھاؤنی میں چلکر میجر بلنگ صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہیں ڈاکٹر صاحب اوس طرف گوروں سے روئے اور انکو  
ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب جین جریمٹ کے اور لفٹنٹ رائیڈ صاحب متعلقہ جریمٹ بھی گئے راستے میں کئی مرتبہ  
اونپر گولیاں سربوئیں اور لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گھوڑا گولی سے مارا گیا مگر غنوں صاحب ندر کے اور دبان پہونچکر  
دیکھا کہ میجر بلنگ صاحب کے سینے کے پار گولی ہو گئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اونکا گھوڑا مر ہوا اونکے نزدیک  
پڑا تھا چند سپاہیوں نے افسوس ظاہر کیا مگر اسطرح سے کہ اونکی باتوں سے بناوٹ پائی جاتی تھی اس عرصہ میں چند  
سپاہیوں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہاں سے چل جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیڈ صاحب دونوں برہنہ سانی  
سپاہیان مذکور دہانے روانہ ہوئے راستے میں اکثر اونپر گولیاں پڑیں اور کئی مرتبہ خطرات جان ہو ا مگر سب سے  
بچکر وہ دریا پار ہو گئے اور بجانب آگرہ روانہ ہوئے بند و قین وغیرہ قریب ہون گھنٹے کے سربوئی برہنہ ازان موقوف  
ہوئیں اس عرصہ میں میڈ صاحب اور مری صاحب مع عیال و اطفال اور پانچ یا چھ نوکروں کے ویرو کی کئی سوگر کے  
نکلے برچھاؤنی سے اوس طرف ہڑیا کو کھڑے تھے اور اس فکر میں تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے  
انبا بنگلہ بنگام آتش زدگی خالی کر کے مع عیال و اطفال میڈ صاحب کے بنگلے میں سونیکو جاتے تھے اور  
میڈ صاحب خیر فساد کی شکر بریگیڈیر صاحب کے پاس جاتیکو تھی کہ آواز ہاے بنادلق اونکے گوش زد ہوئیں ان جوں  
نے جب دیکھا کہ جس مکان میں وہ سونیکو ہیں اوس کے گرد و پیش بہت سپاہی پھر وغیرہ پرہین اونوں نے چاہا کہ اگر ممکن ہو  
تو ہم صاحبوں اور بچوں کو باہر مکان منگور کے پہونچا دیں اور اس بارادے سے اونکو بچیلے گا رد کے مکان میں لے گئے  
جسکے حوالہ دار سپاہیوں نے آواز کی مخالفت جان کا کیا بعد ازیں کپتان مری صاحب دیکپتان میڈ صاحب بریگیڈیر صاحب  
کے پاس گئے اور انکو اسطرح سے مطلع کے روپر کھڑا ہوا پایا صاحب مروج نے اون دونوں صاحبوں کو کہہ کر چھاؤنی میں  
جانا میفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے میں موجود ہیں اور کسیکو سلامت جاتے نہیں دیتے اور اب کچھ نہیں ہو سکتا

اس عرصے میں بندو قین سب طرف چھاؤنی کے اور شمال مغرب کے جانب اس مقام کے سرحدی شروع ہوئیں گولیان اب  
نزدیک آئے لیکن اور ریگڑ صاحب اور اون کے ہمراہی اصل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب  
اونہوں نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہیں ہو سکتا وہ پھر گارد کی طرف آئے اور ہمراہ حوالدار و چار سپاہی مذکورہ بالا کو دریا پار  
راستے میں اونپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسیے اونکو کسی طرف کی تکلیف دی  
دس بجے کے وقت تمام پھر اس میں ہو گیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے

سواروں کی پٹی پر گزرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہاں متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویسکا اوںکو  
ہم مار ڈالیں گے اس گرنہ کو میدان میں جاتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی ان کے دل میں آتا تھا کہ چھاؤنی میں  
چھاؤن اور کبھی یہ کہتے تھے کہ بھول باغ میں جاننا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ بھول باغ ہی جانا مناسب ہو کبھی  
وہ صدر بازار کی جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کریں وہاں کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اوںکو  
شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پہونچے اور دریا اون سے چند چند قدم رہ گیا تھا کہ ایک  
بنگلے میں آگ لگی اور اسکی روشنی سے تمام میدان گرد و نواح کا روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیاں اس جانب کو سرحد میں  
یہ کہتے ہی اونہوں نے چھاؤنی کی طرف پشت کی اور بھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور میں پہونچے  
ہر گیلہ پر صاحب برٹش صاحب بھی اور وقت وہاں پہونچے تھے اور ہمارا صاحب نے اونکی نہایت خاطر داری کی تھی اور  
ہمارا صاحب نے اپنی فوج کو وہاں مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد یہ منشی صاحب اور کسٹنی سن صاحب منشی صاحب  
کے وہاں پہونچیں اور قریب تین بجے صبح کے پولیٹیکل ایجنٹ صاحب موہانی ہمیشہ کے اور ٹینٹ سبیل صاحب انجیر کے وہاں  
پہونچے منشی صاحب اور اونکی ساتھ کی جیم صاحبون کو راستے میں نہایت مشکلات پیش آئیں اور اونکی حفاظت کے واسطے  
سپاہی گرنڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

ہمارا صاحب کو ہر خطہ فرماتے تھے کہ کیا چھاؤنی میں ہوتا ہے اس واسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آکر روانہ ہوں  
کیونکہ ہمارا وہ اونکو مفیدین سے بچانہ سکین کے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ہمارا جبکی فوج بھی شریک صلاح نہاد ساتھ مفیدین کر  
تھی گوالیار کی فوج مرہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور قوام کی بھی جو شریک صلاح  
مفسدان تھے

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب ہمارا جبکی گاڑیوں میں سوار ہو کر وہاں آکر روانہ ہوئے جب ہم ہڈنسی کی  
کوٹھی میں پہونچے تو دیکھا کہ وہاں بھی کئی صاحب چھاؤنی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوئے تھے وہ گھنٹہ جہاں مکت کر کے پھر ہم وہاں  
سپاہی سپاہ پودی گارد ہمارا صاحب آئے ہوئے

ہمارے گروہ میں صاحبان مفیدین تھے میرٹھک فرسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بریڈبرڈ امری صاحب کمانیر  
فوج کشنٹ کپتان میڈ صاحب بریڈبرڈ فرسنٹ سبیل صاحب انجیر ٹینٹ سیرسن صاحب ایڈیٹن دوم ٹینٹ پادہ  
کپتان مری صاحب ماتحت بریڈبرڈ یعنی حاکم ثانی ہمارے میڈل شیفٹ صاحب ٹاکٹر چارم پادہ منشی صاحب

کارن صاحب اور تین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمہ تاربتی کپتان میڈ صاحب رحمت شاہی نہیں صاحب کی سیم اور کپسٹیس صاحب کی سیم اور ایک بچہ میسی صاحب کی سیم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی سیم مع دو بچہ مری صاحب کی سیم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی سیم اور تین بچہ سرسن صاحب کی سیم اور پسن صاحب کی سیم اور اوکے نواسے راستہ میں ہکونٹنٹ کلاک صاحب حاکم ثانی دوم رحمت پیادہ اور ڈاکٹر کوک صاحب نمبر کمپنی کو بچا جو ہکونٹنٹ چھاونی سے بھاگے تھے آٹے اوکے بیان سے ہکونٹنٹ اندیشہ قتل اون صاحبوں کا ہے جبکا پتا اب تک نہیں ملا

ہم سب بمقام چندا جو ۱۸ میل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نویکے صبح کے پہونچے اور چار بجے شام تک قیام کر کے پھر روانہ ہو لیور ہوئے بروقت وارد ہوئے بمقام ہنگونا ہکونٹنٹ کی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور میں موجود ہیں اور اوکھا ارادہ ہم سے کہ ہکونٹنٹ نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی درصورت حملہ آور ہوئے گروہ مذکور کے عمل میں آئی اور بعد از بہت توقف اور اندیشہ کے ہم روانہ ہوئے اور بغیریت مقام مذکور سے آگے بڑھے اور آگے جا کے سنا کہ دریا سے جمیل کے غار و نہیں مفد توپ لے بیٹھے ہیں اور اوکھا ارادہ حاکم کیکا معہم ہے یہ سنگر قریب مقام ہنگولی کے ہے تاج قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد میں گذری صبحی ہم وہاں سے بھی روانہ آئندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہاں مقام کلتیریہ سہیل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اون سے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو فساد میں نہ ملے کیا ہے اور ہمارا جہ کا حکم کیا ہے کہ ہمارا وہاں واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اوکے عوض بہت سے ٹھاکر تباری محافظت کو آئے اور چار بجے تا بدریا سے جمیل گئے یہاں کہ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم نواخت قریب دگھنٹہ صبح بمقام پور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب وہاں سے پناہ لے کر روانہ ہوئے ہم صاحب کی اور بچہ کی سوار سی بین گاڑی چندوستانی میں اور صاحب لوگ ہاتھیوں پر سوار اور سپاہ رانا صاحب اور ہم لوگ شکر داتے ہیں تین تین اندیشہ ہوا تھا کہ آخر کار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہم سفر لے کیا اور بچھاؤنی آگرہ پہونچے بیان پہونچکر ہم نہایت شکر گزار ہوئے کہ بعد از ایسے واقعوں کے ہم بچے واپس پھر مقام حفظ و امن میں فائز ہوئے

روز جمعہ وقت صبح سیم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئیں اونکو راستے میں بہت تکلیف اور وقت ہوئی اولوگ اونکے ساتھ بہرذ بانی و بی آبروئی پیش آئے اس گروہ میں جمیل صاحب کی سیم اور کیس صاحب کی سیم اور بروکٹر صاحب کی سیم اور کرک صاحب کی سیم اور بلنگ صاحب کی سیم اور کوپلنڈ صاحب کی سیم اور چند عوات بچہ ہار و لاتی یعنی یورپین بھی اونکے ساتھ تھے اور ڈاکٹر کوک صاحب کی سیم دریا سے جمیل کی ریگ میں مکان اور صدمہ موسم سے جان بحق ہوئیں اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ فساد میں صاحبان مفصلہ ذیل کو قتل کیا

میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی شکر میدان پر پڑے پڑے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیوں نے زخمی شدہ کیا اور میجر شرف صاحب بھی اسی موقع پر بھڑبھڑ گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اس وقت زخمی ہوئے تھے گرد و سکر و فساد میں فوج میدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب مع دو بچوں کے کو میجر سٹوارٹ صاحب کی ہلاکت کے بعد کے بمقام چھاؤنی رسالہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب فساد میں سپاہیان کے ہاتھ سے مقتول ہوئی اور فٹنٹ بروکٹر صاحب

اور جرنیل ڈاکٹر کرک صاحب اور پاڈی کوئیلر صاحب درمیان چہ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پانچ بجے قتل ہو کر اس کو آٹھ  
سارجن ٹوئسم اور سارجن فریب اور سارجن بایک اور سارجن کیلی اور سارجن کروئی اور پلٹن خوان ہل اور کولنلنر اور سیم  
پانک صاحب اور سیم بڑو صاحب بھی مشدین کے ہاتھوں سے جان دے بیٹے آفقد ۱۹ صاحب کو قتل کی تو خبر آگئی اب بھی کچھ  
اور صاحب لوگوں کا چہ نہیں ملتا

مہم ہاکس صاحب مدعین بچوٹے اور چند دیگر مفورین کے بتاریخ ۱۲۔ بعد از گوارا کرے نکالیف اور سختی موسم کے  
وارد اس مقام اگر مے ہوئین

صاحبان مفصلۃ الذیل بعد ازین ہیلاست مقام آگرہ وارد ہوئے مساقہ سارا کروئی مو ایک بچے کے اور مری بل  
اور مری سونکس مدعو بچوٹے بی بی یوب صاحب اور سیم ٹوئسم صاحب مدعو پانچ بچوٹے اور سیم صاحب اور دوس صاحب  
مدعو سیم صاحب اور سارجن پانک صاحب مدعو سیم صاحب

دوسرا بیان جو ذیل میں درج ہوتا ہے اوس سے دیگر احوال باقی ماندہ فساد واقع ہوگا

برود شنبہ گذشتہ یعنی ایک روز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلوئین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو سیم  
مقام وزارت پر برین ارادہ گئے کہ اوکلی درج حفاظت اسباب وغیرہ کریں اور سیم اسواسٹے کسٹین کراون بنگلہ کی سیم اور بچوٹے  
اسٹے بنگلے میں سے آدین دیوان جا کر نکھا کہ سپاہی بول رہا کرے اسباب میں مغزوت بین اوکلی جس سہا سے کوئی  
امریا سہ تھا جس سے لڑا وہ فساد میں بگڑا اوکلی میں ضرورت سے کوئی ٹنگ جو نسبت فساد میں اور ٹنگ ملائی ہوئے  
عائد ہوا تھا باقی نہ تھا چند نوٹین جو امراد سے تھے اوکلی طریق سے کچھ گستاخی پائی جاتی تھی بلکہ ایک نے انہیں سے کہا اور  
بہت نفی سے کہا تھا کہ آج تو آگ کا تاشا دیکھیں میں آیا کل کہ اور تاشا دیکھا پگیا یہ کلمہ مفید سننے میں آیا تھا اگرچہ یہ مفید  
اور آواز بلند سے کہا گیا تھا جس شخص نے پشیمان ہوا ہے اور چاہے اسکا ذکر کیا اگرچہ حفاظت کی طیارہ در صورت  
فساد پر باہر نیکے کر رکھی تھی روز گذشتہ تمام دن بچرت گذر اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی تاہم حکام معمول سے توپ تپ کے  
جب بول گیا اور سب فوج باہر ہو گئی اس وقت تک سپاہ فضا پر سپاہ کی ٹنگ ملائی پر اعتماد کلی رکھتے تھے فساد اول  
پریش پر شروع ہوا چند افسروں پر گولی چلی اور کچھ بھاگ گئے مگر مفید سپر بھی راضی نہ ہو کر کمانب بنگلہ بر گنیر صاحب کے گئے  
اور دیان جا کر اوکلی باوا دگستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر آئے تو گویا ان ماری شروع کیں وہ قدرت خدا سے گئے  
کیونکہ جس وقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے اوکلی ہاتھ پکڑ لیا تھا مگر دوسرے سے بچکر وہ حاطے کے بلوچ  
بھاگ گئے اور غار و زمین متصل تھے چلے گئے مفیدین جب گنیر پر امری صاحب کو نہ پایا تو انکا اسباب سب لوٹ لیا اور اوکلی  
بھاگ گئے اور افسر کو اسکا کار دے سپاہی نے دس بجے رات کو بگاڑا اور ان نو نفر سپاہیوں میں سے جو اس کے  
حاطے میں تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور دوسرے جا کر کہا فساد بھاگو سب بگڑ گیا یہ سپاہی ابھی اس کے پاس سے  
علیحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی بھاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کائنات چلنے میں اگر حکم دو تو ہم اپنی ہندوین  
بھرتی مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطقی کر نکو بندوق کا بہرنا ایک استر جو فوجی کا ہے یہ سنکر سپاہی صاحب نے گواہ صاحب



اپنے قبیلے میں گئے اور وہاں جا کر ایک دیر پہلے میں سے دیکھا کہ سب سپاہی آپس کی اپنی اپنی بسوق بھر رہے ہیں وہ دیکھ کر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو بگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیاں اور سپر ہوئیں مگر کوئی نہ لگی وہ دہانے بجانب دریا روانہ ہوئے اور غار و غیمین جا کر پوشیدہ ہو رہے یہاں بھی چار گولیاں اونکے اور انکے خاندان کے سر پہ سے گئیں مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہو گیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اس قدر ہم لوگ اور بچے کیونکر بھاگے ہیں اور سپاہیوں کا مذکور ہے کہ اونہوں نے ایک میم اور اس کے چوٹ کی جان بچائی تھی اس طرح پرکہ اونہوں نے میم کو معہ بچوں کے ایک کوٹھی کی چھت پر بٹھادیا تھا اور جب تک مفسدین بنگلہ بنگلہ تلاش کرتے رہے اونہوں نے اونکو اسی مقام پر بٹھا کر چھت دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کر لوٹنے میں مصروف ہیں اور سوقت اونکو دہانے اتار کر مقام محفوظ پہنچا دیا اور وقت میں مفسدین کا کام سوائے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے اونکو مارا مارا صاحب نے بروز دوم روانہ اگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جا کر خبر دی کہ دریا میں فساد ہو گیا پھر جو سوار ہمراہی اون صاحب لوگوں کے تھے اونہوں نے کہا کہ ہم واپس جا سینگے اور اونکو دہان تنہا چھوڑ کر چلے گئے اس حالت غیر حفاظت میں وہ لوگ بجانب ملک راجہ گئے اور راجہ صاحب نے ازراہ مہربانی اپنے آدمی اونکے ساتھ تاباگرہ دیے مگر آدمی جو ہمراہ تھے سنا ہے کہ ایسے ہیڈات اور گستاخ تھے کہ اون سب صاحب کو بروقت اندیشہ اپنے قتل ہو نیکا دل میں آتا تھا اس واسطے کہ وہ سوار بجانب انکے بنگلہ جوشٹ انگیز دیکھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کر کے طعنہ و تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی اون صاحب کو تکی سے اول سوار ان کے دلیں ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب اگرہ میں موجود اور زندہ ہیں مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہر کوئی جانے ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ چند میم صاحب کا جسم بروقت بھاگنے کے غار ہائے فرار میں اور چلنے کے سنگ ریزوں پر کٹ گیا تھا اور قہر ہو گیا تھا

افسوس ویم صاحبان مفصلہ ریل جو متعلق بہ گوالیار کٹھنٹ کے تھے بسلا مت اگر سے اور ہوشنگ آباد میں پہنچنے نقشٹ ہمارا کٹڈ اور نقشٹ رائل اور نقشٹ میک دوکل اوکپتان کارٹر اوکپتان بیرسین اور ڈاکٹر ولسن اور ڈاکٹر سیلفینٹ اور بی بی برلٹن معہ بچہ اور بی بی ہارسن معہ تین بچے اور بی بی لیما کیڈ معہ چار بچے اور بی بی سیمین معہ سببیں اور دو سائیکل اور دو عورتیں اور تین بچے جیسا نام مذکور نہیں ہے

## کوہ منصور کی

بمجرور موصول ہونے خبر قتل موقعہ مقام میرٹھ وہاں خوف ہر ایک ساکن کوہ ہڈان کے دلیں پیدا ہوا جہاں اوڈھانڈے اور اور میم لوگ گھوڑوں پر سوار لباس خاگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ قلائل وغیرہ باجیات گرم میں رہتے تھے اور جانور ان خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب ملک ہوس حسین دوکان تھے ایک تو کھانا کھانا ایک آرام کر نیکاروان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ میں میم لوگ جا کر معہ ہوئیں اس وقت ایک عجیب عالم مکان مذکور میں تھا کہ کبھی کسی سپاہی آدمی نے نہ دیکھا تھا اور سپاہی اپنی اپنی میم لوگوں کا چکے وہ نوکر تھے سببیں

لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرتے تھے روز دوم یہ خوف کم ہو گیا خصوصاً دلیرانہ استقلال چندیم صاحب کو کسی سے جوا پڑا نہ تھا۔ کلب ہوس میں نہیں گئیں تھیں صاحب کما ٹنٹ بمقام لندہ پور ہر ایک نمبر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل میں لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعض متعجب کر آپس میں سرگوشی کرتے آئے۔ باقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھ کر ترقہ دار تھے اور آپس میں تخر اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال ایسا ہی عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اس طرح ہوا کہ بعد نواخت جب گھنٹے شام سپاہی معہ بندوق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اس وقت کے اونکی حد میں چلا جاوے تو اس سے اول پوچھتے تھے کہ کمان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے میں ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی میں نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والوں کے سوال کے جواب دینے میں کہ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہو گیا۔ کوہ منصوری کی دوسری حد پر پادوئی میڈک صاحب کے مدرسے لڑکوں کو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روز کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھ کر تمام شب پھرتے رہتے تھے اس میں شک نہیں کہ ان کو اس گشت و نہایت خوشی تھی مگر حکمران کا آرام جاتا رہا تھا اور کو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھوہ کوئی تین روز سختی اوشکا کر اپنے اپنے قدیم مکانوں میں واپس چلے گئے۔

انتیاط اور دیگر طرح کی عمل میں آئی کہ لنگر بازار اے کچہ فساد پر پا کرین تو اس کے اندفاع کے واسطے کارہ پور کو سپاہی کنوینینٹ ڈپو کی سب مسلح کیے گئے اور بازار میں اور دیگر مقامات لندہ پور و منصوری میں واسطے پہرہ کے تقسیم ہوئے صاحب لنگ بھی خوشی مستعد ہو کر شرب استونین گشت کرتے تھے ماسوائے اندیشہ عید و بقرعید کے اور کسی زندگی پر حکا اندیشہ سوسے انتظامی کا منصوری اور لندہ پور میں خواہ اور وہ اندیشہ بھی خفیف اور بے اصل تھا۔

## برہام پور

تاریخ یکم گشت گھاٹ سے وردہ پور نے حبش نقابی کاڑھیا اسلحہ فتن سپاہ سوار پیادہ مقام ہڈا کا ایک لکھو گیا سپاہ گورنر خشکی پر اگر تقسیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پرٹ کا صادر ہوا اسی اثنائیں جہاد باسے دھانی پر حکم کیا تھا کہ وہی اپنے متین مقابل میدان پرٹ کے لگا رکھیں بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ مذکور کے دونوں جانب سپاہ گور آگئی اور سوار مقابل میں تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھ دو سپاہ پیادہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور سواروں نے بھی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پرٹ پر لے لیے تو سپاہ گور کو حکم ہوا کہ اور ہتھیار جواوٹکی چھاونی میں اور بازار میں ہون دھکی تلاش کر کے آدین ان دونوں مقاموں سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بندوقوں میں جو سپاہ سے لگتی تھیں گویا بھری ہوئی تھیں اور بعض سپاہوں کے زمین میں سے ماسوائے کارتوس و خیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیاں برآمد ہوئیں۔

## مادہ پور

تاریخ دوم منی ہندوستانی میں پانچ ہزار منی ہندوستانی مقام نور پور جو ۱۰ میل کے فاصلے پر ہے

اس سے زیادہ مقام مادیو پور سے واقع ہے شب بوسہ کو بگڑنے لگا اور نمودار ہونے اپنے افسر کو قتل کیا اور شہر کو غارت کیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آئے ہیں دراصل خیبر غلط تھی کیونکہ جہاں تمام فوجی ہندوستانی ہیں بہتر اور ایک وضع تھا اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا ہم لوگ اور اڑیسہ کے آدھے کھنے کے عرصے میں طیارہ بوسے اور قریب شمال شمال مشرق میں بھی عام ہو گیا اور ایک ایک مکان میں بہت سے لوگ جمع کیے گئے گو گرمی روز بروز بشت تھی مگر میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک اور سیر سڑک کے مکان میں جو نصف صلیب میں کچھ آدنی سے تھا جمع ہو گئے اور وقت شام پہنچی اور سیر سب وبانے روانہ ہو کر بارہ گور اس پور مقام امرت سرور دہوئے

اور ہر شاہی واسطہ مقامی مفسدین کے عمل میں آئیں اور وہ تھیں

اگر کیونکہ انہیں کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلے کے تصور ہوا اور دو گنہ تو ہیں جو صرف دیر اور تھیں اور کا آمد و تحویل کا خیانت سے لالہ بالا خانہ مقام مذکور پر چھپائی گئیں اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختوں سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالا خانہ پر بوسے کی چادرین کھڑی کی گئیں کہ محافلین کی حفاظت کریں اور طور قلعہ داری کا عمل میں آیا اس مقام میں جا بجا گارہاے مضبوطی و نفاذ ان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑ کر شکیلوں قریب کو میں سے ملے آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک شہر و باتیں ہفتہ کی جاری رہا بعد ازاں چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع میں نظر نہ آئی ہمارے گرم جوشی اور شجاعت کم ہو گئی اور شب کو اور ٹھکانے ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک خبر معلوم ہوئی اسلئے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

انیت مادیو پور کی ایک مرتبہ ہر بیعت فساد سیا لکوٹ کے تھل پہنچے ہوئی تھی مفسدین مذکورین نے یہ آمادہ کیا تھا کہ مقام مذکور میں آئیں بلکہ اکثر لوگ ان کے پیچھے بازار میں آئے تھے مگر مجلس صاحب نے کہ ہر بیعت چاہئے اور ان کے تعاقب میں آکر ان کو مار کر دہانے نکال دیا

## کوہ نینی تال

بعض شخصوں نے خیال کیا تھا کہ مثال فساد شہر ضروری اس کوہ پر کچھ فساد نہ ہو گا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گزر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہو گیا اور یہاں بھی باشندہ و کولانڈیشہ جان پیدا ہوا باعث اس کا یہ تھا کہ ایک چٹھی مزدوری کپتان رانری صاحب کے پاس اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنگو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آتے تھے اور دیا کچھ کو کہ بقا حصدہ میل دامن کوہ سے جاری ہے اور حسین ترانی بھی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر سب میم صاحب کو گورنر کوہ الموٹا کیا یہ اندیشہ فساد آخراہہ اگست میں پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت میں آگئی اور میم لوگ دایس میں آکر بطور سابق جا گرین ہوئیں

شاہ آئندہ یعنی ماسٹر لیک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگوں کو پھر اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولیٰ خان مہتین ہزار سپاہ کے کنڈہ دریائے کچا پر پہنچا ہے اس پر کچا سپاہی گورکھ سیر کر دگی کپتان ملول صاحب اور لکھنوی حسین صاحب معہ تمام سواران غیر انجمن جو میراہہ عمدہ دامن بریلی آئے تھے سیر کر دگی ان سائن سپر صاحب بمقام بلو دانی جو براہ بریلی واقع ہے





غیر ملکان تھا اور سپاہ پیادہ نے دشمنوں کا تعاقب وہاں تک کیا جہاں تک اونے ہو سکا

## ملتان

بوقت آنے پر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیوں نے سکندریہ صاحب کے سواروں سے سازش کرنی شروع کر دی اور انہوں نے بہتر چاہا کہ ان کے شامل ہونے سے سواروں نے یہ سب حال حکم و کاست اپنے کمانڈنگ آفسروں کے گوش گزار کیا اور انہوں نے حکم دیا کہ ایک کمپنی سب عمدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندریہ صاحب کے جمع ہو اس کمپنی میں مقدمہ کار توس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیوں کو جو بی سچا دیا گیا کہ یہ کار توس دوسری میں جو تیس برس سے وہ لوگ رہتے ہیں اور ان سب کے فہم میں بھی آگیا اور سب راہی رہنما رخصت ہو گئے۔ بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور انہوں نے دریافت کیا گیا کہ ان کو کچھ عذران کار توس میں باقی بچا نہیں کہنے عذر پیش کیا مگر طرح کی تبریر عمل میں آئی کہ ناگہانی فساد سے بھی کچھ اندیشہ باقی رہا خزانہ قلعہ میں بھیجا گیا اور توپخانہ بھی قلعہ ہی میں رکھا گیا جو پورے پلٹن پولس کے تھے ان کو حکم ہوا کہ قلعہ میں جا کر اپنی چھاؤنی میں رہیں سواران پولس بھی جو باہر تعینات تھے وہ بھی ملتان میں طلب ہو گئے۔

شروع ماہ اگست میں ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ نے کچھ کچھ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اور رسالہ غیر آئین اب تک تک حلال اور جادہ اطاعت میں مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان میں وارد ہوئے تو نو رجمنٹ ہندوستانیوں کو بلا لینی ۶۲ اور ۶۹ کے ہتھیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی ۶۰ رجمنٹ کے توپ سے اوڑھائے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہو گیا تھا کہ دو نو رجمنٹ ہندوستانیوں کو بلا لے کر ارادہ مصمم کیا تھا کہ فساد کر کے ہر ایک انگریز کو قتل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالبعی سے ایسا نہ ہونے پایا۔

ایک قلعہ نگار باقی ماندہ حال اس مقام کا اس طرح پر بیان کرتا ہے کہ جب ملازمین درسی واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل میں آئین تو یہ بھی لکھا توں پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بھاگ کر گھاٹ پر آوے یا بد وقت استفسار سبب معقول واسطے عبور کیا کے بتلائے سکے تو اس کو گرفتار کرو آب تباریخ ۱۰ جون کچھ علامات فساد کے رجمنٹ ۶۲ اور ۶۹ سے نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ ان کے ہتھیار چھین لینے چاہیے اور میجر جیمز لین صاحب کمانڈنگ ہندوستانیوں نے ایسی خوبی اور اسلوب سے ان کے اسلحہ لے لیے کہ ایک قطرہ خون بھی نکلنا جب ان دونوں رجمنٹوں کے ہتھیار لے لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق تو پنجاب اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تھیں جب آخر تم ہو چکا تو انہوں نے یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی دروی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع دی میر گورہ کے صوبہ دار میجر ناہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل میں اس کی تحقیقات ہو کر جرم ثبوت اور سپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش میں روبرو سب سپاہیوں کے توپ سے اوڑھ دیا گیا اور کئی سپاہی غریب ان رجمنٹوں کے اسلحہ اوڑھائے گئے۔

ماہ ستمبر اقوام خانہ بدوشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تھے کچھ فساد کیا اور انہوں نے تحصیل ٹریا اور تھانہ کانولیا

چند دیگر مقامات پولس پر جو راستہ ملتان و میان مقامات و درجی لوگوں کے واقع تھے مل کر کیا میان سے تین دستہ فوج  
بسرکردگی بھجی حسین صاحب اور کپتان حسن صاحب اور کپتان بدوسکن صاحب روانہ ہوئے اور بتاریخ ۱۲۔ سرکشوں کو شکست فاش دیا  
اور انکا اسیرانہ نجات نقصان جان پہاڑی گرناری جانب بھی پہیلی صاحب کسٹریٹسٹ گورہ کام آئے اور کئے ہوائیوں نے  
اور کو چھوڑ دیا تھا اور وہ تھرا لڑکر مر گئے ایک بے ہوشی اس واردات کے کپتان حسن صاحب دستہ حسین سوار اور تازا پیدا کر  
مفسدین بمقام جلیہ حملہ آور ہوئے تھے اور انکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخر کار تاب لاکر مفسد فرار ہوئے اور مقام  
جلیہ قلعہ فتح مسج صاحب میں آگیا جسے ان اقوام کے ایک اور قوم نے جو بنام کمرل مشہور تھے بسر کردگی احمد خان  
کے فساد پر کیا تھا لڑکچہ فوج ہوتے اور کپتان سے واپس گئی اور احمد خان گرفتار ہو کر قتل ہوا اور اسے گرفتار ہوئے ہی  
تمام قوطق شہر پر چھا لگئی اور پھر گروہوں نے اپنے تئیں سپرد اولیاء دولت سرکار کر دیا

## فیروز پور

بتاریخ ۳۱ مارچ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد و پھر پھونکی کہ ہم اور ہر جہت آمادہ فساد ہیں اسلئے تمام میہ لوگوں کو اور  
عیسائی عورتوں کو ہدایت ہوئی کہ میگزین میں جیسے گروہ فتنہ وغیرہ طیار کی گئی ہے جا کر رہیں اور دونوں جہتوں کے نکرہ بالا اور سائیکل  
غیر آئین کی اپنے اپنے میدان پر پٹ پر پٹ ہوئی

رسالہ تغیل دیوار سنیل کے نصیب کیا گیا اور ہر جہت ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاؤنی گورہ جا کر قیام کریں اور  
ہم جہت ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جا کر مقیم ہوں مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہنچے تو اونہوں نے  
دبان لٹ کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی ہندو قہیں بہر کر بجانب بگڑین پلٹ پڑے اور دبان جا کر شمالی و مشرقی پنج  
میگزین پر جا کر کھڑے ہوئے اور دلیمن فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر میں تھی کہ کہیں ہر جہت نے جو میگزین  
کے ہندو قہینات تھے انکو اطلاع دی کہ اوس برج میں رسی اور زینہ موجود تھے جیسے شخصوں نے یہ سامان مفسدین کے  
پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر اب کی دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے یہاں یہ بھی بیان کرنا چاہیے  
کہ قبل از پرٹ کے ایک کہنی گورہ ۶۱ جہت شاہی قبل از کچ کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین میں واسطے برلے کہنی  
۷۰ ہر جہت نے بھان تھینات تھی روانہ ہوئے تھے اور اگر انکی ہوشیاری مہم ہوئی تو مقام فیروز پور کچھ عرصے کے واسطے  
ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین میں گھس گئے اونہوں نے خوب شور و غل کیا اور اوس  
دروازے کی طرف روانہ ہوئے حسین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ جہت شاہی نے  
انکو روک دیا تھے نکال دیا اسطور پر کہ سب ایک مرتبہ اوپر ہندو قہیں سرکین جنگی گویا تھے قریب باہر مفسد مارے گئے اسکی بعد  
وہ دہانے بھاگ نکلے اس چکاہ میں کرنل رٹنڈ صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اس کے بعد بجانب غرب  
اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب چا کر ایں مگر اس میں بھی اونہوں نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ جہت شاہی نے  
انکو ہر جگہ سے نکال دیا آخر کار مفسد دیوار پر سے باہر کوچ پانڈے اور گورہ سپاہی نے انکو مارا کٹھن کر نیچے گرا دیا فوج قلعہ دیکھی  
ملک کو دیکھنی اور سپاہ گورہ ۶۱ جہت کی اور دونوں میں زیر حکم فٹنٹ انچلو صاحب کو آئین اب جو کہیں ہر جہت ہندوستانی کی ۱۲

فلے میں کئی اونٹ بھی علامات فساد کے ظاہر ہوئے یعنی اونٹوں نے ایک روز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بہر فی شروع کیں مگر انھیں انچلو صاحب نے اپنی دونوں توپیں اونکی جانب درست کیں اور وہیں گراں بہر نکال حکم دیا اس بعد سے ۶ جمیٹ شاہی اونکے ہتھیار چھین لئے اور اونکو فلے سے باہر کر دیا ہم جمیٹ ہندوستانی بجاں برف خانہ رزان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اٹھا لیا اور قبرستان میں جو تھل قبرستان انگریزان واقع ہے لجا کڑاں دیا شب کو قریب دو سو مفسد واپس چھاؤنی میں آئی اور نزل میں بنیں زمین سپاہی کچا ہو کر آگ لگانے میں مشغول ہوئے کئی گڑھا گھر پر ڈسٹ کا اور کئی رومن کتھلک کا جلا دیا اور سطح دھالی ہسپتال اور ۶ جمیٹ شاہی کا مس کوٹ گھر اور لیار گھر اور بنگلہ باسے افسران اور پاڈہاسٹر کا بنگلہ اور کپتان بلوم فیڈ صاحب اور کپتان سیلنڈ صاحب کا اور میجر یاروی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور انھیں بیکر صاحب کا بنگلہ جلا دیا اور باندہ صاحب کا بنگلہ مساکر دیا اور بلوٹ صاحب کا مکان توڑ ڈالا انھیں کینڈی صاحب کا بنگلہ جلا دیا غرض کہ کل انھیں جلا کر خاک کر دیے اس آتش زدگی میں کئی اونکو منع نکلیا اور نہ کوئی اونکے پر رو آیا مگر جب گڑھا گھر میں کتھلک کا جلانا شروع کیا میوس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اونکے مرنے سے سب خائف اور خوف زدہ ہو گئے روز دوم مفسدین نے ٹھکانا مکانات افسران کا شروع کیا مگر ایک دستہ ۱۶ جمیٹ شاہی اور ہم ساڑھ تین آکر اونکو نکال دیا اور چنڈاؤنکے آدمیوں کو مار دیا

قریب سات بجے صبح کے اوسی روز بدین اندیشہ کہ میگنیز ۴ اور ۵ جمیٹ کا مفسدین کے ہاتھ نہ لگ جاوے تو بچانے دونوں سے دو توپیں طلب ہوئیں اور دو گولی اوسین ماری کہ وہ سب میگنیز اور لگیا اوسی روز ۵ جمیٹ کے ہتھیار چھین لئے اور مفسدین ۵ جمیٹ ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اور شہزادے تین سپرد سرکار کر دیا۔ ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین صدر بانا شہر فیروز پور میں چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ جو میجر پارسدین صاحب نے خاص کر واسطے شہر کے بہر قی کی تھی شہر میں تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ مع عیال و اطفال کے میگنیز میں آگئے صرف کوٹ صاحب اور میوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانوں میں رہے مگر اونٹوں نے اپنے مکانوں کی سب طرح مضبوطی کر لی تھی اور سوداگران پاری نے بھی اپنے مکانوں کو خوب مضبوط کر لیا تھا اور وہ بھی میگنیز وغیرہ میں نہ آئے

سیان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ سالہ دہم نے اور اون سواروں نے جنکو میجر پارسدین صاحب نے بہر قی کیا تھا بہت کار نمایاں کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفا کشی برکیدی رائس صاحب اور میجر پارسدین صاحب اور کپتان پولیس صاحب اور کپتان مسن صاحب اور کپتان مر صاحب کے مع جنرل کورنلٹ صاحب کے ویل پانڈاؤ مفسدین کے مستحق تعزیت اور توصیف کے ہیں

ایک روز رپورٹ سے حال ۵ جمیٹ ہندوستانی کا سطح واضح ہوتا ہے کہ تباہی ۱۳ ماہ مئی ۵ جمیٹ کو حکم ہوا تھا کہ وہ چھاؤنی سے کوچ کر کے بقا صلا ایک میں شکر کلان پر قیام کریں بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی باقاعدہ تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سوا کے کوٹ کے لین میں چھوڑ گئے اور بوقت وارد ہوئے

مقام مقصود پر اپنے کاروبار شب بامشب میں مشغول ہوئے اور درباب سوخت کرنے چھڑا دیے اور انہوں نے اپنے گھر کو آگ لگا کر سیکنین جھبٹ کا اوڑا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچھ جاوہ استقلال سے عالمہ ہونے کو تھے گریہ و زاریوں نے یہ سنا کہ وہ اتنے حکم صاحب ریگیزیر عمل میں آیا ہے وہ پرتھوئم ہو گئے اور اپنے خیر و غیرہ نصب کرنے کے مقصود سے عرصہ کے بعد ریگیزیر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکاری ہے کہ ساری جھبٹ اپنے ہتھیار دیو یہ سن کر البتہ سب سپاہی شامل ہوئے اور آپس میں سرگوشی کرنے لگے بعد ازیں کمان افسر لاٹ کپنی نے اپنے سپاہیوں کو واسطہ حوالہ کر دینے اسلحہ کے کہا اور تباہی کپنی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتھیار سب پر دو کر دیے ایک لکھ لکھ کر دے پاتا تھا کہ صاحب کمانیر کو دے دوبارہ اوکو اسلحہ حوالہ کر دیے اور اوکو ریگیزیر صاحب کے منگے پر لیکیا دیا ان ہی سب سپاہیوں نے حسب حکم ہتھیار حوالہ کر دیے اور موافق حکم کے اپنی چھاو فی میں گئے اور ان کے افسر بھی اوکو ساتھ لے کر گئے بہت عرصہ ان کو چھاو فی میں وارد ہوئے گئے گزرا تھا کہ تمام چھاو فی ۱۱ جھبٹ شاہی اور سوار اور تو پچانہ سی بہر گئی یہ جو تباہی قبہ ۴۴ جھبٹ ہندوستانی جنہوں نے فتح چھاو فی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیانہ جھبٹ ۴۴ جو اپنے مقام پر تھے خبر دی کہ لاٹ کپنی قتل ہو گئی اور اس کے ہندوستانی افسر کو خوج گوہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گھبرا گئے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اٹھا لیے اور انہیں سے قریب دو سو پچاس یاد و نو تشر سپاہیوں کے وہاں سے دوڑ پڑے اور تباہی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو منگے ریگیزیر صاحب گئے اور اپنے ہتھیار حوالہ کر کے اپنی چھاو فی میں واپس گئے بعد ازیں اوکو طریق اور رویہ مثال سپاہیانہ فیک وضع رہا اور کثرت و نہیں کے کارکن

موجود ہیں

تاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۴۷ء سپاہ ۴۴ جھبٹ ہندوستانی کے جنہیں نو سوار اور ۱۱ حوالہ دار اور ۱۱ سپاہی تھے ہتھیار چھین لیے بعد ازاں پورے وقت کو گھنٹہ صبح ایک بار ۱۱ جھبٹ شاہی کا جنگی پردہ جانب تین میں توپیں رکھی گئیں تھیں اور ایک دستہ سواران رسالہ سوم میدان میں آئے اور قسیدین ۴۴ جھبٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوئے بجانب راست جانی گئی اور ۴۴ جھبٹ ہندوستانی بجانب چپ کھڑی ہوئی اس طرح سے تین منٹ ایک منٹ کی بنائے بعد تو پچانہ حرکت میں آیا من بعد لفٹ ہو گئے صاحب کو اڑا ہوا ۴۴ جھبٹ کے آگے بڑھ کر اور رور ۴۴ جھبٹ کے کھڑے ہو کر آواز بلند و زبان صاف اور با محاورہ اردو میں حکم صدر سنایا اور ۴۴ جھبٹ کو یہ حکم سنایا گیا بعد ازاں سپاہیانہ ۴۴ جھبٹ کو جو مقصد ہو گئے تھے حکم ہوا کہ سید ہے ہو کر چھاو فی سے باہر چلے جاویں اور توپیں اور دستہ رسالہ ۴۴ جھبٹ کے ہمراہ ہوا

ایسی تا بعد ازیں اور تک حلالی دیکھ کر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جس نے سوکت ایسا کارنمایاں کیا یعنی قسیدین کو باہر نکالا اور آپ جاوہ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد معروف ہو جاو گیا اگر ایسا ہی ہو یعنی چند عرصہ کے بعد ہی سوار گزرتے ہو کر قسیدین میں شامل ہوا

رسالہ ۴۴ جھبٹ کے بھی آخر کار پیروی اپنے بھائی قسیدین کی کی اور نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی ساتویں وادی کو



مار فراری ہوئے کل کے روڑ گورہ لوگوں کو اور خصوصاً گولندازوں کو کھانے پر دیکھا اور اس موقع کو مفید تصور کر کے یہ سارا کچا کھانا  
توپوں پر لگا اور جو دوا ایک گورے وہاں تھے اوکو قتل کیا لیکن جو جزوی سپاہی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی کی وہاں موجود تھے حال  
فساد کا دیکھ کر مفسدین پہلے آدھ ہوئے اور توپیں اونے حصے میں لیں اور اشارات اطلالی وہی فساد ظاہر کیے اس پر توپیں  
میگنرین کی سر جوئی شروع ہوئیں اور گراب اور کانٹر لوگوں سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ لاکر  
رو بھرا لاکڑ اور جو گھوڑا اونکو ملا وہ سپر سوار ہو کر بھاگے راستے میں جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اوکو قتل کیا اور  
تمام شہر میں منتشر ہو گئے مین نے سنا ہے کہ صاحب برکٹ ریڈ اور دوا ایک اور فسر مشعل مفسدین سے جان بہوٹو جو سوان  
مفسد کہ گھوڑوں کے جدا ہو گئے تھے جہاں کچھ بھی بپاہ کی صورت دیکھی وہاں پرتواری ہوئے لیکن سپاہ فیوز لیر اور بتم جیٹ  
پیادگان پنجابی نے اونکو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا بعد از پاک کرنے بازار نکلیے ارادہ ہوا کہ اونکی چھاو فی کی تلاشی کرنی چاہیے  
اور قبل از انکہ وہ وہاں پہنچیں دیکھتے کیا مین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایک سو پچاس یا ایک سو انتالیس سوار لگا اپنی ہیٹ پر برفا صلہ  
قریب دو سو بیس یا دو سو پچاس قزم کے رو برو چھاو فی کے بارام تمام بلاو سو سو یا دغذغہ گشت کرتے ہیں اور تھوڑے عرصے کے  
بعد ایک مرتبہ اپنی تلوار اونکو چکارتے ہیں افسوس کہ ایسے موقع پر توپیں نہ آئیں ورنہ سب قتل ہوتے باعث نہ پہنچنے تو پونچھایا نہ گیا  
کو سائیس درانی موجود تھے اونہوں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اس واسطے توپیں موقع پر نہ پہنچیں اب وہ سائیس غمہ سب  
قید مین اور قین کہ اپنے کیر کردار کو مہیدہ کو پہنچیں گے

می شوار صاحب متعلقہ شکر آہنی کی جٹی سے مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۳ یا ۴ سوار اول لکھ توپوں پر اور توپخانے کے مقام گار دو واصل ہیں جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوئے  
اونہوں نے اول ہی بندو تو کو جو گا د توپخانہ کی تھیں لے لیا اور من بعد ارادہ قبضہ کرنے تو پونچھایا کہ توپیں لیکر چھاو فی گورہ پر سر کرنی  
شروع کریں بلکہ ایک دو توپوں پر ہاتھ بھی لگایا تھا اس عرصے میں گولندازان گورہ جو بارک متعلقہ میں کھانا کھاتے تھے اور گا رو  
پونچھے اور اونکی لگ لگ کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپیں مفسدین کے حصے میں کر اور  
سر کرنی شروع کیں مفسدین توپیں چھوڑ کر اپنے گھوڑوں کی جانب جو رو برو سے توپخانے کے کھڑے تھے بھاگ گئے۔  
اول جسے مفسدین پگولی ماری تھی ایک گورہ بھی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تھا اور جو بکیر رجمنٹ بارک متعلقہ میں قیام پذیر تھی  
اس واسطے ہی اول توپخانے کی لگ لگ کو پونچھے تھے کیونکہ بارک سے بھلے ہی اونہوں نے فیروزی بندو تو کو کا مفسدین پر کیا اور  
بعد از ان توپوں پر گورے

سپاہ فیوز لیر بغور سننے خبر کے اپنی بارک سے بھاگے گا رو کی بارک دوسرے چھاو فی پر تھی اس واسطے جب تک وہ پہنچے  
اور وقت تک توپیں مفسدین سے گولندازوں نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لین تھیں  
بیچ ثقاہب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیاں پتول سے ہوئی تھے اگرچہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے تھے مگر تاہم  
توجہ یہ ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پتول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیکر موقع فساد دیکھے علامات فساد کی ظاہر  
ہوئیں تھیں بیان بھی وہی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئیں تھیں اور اگر حکام اونکا تذکر کرتے یا اونکی تحقیقات کرتے

جیاد فی رسا گود ہم میں شب کو قبل از فساد کچھ نکل اور آواز یہ باہر کا وہی غیر وقت سماعت میں آئی تھیں اور گھوڑی صطل سے  
 باہر معلوم ہوتے تھے اب اس کا سبب معلوم ہوا کہ اوس شب کو عورت سپاہیان فیروز پور سے روانہ کی گئی تھیں  
 چند سواران جو نہک حلال اور باونا مشہور تھے اونکو قلعے میں لایا تھا کہ اونکی بیان کچھ کل شب کو اونکے ہی صاحب افسروں نے  
 اونکی خست کرائی اور جب وہ دروازے کے باہر جاتے تھے تو چند سواروں کے بستروں میں سے چند تھپتول گر پڑی اور  
 گورون نے اونٹھائی اسکی اطلاع ساجن گورہ نے اپنے افسر کو کی اور صاحب افسر نے اونکو حکم دیا کہ تم ان پستولوں کے ذمہ دار ہو۔  
 ایک قلعہ نگار احوال بلوہ رسالہ ہم کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ تاریخ ۱۱ ماہ جولائی کچھ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے جو اسباب  
 نہک حلال اور وفادار تھا اور جسے فساد جہٹا سے مذکورہ بالا میں کیسے کیسے کارہائے نمایاں کیے تھے ظاہر ہو رہا اسی سبب سے  
 اونکے ہتھیار چھین گئے سواروں نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلواریں دسے دین اور ہمیں سبب کچھ ضرورت تیار  
 سخت اور درشت کی نہوئی کچھ عرصے بعد یعنی تاریخ ۲۰ ماہ اگست سواروں نے اختیار ہو کر متعدد حرکات مفیدانہ ہوئے  
 اونہوں نے اس تاریخ تو بچانہ کپتان جوڈرک صاحب پر بدین خیال حملہ کیا کہ اوسکو قبضے میں کر لیں اور قلعہ پر گوسے اور وہاں جو  
 گورہ سنتری پہرے پر تھے اونکو قتل کیا اور دو توپیں قبضے میں لاکر ان کا بیج بجا بن چھاوئی گورہ جو اوسوقت کھانے پر تھے بھی  
 فیروز پور کیا گورہ فوراً اونٹھکڑے ہوئے اور مفسدین پر حملہ آور ہوئے اسی عرصے میں ۱۱ محبت شاہی بھی ہوئی ہوئی  
 اور سب مفسدین کو وہاں سے مار کر بگاڑا اور وہی کفریہ جو وہاں آگئے تھے اونکو تعاقب مفسدین کا حکم ہوا اور تو بچانہ  
 میگزین بھی بخلاف مفسدین کام میں آیا اور اسے نکلے گورہ نے اکثر سوار اور گھوڑے سرکاری مارے گئے قریب دو سو گھوڑے  
 سوار اونکو سلائے اور چھوڑ کر بھاگے راستے میں بسن صاحب ڈاکٹر اسپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اونکے رو برو آتا  
 تھا گورہ اپنی موت کے سامنے آگیا تھا چار سوار بجا بن چھلنا نہ روانہ ہوئے تاکہ قیدیوں کو نہ مار کرین مگر جو سکھ سوچ کئی محبت کو وہاں  
 موجود تھے اونہوں نے بام نہوئے دیا بلکہ ایک شخص کو اونہیں سے گرفتار بھی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب کا  
 بہرہ یعنی کمار تھا اس بنگالے میں بجا پارسدین صاحب بہت مشغول اور مصروف تھے صاحب مصوف اول لین سواران میں گئے  
 بعد ان جہان جہان سیم لوگ اور بچے تھے اونکو جا کر دیکھا پھر چھلنا نے میں گئے اور وہاں گارڈ وغیرہ کا سب بندوبست کر  
 مقام کچری کو گئے بعد ان جو کپتان سیلین صاحب نے نئی بہرتی کی تھی اوسکی افسری لیکر تعاقب مفسدان میں روانہ ہوئے  
 مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سواران کا غیر ممکن تھا اس واسطے اونکو چوڑ کر سواران ہمارا چھٹاالہ لیکر اونکے تعاقب میں گئے  
 اور چونکہ اونکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے مفہ بن کر نہ تھی لہذا وہ اسطرح پر اونکے تعاقب میں رہے  
 کہ اونکی حرکات دیکھتے جاتے تھے اور ہاؤنکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اس سے غرض یہ تھی کہ جب اور کاک  
 آورے تو مفسدین کی تلاش نہ کرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جا کر مفسدین جنگل غمرہ میں منتشر ہو کر بجا بن چھلنا  
 بھاگ گئے اور اسطرح صاحب مدوح کی نظر سے غائب ہو گئے اور توپیں جو وہاں پہنچی تھیں اونسے بھی کچھ فائدہ مترتب نہوا  
 تعاقب مفسدین کا موضع جالیوا لنگ کیا گیا یہ مقام، میل کے فاصلے پر چھاوئی سے ہے اور بیان بچال اس کے آگے جانا

لے سو رہے اونکی چوری ہونے کی وجہ سے سواروں نے دیکھا کہ اب اونکے تعاقب میں کوئی نہیں ہے پھر صبح ہو کر آئین نشاۃ  
رسا لوگے بکانب دہلی روانہ ہوئے

وقائع نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر سونا نظامی افسر فوج کی طور میں آئی ورنہ اس قدر فساد بھی نہ ہوتا بد انتظامیوں کا مفصل  
حال لکھنا اور اس صاحب تک جرم کو پہونچانا جو سین اہل کار پر از تھا مناسب نہیں اس واسطے اتنا ہی بیان لکھنا کافی  
کہ بریگیڈ پرائس صاحب کار فوج سے موقوف ہو گئی

اس مقام پر چونکہ میرزا سید صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہے اس واسطے بدانتست راقم اگرچہ مختصر حال  
صاحب موصوف کا بیان دیج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اس واسطے لکھتا ہوں کہ یہ صاحب قبل از فساد دہلی شہر  
گوگرہ کے تھے اور وہاں سے رخصت ولایت جاتے تھے لیکن مقام فیروز پور اس خیال سے تشریف لائے تھے کہ یہاں سے  
بسواری کشتی دریائے ستلج کا سفر کر کے سندھ کو تشریف لیا دیں اور وہاں سے براہ بھی ولایت جا دیں مگر ہنوز بدانتست کشتی  
سواری کا نہوا تھا کہ فساد دہلی اور میرٹھ میں شروع ہو گیا اسکا حال سنکر صاحب مدوح کو جوش شجاعت دلین آیا اور خود ہی  
اس مضمون کی لکھکر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت نہ جاؤ گے چونکہ اونکی درخواست جوس نے  
تھی اس واسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروز پور میں رہے اور وہاں ایسے ایسے کاربائے نمایاں اور مظلومین  
آئے کہ مستوجب تحسین و افرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوئے

## روہنی

تاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قرب نواخت نو گندہ شہر میرٹھ دو لڈ صاحب کمانڈنٹ رسالہ عجم اپنے نیگلے کے حاطے  
میں ستر نورمن لیلی صاحب امین اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کے چائے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دہونی لگائے ہوئے  
اور تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے انکے پاس آئے اور ایک تہ مارنا شروع کیا

ستر نورمن لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹھے تھے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازاں  
کئی اور زخم اونکو لگے میرٹھ دو لڈ صاحب کے بھی زخم لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر اور  
دوسرا زانو پہ لگا مگر ان دونوں صاحبوں نے کرسیاں آگے کر لیں اور اپنے تئیں بچاتے ہوئے اونکو دروازے سے باہر کر ڈال دیا  
ستر نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخم لگے کہ وہ آدھ گندہ بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو مجس  
میرٹھ دو لڈ صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے

تاریخ ۱۲ ماہ حال لفٹنٹ ستر نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے نیگلے پر جائے  
پیچھے آئے قریب ہاؤ گھنٹہ نو میں باقی تھا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اس واسطے اوٹھے کہ نیگلے میں جا کر گندہ کو کچلی لگا دی کہ یکایک  
اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی میں صدا سے پاگوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے میں یہ سنکر  
اوٹھنے ہی کو تھا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اور اسکے بعد میں نے کرسی اوٹھائی اور اس سے اوٹھ کر زخم جو مجھ پر مارے تھے  
میرے اوپر کرسی سے ایسا دھچکا لگا کہ وہ متوحش ہو کر بھاگا اور اس کے پیچھے باقی ماندہ آدمی بھی بھاگ گئے

مین خون گمین گرونا ہوا لنگے کی طرف پلا کہ زخم و خون اور اکثر گزشت صاحب میرے پیچھے آئے مین نے دیکھا کہ اکثر صاحب کو روز زخم پیچھے ہمیں گئے مین ایک بازو پر اور دوسرے پر اس کے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر زخم مین پڑا ہوا ہے اور سکواول ہی زخم کاری لگا ہوا کہ جیسا سبب وہ شک کے بل زمین پر گر تھا کیونکہ بعد از ان قینے زخم لگے تھے سب زخم پیچھے اور ایک ایسا تھوڑا تھا کہ پتہ نکات کر شش کو زخمی کر کے استخوان سینہ تک پہنچا تھا اور کئی زخم سر پر لگے تھے مگر اسے اس ہوش میں تھے اور جب مین اور بکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے میک دو ملدا طرح پر مرنا پڑا سخت ہے اور کہ باہر سے میری زخمی اور بکے تمہارا کیا حال ہو گا مین نے اون سے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہیں اب تم کیسے فکر کرو تمہاری بی بی اور بچے کے واسطے جقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر اونہوں نے خدا کا نام لیا اور اس کے نام کا ورد تمام واپسین رکھا میرے پیونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہا

یہ شب تاریخی اور مہتاب بھی طلوع نہیں ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ سرد امزاد سے ہمارے بار تک آگے و عقب تک ہوا کہ کچھ خبر نہ ہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چھوٹے یکبارگی ہم پر حملہ ہوا اور کچھ شور و غل بھی ہوا تھا اور کوئی ایک منٹ مین یہ واقعہ ختم بھی ہو چکا تھا کہ کیا اسکی خبر نہ ہوئی بلکہ ہمارے نوکر تک بھی اب سوچ تک اس واقعے سے خبر نہ ہوئے جب تک ہم اون کے سامنے خون آلودہ نہ گئے اور جب اونہوں نے یہ حال دیکھا تو دیا گھبراہٹ کہ کسی مین جرات اتنی نہ تھی کہ چھاو فی مین جا کر سب حدیث کو با جقدر سپاہی اوس چھاو فی مین موجود تھے اونکو حکم طیاری کا دیوے

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جھکا پڑے تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جانے لگے اور اس حرکت کو نہایت بیان کرنے لگے

سبب تاریکی شب کے کچھ سرخ اور حرامز اور کھانا ملا چند سوار لگے کہ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر وہاں سب طلوع امن تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد انفنت کو صاحب کا بڑا ایک کوسہ ۳۳ حبث ہندوستانی و سپاس سپاہیوں کے آکر ارد ہوئے مگر مین نے اونکو کہا کہ تم واپس جا کر اپنے مقام پر ہوشیار ہو میرے پاس جو سو جوان مین وہ بقول اعلیٰ ہوا کہ جقدر ہندو آویگے اونکے تدارک کے واسطے بہت ہیں

اکثر گزشت صاحب کہتے ہیں کہ ہم دونوں کو مین مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہیں لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپڑی کی اوپر کی ٹیسی کٹ گئی تھی اور وہ تھوڑی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھے زیادہ نہیں لکھا جاتا کہ صنعت طاری ہو یا ہا ہا اور یا تھ مین لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنہوں نے ہکو زخمی کیا اونکی صورت سپاہیوں کی سی تھی مگر وہی نہ تھی ان مین نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر مین بھرتے ہیں اور اقوام ہندو متل کا ذکر کیا کرتے ہیں اور غالب سپہک اور جنہوں نے یہ تصور کیا ہوگا اگر افسران انگریزی کو ہم باڈالین کے تو قینے سپاہی اوس کے مین وہ سب پھیل ہو گئے ہم مین شامل ہو گئے اور اگر شامل نہ ہو گئے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام برقت لڑائی کر سکیں گے جو سرکردگی افسران مذکور کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب اور مین دونوں کی قدرت سے بچو وہ کوئی صورت بچے کی نہ تھی مجھے نہیں معلوم ہوتا



کر دینے کو واسطے بھاگ گئے کیونکہ ہم تو اس حالت مجبوری اور بیکسی میں تھے پھر ان کا سہکانے والا سوائے حفاظت نہیں تھا اور کون تھا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور اسکی تلواریں لیکھیں سب صاف تھیں اور کسی پر کوئی دیکھ نہ سکتا تھا آخر ہار دینے کو آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گئی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ سالہ پنجم کے تھے باعث ان کے اس حرکت تمیمی کا ایک نامعلوم ہندو

## حصار

تاریخ ۱۲۔ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہاں نہ پہونچی جسکے باعث خیالات چند و چند ساکنین کو دل میں گھڑ سے گھڑاصل باعث کسیکے خلیفہ میں نہ آتا تاریخ ۱۳ خیر ہند میں آئی کہ مفسدین نے بلوہ کر کے شہر دہلی پر قبضہ کر لیا اور انگریزوں اور دیگر عیسائیوں کو قتل کیا یہ خبر سنکر ڈیڑہ برن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اٹھوا کر قلعہ میں چھپا دیا اور آپ مع عیال و اطفال بھاڑ دیو مگر یہ صاحب سے جہاں در رہتے تھے قلعہ میں نقل کر کے برابر میلہ صاحب کو رہنے لگے نہ نہ پھر سوچا ان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ بارڈیل صاحب جیٹن سپاہ ہریانہ میں صاحب کے ڈیڑہ برن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اور انھی سپاہی ہانسی سے واسطے ملک کے آئے اور جو ہنہار نواب داوری بسر کردی شیخ نوجوان کے ساتھ آئے تھے انکو باغ میں جگہ دی اور بیس سو نو بھرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارڈ پھیری تحصیل اور کچہری صاحب کلکٹر میں تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوئی توجہ قبل از نثار پٹنہ یہ روز تک نو سپاہی اور چار سیونین سے کہنے کچھ علامت فساد کی ظاہر نہ کی اور یہ ب آدمی اندر قلعہ کو بلایا گیا حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے میں ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسٹنٹ شیڈل مقام لا دوانی جو شہزادہ ہے ملازمین پر مشتمل کہلاپ کیا ہے کہ اسکے ساتھ ہو کر آدہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات عادات مائل نہ تھا بلکہ رہیں آتی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڑہ برن صاحب نے پچاس نواب داوری سے کئے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از باوہ یہ بھی مفسد ہو گئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی کرنے سوار دہلی کی اور بے سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی اندر قلعہ کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا تھا اور سوائے اردین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب میں مقام سر رکھ گئے تھے جہاں سے کسی طرح کا اندیشہ حملہ نہ ہوتا تھا

یہ خبر ۱۰ مئی کو تھی کہ ۲۸ ماہ مئی روز عید کو فساد ہو گا مگر اس روز سوائے تکرار فیما بین اقوام دو گروہ رانی اور کچہری ہوا تاریخ ۲۹۔ قریب نواخت ایک ونیم گھنٹہ روز سرکشی جگر خون کن دہل شکن شروع ہوئی اول چند سواران داوری راستہ ہانسی پر طرف آتے ہوئے نمودار ہوئے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر کے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سپاہی منجملہ پچاس سواران داوری ہوا ورم آئے تھے شامل انکے ہو گئے بعد از ان وہ سب جمع ہو کر جانب چلی نہ قدیم روانہ ہوئے حیاں بھی گارڈ سپاہ انکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ چلی نہ کھول دیا تمام قیدی آزاد ہوئے چند مفسدین کا خانہ

لہذا ان چار قیدی کام پر لگے گئے اور باقیانہ سوار بطرف تہلوانہ جدید روانہ ہوئے گا خانے کے قیدی بھی آزاد ہوئے اور  
 سب کار جو تہلوانہ اور قیدیوں کے تمام اسباب جہانہ جو قیدی بناتے تھے لٹا لیا بعد ان میں سے ایک صاحب اور باقری صاحب  
 بنگلو نہیں گئے اور سمیہ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والوں سے جو چہرہ رنگتہ اور دس چہرے سی پست کے تھے پہنچا کہ صاحب  
 اور اس کے عیال و اطفال کمان میں اونھوں نے جواب دیا کہ باہر میں یہ سنگڑ مقصدین نے اونکو خوف دیا مگر یہ قابض تھیں  
 نہیں کہ مقصدین نے وہ بھگایا ہو بہر حال وہ انکے مسلمان بر علی بخش اور پانڈو دونوں جاسے پناہ صاحب پرانہ تمام جو تمام  
 قریب دوسو فدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تھا گئے وہ ماہر سمیہ صاحب کی میم کوٹ بلجیو نگر تھیں کہا کہ میم صاحب  
 نے بھی وارانہ تمام اران ناکلی ہوئے وغیرہ ہو وہ لیکر نکلیں تھیں دیر یا گر کے اثر پذیر نہوا جافری صاحب کی میم جو  
 مسن تھیں سمیہ صاحب کی شش میں آتی تھیں کہ اونکو بھی سہراہ و ربوہ نے بنگلے کے مار ڈالا جبکہ سوار جہانہ قدیم میں سے  
 قیدیوں کو آزاد کرتے تھے اور تہلوانہ جدید میں نہیں پرانے تھے اور کارخانے میں آئے تھے کہ ایک چہرے سی  
 پست صاحب کلنگڑا کچہری میں آیا اور اس صاحب کلنگڑا اور جافری صاحب اور سمیہ صاحب کو اس واقعہ کی خبری ان  
 صاحبوں نے جلدی تمام دفتر کیا اور باہر آکر دیکھا کہ یہ تیس سوار تہلوانہ جہانہ جدید پر کھڑے ہیں منظر لفظ بھی نگہ نہ  
 پاسے تھے کہ چند جوان اون سوار میں سے صاحب کلنگڑا اور دونوں کے ساتھ آئے یہ صاحب کلنگڑا کے ہونے کا  
 نے اپنا پتول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب و صوف زمین پر گر گئے تھے اور  
 جافری صاحب کے بھی ایک گولی لگی اور وہ بھی بے حس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیہ صاحب بھاگ نکلے اور اصطبل کے  
 ایک مکان میں جہین گھاس رہا کرتی تھی اوپر چڑھ کر تنوار ہوئے بعد ازیں سواران مذکور دینا صاحب تروں کے  
 گھر گئے اور اوکھی جانب ایک گولی بھی اس کی گر پڑا مگر اس صاحب نے نہ ہوا نہ ہوئے تھے و صوف تھیں و صوف تھیں  
 اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی اسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلنگڑی روانہ ہوئے اور پتول  
 سپاہی ہریانہ پلیٹن کے بھی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف جو قلعہ میں رکھا گیا تھا گئے سندھو ماسے دفتر و الماریاں و شش میں  
 جو کچہرہ و ان تھا سب مردان جہاں اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلنگڑا  
 بنام بنگلہ ڈیو مرگیا صاحب تھا گئے اور جب انکے عیال اطفال کو وہاں نہ پایا تو تمام اسباب اونکا لوٹ لیا اور بنگلے کو سطر  
 نیست و نابود کیا کہ جو کھٹ اور کڑی وغیرہ بھی نکال کر لیکے یا قیام نہ مقصدین قلعہ گئے اور جو سواران کار و پلیٹن ہریانہ  
 ماسر تھے وہ سب اونکے ساتھ مل گئے اور مقصدین نے جا کر خزانہ اپنے قبضے میں کر لیا ٹھنٹ بار و پل صاحب جہین کو ایک  
 حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم بار و پل صاحب و میم دوڑن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوئی  
 تھی اور میم میلٹ صاحب کو کہا کہ کوٹھے سے چپے آؤ مگر جب ان سب میم صاحبوں نے ہرجائی تمام اران ناکلی  
 صوبہ دار کو اپنے اور میم پر کچہرہ نہ کہا اور دھاتے چلا گیا مگر چند ساعت نگہ نہ پاسے تھے کہ ایک چہرے سی پست نے  
 ہونگھانی کے واسطے اونکے سر میں تھیں تھا اون سب کو قتل کیا مگر صاحب متعلقہ سندھو ماسے سپاہی سرکاری اور ہریانہ  
 متعلقہ پست اور قلعہ سے ڈاکٹر ڈیورن اور سارجنٹ شیل اور سوم صاحب مع ایک دفتر سہراہ و ربوہ اپنے اپنے ماسر

بھاگ

تمام سب فراری ہو گئے اور ملاسن صاحب نے فیصلہ کر لیا کہ چھٹی تحصیل میں قتل ہوئے مکانات سب بھا جوئے کے اور مقامات بکچری  
 تمام ذکر اور قصا باران شہر نے خوب لوٹا اور چھٹے ٹنگے پوس کے تھے سب جلا دیئے گئے جو کھٹ اور دروازے اور شہریتیر  
 مکانات صاحب لکھنؤ اور باغری صاحب و سیمہ صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکال کر لے گئے اور خزانہ حصار کو  
 اور سب شعبہ بمقام باغری اور باغی بے بمقام بلبل و دو سو نفر سپاہی جو اوپر ٹھہراتے تھے اور چند سواران داوری لے گئے اور خزانہ  
 بمقام ہر سار و دو کنبی بلبلین و نو کد کی تباہی بمقام حصار لائین اور خزانہ چھار سہ پانچزار روپیہ طلب کیا مگر خزانہ بچی مذکور  
 پر شہید کسی مقام پر چھپ گیا اور مرزا شاہ بانیک ڈوٹی کلکٹر بھی قدرت و حکم اٹھی سے بچ گئے اور کچھ اوپر دو مرتبہ مفسدین نے  
 بد وقتیں کر کیں اور باغری و باغی بے نے اونکی ہارن کر کے آسیب نہ آنے دیا

سختہ میں کہ جادوئی عناصر سے بدلتے رہتا ہے۔ چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل بائیس کے سرگے اور ڈاکٹر  
انکو رہن صاحب بلایا۔ یہ کرنا اچھوٹ گئے اور سید صاحب بیکاتیر کو گئی راستے میں دو مرتبہ اونکو جواب ساکنین شروونی  
دیکھ کر تھا کہ دو مرتبہ جان سنبھل گئے انکے تہہ نہا ہوا تھا کہ وہ درختوں میں برب نہر مخفی بیٹھے تھے کہ دباں انھوں  
آن دیکھ کر کہ اس تھا سب چہین لیا کہ یہ خود جان سے نہایت ایزی پر کوسہ دو دن تک یہ صاحب ایک  
باغ میں مخفی رہا اور چار روز بعد اسطہ بشوئی خسار جان سلامت رہا بعد از ان راگنہ و کو جنوں سے اونکے  
خیال و اطفال کو وہ ان تمام ہوا کہ صاحب مخفی میں اسوا سطر وہ دہشتہ بھاگ کر بجانب نہروانہ ہوئے اور  
سردھ بیگانہ میں سلامت رہے وہ دباں انکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب مع خیال و اطفال مقام راج گڑھ میں محفوظ  
رہے وہیں یہ سکندر صاحب بھی دباں گھنوا اور سکندر صاحب کو سلامت کول رح صاحب کے پاس جو ملازم ہمارا رہا  
بیگانہ میں بلایا تین دن بعد انکو دباں نہیں ہوئے تھے کہ ہمارا رح صاحب نے حکم بنام کول رح صاحب کے بھیجا کہ سب  
صاحب لوگوں کو بحفاظت معقول رکھنا کہ یہی یوین اور کول رح صاحب انکی بڑی خاطر داری کریں سب صاحب تیار رہے  
بقام بیگانہ رہے اور ہمارا رح نہایت تواضع و خاطر داری سے پیش آئے

نجات اور ننگہ منہ جن جیسکے نقیاریں پیریں کا بھی ہمارے ہیں تھا خوب بفضل احوال قتل کا اور بیان کردار اس شخص کا سب سے آخر میں  
حکم شعلہ جناب شاہ دلی قرار دیا تھا لگھا ہے

بعد اود کھانا کھانے صبح کے میں حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور  
اوسنے آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچھ غل بھورا ہے دروازے تک آکر میں نے دیکھا کہ صرف تین یا چار چرسی  
موجود ہیں اوشوں نے مجھے کہا کہ جیسا بیان متعینہ خزانہ نے قصاب کیا اور حسب الحکم شاہ دہلی سب انگریز و کو قتل کر کے  
خزانہ نے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا میں اپنے مکلف کو کھٹے پر جو  
قلعہ سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا دیکھنے میں نے دیکھا کہ چند سواران  
داوری کچری کلکٹری سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہیں اور ڈائیل صاحب کا بنگلہ شعلہ و تھا  
ابتدا اس واقعہ نافوش کی از رو سے تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت ایک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سویا

متعلقہ سال چارم مقیم ہانسی جس رسالے مقام مذکور میں سرکشی اختیار کر کے اور پال صاحب معیم سعید سات بچے  
 واقع راستہ قتل کر کے بیکام حصار اور ہونے سے ایک اونہیں سے سید باعلی خان کو کیا جبکا دروازہ  
 بند تھا اور ستمی وہاں باواں بلینہ پر قنداز بن کو کسا کہ اعلیٰ نہ کہو اور سب قیدیوں کو کراڑا کر دے کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا  
 قبضہ کر لیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ کہ قنداز ان کا دادار امین الدین نائب اور غہ نے باقاعدگی حال بلکہ  
 بغیر ہانت نہ صرف صداقت یا کہ بے خبر قتل شاہ دہلی قتل انگریز انکے دروازہ ٹھوڑا یا قیدیوں کو ہار کیا جو سوار قتل کو گئے تھے  
 اونہوں نے دروازے پر جا کر ریکی کی راہ سے مغربی پہرہ والے کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تھا اور اس سے کچھ سرگوشی کی بعد ان  
 سہتر ہوئے کہ نہ صوبہ دار کو آواز دی مگر اس نے نہ سنا پھر سہتری وہاں سے اپنی لین کو گیا اور وہاں جا کر صوبہ دار اور سپاہیوں  
 کچھ کو کہہ کر اپنے مقام پر ورتا یا اور دروازہ کھول کر سوار نکلا نہ آئے دیا سوار اندر آ کر رو رو کوٹھی کے بندوقین طیار کیے ہوئے  
 تھے وہاں سے دواور سپاہیوں نے دوسری لین لی اور متہیا رائے بنے شروع کی یہ حال دیکھ کر فٹنٹ بارویل صاحب نے اپنے سے اور کر  
 دیا کہ لی گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو کر اس میں ایک سپاہی نے اونکو نیچے درخت نیم کے جو متصل چھاؤنی کے تھا گولی ماری ٹیلر صاحب  
 اور سپاہی صاحب متعلقہ پر بھی مکان سے نیچے اور کر رہا دیکھ باہر نکل گئے نہ سکتے ہی اونپر گولیاں برسی شروع ہوئیں  
 ٹیلر صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے کچے اونہیں روڑ تک میسر اور جنگل میں جو متصل لونڈی کے ہے مخفی رہے بعد ان لباس تبدیل کر کے  
 بیکام تھاغیر روانہ ہوئے اور ہیلٹ صاحب جینید کو چلے گئے

سب معیم لوگ اپنی معیم ڈیڑہ بر بن صاحب اور معیم بارویل صاحب اور معیم ہیلٹ صاحب نے بام غامہ میں آپ کو پوشیدہ رکھا تھا  
 مگر ایک جوان مطلق ان سپاہیوں میں کا کوٹھے پر چڑھا اور اسکے دیکھتے ہی سب معیم لوگ خون زدہ ہوئیں وہ سب کو نیچے اوتار کر  
 حلق میں لے گیا سب معیم لوگ گرہ وزاری کرتی تھیں ڈیڑہ بر بن صاحب کی معیم کے بغل میں بچا تھا اور وہ ہر بار اس کے پاس  
 لیتی تھی اور دتی تھی اور اس طرح مجبوراً لاج سے مفیدین سے پناہ و امان مانگتی تھی مگر سپاہیان اور چہرا سپان پر مٹ جو شامل  
 مفیدین ہو گئے تھے کوئی اونکی کاجت اور سماجت پر خیال بھی نہ کرتا تھا

آخر کار چہرا سپان پر مٹ اونکو کوٹھی کے اندر لیکے اور وہاں غسلی نے میں اون سب کو قتل کیا غریب معصوم بچے بغل بادین  
 قاتل اور قطرات خون اتیک دیوار ہائے غسلی پر نمودار ہیں

تخصیلا حصار یوڈ طاسن تاسے کہ کئی تہا نہ میں جہاں وہ تھی تھا مارا گیا تختی جو کیداران مسی ابراہیم خان نے  
 سپاہیوں کو کوٹھی میں لجا کر تخصیلا کو تہلا ویا ویا کی لاش روڑ سے تختیل بازار میں پڑی تھی اور میں نے پچھتم خود دیکھا  
 کہ یہ مسلمان راستے میں گذرتے ہوئے اسکی لاش کو بچھا گرتے جاتے تھے

نظام معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر دیکھورن صاحب کو اطلاع اس ہوگئے کی انہی کوٹھی میں  
 جو بام ہشدر کے واقع ہیں ہو گئی تھی اور جب یہاں بدوق چلو شروع ہوئی وہ سوار شتران ہو کر سلامت بیکام نہال  
 پہنچ گئے

سواران داورسی اور جہیز ہمدانی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ میں کام تمام کر کے بجانب پھری روان ہوئے



اور ویدبرن صاحب دس بجے سے کچہری میں تھے اور انکو ایک ہندو چنپاسی نے خبر فساد دی تھی مگر انہوں نے اسکا اعتبار نہ کیا اور خود باہر سڑا رہے تھے کہ دیکھیں کون سوار ہیں اس عرصہ میں سٹہ صاحب کا سائیس بھی لیکر آیا اور اسنے تصدیق کلام چنپاسی مذکور کی کی جافری صاحب کرنی اول کلکٹری اور سٹہ صاحب کرنی فوجدار سی دونوں بھی میں ہو چکے تھے بھاگے گئے وہ بنکو گئے سے روکا ان دونوں صاحبوں نے کچھ کہا ہی چھوڑی اور پیادہ پابٹر میں بھاگ گئے جافری صاحب تو ایک تالاب میں نہنی ہوئے اور سٹہ صاحب ایک جھاڑی میں اور ویدبرن صاحب کو جب سواروں نے گھیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گئے اور اسے حفاظت جان دیا جی لیکن سواران ہانسی آگے بڑھے اور سپاہیان گارسی پوچھا کہ تم کون کے شہر سے ہو یا نہیں اور وہ نے کہا کہ ان میں بعد ازین سواروں نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کا رگڑا لو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح ویدبرن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار داری نے اور دونوں گولی کھا کر صاحب نے جان بحق تسلیم کی

میں سٹہ صاحب کی مدد پانچ بچے انکے اپنے ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے ماری گئیں اور میں جافری صاحب کو سواران داری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوئے تھے انہوں نے باہر مکان کے باڑا ڈالا دانیل صاحب پتروا جھارا اور مجرم صاحب اسٹنٹ اور سیر اور زبادین سنتے ہی بھاگ گئے مگر مس مجرم یعنی دفعہ تین گھنٹہ مجرم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئی تھی اور چند ملازمین تو اسکو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے مگر بعض اس کے ساتھ رہے اور اسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور میں لے گئے اب یہ سنتے سے کہ وہ سلامت لاہور پہنچ گئی بلکہ نہایت خوشی ہوئی

مسلمانان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور انکے مکانات جلا دیے بلکہ انکی کڑیاں اور تختے نکال کر لے گئے اور دیگر شہر والوں نے بروز منہگامہ تمام فتنہ خیز ماری دیکھ کر ہی جلا دیا صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے ازخیا فارسی میں لکھا کہ حکومت شاہ دہلی مصوب شہر سوار روانہ کی اور مقام سہرہ میں کھلا بھیجا کہ فغان بھی فساد برپا کیا جاوے قریب نواخت دس گھنٹہ صبح سپاہی تھیں نے فغانہ لوٹا اور ایک لاکھ پانچ سو روپے کاٹ پونہ تین بار کر کے روانہ دہلی ہوئے

تاریخ یہ وقت صبح چہر شہر ہوئی کہ جاٹان مرزا پور جھارا کو لوٹے آتے ہیں یہ خبر سنکر بیون وغیرہ نے ڈوگر اور قصا مان قریب وجہ جھارا کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ اسان فراموش بخشش جو ملازم کار بعدہ اسٹنٹ پتروا بیٹو تھا قریب چھ بجے چہر اسپان پر مٹ جو اس کے علاقے میں آکر تھے ہمراہ لیکر جھارا میں آیا اور مقام تحصیل میں فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شاہزادہ مذکور ایک شہرچہ او اسکی خواہی میں کریم خان تھنہ جھارا سوار ہو کر نکلا اور صلیب مسلمان اپنے تئیں غازی قرار دیا اور تلو اور بنروق اور پتول اور جھپی وغیرہ جو جسکے پاس تھا ہمراہ لیکر اس کے ساتھ ہوئے اور کہتے جاتے تھے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منادی پھونکی کہ میں حکم اس ملک کا ہوا اور اس کے تھوڑے میں یہ تھا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اسکو بخشیں گے اس خیال سوار اسے ہر ایک کی دلنشین کیا

اور ایک مسلمان بخوشی دل و طیب خاطر کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان و شوکت و طسرت  
شہادت آمیز سے وہ ہر ایک کو میر و برزن شہرین گیا اور قریب ہزار شہرین کشت کی بندوقین سیرہ اسکے ہمراہ تھیں اور ایک  
محمدی جہنہ سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ میں جو ایک یا پو پو تھا اسکی شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ  
شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان و شوکت کے وہ بمکان مولوی رکن الدین گیا اور وہاں ہر ایک مسلمان نے اسکی  
نمائت تعظیم و تکریم کی وہاں کچھ مشورہ تا بہ نواخت نہ گھنٹہ شب ہوتا رہا بعد از ان وہاں سے بعد از نماز عشا سوار ہو کر مینا  
تھیل واپس آیا اول روز تو اسکی اور اسکے ہمراہیوں کی دعوت کرم خان نمبر دار سے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین  
نے شاہزادہ زکواس روز رکن الدین کے گھر میں بیٹھا تھا ایک غازی نے اگر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کو بھی مین  
مغنی میں اور انکا نام ٹیکر اور بیلپ ہے یہ خبر سنا کہ اسنے عبادت شکرہ رکھا ایزدی ادا کیے اور کہا کہ یہ دو انوکا فہ  
خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ میں انکو بارگراخل ثواب ہوں یہ کلمہ حکم دیا کہ میری دونالی بندوق طیار کر کے لاؤ  
اور شعل روشن کرو اور مستعد ہو جا کر دونوں فرنگیوں کو مارے گز دہی کلکے نے انکو اسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ  
باز رکھا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ میں جانا قرین عقل نہیں شاید اولی وہ دونوں تہ خانہ میں سے واکر بیٹھیں تو بھیا  
ہوگا اسوہ سے اسنے ایک پیرہ قلم میں اور اسنے واسطے بھیجا یا اور صبح کو دوسرے روز خود سوار ہو کر اور ڈھٹی کلکے کو اور دیگر  
وہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام نکو پگیا گروہان کوئی صاحب لوگ اسکو لکھواتے مراحمت کر کے بمقام کلکے گیا اور مقام  
تھیل میں آکر اجلاس کیا میں نے سنا ہے کہ تمام ملازمین سرکاری وہاں موجود تھے اور فروری خراج خلیع حسب حکم طیار ہو کر گئے  
اور ایک فرست حملہ کلکے دی اور فوجداری کی بھی تیش ہوئی  
تیار کچھ جون شاہزادہ موضع پرو لاکو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بر وقت جانے حصار کے وہ اپنے  
عیال و اطفال کو چھوڑ گیا تھا اور تیار پنجہ چارم واپس حصار میں آکر سواری گاڑی سرکاری ہانسی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ وہاں  
جاکر شامل مفسدین ہر سہ جو اس روز ہانسی میں مقیم تھے ہوئے  
ایک وقتان نگاری بھی لگتا ہے کہ تمام صاحبین اور ساہوکار اور دو تہ ہندو و ہن سب اسقدر ان ظالموں کے ہاتھ سے  
تنگ ہو گئے تھے کہ انہوں نے جب سنا کہ جنرل کوٹ لند صاحب فی جہر لیکر واسطے سزا دی مفسدین آتے ہیں تو انہوں نے  
کئی منزل پہنچا اپنے پیغام اور آدمی انکی خدمت میں روانہ کیے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر انکو دست ظلم پر ہماشان سے  
زمانی بختو اور جنرل صاحب نے بھی وہ طریقہ سزا دی اختیار کیا کہ وہاں مفسدین کو سخت اور تاج کر کے کسی مفسد کو پہاچی  
اور کسی کو توپ سے اور ادا اور اسطرح سے باشندگان مفسد کو ایسی شہیت ہو کہ وہ کچھ جھرتیک اسکو نہ ہو لہذا گے بلکہ انکی اولاد  
بھی وہی جہتی رہے گی

### نوگانوں

چاند روز قبل مانہ فساد کے ہو کر کہ صاحب نے سب افسر و نوگو حکم دیا کہ اپنی اپنی لین میں شب باش ہو کر  
تیار کہ سپاہیوں کے دل میں ثابت ہو کہ ہم انکا اعتبار کرتے ہیں کل جیٹ اس مقام میں حسب تفصیل ذیل تھیں



نوگانون

مس کوٹ ٹھہرے ہوئے جب تھے دیکھا رسائی تو یوں کو قریب آئے ناچار ہم سب س کوٹ گھر کو بھی چھوڑ کر بھاگے اور تھوڑے ہی گئے ہوئے کہ ایک گولہ باری بار سے سنا کر کل گیا کہ سیکو ادس کچھ اسب یہ پوچھا اول ہم اپنی بھی پر سوار ہو کر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند بانسری گیم چلتے ہی ٹوٹ گئی تھی اس واسطے بلند بانسری کو مع میم اور بچے کے میجر کر کے تیار کی گاڑی شتری میں سوار ہوئے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ تیرہ لوگوں کو جانا بہتر ہے لیکن بجائے اس پر رہے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اوس راستے سے نپا جو دامن کوہ کے گرد جاتا تھا اور جس راستے چند روز پیشتر اکتان سلام کوٹ صاحب چار گولہ اندازوں کو نہوں نے کچھ کلمات مقدسہ زبان پر لائے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب بلکہ بوقت اندیشہ ہو گیا کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب میں ہوں بلکہ چوہاؤنی کی طرقت شعلہ بی شعلہ نظر آتے تھے ہمارے بنگلے چلتے تھے شب کو اکابر سپاہیوں نے ہماری ہزہ سے کنارہ پر ڈاٹھے معلوم نہیں کہ کتنے معاصیہ نوگانون سے چلے تھے گر ہمارے ساتھ تھا آٹھ افسروں کے شخصی مصلحہ الذیل تھے ٹینڈر اسٹریٹ میجر اکثر باجے والے اور ان کے عیال اطفال اور بڑے میجر صاحب کی میم اور ایک مس گولہ انداز دوسرے روز وقت بھی ہم چتر پور میں پہنچے اور ایک سراسرے میں فروکش ہوئے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہا اچھا تھا کہ میری توہین اور خزانہ سب کا رستہ کار تین ہفتہ ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگوں کے پاس بت کم تھا اور اس روز ایک تان مس کوٹ صاحب اور فٹنٹ ٹوٹا صاحب کو حکم ہوا کہ نوگانون واپس جا کر اگر ممکن ہو تو اسباب و تمام سامان جس کوٹ گھر کا لے آویں میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانون کے پاس گئے اور صاحب موصوفی دونوں صاحبان کو کوٹ والا پھر کوٹ مقام مویا لے جہاں ہم گارن صاحب کے پاس میں فروکش تھے اور گارن صاحب بڑی ہرانی سے ہمارے ساتھ پیشتر آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپے میرے شوہر اور دیگر صاحبوں کو واسطے محافظت کے دیئے اور سپاہیوں نے کہا کہ سات روپیہ انوں کو لوگوں واسطے دینا چاہیے چند صاحبوں نے کچھ عذر بھی کیا تھا مگر آخر کار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند ہفتہ و قہیوں نے ہم پر فخر کی اب ہم یہاں سے بھیجے اور اپنے اپنے جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کتنے تھے کہ ہم ساتھ رہیں گے سب بھاگ گئے کوئی دس بار بار سپاہی اب ہمارے پاس نہ آئے اس فیر میں فٹنٹ ٹوٹا صاحب کے گولی لگی اور وہ مر گئے بعد از ہماری دانگی کے میں نے دیکھا کہ جس صوبہ دار کے گولی چھاتی ہو گئی تھی وہ کھوٹے پر سوار تھا جاتا ہی اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ صوبے کو واپس جا دیں اور اس میں تباہ دہی کے آخر کار بعد تکلیف و شدائد مقام مذکور میں وارد ہوئے مگر افسوس کہ یہاں بھی فساد ہو گیا تھا و اب بلوچستان سے بھی بھاگنا پڑا راستے میں لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب لیتے تھے اور کبھی میں لیتی تھی میم میل صاحب اس مقام پر باعث خدمت نمودت آفتاب بعارضہ سراسر مر گئی ہمارے پاس کھانا نہ تھا اور میں نہایت تھک گئی تھی افسروں میں سے ایک نے مجھے اپنا گلوڑا عار تیار کیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو درہم سب بہت ضعیف اور کم زور ہو گئے تھے میجر صاحب راستے پر درمیان مویا اور کمرنی کے مرگئی اور ٹکڑیاں ہی دفن کر دیا اور سار جینٹ میجر بھی ایک عورت بھی اس سفر میں مر گئیں بمقام مویا سار جینٹ کر جوں صاحب اور ان کی میم تیار ہو کر ہمارے ساتھ ہو گئے تھے بنا پر ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور تیر باجے والے چھوڑ کر بھاگ گئے اب پر چند ہفتہ قہی چھوٹے اور انہوں نے ہم پر وار کیا اس واسطے کہ ہمیں راستہ باز کا اختیار کیا کہ کسی طرح



الہ آباد پہنچ جاوین اب ہمارے گروہ میں صاحبان مفصلہ ذیل تھے کپتان گوم صاحب کپتان سکوت صاحب لفٹنٹ جکسن صاحب  
 اولفٹنٹ باربر صاحب اور انسٹن منگٹن صاحب اور انسٹن فرنیک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب کھوڑے پر سوار  
 ملازم سرکار تھے اور سبیل صاحب اور اونکے دو بچے اور سارجنٹ کرچون صاحب اور اونکی میم بتاریجہ بی بی۔ وقت صبح  
 کپتان سکوت صاحب نے میری دختر لوٹی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھالیا کیونکہ میں اور میرا شوہر دونوں ایک گھوڑے پر سوار  
 اور ہم دونوں میں بہت دق ہوئی تھی اور کچلی جاتی تھی وہ بتاریجہ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونوں بسبب  
 غلے کھانے کے بہت ضعیف ہو گئے تھے اور پیاس بھی بشت تھی تسپر تموزت آفتاب سے اور سوختہ ہوئی تھی  
 اور میرے پاس اور میری لوٹی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کیواسلے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے  
 سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو جینے بمقام کبریٰ پائی تھی فوراً بعد طلوع آفتاب دیدیہ واسلے ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے اور  
 لاٹھی اور برچھی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوت صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے  
 گھوڑا پور کیا اور اونکے پیچھے لفٹنٹ فرنیک صاحب اور لفٹنٹ رنکٹن صاحب بھی بھاگے افسوس کہ بعد ازین میرا شوہر  
 اپنی لڑکی کو بھرنہ دیکھا ہم بیان کی بھی بچا گئے بڑے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخر کار ایک ندی پر پہنچے  
 تشنگی از بس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنگی اعضا میں پیدا ہوا میں اور سکوت صاحب کے پر پکڑ کر بیٹھی تھی کہ وہ گرنے پڑے  
 اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بڑا فکر پیدا ہوا ایک روز پیشتر اسکے میں نے دیکھا کہ طنبورچی کی بی بی چپا تھی  
 رہی تھی اوس سے میں نے ایک ٹکڑا مانگا اوسنے مجھے دیا کچھ فاصلے پر ایک نالے میں پانی نمودار ہوا اور ہم سب  
 اوس جانب روان ہوئے کناٹہ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہاں گھوڑوں سے نیچے اوترے اور پیادہ پا کناٹہ نالہ سے  
 اوتر کر ہم سب نے پانی پیا اور تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن تھا اور وہ ٹوپی جو میں نے پائی تھی اوسی میں  
 پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑوں کو بھی پانی پلایا میں نے پانی لیکر اپنا ہونہ اور گردن دھوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہو گئی تھی  
 اور جراب باقی نہ رہی تھی میرے سر پر جلکر سیاہ ہو گئے تھے اور وہ میں آبلے پڑ گئے تھے ہم بیان گھوڑوں کو پانی پلا ہی رہے تھے  
 کہ دو لاٹھی والے بھاڑ کے اوپر جسکے دھن میں یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوئے اور بکھو دیکھ کر بولے کہ یہاں سے چلے جاؤ ہم سب  
 نہایت خوف اور کھا غالب ہوا اور وہاں سے سوار ہو کر فراری ہوئے سارجنٹ کرچون نے ہمارا گھوڑا پکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے  
 مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور سہر آپ بھی سوار ہوئے میں نے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے میں میں گھوڑے سے  
 یکایک گر پڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کے  
 تھوڑے انفس باقی ہیں میرے شوہر نے مجھے کہا کہ نالے تک میں زندہ نہیں پہنچے گا اور میرے اور اپنی لڑکی کے  
 حق میں دعا خیر کر کے جان بحق تسلیم کی اسوقت میں میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھیں اور منہ سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ  
 اشک بھی آنکھوں سے نکلا جسوقت ہم دونوں گھوڑے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہلکے بھاگنے کی  
 بھی کوئی تدبیر باقی نہ رہی اور ہم دونوں وہاں بیٹھ کر منتظر رہے کیونکہ ہر یقین تھا کہ وہ آدمی لاٹھی واسلے آکر ہمسکو  
 مار ڈالیں گے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہو گیا تھا اور تشنگی اور سپر بہت غالب تھی میں نے اوس سے کہا

کہ تم یہاں مجھ سے دین جا کر اپنے کپڑے پانی سے تر کر کے اور ٹوپی میرے تھامے واسطے لانی ہوں، میں جس وقت وہاں سے پانی لانے چلی اوس وقت وہ دونوں اٹھی والے آن پہونچے اور میرے شوہر سے اتنی روپے چھین لیے جو اوسکی کمین بند ہے تھے اور ساعت طلانی جو اوسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے میں ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تھی وہ بھی اوسوان نے دیکھ لی میں نالے کی طرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتھ میں تھی اوسکو نکال کر میں نے اپنے بالوں میں چھپا لیا اور اوسکے آگے کی انگشتری پھر اونگی ڈال لی اس عرصے میں وہ میرے پاس بھی آئے اور وہ انگشتری جو میری انگلی میں تھی اوسکو نکال کر لے گئے میں نے اپنی پشوز کی دامن کا ایک ٹکڑا اچھا کر لانی میں ترکا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آنے تک میرے پیارے کی آنکھیں تھیں تھیں اور زبان بند ہو گئی تھی ہر چند میں نے اوسکا نام لے لیا مگر اگر کچھ جواب نہ پایا میں نے اوسکے منہ میں پانی پھونکا اور اوسکی حلق سے نہ اوترا اور پھر اوسنے مجھے ایک بات بھی نکلی دل کی دل ہی میں رہی نہ اوسنے پھر اپنا کچھ کہا نہ میرا سنا چار میں نے اوسکا سر گود میں لیا اور جب تک اوس نے دم واپسین لیا تب تک اوسی طرح رکھا اس حال کو دیکھ کر میں دیوانہ وار ہو گئی اور اشک بھی نہ آئے اب میں نے جانا کہ جس شخص کی میں نے پندرہ برس رفاقت کی تھی اب وہ نہیں رہا اور میں تنہا ہو گئی آخر کار اوسکا منہ اور اوسکی آنکھیں اپنے ایک کپڑے سے باندھ کر اوسی طرح اوسکو چھوڑ دیا افسوس یہاں تک بھی اوسکے دفن کر نیکو نہ ملی شب دروزا اوسکا رنج مجھے رہتا کہ ایسے رفیق کو بے گور کفن چھوڑ دیا میرے دست و پا میں نہایت درد تھا اور مجھ میں چلنے کی طاقت نہ تھی اس واسطے میں نالے پر گئی اور وہاں پانی میں ایک تھڑا اوسپر جا کر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش میں یہاں سے کسی طرف کو چلی جاؤنگی اور جب میں پانی کے پاس سے ادھر کو آتی جبر میرا شوہر بڑا تھا تو میں نے زنجیر ساعت اور اوسکی پیرانی دونوں کو اٹھا کر میں نے پیچے کی کرتی میں چھپا رکھا یہ زنجیر لفتنت کامپ بل صاحب نے متعلقہ ۲۰ ربیعہ ہندوستانی بروقت غصت جب وہ ہلیم ہی چار لڑکیوں کو گھونٹے میں ایر لٹھ لیجاتے تھے بطور نشانی دی تھی مجھے قریب ایک گھنٹے کے نالہ پگھلا رہا تھا کہ قریب تیس آدمی ہماری تلاش میں آئے اوسوں نے مجھے کھینچ کر لانی میں سے نکالا اور تمام کپڑوں کی تلاشی لی کہ اگر کچھ روپیہ نکلا تو لجاوین ہر چند میں نے اونسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لینگے مگر اوسوں نے ایک زمانہ اور آخر کار وہ زنجیر جو پیٹے پوشیدہ رکھی تھی اوسکی نظر پڑی اور اوسکو بھی لے گئے بعد ازیں وہ مجھے موضع منی پور جو یک ونیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لینگے اور راستے میں مجھے جھپٹتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون اسے لے گا اوسوں نے چند اپنے آدمی گانونین مشیر واسطے اطلاع کے بھیج دیے تھے اور جب میں وہاں پہونچی تو سب زن و مرد مجھے دیکھنے آئے میں نے ایک چار پائی اونسے مانگی اور اوسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب میں دیکھا کہ اس گانون میں گائین بہت ہیں میں نے اونسے تھوڑا دودھ مانگا مگر کہنے مجھے نہ دیا آخر کار جب شام ہوئی اور اندر وقت گانون میں بند ہوئی ایک عورت عمرہ ایک سٹے میں دال اور چاول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھے کھانا نیکھا جب اوسنے یہ دیکھا کہ مجھے کھانا نہیں جاتا تو وہ پیالے میں کچھ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بہنگ ہے ہر روز دوم چنڈا دینوں نے مجھے کہا کہ تجھے بمقام باندا جانا ہوگا میں نے انکار کیا اور کہا کہ میں ادا داجا نیکو راضی ہوں لیکن گھنٹے کے بعد

ابن صاحب سے فرمایا کہ ایک پاکی سچی اور زوردار لڑائی پاکی سے ٹپے خوش خیزی اور دی کہ ہاں ایک چورنا کچھ اور تین صاحبان  
 جو تین تین ان میں سے تھوڑا لڑائی کہ لڑا اس وہ کچھ میری سیاری لڑائی میں تھوڑے عرصہ میں دیکھا کہ وہ چورنا کچھ اور تین صاحبان  
 کے پاس پہنچے اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ کچھ فی الحقیقت میری لڑائی نہیں دیکھا کہ وہ چورنا کچھ اور تین صاحبان  
 کا بڑا صاحب اور وہ اور صاحب اور ایک بیٹا تھوڑا میری لڑائی کے ہر ایک پہ پہ تازت تھا کہ اسے پہلے چر گئے تھے  
 بعد ان سے پہلے کے ہم وہاں چودہ روز اور رہے اس عرصہ میں ہماری نہایت حفاظت ہوئی تھی اور ہم احتیاط ہی بہت  
 کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہم کلام نہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی کہ ہم سب ایک مکان میں  
 رہتے تھے اور اکثر کھانا بھجو کچھ دہی ہی ہوتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب بغیرہ پہنچے تھے اسی روز شام کو بیگم صاحب فرمائی کہ  
 بلوایا تھا اور وقت خیر تھا ہمیں روپیہ دیے تھے اور میرے آسے تک یہ امانت رکھی تھی میں نے آنکریہ روپیہ سیکے کام میں  
 خرچ کیا کیونکہ اس میں سے کچھ روپے کا بچہ کچھ انگوا لیا اور کچھ روٹی اور سوت اور سوئی وغیرہ خرید کیں اور کچھ ضروری اور  
 کپڑے سیکے واسطے میں نے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگواتے تھے چند روز بعد میرے پہنچنے کے  
 بیگم صاحب نے مجھے بلوایا اور مجھے بڑی دیر تک ہم کلام رہیں ہمارے خصلت ہونے سے ایک شہید بیگم صاحب نے دوبارہ  
 بچے طلب کیا اور وقت خیر تھا کچھ کپڑے انگریزی میری لڑائی کے واسطے اور بالیاں میرے واسطے رکابی فقرہ رکھ کر دین  
 جب تک میرا مقام باند میں قیام پذیر تھی میرے پیر میں نہایت درد تھا ایک تیرہ میں نے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن بالش کے  
 واسطے طلب کیا اس نے ایسا تیل پارہ تھوڑا بھجوا کہ جس کا لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور میں دوبارہ دار ہو گئی اب بھی  
 کچھ اثر سودے گامیرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میرا بیگم صاحب نے ایک چٹی بھجوائی اور نواب صاحب نے ایک اٹھی ہاری بھجوائی  
 واسطے بھی خدا ہی جانتا ہے کہ کچھ کیا کیا صدے اور کیا کیا سب کچھ گزرے میرا صاحب و اکثرہ جبٹ افسر ونگلی میم صاحبونکی اور  
 میرے بیگم صاحب کی مرہ بانو کا شکوہ دہن میں ہو سکتا اور ہم آہ زبست اوکے احسان فرماؤش نگر نیگامیری ملاقات میرے بیگم صاحب  
 سے ہماری اپنے دونوں بچوں بھام لاہور ہوئی تھی صاحب بھون نے میرے واسطے اور میری لڑائی کیواسطے کپڑے عنایت کیے  
 میں ایک دن اور ایک رات بمقام رہو ا مقیم تھی اور زہر جیت کے صاحبونکی میم جو وہاں تھیں اور کپتان اور سیران صاحب اور جانشین نے  
 بڑی خاطر داری میری کی وہاں سے ہم لیسیل ڈاک بمقام مرزا پور پہنچے۔

طوب

جانیخ دہم ماہ اگست خریب نواخت میں گھنٹہ گھنٹہ ایک سوار یکم نبئی رسالے کا پاشندہ کو پ رو بروے لین تو پچانہ  
 سے گزرا اور اس کے تعاقب میں چار سوار اسی جھٹ کے آتے تھے جب وہ لین اور جھٹ ہندوستانی میں پہنچا تو سپاہی  
 ریمٹ مذکورہ اسلو پناہ دی اور اس کے حوالہ کر دینے سے انکار کیا سوار مذکورہ ہائے بجا کہ ان میں لین میں وارد ہوا اور  
 تمام جھٹ کو سرکشی اور اس کے ہمراہ ہوئی ترغیب دینی شروع کی اس کو بھی گولیاں افسران ہندوستانی کو ماریں اور ایک افسر  
 کو زخمی بھی کیا جب اس کو معلوم ہوا کہ اس کی ترغیب سے کسی کو اثر نہواہ دوبارہ ۱۲ جھٹ کے جانب گیا اس عرصہ میں  
 سب ماجرا طشت از باہم ہو گیا تھا اور تمام فوج ہر اہ ۱۲ جھٹ شاہی کے طیار تھی بوقت پہنچنے ہندوستانی پادوں کے

لین میں اونہوں نے دیکھا کہ سپاہِ مفسدہ مذکور کو گھیرے کھڑی ہے اور وہ آواز بلند اڑھو نکو مخاطب کر کے کہہ رہی ہیں کہ انگریزوں کو مارو جھٹ مذکور نے مفسدہ مذکور کے حوالہ کرنے سے قوا نکا کر کیا مگر کوئی حرکت خونینہ نہ ہوئی نہ ہی کسی بھی شے کی بعد از تعمیل نہ کرنے احکام متواترہ ہوا تو انکو ان کے برگیدار صاحب کرنل میکین صاحب نے اور ان کے ان فوجیوں نے درباب قتل مفسدہ مذکور کے دیے تھے اونہوں نے ایک ایک میں اپنے تین دست کر کے گرداؤں کے کھستے ہوئے اور مفسدہ مذکور نے بیچ میں سے نشانہ بندہ لگوئی یہ بجانب برگیدار صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے نہ اسباب ہوئے۔ کہ نہ لگی اسیر ہوا کور سے تو بچا نہ اسی کے مرنے سپاہ کو چیر کر اسیر حملہ آور ہوئے اور فٹنٹ سوجن سن صاحب نے اول گولی طلہچی سے اس کی تواضع کی تھی بعد ازیں ایک جزو ۱۲۰ فٹنٹ مذکور کے اسلحہ چھین لیے اور جب اس کی بندہ تین بکھین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیاں برآمد ہوئیں۔

### پشاور

کیسے دل میں اس امر کا خیال بھی گذرتا تھا کہ فوجِ آزد سے دریا سے سندھ یعنی اٹک کے کبھی ارادہ فساد کریں مگر اونہوں نے بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاکوئی نہ سے ہو چٹھیاں پکڑی گئیں اونے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سو سے ۱۲ جھٹ و رسالہ سواران یہ تجویز کی تھی کہ تاریخ ۲۲ ماہی فساد برپا کر کے بھانف انگریزان استاد گئی کریں بتاریخ ۲۰ مئی صاحبان کمانڈنگ تمام جھٹوں کے بمقام کوٹھی رزٹرنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین کمانڈ مقیم تھے کہ یہ جگہ وسط میں تھی طلب ہوئے اور اونے استفسار کیا گیا کہ اگر اونہوں نے کوئی علامت فساد کی یا ناراضا مندی نسبت اپنے سپاہیوں کے دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ انکی سپاہ سب با وفا اور ثابت قدم تھی اسلحہ کا اعتبار بھی ایک عجیب دلیل غلو و فساد کی ہوتی ہے یعنی اس قدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہیں ہوتی اس شب کو تمام فسران شاف خیون میں جو حاٹھ رزٹرنسی میں نصب کیے گئے تھے شب باش رہے بوقتِ نواخت تین گھنٹہ صبح برگیدار صاحب اور ایک صاحب اور دونوں نے دوسرے دوسرے سے چھاوتی پر جا کر تعزیر زیادتی کرنے اور پراونٹے کا لے دو تونٹے کی یعنی دوستہ فوج کے کیے اور ہر ایک دستہ میں ایک جھٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک تروپ تو بچا نہ اسی کا تھا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تھے ان دونوں کو تو گورہ درمیان کوٹھ گارڈ ۱۷ اور ۱۸ جھٹ بیادگان کے پوشیدہ کر رکھا کہ جس وقت حکم ہو فوراً نکلا مفسدین کو بیخ و بن بکریا دین اسی عرصہ میں ایک سرکوب الوینی گشتی چٹھی اس مضمون کی تمام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئی کہ اپنی جھٹ کو وقت قوا سات گھنٹہ صبح پر پٹ پر حاضر کریں۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قریب پاو گھنٹہ سات میں باقی تھا کہ ہم سوار ہو کر چلے کر دیکھیں رہبٹا ہی جانب رست کیونکہ اسلحہ سپرد کرتی ہیں ۱۲ جھٹ ہندوستانی نے تو یہ نال ہتھیار رکھ دیے مگر انکو نہایت تعجب تھا کہ جب اونہوں نے دیکھا کہ سپاہ گورہ ان کے اور ان کے ہتھیاروں کے درمیان میں آگئی اور سب اسلحہ گاڑیوں پر رکھ کر روانہ ہو گئے دوسری مرتبہ ۱۷ جھٹ کی نوبت تھی اسے بھی ہتھیار بغیر تکرار دیدیئے اب جنرل صاحب نے مجھے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکھو وہاں کی دو جھٹ یعنی رسالہ پنجم غیر آئیں اور ۱۸ جھٹ ہندوستانی کیونکہ ہتھیار دیتے ہیں وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ دو جھٹ پر پٹ موجود ہیں اور سپاہ گورہ کے قبضہ میں انکی ہتھیاریں گشتہ نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب میں نے ایک جھٹ کے



کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر انکی سپاہ نے کچھ تکرار دینے اسلو میں کی ہو تو انہوں نے مجھ جواب دیا کہ دیکھو اوٹنے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے میں ہیں اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اوٹنے انکی چلنی کی ہے اور تم جاکر کرنیل صاحب سے کہ دو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسروں سے زیادہ تر تمک حلال ہیں اسی روز بوقت سپہ ایک رپوٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ جمبٹ منڈوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوسکی رحمت تمام وکمال جاؤ تمک حلالی پر ثابت قدم ہے ۔

تاریخ ۲۲۔ وقت صبح خزانہ کی ۲۳ سپاہی ۵۵ جمبٹ کے ہباگ گئے اوسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی ضروری ہوئی صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان میں تھے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ جمبٹ منڈوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسروں کو قید کیا ہے اسی شب کو فوج جہیں ۵۰ جمبٹ شاہی اور نصف تروپ توپخانہ اسپر توپخانہ ۲۳ ہنی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دو سو سوار ملٹانی تھے واسطہ ملک کر واناہ جو بڑے شب اول یہ فوج مقام دو بند ہی پھوکی اور صبح دریا عبور کے شب دوم کو مقام ہوتی مردان وارد ہوئی حسب وقت سپاہ ۵۵ جمبٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکھا وہ سب قلعہ جوڑ کر ہباگے مگر اکیسویں سپاہی رحمت مذکور کے قلعہ میں رہے اور اس فوج میں سے رسالہ اور توپخانہ اسپر توپخانہ کے تعاقب میں گیا اور اکیسویں سپاہیوں کو گرفتار کیا اور ستو سپاہی عبور دیا کر کے حدود سوات میں پھیلے گئے اور باقی ماندہ قریب ۹۰ سپاہی تھے جو بڑے یہ فوج بعد انین بجانب ابانغان اور شب فور کی لٹی اور وہاں ۶۴ رحمت کے ہبتار لیکر اوٹو جھانوی میں بھیجا اس عرصہ میں ہم لوگ جو پشاور میں تھے باطل نہ تھے تمام مفر دین اور رحمت کو قوم ازیدی نے گرفتار کر کے ہاٹھ لیا اور اسکی یہ تحقیقات حکم تھا اس موافقہ افسران منڈوستانی اور افسران غیر متعزز رحمت مذکور کو جہیں ایک صوبہ والا بھیج رہی تھا حکم پہاڑی کا ہوا اور تمام فوج کے ساتھ ہی اور اسکی پہاڑی ہوئی اور باقی سپاہ کو حکم دائم الحبس والا کے دریا کے شوق کا ہوا جب فوج قید ان ۵۵ رحمت کو لیکر اسے تو ان کو سب تحقیقات ہوئی اور حرم بھی راوٹکی نسبت ثابت ہوا انہیں کو ایک ٹلٹ کو حکم توپ سوار اور دینے کا ہوا یہ ریت عجب دیدنی تھی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے ریت پر موجود تھی اور عین سے چار ہزار تو آٹھ فٹ تھے اور شہر اہلکان فساد پکارتے اور زور دیتے چند ان آمادہ تھے مگر تمک حلال بھی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مرجع کے جانی گئی اور غریب ہاٹھ لیا ضرب توپ سونیا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بھری ہوئی گلیا تھیں اور افسروں کے طے لیس دو نو فیلڈ پڑی کی توپیں اور سپاہی پہاڑی میں گرا ب بھری تھی اور تیمیان روشن تھیں چالیس سب گرفتار شدہ ایک گوشہ میں فوج مذکور میں باہر کچھ کچھ کھجور کھجور کھجور پریش پریش لائے اور انکی سلامتی سولہ توپ توپخانہ پڑی کرنیل صاحب گرومرج پہرے اور حکم سنا نہ حکم کا دیا اور ک دن قیدی قریب سو باندھے گئے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اوسوقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دھوئیں کے اوپر ٹانگین اور ہاتھ اور سر وغیرہ چاروں طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل میں آیا اور ہر مرتبہ ایک طواری سرگوشی تمام فوج میں ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دل میں پیدا ہوا اس وقت میں ہمیشہ تھے میں ایک یا دو ریت ہو تھیں اور حادثہ کو اتنا دخل ہے کہ اب ہلکوا سی پریش کا کہی کچھ خیال بھی نہیں ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہو گئے

مگر چند آدمیوں کے ایسے شہر ہوئے کہ وہ اب تک صاحب کو گونگہ اور فساد کو سلام نہیں کرتے تھے ایسے فسادین میں سے  
پانچ چھ آدمیوں کو پریٹ پر لیا گیا ایک ایک درجن بید لگوا دیے اور انکا مال و اسباب ضبط کر لیا اور انکو پھاؤنی سڑک  
لگوا دیا بعد ازیں اب نوک کسی صاحب کو ایک سیل سے بھی اگر دیکھیں تو سلام کرتے ہیں ہنگام تحقیقات فسادہ جوٹ اور  
باعث مرگ کر نکل سپوش و دصاحب جو قبل از پھینچ فرج کنگ بقیام ہوتی مردان کے گولی کیا کر رہ گئے تھے ایسا معلوم ہوا  
کہ دہم رسالہ غیر آئین بھی سخنان فساد آمیز بچاؤنی ہائے نوشہرہ و موتی مردان کیا کرتے تھے اسو اسطریہ قرار پایا کہ اس سالہ  
کے بھی ہتھیار لینے چاہیں بلکہ انکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین میں مال سوار کا ہوتا ہے نہیں لیں +

یہ امور بھی عمل میں آئے اور چاس ہزار روپیہ گھوڑوں کی قیمت کا نیلام میں وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ  
وقت تلاشی اور بہت ہتھیاروں کے پاس سے برآمد ہوا تھان سب آدمیوں کو بھراست معقول تا بمقام ایک چھوٹی دیا  
اور انکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطع ہو گیا ہے کہ وہ تم میں سے راستی میں بدھتی یا سترانی کر لگاؤ سکودہ فوراً مارا جائے  
بعد ازیں چند روز ہم اس ومان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گزرتے ہیں کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سپاہ قلعہ سکس  
میں ہے وہ کچھ سازش کو ہے آدمیوں سے کر رہی ہے اسلئے دو شنبہ گزشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور برہم صاحب اور میں  
دو توپن تو چخانہ کو بھی میں سے اور ۵۰ ہندرسین کے رائفل و اسلارہ ۵۰ سواران ملتان مبراہ لیکر قریب نو بجے شب تھے  
روانہ ہوئے اور قریب نو اخت تین گنڈہ پار بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہنچے میں اسی وقت قلعہ کے اندر گیا اور وہاں جا کر  
صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سپاہ کو علی ہی پریٹ پر باہر قلعے کے بھی کچھ حکم او گوننا ہے سب آدمی باہر آئے اور طیارہ  
میں نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریٹ پر باہر قلعے کے بھی کچھ حکم سپاہ بہت دیر متال رہی اور مجمع خیال ہوا  
کہ شاید یہاں ہمارے بلینچے وغیرہ کام آویں مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور جو کچھ ہوتا رہی اوکو کچھ نظر نہ آیا جنگ  
وہ قریب ۱۰ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک انہوں نے حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈن کوچ کرو نہیں  
سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے میں گھس گئے اور گارڈ سابق کو کمال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے  
اؤز گورڈوں کی اپنی بائیں طرف سرسئی اور انکے سامنی سے بھی اؤز گورڈوں کی آئی اور جانب راست سرمدانہ خیر و نیکی  
اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکھ کر اور سکھر سب سپاہ پریٹ پر متوجہ ہوئی اور اس عرصے میں جو صبح ہوئی لگی اور تاریکی  
سب طرف ہوئی تو اوکو معلوم ہوا کہ یہ صمدانہ خیر و نیکی سے جسکے ہمراہ ایک سو رائفل والے تھے آتی تھی ایک ہیں پورا  
ہو گیا تھا کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تھا اور سوار رو برو در جانب راست اور تو چخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھ کر  
اونہوں نے اپنے جسم سے تیار اسطرح کو لکر ہینک دیے حیلح الوے جوش خودہ اپنا پوست چوڑ دیا جو ایک سب فریڈرین  
حوالہ سرکار کرنا ہے۔

ایک واقعہ تھار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اسطوریہ بیان کرتا ہے کہ ۵۰ جمیٹ ہندوستانی (مقام بلوہ میں  
بلوہ کے اپنے افسران و لائیو گورڈ قرار کر لیا ایک دستہ فوج خیمین میں سو گز پہاڑ اور دو ضرب توپ اسی اور وہاں  
اور ایک تروپ سواران غیر کٹھن کا تھا پشاور و روانہ ہوا اور مقام مذکور میں پہنچ کر ہندوستان پر حملہ آور ہوا سو ہندوستان کو توڑ

اور اسقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہو کر ملک بستان سوات پناہ گیر ہوئے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ فوجیوں کی سربراہی میں تھے وہ بڑھاپا اور کمزوری سے اپنے فوج کے بگڑنے لگے اور ان کی صلاحیتیں صاف صاف ہو گئیں۔ سال سے اولن پیر میں رہا گیا کرتے تھے وہ غصہ اور بے چین گولی کھا کر مر گئے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہو گئے تھے اور حق بجانب اور ان کے ہتھے کیونکہ ان کو کوئی طرح بد تشنگ و یکساں اور اونسے ایسے حرکات نا ایدنی دیکھنے میں آوین تو کیونکہ انسان اپنے قابو میں رہ سکتا ہے اگر فرض ان کو کچھ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تال گولی مار کر مر رہے ایک بڑا اگر وہ مفسدین کا بجانب کوہ کاغان باہن ارادہ رواۃ ہو کر اوس راستہ سے بمقام کشمیر جا کر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے ان کو خوب مارا اور باقیوں کو گرفتار کر کے خدمت صاحب پڑ کشنر بہادر نیراروانہ کیا اور میر پور صاحب ڈپٹی کمشنر نے ان کی تحقیقات جرم کی کر کے سب کو ہاپنسی دی یہ گروہ چند روز انون سوات کے پاس رہے تھے اور اوسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطہ سب دیان مسلمان ہو گئے تھے بعد ازاں انون مذکورہ ان کو ایک پروانہ دیا تھا اور دسین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تھی کہ جتنی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہو سوات سے رخصت ہو کر یہ گروہ بمقام الہی پونچا اور وہاں ایک روز مقام اور تلاش میں رہنے کی خواہش ان کو بڑے پہلے اور کبھی مقام کشمیر تک پونچا دین اس عرصہ میں ان کو خوب پھونچی کہ فوج سرکاری ان کے تعاقب میں آتی ہے یہ سن کر وہ سب بدحواس ہو گئے اور ہباگ کٹر ہوئے ایک جزیرہ دریائے انک میں جو قریب سرحد جلاس کے واقع تھا یہ گروہ وہاں پونچا جب ان کی خبر سیدان کاغان کو پہنچی تو وہ سب ان کو دروازہ باز ہوئے اور چند مفسدین کو قتل بھی کیا اور کچھ اور زمین کے غرق دریائے ہوتے مجبور یہ لوگ بجانب جلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان ان کے تعاقب میں تھے سیدون نے پچھن اور مفسد گرفتار کیے اور ان کے تین جماعت کر کے ایک کو تو بمقام پہلی توپ سے اور اویا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسری کو بمقام ایٹ آباد یعنی منبرا اقل کیا بتاریخ ۲۳ سہ جون ۱۹۴۵ء رحبت کے اور پنجم رسالہ کر تہیار بمقام ابودی واقعہ شیدر چمین لئے اور شغل توپ سے اور انیکا چند روز تک سپامیان ۵۵ رحبت نے جو گرفتار ہو کر آئے تھے جاری رکھا یا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اہلیان اور شہلی اسقدر ہو کہ کوئی سترہ اور پانچاں اور نہ خوف زدہ ہو کر مصدر کسی بد انتظامی کا ہو بہر خید باشندگان کے دل میں کہیں کہیں رحم واسطے سپاہ مندوستانی کے آتا تھا کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ کئی رحبت کے تو تہیا چھین گئے تھے اور ایک ہباگ گئی تھی اور اوس کے سپاہی مارے بھی گئے تھے اور اکثر آپ گرفتار ہو کر آتے تھے اور توپ سے اور ان کے جانے تھے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نئی بہر قہ کرنے کی کی اور ان ہی باشندوں میں سے ملازم رکھے تو وہ خیال رحم اب ان کے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک رحبت تو سکے اور پھانوں کی اوس فوج میں سے بہرتی ہوئی جبکہ تہیا چھین گئے تھے اور ایک چھت پھان پیدل کی نو بہرتی ہوئی اور رسالہ پھان سواروں کا ملازم رکھا گیا اس تدبیر سے سب پھان جانب در سرکار ہو گئے اور جو پھان اولوالعزم تھے ان کے نوکر موجدانے سے ملک میں بھی کچھ بد انتظامی نہ ہوئی یہاں تک کہ قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک میں فساد رکھا کرتے تھے اب بجای فساد انگیزی کے خدمت صاحب کشنر بہادر طاقتور کو درخواست خدمت سرکاری کرتے تھے سواے ان تہیا کے ایک کے اور ایک امراسیا ان تدبیر سے دفعہ میں آیا

حرب قابل جاننے اور یاد رکھنے کے تہ وہ یہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل ناامید ہی ہو چکی اور انہوں نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر  
 انکی مدد میں آکر لڑیں اور لہوہ پروازی میں نہ لڑتے تاہم انکے کچھ دیر پہلے انکے اب وہ ملازم سرکار ہو کر آئے دشمن  
 جانی ہو کر اور انکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جنکے سرکار کے واسطے وہ انہوں نے مدد سرکار کی کی تھی اور  
 سرکار کی جانب سے لڑے تھے اب وہی سرکار کو جانب دار ہو کر انکے خلاف اپنی تیغ و تفلک کام میں لاتے ہیں اور ملک  
 میں ایسا انتظام رکھتے ہیں کہ جس سے انکی لہوہ پروازی نہیں ہو سکتی اور نہ ملک میں کچھ خرابی واقع ہو سکتی ہے یہ خیال  
 کر کے اور دیکھ کر کہ سارا ملک انکا دشمن ہے اور گماٹ اور راستے سب بند و بست ہر کاری میں اور وہ خود ان  
 لوگوں کے قبضے میں ہیں جنگی قتل اور خرابی کا انکے دل میں ارادہ تھا وہ سب قہر و زور و خشن سبائی و ورش کر کے خاموش  
 بیٹھ رہے اور ہر پہر ہی سرنہ اونہا یا کیونکہ اور سب امور تو اب انکے امکان سے باہر ہو گئے تھے گویا اب وہاں بھی خاصا  
 میں خیر ممکن تھا کیونکہ سب کوئی تو انکے دشمن تھے اور راستہ ایک قہر و سرکار میں تھا اور دنیا بھی قہر و زبان میں تھا  
 جنس ایسے ایسے خیالات سے وہ ہر آمادہ کسی فساد کے نہوئے تھے۔

## دنیا پور

اس مقام میں ۱۸ اور ۱۹ مئی ہندوستانی مقتیم تھیں۔

تاریخ ۲۵۔ ماہ جولائی جنرل لوڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہائے ہندو جو میگزین میں شامل ہیں فوج  
 ہندوستانی ہیں اور انکو لکھنؤ گورنمنٹ میں احتیاطاً اور حفاظتاً رکھیں تاہم انکی فوج کو اختیار میں لے کر ۱۰ مئی کو  
 اور پوچھنا زیر حکم کرنل جویش صاحب کے میدان گردید سکومر پٹیار ہو کر آئے کہ بروقت ضرورت لین فوج ہندوستانی پر حملہ  
 اور ہون بعد انین وہ چھکڑہ عمرہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیاں ہر کر کے لے آئے تھوڑے فاصلے پر یہ چھکڑہ  
 پہونچے ہوئے کہ ایک شور لین ہندوستانی میں سے اور تھما اور پوچھا کہ ایک سچائی جو محبت نے اپنی ہندو  
 سپرانی اور چلایا کہ صاحبوں کو مارے اور ٹوپیاں میاں فر دیا ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اور اس مقام پر پہونچا گیا جہاں فوج  
 گورنمنٹی کے توہین اور ارحمت شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً دستور پر ترمیم ہوئی کہ فوج مذکورہ اسے مقام پر چلایا  
 کیونکہ سپاہی توہن کر لیا زمین زیادہ مسر اور آمادہ نہوئے سپاہ گورنمنٹی کو حکم ہوا کہ اب جہاں گورنمنٹی حکم ہو فوراً انڈیان میں  
 حاضر ہوں قریب ایک یا دو بعد دوپہر کے دو آواز ہندو کی ہسپتال گورنمنٹی سے ہو چکی تھی کہ یہ قرار دیا تھا کہ باجماع فساد  
 یا دیکھا وکی اسو اسطو توہین اور ارحمت مذکور پٹیار ہو کر میدان میں آئیں جنکے مذکورہ متشددین بعد آواز ہندو کو میدان میں  
 موجود تھی وہی ۳۰ جنکے کی بطور سکومر یعنی جنگ متشددین اور انکے چھوٹے چھوٹے اور ارحمت شاہی روانہ ہوئے یہ فوج  
 بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیوں نے دیکھا کہ فوج گورنمنٹی سے اور انکی فوج کی گولیاں چلی سوتی  
 دیکھیں فوراً ہی حفظ جان فرار ہوئے اب توپ کر گولے انکے اوپر چلے گئے اور انکا کم ہوا کیونکہ سپاہ گورنمنٹی بہت جلد  
 بھاگتی تھی اب فوج اسے بڑی اور لین ہندوستانی اور سب سامان دار اور دیکھا کہ بروقت فوج اسے ساتھ لے کر شام اپنی  
 چھاؤنی میں واپس آئے اس وقت سے شب کی شب تک کچھ فساد نہ ہوا اور جہاں گماٹ پر تھا اونکو کھانپا



یعنی باج تختیان جنہیں سپاہی مغرور بھرے ہوئے تھے غرقاب کردین اور خبرل نوڈی صاحب تمام روز جہاز پر رہے۔  
چار کمپنی ۵۰ رجٹ مندوستانی کی جو وہ سرے کنارہ دریا پر تھیں اونھوں نے بھی سرکشی اختیار کی اور شامل مفندین  
ہو گئیں مفندین چھ سو بندو بوق اپنی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور اونکی لین مین سے انبار گولیوں کا طوفان بندوق کے مطابق معلوم  
نہوئی تھیں بلکہ کچھ چھوٹی تھیں اور اون سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ٹھکی ہوئی نہ تھیں بلکہ کوٹ کر ہی تھیں اور بہت تو لمین باروت کی  
دستیاب ہوئیں۔

بجائے اسکے کہ اوس وقت حسب وقت وہ خوف زدہ ہو کر بھاگے تھے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچھ تدارک اونکا  
نہو اور اسی عرصہ میں مفندین نے بہت کچھ انداز سانی وغیرہ کر لی مقامات آہ اور پٹہ وغیرہ جو قریب تھے اون پر مفندین  
سے باعث ستے اور نالیاقتی حاکم اعلیٰ مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد از تین روز کے ایک جماعت مشعل اور پر ۱۱  
گورہ ۳ اور اسی قدر ۱۰ رجٹ شاہی کے اور ۵ سکھ سواری جہاز دھانی مقام قریب تر یعنی مقام آڑہ کو جو قریب ہو ایل  
کے براہ خشکی واقع تھا بھیجے گئے اور بھینسی غریب گورہ ۵ ۱۰ رجٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے۔

گورہ جہاز سے اترے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کوچ کریں چونکہ روشنی مانتاب کی باقی تھی اونھوں نے کوچ کیا اور گیارہ بجے  
ایک میلے بعد ازین مانتاب غروب ہو گیا اور اب اونکو مقام کڑا تھا مگر بجائے مقام کڑے کے صاحب کمانڈنگ نے باہر  
تمام اونکو آگے بڑھایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہو گئے  
تھے اور گرسنہ بھی تھے اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت میں اون سے کیا ہو سکتا تھا آخر کار یہ ہوا  
کہ وہ ایک جنگل میں جا پڑے اور وہاں قریب دو ہزار مفند جمع تھے کچھ اونہیں سپاہی تھے اور کچھ کورسین کے آدی تھے  
جو ایک قوی قبیلا اس نواح میں تھا حسب وقت یہ مقام مذکور میں پونچھے مفندین نے ایک بارہ ماری جس سے بہت  
آدمی مارے گئے اور باقی ماندہ منتشر ہو کر بھاگ نکلی او ایسے منتشر ہو گئے تھے کہ ایک دوسرے سے تابصر ہر نہ ملا صاحب  
کمانڈنگ یعنی کپتان وینار صاحب اول ہی بارہ میں ماری گئی تھے مفندین نے جاری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور اسی  
بھی کچھ کچھ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو جاری سپاہ باقی ماندہ بھیجی مہر آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم  
نہ مانتی تو یہ غلٹ اسکے ہوتا اور اس میں ہر ایک تنفس کا فائدہ بھی منظور تھا اس منہ گامے میں جاری آدمی بہت مارے گئے  
چار انسر اور ۶ سپاہی ۱۰ رجٹ کے کام آئے اور سیکونڈم بھی نہ آیا۔

تمام سپاہ مفندین نے اونکا تعاقب تابالہ کیا جس میں بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرتا بھی نہ آتا تھا بندو  
انسر اپنے آدمیوں کو گرد تھے تین اونہیں کے مارے گئے اونہیں کئی آدمی بوردی رافیل نظر آئے اونکے پاس سلا  
جنگ نہو گا کیونکہ اونھوں نے تو تمام اور تھپ بھر کر چھوڑے تھے اونکے پاس چھوٹی توپیں تھیں کہتے ہیں کہ راہ  
درواؤن سے توپوں کے اونکے شامل ہو گیا تھا انوسس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بھی دکھ  
پارہ پاسہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو اونکی نسبت کچھ اور بھی تحریر ہوتا۔

گورہ مری

تباہی کیم ستمبراس مقام کی ہنیت میں باعث شورش کو بیان کر دینا کے خلل واقع ہوا اور سب اس خلل کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق میں ایک مرتبہ ایک گانہ میں جو متصل اس مقام کے کچھ فساد ہوا تھا اور وہاں خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہوئے تھے اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کو حکم قید معاً مختلف کا صادر ہوا تھا مگر ہر ایک ایک شخص ہر ایک تھا کہ اس کی تعظیم خیال نہ ہو سب ہر ایک کو بھی گرفتار تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک زبردست اس کی رہائی کو واسطی کی اور اس کی درخواست منظور بھی ہو گئی تھی لیکن اس کو انکو جرأت پیدا ہوئی اور گانوں والوں نے ایک دوسری درخت است اس شخصوں کی گذرانی کہ جسے مجرم مقدمہ مذکورہ میں گرفتار ہوئے تھے وہ سب رہا ہو جاوین یہ درخواست ان کی نامنظور ہوئی اس پر انھوں نے دھمکا یا تھا کہ اگر تم حکم قید جاری رہا تو تم کوہ مری کو لوٹ لینا۔

تباہی مذکورہ بالا ایک برتن دار حکم خان نامی نے جو لائسنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تھا زبان اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوہ سرغنہ مفسدین کی تھی یہ سنا کہ شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خاستک اور روات اور دو بائین اور گانہ خونری جمع ہو کر کوہ مری پر تاخت لائی گئے اور ان کا ارادہ ہے کہ سب انگریزوں کو مار ڈالیں یہ سنا کر برتن دار مذکور نے قریب نواخت گھنٹہ شب کریم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سن کر بیٹی صاحبہ سسٹنٹ کیشنر نے پھر مری کو کھینچ کر انگریزوں کے مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر مفسدین تو خالی جاوین اور تم صاحبان ہونے کہ اگر معہ بچوں کی یا تو لائسنس صاحب کی کو بھی مین جا کر رہیں اور یا بار کو مین جاوین کہ وہاں تحفظت ان کی ہوگی۔

قریب نواخت یک نیم گھنٹہ شب تمام شکوک اس باب میں دفع ہو گئے یعنی قریب ساٹھ آدمیوں کی یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام میں آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اولیٰ منگلو سہرہ اس جانب تھا شروع کیا ان منگلو مین ہویت صاحبہ متعلقہ پمپا لیش رہتا تھا ان صاحب کو شکل منع فرار ہونیکا مع منیم صاحبہ اور بچوں کا یا اس وقت مفسدین ان کو حاکم میں آئے انھوں نے ٹوٹنا شروع کیا اور جو ان کے نزدیک شی قیمتی تھی اس کو لوٹ لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا پھر ایک گانہ میں حبس کو سہ کار نے جلا دیا دستیاب ہو گیا تھا بعد ازیں وہ آپ کپتان روسین صاحب کو منگلو پر آئے مگر یہاں انھوں نے خوب مزاحیہ کیا کیونکہ کپتان صاحب کو پائس کو سی رائٹنگ نوکر تھے انھوں نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہاں سے بھاگے اور دو آدمی ان کے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکھا کہ مفسدین کو مقام گلدانا میں کثرت جمع ہیں اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پھر اس مقام پر پرورش کریں یہ حال دیکھ کر سیم صاحب کو مسلح سپردی گئی کہ مع بچوں کے یا تو بار کون مین چلی جاوین اور یا تمھارے مین صاحب کی کو بھی مین رہیں اس روز مفسدین پھر نہ آئے۔

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کو چند ملازمین کرنل سپارک صاحب کو بیخود چھانڈا اور چوکیا رکھی ہوئے مکان میں شامل تھے وہ چھپانے اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات وثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم ہار دینے کا نسبت ان کے صادر ہوا جب انکو قضا کے واسطے لیجاتے تھے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر کچھ حال اوکا سماعت میں نہ آیا مگر دونوں چھپاتیوں کو قتل کیا بوقت سہ پہر مفسدین خفیہ سپاڑے سے اوترے اور چھپنا

اسباب انگلہ و لکا تھا لوٹ لیکھتے اسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ انگلہ کارسکار پر اور مقامات میں تعینات تھے قریب چار بج شام کے ایک کمیٹی اس واسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کار جنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ نہ ہو اسکا نام درج کر دیا گیا جو اسے اور اس امر کے واسطے ۴ صاحبوں نے درخواست کی اسنے کمانڈنٹ کپتان جونس صاحب متعلقہ پرائسز ر بنو مقرر ہوئے۔

صبح جمعرات کی بغیر سی طرح کے فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کر لوگ لیکر رسد وغیرہ اس مقام میں نہ آئے قریب دس بجے دن کی تحریز ہوئی کہ ایک گروہ جاکر مفسدین کو راستے میں سر ہٹا دیں اس میں قریب تین انگلہ اور ایک جماعت کو بی رائف و فائی اور ایک گروہ پندرہ ان پولس اور وہ لوگ تھے جنھوں نے واسطہ کار جنگ کر اپنے نام جسٹس بن لکھوائے تھے یہ سب جمع ہو کر گئے اور ایک مقام پر دس کوہ میں اونسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک بارہ ماری اوس سے ملے صاحب کچھ کچھ نام جسٹس بن لکھوائے دین تھا ایک رستم پیر پر آیا بہتر ہوا دھرمی بارہ ماری تو کسی سب معلوم سے کسی کو ایک گولی بھی نہ لگی کیونکہ نہ کوئی مفسدین میں سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہر چند فاصلہ مابین میں قریب پندرہ انسی گز کے تھا تاہم وہ لوگ بھاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پھر گولی کو نہ بچے سے باہر ہو سکے صرف ایک یا دو آدمی اونہیں سے چڑھتے ہوئے گریے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی ماری ہو گئے گروہ انگلہ و لکا جو ہمراہ تھا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رائف و فائی پولس والے گھائیونہیں اور تر گئے کہ دہیات کو بی کو بر باد کریں اور جسٹس والے انگلہ و فائی پولس کے متصل گروہ اول کے رہے کہ بروقت ضرورت مدد کو جلدی پہنچ جاوے دنل یا بارہ گانوں مفسدین کو حیلادینے مگر انہوں نے کہ ہماری جماعت قلیل تھی ورنہ اونکی زراعت بھی تباہ کر دیتے اور اوسنے مویشی چھین لیتے ان گانوں میں کسیکو مقابلہ ہمارا کیا بلکہ تمام گانوں کو خالی یا ایک گولی یا شندہ اونہیں موجود نہ تھا یہاں سے چٹھائی کوہ مری کی نہایت سخت تھی اور آدمیوں نے وقت مراجعت قریب پانچ بج شام کے یہ کہا کہ مدت سراسیمہ سخت اور شکل کام سننے نہیں کیا تھا۔

جس وقت نیچر گھائی میں گانوں جلتے تھے اسی وقت شمنائی سامنے کر پہاڑ پر تھی اور آدمی کثرت جمع ہوئے تھے یہ دیکھ کر احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر سچر حملہ ہو گا اسی خیال سے مضبوط پھری جا بجا مقرر ہوئے تھے مگر اس شب کو کچھ نہ ہوا اور شب تاریک و امن و امان گذر گئی۔

درمیان شب کے تھارٹن صاحب کثرت چنید سپاہ پولس و سکھان نو ملازم مقام راول پنڈی سے اس جگہ وارد ہوئے۔

بیاعت ہو شیار ہو جانے سب ساکنین کے اور تدبیر اند فلح مفسدین کے پھر یہاں کچھ واقعہ حادث نہوا۔

## امرت

تباہی ۴۔ ماہ ٹی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میا میر یہاں آتے ہیں اس واسطے ۵۵ رجسٹ ہندوستانی کی پیٹ ہوئی اور کپتان ویدی صاحب کو توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے میں کریں اور رجسٹ کو حکم ہوا کہ اپنی کمیٹی حیلادین کو پھیلے سپر گروہ شہر کے قاتم ہوں اور ہر ایک کمیٹی کے ساتھ ایک افسر انگلہ و فائی تعینات ہوا سپاہی بخوشی اپنے کام پر گئے۔

روز دوم وقت صبح ایک کپنی تین مسن آدمیوں کی اور ایک شہد مندوستانی وفسر کی مقرر ہوئی تھے گا تو س اوکھڑا سانسے کھولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ سپہ وی کا تو س ہیں جو وہ سالہا سال سے کھاتے ہیں عرصہ پندرہ روز سے اکثر فیر گرد لین ہائے سپاہ کے پھرتے ہوئے نظر آتے تھے ۔

میر صاحبون نے مکان کر نل صاحب اور قلعے میں جا کر سناہلی اور تیار پنج ۱۵۔ وقت صبح ایک گروہ ۸۱ رجٹ شاہی کا اکثر کچھوچھو میں داخل ہوا اور کپتان بلڈرینڈ صاحب جو جمع تو پچانے کے بمقام جلد ہر جاتے تھے انکو بھی اسی مقام میں رکھ لیا تاکہ یہ وقت ضرورت اور کچھ تو پچانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر میں سب طرح کی

### راول پٹنڈی

اول ہی جب خبر مفید سپرٹ اور دلی وغیرہ کی یہاں ہوئی تھی اور یہ وقت بہت دیر اندفاع فساد کی ہوئی تھیں تاکہ اس مقام پہنچا دیا ہی نہ ہو اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے لوگوں کو اندیشہ پیدا ہوتا تا پنج ۱۵۔ جون وقت سہ پہر وقوع میں نہیں آیا مگر اس روز سب کے دل میں ایک اندیشہ پیدا ہوا اور دلیا ہی حال یہاں بھی ہوا جیسا مقام کو شملہ پر ہوا تھا ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس روز میر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تھا کہ اطلاع تحریری اور سیکورانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اس واسطے تو پچانے میں حکم کیا کہ اپنی بنیان توپ کی ریز کھین کر تیر پڑی تھو اور جھیلل فوج گورہ موجود تھی اسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور سب سپاہ پوس بھی ہو حکم جاری ہوا افسر دن کے نام حکم کیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہیں اور فوراً وقت اطلاع طیار اور آمادہ ہو جاوین سپرٹ والون اور سپاہ گشت کرنیوالی کو حکم ہوا شکاری کا ڈیالیا ایسی ایسی تدابیر تکام سے اس مقام پر بزدلی و احتیاط عمل میں آئیں ایک سپرٹ گر جا بھر کے واسطے تجویز ہوا جہاں حکم تھا کہ سیم لوگ مع دیگر متعلقین انکے بوقت ضرورت پناہ گیر ہوں اور لین بارک بھی اوکھڑا واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بج تک بلکہ قریب تین گھنٹہ بعد ازاں تک سپرٹ دراور ناامیدی ہر ایک کے شہرے کو نمودار تھی اور یہی حال ملکون میں اور گر جا بھر میں تھا باستثناء خید صاحبون کے اور سب نے اپنے اپنے مکان چور دے تھے میں تب اسف بیان کرتا ہوں کہ صرف سیم لوگ اور کچھ سپاہ گیر نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو ملاقات حلیہ اور عطیہ رکھتے تھے اور شکو لازم تھا کہ اسے مقاموں پر قائم رہتے اور اگر انکو چھوڑتے تو بعد از چھوڑنے اور سب لوگوں کے ترک کرنے وہ ہی اول بھاگ گئے مگر خدا کا اس شب کو کچھ فساد نہ ہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل میں ہوا ہو مگر کچھ طاہر نہ تھا بلکہ تیار پنج ۱۵۔ جون جب انکو احوال سپاہ بارکو رکھا گیا تو انھوں نے نہایت اسف کیا اور کئی کپنی و فوج مندوستانی نے متفق الفاظ کیا کہ ہکو مفیدین ہوئی مردان کے مقابلہ پر مجید و ہم انکو توپ سنرا انکی سرکشی کی ویز کر یہ نہوا انھو روز دوم اندیشہ مذکور ہوا کہ وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے پتہ چا آقا کی جو بے گیر کے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے ۔

سب اس اندیشہ سے بھاگا واسطے پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۸۱ رجٹ ہندوستانی کا فریہ کیا تھا کہ میری پس اب بھی دس گولیاں اور سلمان باقی ہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام میں آؤں گے پھر جب حکم تک پہنچی تو سپاہی ہلاک



گرفتار ہو گیا۔

بعد اس اندیشہ فساد اگر نریل بار سٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور سچیرمس صاحبہ دونوں نے اپنی سپاہ میں بڑے ہتھیار شہید کو سنا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسر و کئی دہائیوں سے مگر یہ اعتبار رفقہ رفتہ رفتہ منسوخ ہو گیا یعنی شاہجی، ساہوکارانی یہ مناسب و متصور ہوا کہ سپاہ کو ہتھیار لگوانا چاہیے اس واسطے سب سپاہی پر پٹ ۴۴ حبث پر جمع کئے گئے اور حکم حوالہ کر دیا اور اسلحہ کا سنا گیا اس وقت سپاہ یعنی ۴۴ کپتان ۴۴ حبث شاہجی کو سنا منوجا کی لکڑی تھیں اور تین عرب توپ تو پنا جانے اسی کو وسط میں رکھتے تھے یہ سب ہتھیار جب ہوا تو سپاہ مندوستانی حکم سنکر فوراً بھاگ گئی اور تو پنا جانے نے اور سپاہ گورہ سے چلتی ہو کر ایک بار بطور تواضع اپنی بند و تون اور توپوں اور ٹشیکیش کی مفورین اپنی لہین کی جانب گئی اور وہاں گرفتار ہو کر انہوں نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کر دی اس ہنگامہ میں صرف کپتان پامر صاحب متعلقہ پولس کو کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکھتے تھے ایک زخم آیا اور سکیو آنچ بھی نہ آئی تھی۔

## پونا

تباہی ۵ ماہ ستمبر دو اشتہار بنان مرہٹہ شہر میں سے دستیاب ہوئے یہ اشتہار ناما صاحب بھجور واپس نے بدین مضمون جاری کیے تھے کہ سب رعایا می پونا انگریزوں کو مار ڈالیں بلکہ سبے الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر کو بھی قتل کریں اور جواب کر دیا اس کو انعام تبصیل ذیل لیا گیا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اس کو پانچ ہزار روپیہ لیا گیا مگر بدانت را تم یہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی تبصیل سے سب انگریزوں کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے جن کو کہ بابت قتل حج اور حبث کے پانچ سو روپیہ لکھا تھا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار میں یہ بھی درج تھا کہ ناما صاحب ہمراہ فوج کثیر فتح و فیروز می لیکو لکیشو اکو اتے بین اور وہ یہ چاہتے تھے کہ جب تک وہ مقام آئندہ ہو چھین جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اس وقت تک شہر پونا فرنگیوں کی سخیالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت ایزدی میں تھا۔

## شکار پور

تباہی ۲۳ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولڈنارون نے توپیں لیکر بجانب میدان پر پٹ لگا دیں اور کوشش ہیج برپا کرنے فساد عام کے عمل میں لائے ان لوگوں پر یا قیامندہ سپاہ کمپنی گولڈنارون جو معندہ تھی اور سپاہ پولس زیر حکم کپتان فیکرٹی صاحب اور ایک دستہ ۱۶ حبث مندوستانی حملہ آور ہوئے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو تو پنا جانے کی پشت سر رو برد چڑھادیا اور اس طرح توپوں کو بند کر کے چھین لیا اور معندہ بھاگ نکلی تین آدمی معندین کو مقتول با جرح شدید ہو کر میدان میں پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹہ کے عرصہ میں قائم ہو گیا مگر اس عرصہ میں ایسی تاریکی تھی کہ سیکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی معندہ تھے اور کہاں کہاں تھے۔

## جلیکوری

تباہی ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۱۲ حبث مندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزوں کو مار ڈالیں یا خود سر رہیں

اونکی اپنی کمپنی والوں نے دونوں کو تو فوراً گرفتار کر لیا اور تیسرے نے مقام گھمٹا گارڈین جاکر بندوبست کیا اور کبھی اور کہا کہ جو میرے پاس آئیں گے ارادہ کریں گا اور سکون مارڈالو گا والد ایسیج نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا رزقہ کر لیا بعد از غرضہ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا بہترین تھا شمشیر علم کر کے اور پستول علیار بھر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فوجی افسر کو مار ڈالو اور دہرم کے واسطے لڑو والد ایسیج نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھ دے مگر افسر نے نہ مانا تب تین سپاہی کو مار ڈال دیا مذکورہ بالائے اور سکون گولی سے مار دیا لاشیں مفسد مذکور کی گوشتوں کا بہترین تھا مگر ہتھرونگ ہاتھ سے اونٹن کا کر دریا سے تیس تین پھکوا دی گئی

### مراد آباد

شریع مفسدہ میں ۲۹ رحمت مند وستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیوں کو جیلنا نہ سے رہا کیا تھا مگر بعد از ان پشیمان ہو کر دوبارہ عہد و پیمان کئے اور مدت تک فیرواجی سردارین راسخ قوم اور ثابت قدم رہے مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گزرے چند بار ترغیب اور طعنہ دئی کی مگر یہ جاہد رہتی سمجھتے نہ ہوئے۔

ایک صاحب مقیم مراد آباد تباریخ ۱۸۔ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتی ہیں تباریخ ۱۸۔ ماہ مئی بمقام خیر پور چکی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رحمت کی جس نے مقام میرٹھ مفسدہ پر ایک تھا ماحہ سامان جنگ و خزانہ ایک جنگل میں جو بجانب چپ دریا سے گورکن کے اور قریب پنجائیل مقام مذا سے واقع ہے فروکش ہیں رات اندھیری تھی اور شب کے قریب کیا رہے تھے کہ ایک فوج مشعل آئیں اور ایک کمپنی ۲۹ رحمت کے جمع ہو کر ان کے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر ان کے پہلے چلے کہ جا کر پل دریا سے مذکور کا قبضہ کرین اور حبيب سب بند و بست مناسب ہو چکا تو فوج مذکورہ بالا سب کر دی صاحب حج اور صاحب نجب ٹریٹ اور دو اور افسر و فوج اور پڑا خیت لاد اور ان کے سپرد و ان کو مغلوب کر کے ایک کوتہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ ان کے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور آئے تو میوٹنگو گرفتار کیا سوائے اسکے دس سبز روپیہ نقد بھی مفسدین کا ان کے ہاتھ لگا اور باقی مفسد بھاگ گئے کیونکہ باعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہ ہوتا تھا مگر ہر وقت سر ہونے بنا دیق کے جس کے شعلہ سے اللہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی سب زور و دم وقت بھیچ چند سپاہی مفسد و لیرانہ لین مند وستانی میں آئے ان میں سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رحمت نے گولی سے مار دیا اور باقی گرفتار ہو کر جیلخانہ میں مقید ہوئے جو شخص کہ مفسدین میں سے لین میں مارا گیا تھا وہ ایک والد تھا اور اس کا کوئی رشتہ دار اس رحمت ۲۹ میں تھا اس رشتہ دار نے جگہ قریب سو سپاہیوں کے چار اسکے دوست تھے جمع کیا اور انکو ترغیب مفسدہ پر دانی دیکر انکو جیلخانہ میں لے گیا وہاں سپاہیان ۲۹ رحمت کو جو قیدی ہوئے تھے رہائی دی اور ان کے ساتھ تہ تیو قیدی اور لڑو ہو کر باقی سپاہ ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہو کر آتی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کر کے پھر لے آئیں اور حکم پا کر وہ جگہوں میں گئے اور ۱۵ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور بہت آدمی گرفتار ہوئے اور اکثر خود بھی حاضر ہوئے یہ حرکت چند سپاہیوں کی دیکھ کر باقی ماندہ رحمت بہت ناہم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع انہوں نے جو دوبارہ ثابت کرنے خیر خواہی اور اعتبار کا اونکو ملا و فرزند شہت نکلیا تباریخ ۱۸۔ خیر آئی لکھ لکھ

غازیوں کی رام پور سے آکر بلب رام سنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوئے ہیں اور ان کے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور دیگر  
شہر کے ساتھ لگ رہے ہیں صاحب جج یہ خبر سنا کر دعوہ داروں کو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ جمیٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور  
مفسدین پر حملہ آور ہو کر ان کو منتشر کر دیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جینکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اس طرح جان  
بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شیر کچہ یعنی قرابین اون چھترائی تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑ کر مفسد کو گزرتا  
کیا اور سرغینہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سپاہ پولیس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا تباہی ۲۳۔ روز شنبہ یہ خبر آئی کہ دیکھنا  
سفر دنیا کی مقام روڑ کی سے گزرتا اور سامان جنگ اور بہت سامان لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئین ہیں ملاوٹ  
دو توپیں اور دو دیکھنا ۲۹ جمیٹ کی اور ساتھ سوار طیار ہوئے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بزدلی  
ہو کر ترائی میں بھاگ گئے مگر تباہی جمیٹ صاحب جج چار سو سوار سے جا کر ان کو ایک بلخ انہیں جالیا اور فوج اس وقت  
لڑتے رہے جب تک یہ فوج بھی وہاں جا پہنچی اور پوچھ کر ان کے ہتھیار چین لئے بلکہ اکثر سپاہیوں کا مال و سباب بھی ڈالیا اور ان کا  
تباہی کی کیا اعتبار نہ ۲۹ جمیٹ کے سپاہی ایسے متحیر ہو گئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع میں بھی بچے گئے  
اور انہوں نے خدمت بھی سب سپاہیوں کو اور خیر خواہوں کو چاہیے خوشی تمام کی اگر یہ لوگ آئندہ بھی ایسی ہی خدمت کریں  
اور اس طرح خیر خواہ سرکار رہتے تو ان کی مٹی نیک نامی بہ سرکار کو نمٹ لکھی جاتی اور وہ مور و توجہ سرکار ہوتے یہ دفع  
جو بھلائی سپاہیان ۲۰ جمیٹ اور سفر دنیا کے حاصل ہوئی ہیں ان کے سبب اب یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی انہی وطن کو جاتی تھی  
اور اس رستی ان کو جاتا تھا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچا کر جاتے تھے چونکہ تمام متصل شہر دہلی کے ہیں اس واسطے اکثر مفسدین یہاں  
لیپن ہیں اگر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہیں اور طمع دیتے ہیں کہ وہاں طلب تنخواہ زیادہ کرے گی  
فقط پتہ۔

یہ لائق مذہب ۲۹ جمیٹ اپنے بھائیوں کو جو گردنوں میں تھے آمادہ سرکشی و کھیکر اور یہ سنکر کہ مقام بریلی میں ایسا قتل  
اور خونریزی ہوئی کہ جس کا بیان نہیں اپنے عاقل رہتی پر نہ سکی اور آخر کار تباہی ۲۔ جو نہ منحرف ہو گئے۔  
ہمارے پاس کوئی سلسلہ و کیفیت اس واقعہ کی سوائے اسکے جو صاحب پوسٹ ہاؤس مقام مذکورہ تحریر کی  
ہو اور جو ذیل میں مندرج ہوتی ہیں نہیں آئی۔

پوپل صاحب صاحب کو جو قسٹ وارڈن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اکثر مسلمان شہر نے عروج کیا اور بعد ازاں  
صاحب موصوف کو معہ بل صاحب اور دیگر کراہیوں کے تباہی ۲۔ گزرتا کیا اور واروک صاحب اور ان کی میم کو اوس پرور  
قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد مفسدین نے پوپل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری  
جان بخشی ہوگی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کانربا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازاں ایک مکان میں  
اون سب کو کھارکھا اور کین صاحب معہ عیال و اطفال کے اب تک شہر میں کسی مقام محفوظ نہیں پوشیدہ تھے اور اس طرح  
تباہی ۲۔ متحقی رہے مگر جب فوج بریلی یہاں وارد ہوئی تو پوپل صاحب معہ دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوئے اور  
کچن صاحب کا تباہی کسی مسلمان نے ان کو تباہی دیا انہوں نے فوج میں صاحب اور ان کے سپر کلان اور کار پوری صاحب

میرا دین گن صاحب کو قتل کیا اور پویل صاحب اور بل صاحب اور میک گائے صاحب اور ورنکشن صاحب کو مارا۔ جون کو دی گئی اور اس کے عیال و اطفال مع عیال و اطفال گن صاحب کو جو سب مسلمان ہو گئے تھے سپرد مجموعہ خان کے جسکو مفسدین نے نواب مراد آباد قرار دیا تھا کیا نواب رام پور نے جسکے پاس یہ مسلح ہے ان میں صاحبون کو بہ طرح کی عداوتی اور ایک مضبوط گارڈ اوپر تعینات کیا کہ آئندہ اور کوئی اونکو دق نہ کری اور پانچ روپیہ ہمواری ہر ایک شخص کو واسطو خوراک کر دیا پس اب وہ بارام سہر کرنے میں اور چشمہ گوش باوا زمین کے گین خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سین تیار پنج ۲۔ جون جب محکامات صاحب کو ملے گئے تو اور بعد ازاں حلا دیئے گئے تو میں بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ میں چھوڑ کر ایک گالون میں شعل تھا بھاگ کر گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک بچہ کا غدی بھی دفتر و اکٹھا نہ باقی نہ تھا۔

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زندگان مقام ہر اتین اور قدرت پروردگار سے جان سبلاست لیکن تین تھیں اپنا حال زار اس طرح پوچھ کر کہی ہیں :-

تیار پنج ۲۴ جون اس مقام میں ملوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۴ رحمت بندوستانی کو ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ نے نوٹ لیا یہ حال دیکھ کر سب صاحب امنراں ملکی بمقام میرٹھ روانہ ہوئے اور اسی روز وقت شام تمام امنراں جنگی دنل سپاہی بطور کار و جہاز لیکر بنجاب مقام ننہی تال روان ہوئے اور مقام مذکور میں سبلاست پہنچ گئے اور ہم لوگوں کو یہاں سیٹھ کی حفاظت ملی مرنیکو چھوڑ گئے رات کی رات ہر سپاہی سبکی اور بھگپو یقین تھا کہ مفسد سہرگرم روز و امین کشت و خون شروع نہ کریں گے مگر بخلاف اسکے مفسدین نے بروز دوم وقت صبح بنگا کہ کشت و خون گوم کرنا شروع کیا اور چار ہی قیام یہ کر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازاں بل صاحب کو اور میک گائے صاحب کو اسے پکھان کو اور دیکھتے صاحب کو قتل کیا بعد ازاں اپنے صاحب اور ہم لوگوں کے مفسدین ہم سب باقی ماندہ کو گرفتار کر کے ایچ کمپوین لے گئے اور وہاں ہر کو قید کیا ہم اگلے روز تک قید رہے تو ٹھوین وز کی شام کو کچھ تدبیر کر کے ہم قید میں سو فراری ہو کر اور سہرتن اگر خفیہ تین دن تک رہے بروز چارم مفسدین مقام بریلی سپاہی وارد ہوئے اور انہوں نے ہر کو دوبارہ قید کیا وقت شام مفسدین شہر میں گئے اور وہاں کچن صاحب کو اور اس کے سپر کو اور کار بر ہی صاحب کو قتل کر کے کچن صاحب کی سیم کو مٹا دیا اس کے سات بچوں کے گرفتار کر کے وہاں ہم قید تھے وہاں اونکو بھی مفید کیا اور ہم اس قید میں تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجموعہ خان نامے ایک مفسد نے جو بدعتہ اور نہات سنگدل تھا بعدیت خبرل نخت خان عرض کی کہ ہم لوگوں کا کیا کرنا چاہئے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہیں اونکو خبرل صاحب اپنے پاس رکھیں اور جتنے سیم لوگ ہیں وہ اس مفسد کے پاس رہیں اور مفسد مذکور اونکی خاطر واری اور خبر گیری میں کوتاہی نہ کریں یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی اور ہم سب اوس سنگدل جو خوار کے پنجہ میں تھیں گئے اور بل صاحب اور میک گائے صاحب اور ورنکشن صاحب اور پویل صاحب جیٹ کر سنا رہے اس خواستوار کے چہر میں ہم ساتھ دن نہایت تکلیف میں رہے دو روز گزرے صاحب کے چھوٹے لڑکے دو اور بچا رہے اور تیسرے روز مر گئے اوس کے بعد میرے لڑکے نے بھی



جان بحق تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رام پور نے ہماری مقیدی کی خبر سنی اور کچھ سپاہی ہماری کیمپ کو بھیج کر ہمارے پاس طلب کر لیا اور اسکے پاس ہم بہت آسائش سے رہے اور سنے ہم کو کچھ روپیہ بھی بخش کر ضروری کیوں اسلحہ اور ایک چوکی میں چھ مہینے پوشیدہ رکھا اور پانچ پہری ہماری حفاظت کر واسطو تعینات کیے آخر کار صاحب کشنریہا درہیلی صاحب کشنریہا درہیلی نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پا کر نواب صاحب کو ہماری طلب میں لکھا اور نواب صاحب فرما ہمارے ساتھ سپاہ دیگر گڑھ کھیسر گشتا تک ہلکے ہو چکا اور وہاں سے عبور دیا تو گنگ کر کے بجا نطت پچاس سوار اور کو تو ال اور داروغہ کے ہم سلامت مقام میرٹھ تک پہنچ گئے فقط

ایک قانع نگار اس مقام کا حال سوا ہی اسکے جو سابق ذکر ہو چکا ہے اس طرح یہ بیان کرتا ہے کہ ۲۹ جمیٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہاں تک تھی کہ سوائے اہل وارد اتوں کے جو سابق ذکر ہو چکی ہیں اور جس میں اس رحمت کر سپاہیوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے تھے اس کے عمل میں لائے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو اذیت کا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور کیونکہ یہ نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جادہ راستی سے منحرف ہو کر شامل مفیدین کے ہوگی مگر بعد چند روز کے سچاٹ اسکے عمل میں آیا یعنی یہ سپاہ بھی مفیدین کی تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ جو امر باعث تزیاد اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ مغنیا مقام روڑ کی سے باغی ہو کر مع ساز و سامان نزدیک مقام مراد آباد کے پہنچی تو سپاہ ۲۹ جمیٹ نے اون پر تاخت لاکر اون کے متبعیاء چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان وغیرہ اون کے پاس تھا وہ بھی لیکر اونکو بھگا دیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازیں خلاف چشداشت ہر ایک کس و نا کس کے وہ منحرف ہو گئے اور کئی تفصیل اس طرح ہے کہ جب اونہوں نے بتایا کہ ۳۳ سون سنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنی طریق نمک حلالی کو چھوڑ کر راہ مفیدین پر چلنے لگے یعنی اونہوں نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانہ میں سے صرف ڈھائی لاکھ روپیہ نکالا تب اونہوں نے خزانہ کی کوگر قار کیا اور چاہتے تھے کہ اوسکو مار ڈالیں مگر ساندیس صاحب اور دین صاحب حج ذرا وسیلی شفاعت کی اور سرحد بعض مفیدین نے چاہا کہ ان صاحب کو بھی اوسکے ساتھ ہی قتل کریں مگر دھواں دار جو وہاں موجود تھا اونہوں نے سپاہ کو گماگمائی اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب کو گمنا روگے اس عہد کو یاد رکھو یہ سنکر اونہوں نے خزانہ کو اور دونوں صاحب کو چھوڑ دیا اس غرض میں کہ ۲۹ جمیٹ باغی ہو گئی تھی اور وہ باقی ماندہ سپاہ کو دھمکا رہے تھے تاکہ اوسکے شامل ہوں مگر تاہم چند سواران رسالہ ششم غیر اہلین انگریزان مغورین کے ساتھ ہو کر اونکی حفاظت کرتے ہوئے ہمراہ رہے بعد ازیں مفیدین بریلی اور باغیان مقام ہڈا اور اہم رحمت بندوستانی جو مقام سیتا پور سے سرکشی کر کے وارد مراد آباد ہوئے تھے سب یکجا ہو کر اور بطور یکجہ تاراستہ ہو کر اور بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی ہوئے اور عبور دیا تو گنگ کر کے نزدیک میرٹھ کو جڑا دیا اور وہاں رہے پھر پورے سابق ہم احوال میں چھین تمام حال لکھ چکے ہیں جس سے ناگفتی جنرل جو بیٹ صاحب کی طاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہیں تھے بلکہ ان کا کام بندوبست کا بھی اور اسے یقین ہو سکتا تھا کہ قسمت نے ایک موقع اونکو اور دیا تھا جس سے اونکی سب بدنامی مٹ جوتی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت ہو جاتا کہ جو نعمت ہائی کار گزار سی اونکو تنگنا سر مقامات جلا اور برجا میں غایت ہوئی تھی

وہ سجانے تھے مگر اوسے اس موقع پر بھی کچھ نہ ہو سکا تفصیل اسکی یہ کہ جب مفیدین برابر گنگ سپوچ تو بے انت  
کثرت سلمان او کو تلاش بار برداری کی کرنے پڑی اور دریا پر صرف ایک شستی او کو دستیاب ہوئی اور دوسرا بھر تلاش  
کے دوشتان اور سب لائے اس بار برداری کی تلاش میں اور عبور دریا کرنے میں او کو بہت عرصہ گزارنا زیادہ چھہ گھنٹہ  
سے او کو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹھ میں بھی پہنچی او کو اکثر عہدہ داروں نے جنرل صاحب کو کہا کہ مفیدین  
کو عبور دریا نہ کرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ جردی فوج گورہ اوسکے واسطے کافی تھی مگر کسی ام نے جنرل صاحب  
کے دلیمن جوش پیدا کیا اور اوسکے عرق جو انجری دہشت کو حرکت ندی آخر شش یہ ہوا کہ مفید باوجود موجود ہوئی فوج گورہ  
کے تارام اور آسائش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا مزاحمت میرٹھ کے پاس گزریا واد دہلی کے ہوئے ہر چند او کو دلیمن  
سناہت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹھ کا تھا مگر سب رفع ہو گیا اور خوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہنچ گئی یہ سب  
دیکھ کر میرٹھ ایک خیر خواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہوٹ صاحب سے بڑا ایچ ہوتا تھا مگر بعد از عرصہ دراز اسکا اور کایا بچ رفع  
ہو گیا جب اونہوں نے خبر سنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوئے ہیں۔

## لاہور

تاریخ ۲۶ جولائی ۱۸۶۱ء رحمت منہد دستانی نے بمقام حیا و فی میان میرٹھ گاہہ برپا کیا اور اپنے افسر کا ٹونگ  
اور اسکی جھنڈا لے کر ایک جماعت باندہ کہ فراری ہوئی سپاہ سکہ اور سوچ پوری کی تعریف کرنی چاہیے کہ اوس حرکت  
قبو میں شامل تھی اس فساد کی اطلاع فوراً میرٹھ کے دریا سے پہنچ گئی اور قبل از پہنچنے مفیدین کے بند و بست  
گماؤں کا ہو گیا اسی نظر سے مفید بھی بجانب کوہ روانہ ہوئے اور سحالت تباہ گرسنہ و تشنہ و ماندہ پیران میں جہاں  
پڑے ہوئے افغان و خیزان ایک معبر دریا سی راوی پر وارد ہوئے تاکہ اسکو عبور کر کے ستر اسی بد کرداری سرحدات پادین  
ایسا نہوا کیونکہ عوض لینو دے اور نکلے درپے تھے اور اوٹے گرد و پیش بھی سب اوسکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک پنج  
میں آئے او سکھ لوگ سب اوسکے کہ قناری اوتل کے درپے ہوئے اور قبل از پہنچنے افسران انگریزی کے وہاں کار  
نیست اور نالود کرنے اول مفیدین کا شروع ہو چکا تھا اور آخر کار سب سب مغرورین کے گرفتار ہو کر ستر اسی اٹال کو پہنچے  
مفیدین تین تین ۴۴ نفری تھے اوسمیں سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہو کر اور شدت ماندگی سے تیار ہو کر مر گئے اور باقی  
جو ایک کوڑی سے بھی کم رہے تھے او کا حال معلوم نہوا۔

باقی ماندہ رحمت ہاسی مقیم لاہور جبکہ مہجیا حسین لیے تھے اور وہ حسب ذیل تھیں یعنی ہشتم رسالہ غیر آئین ۱۱۱  
۱۱۹ رحمت منہد دستانی اور تیر سالہ باز و نیم رسالہ غیر آئین اب مقام میان سیر میں بطور قیدیان و نیز حفاظت توپخانہ  
ویرہ ہا سوار و سیاہ میں بطور مفید تین اور حتی الاسکان اوٹھن حراست اور حفاظت کجاتی ہوئے۔

ایک قلع نگار جو ہنگام بلوڈ خاص شہر لاہور میں مقیم تھی حال لاہور کا اس طرح تحریر کر کے کہ میں کہ جب خبر وحشت اٹلاؤ میرٹھ  
اور دلی کی اور اطلاع اون خرابیوں اور کشت و خون کی حوالہ دیا جوتی تھیں اس مقام میں پہنچی فوراً سب حکام جمع ہوئے  
اور صلح رہبر شہنشاہی صاحب جو دیشل کشن کے نیچو برقرار پائی کہ فوج منہد ستانی جو میان موجود ہیں او کو بھیجا کہ انہیں جان

یہ تجویز صاحب کمان افسر بریگیڈ پیسٹوارٹ کورٹ صاحب نے بھی پسند کی اور مطابق اس کے تجویز عمل میں آئی یعنی  
تباریخ ۳۱ ماہ مئی قیامت صبح حکم یہیٹ کا نفاذ پایا ۱۱ جیٹ اور ۲۶ جیٹ اور ۲۶ جیٹ معہ شتم رسالہ غیر آئین ایک قطار میں  
کھڑی کی گئی اور سامنے آؤنگ تو پچانہ شاہی نصب کیا گیا اولہ جیٹ شاہی تو پچانہ مذکور کی پشت پکھری ہوئی اور سطر ح قائم  
سبکی آؤنگ تو پچانہ کے دو جانب سے صاف کل جاؤ تو چون میں گراپ پکھری ہوئی تھی اور جب سب مدبیر عمل میں آچکی  
تو ۸۸ جیٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین پکھریں جب سب طیارہ ہو گئے تو سند وستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ تھیار رکھو اس حکم کی  
تعمیل بلاخبر کی گئی اور سارے والوں نے بھی اپنی اپنی تلواریں زمین پر پھینکیں سب متھیار سپاہ گورنر آؤنگ کو گائیڈ  
پر بار کر کے روانہ قلعہ کئے بعد ازاں سب سپاہ مند وستانی اپنی لین میں گئی اور سطر ح بتدبیر صاحبہ جو ڈیشیل کھنجر بھار  
ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہوا کہ ملک پنجاب اگر تھیار ہو کر رہا تو بیاعث صاحب  
ممدوح اہل حق کے تدبیر شائستہ و تبار ویز لاکھ سو دہا اب ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ صاحب موصوف شرفی مدراج سرور برٹ شکری کی  
سی بی ہو جاؤں گے کہ اب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل میں آئیں نہیں صاحب جیٹ کھنجر بہادر کو جو بمقام راول پٹی روئی  
آؤنگ ہو چکی تو فیصل ریڈ صاحب درجوب حکام شکری موجود پنجاب سرزیاہ ترقی عہدہ دار شکری تھو حکم تمام فوج پنجاب  
کا انچرفہمہ لیا اور ایک کورٹل منگی قرار پائی اچھین بریگیڈیر کوٹن صاحب اور بریگیڈیر چمرلین صاحب اور کورٹل ہائیڈرڈ صاحب  
اور کورٹل بکلس صاحب موجود تھو الا سب صاحبوں کی یہ صلاح ٹھہری کہ ایک رشتہ فوج سطر ح کا بمقام جیلیم جمع ہونا مناسب  
ہو جو ہر وقت سب سامان جنگی در سید وغیرہ اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب میں گشت کیا کرے اس رشتہ کی ترتیب کو سطر  
۲۶ اور ۲۶ جیٹ شاہی اور ایک باگسی تو پچانہ اسپہی گورہ اور ایک لایٹ فیلڈ باگسی اور گائیڈ گورہ اور ۱۴ رسالہ غیر آئین اور  
یکم پنجاب بیدل اور لیٹن کمانڈر اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفینا کی مقام مذکور میں جمع ہوئی اور جب سب  
سامان جمع ہو گیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ میں اس دستہ میں اکثر تبدیلی فوج کی ہوئی تھی کیونکہ بعض مقامات میں  
مناسب متصور ہوا تھا کہ کچھ فوج گورہ اسی دستہ میں وہاں چھوڑی جاوے اور اسکی عوض اور سپاہ ہمارا لیا جائے اور ایک تہیہ  
الیا ہوا کہ ۱۳ جیٹ ہند وستانی کو جو اس وقت تک تکھال اور باؤ فاع تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل از وارد ہوا مقام لاہور  
کے کچھ شہادت نسبت اور سکے پیدا ہوئے یعنی اثناء راہ میں یہ سپاہی ہمیشہ ترش روا اور نااض معلوم ہوئے اور جب وہ  
لاہور میں پہنچے تو وہ سپاہی اور زمین سے اس بات کا اقرار کر کے بجانب میان میر گئے کہ جب سپاہ غیر مسلح وہاں موجود تھی  
اؤنگ تو تحنیت بلوہ پروانہ کی دیوین مگر یہ دونو سپاہی مقام انارکلی گرفتار ہوئے اور ہنگام تحقیقات رو برو کو کورٹ مارل  
کے اول پر حرم ثابت ہوا اور تباریخ ۹ جون وقت صبح ۵۰۰۰ توپ سے اوڑائے گئے میان ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں  
کہ اس جیٹ کو تھیار بعد ازاں بمقام ہیلور لے گئے تھو اور اسکو مقام مذکور میں چھوڑ کر باقی فوج بجانب شہر دہلی روانہ  
ہوئی تھی تباریخ ۱۴ ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجنر چیل صاحب کے بارسی کے بھی ہتھیار بمقام  
میان میر چھین لئے جاؤں تباریخ ۱۴ ماہ آئند یعنی ماہ جولائی ۲۶ جیٹ ہند وستانی نے یکایک بلوہ کیا یہ خبر  
سنکر انکا کمانڈنگ افسر میجنر سپ صاحب اؤنگ لین گئے تاکہ اؤنگو فہمائش کریں مگر بمقام فہمائش اؤنگو اور

کو اور ماسٹر سر جینٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے والد امیر اور بی والدہ کو بھی ہلاک کیا انکی تدفین سردار صاحب  
 کچھ درنگ ہوئی اور اسی سبب سبب تک تو پختہ تیار ہوا تب تک سپاہ ہندوستان روانہ ہو گئی تاہم فوج سکھانے میں آدمی  
 سر زیادہ قتل کیے اور سولہ دروازوں کے گئے اور انکی لاشیں ہوئی اور بہت سی تھپڑا مارا اور دھوکے وغیرہ دیوار ہاں گئی  
 سے جولین کی بھین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوار میں اور سپاہ کے لین بھی کچھ کی گئیں اور انہیں سے بھی اسلحہ برآمد ہو کر  
 اور گودنگ سب سزا دی مسندین مغوریں کے برائے کارائی تھی تاہم انکے قلعہ اور قلعہ میں کوئی دقیقہ فرو گذشت نہ ہوا اول  
 یہ خیال میں آیا تھا کہ یہ قلعہ کو بند گدہ میں جو امرت سر میں واقع ہے فراہم ہو گئے اور اسی نظر سے دیوار کو پر صاحب بھی  
 امرت سر نے جو بہت لائق اور ہوشیار امیر ہیں وہ تدابیر عمل میں لائے جس سے وہ قلعہ مذکور میں جمع ہو سکے بعد ان میں ایک  
 خبر اس مضمون کی آئی کہ مسندین مذکور میں چالیس میل جا کر بآب دریا سے راہی حاصل انبالہ ارادہ عبور دریا نہ کر کے فرنگی خیر  
 دیوان پران تھا ہر دروازہ راجہ دیا نا تھا بھادری میں تحصیلدار انبالہ گئے کو پر صاحب کو بھیجی تھی اور خود غیر تھپڑا مارا اور  
 صاحب موصوف کو اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوئے کو پر صاحب بھی بیکتر ہی فوراً روانہ انبالہ ہو کر  
 اور بوقت فوجت چار گھنٹہ سپرد مقام مذکور ہوئے وہاں پہونچ کر دیکھا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس  
 کی مدد سے ۵۰ ہا مسندین کو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۳۵ انہیں کے ہنگام عبور دریا غرق ہو گئے تھے اور  
 تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار دیپے قتل اور گرفتاری مسندین تمام شب بچھرنے لگے اور صبح کو ۲  
 مسندین کو گرفتار کر کے لائے جو مسند گوتھار ہوئے تھے انہیں سے چند مسند توراوا لہور کے گئے تاکہ دیوان سزای  
 اعمال کو پہنچیں اور باقی ماندہ کو کو پر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب کو لیون سے مارے گئے اور انکی لاشیں  
 ایک جگہ کہنے میں جو متصل قتل گاہ کے تھا بھردی گئیں کو پر صاحب کے ساتھ سواران صاحب خان ٹوانہ اور سردار  
 پرتاب سنگھ سندھانوالہ عصر وکلاپ سنگھ اور جرنیل سر سکھ رام اور سردار جودہ سنگھ کے ساتھ کشتہ امرت سر اور دیوان پران  
 تحصیلدار جنگی خدمات لائقہ کا بیان مختصر اور پر ہو چکا ہے تھے اور ان سب صاحبوں نے صاحب موصوف کو ساتھ خوب  
 کار ہائے نمایاں کیے جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر مسندین مذکور میں اس طرح پانچ اعمال نکوسیدہ کی منراپاتے اور  
 کوستان کو جا کر کانگرہ اور کو لو وغیرہ اضلاع کوستان میں پہونچ جاتے تو استقلال اور جالاکو کو کو پر صاحب سراسر  
 موقع پر ظاہر ہوئی ہوا اسکی تعریف اور توصیف حسبہ چاہیے اور قد نہیں جو سکتی تفصیل اسکی یہ کہ اگر مسند کوستان  
 میں بھی جا کر مسندہ انگیزی کرتے تو جسے قلعہ ہائے کوئی مثل کانگرہ اور نور پور اور کو لو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے  
 اور ان قلعہات کی استحکام اور مضبوطی کا حال نہایت سلف کی تواریخوں سے بخوبی واضح رہے ہر ایک شائق تاریخ کو کہ  
 کتنے روز قلعہ کانگرہ شاہ اکبر کے وقت میں لڑا ہے اور کو کیسا مضبوط قلعہ ہوا غرض کو پر صاحب دی کشتہ امرت  
 فراس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بھی اگر بھان بیان کیا جاوے تو بجا اور درست ہے کہ صاحب  
 موصوف کے سبب سے تمام کوستان اس ناثرہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور بیان درج  
 کرنا ضروری ہے کہ جو مسند کو پر صاحب نے علیحدہ کر کے روانہ لاہور کیے تھے ان میں ایک صوبہ دار میر اور ایک معبد



اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہ لاپرواہی میں پونہچا تو انکو حکم ملا جہاؤنی میان میر کا ہوا اور وہاں روبرو اور سپاہ کے جھکے ہتیار چمن گئے تھے انکو توپ سے باندھ کر اوڑا دیا اور اس طرح سب سپاہ باقی ماندہ کے دل میں وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونہیں سے متعلق ایسی حرکات قبیحہ کا تو نہ۔

### سہارن پور

بتاریخ ۲۷ مہماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر ملکوت صاحب نے گارڈ جیلانی کے بغیر بنگاہ و فساد کے ہتیار چمن لے کر ہتھیار کی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہ امر وقوع میں آیا کیونکہ ایک غیر مشہور تھی کہ چند گارڈ والو سپاہی گوجران قرب و جوار سے اور بدعاشان شہر سے کچھ سازشیں کیا کرتے ہیں اور یہ خبر بارہا ملتی تھی کہ گوجر مقام باہر اچھند میل کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہے جمع ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جب رائٹلر اور راجپوت اور دیگر اقوام سرخشاؤں کے ساتھ متنق ہو جائیں گے تو وہ مقام سہارن پور پر ملے اور ہونگے اس خبر کو تصدیق سمجھا جا رہا تھا مجسٹریٹ نے ایک چشتی ضرورتی نام لکھ کر میسج صاحب بمقام لندہ پور روانہ کیا کہ صاحب موصوف کچھ سپاہ گورہ دیا سٹے لکھ سکے روانہ کریں کریٹل صاحب نے فوراً کچھ سپاہ لیسواری یا لبو وغیرہ زیر حکم کپتان سینڈ صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ صاحب کے سپاہیوں کے ساتھ روانہ کیے اور حکام مقام ہڈانے بگیاں اور گاڈیان اور ماتھی وغیرہ یہاں سے روانہ کیے کہ جہاں سپاہ مذکور ملو وہاں سے یہ سواریاں انکو بزودی بیان لے آویں اور سپاہ مذکور بروز دو شنبہ قریب نواخت ہو گندہ شب وارد اس جگہ کے ہووے اور یکشنبہ کو بوقت نواخت تین گنٹھ صبح وہ لوگ مقام لندہ پور سے روانہ ہوئے۔

روز مقررہ سے شنبہ تہاجو مفسدین نے واسطے حملہ کرنے کے تجویز کیا تھا مگر باعث آجائے اس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکھ زیر حکم لفٹنٹ یونس بیگن اور روہت سن صاحب جٹا مجسٹریٹ اور بسب موجود ہونے کچھ سپاہ روٹکی کے مع ایک ضرب توپ نوپنی زیر کمان کپتان درم مند صاحب بالفصل تمام ارادہ اونکی سرکشی کا فسخ ہو گیا۔

### دیو گڑھ

شروع ماہ اکتوبر میں ۲۲ جٹ ہڈا دستا فی ہڈے اس مقام میں مقصدہ بردازی کر کے اپنے افسروں میں سے اکثر صاحبوں کو قتل کیا اور رولڈ صاحب ہسٹنٹ کشر ضلع کو بھی مار ڈالا اگر فلوریڈ صاحب سب اسٹنٹ کشر جان بچا کر ہٹا گئے صوبہ دار جہاں کپانی نے لفٹنٹ کو پر صاحب کو سنا گئے نہ دیا اور باقی ماندہ سپاہ کپانی مذکور خیر خواہ ہیں اور وہ فساد و نین کرینگے اور اپنی عرصے میں اون پر بارش گولیوں کی ہوئی لفٹنٹ کو پر صاحب اور لفٹنٹ بین صاحب اور رولڈ صاحب جگہ میں ہٹا کر دشمنوں نے ہٹا کر لیا اور اسکو آگ لگا دی گر انٹ صاحب جو بیان رہتے تو وہ اول ہی آواز بندوبست کی سنکر مکان چھوڑ کر فراری ہو گئے تھے اس عرصے میں جب برآمدہ بنگلہ میں آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ بین صاحب سے کہا کہ تم باہر آ جاؤ ہم تمکو نہیں مارنے کے تم ہٹا جاؤ بین صاحب نے اونسو محمد لیاؤنوں نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلہ سے باہر آئے تو انکو قتل کیا اور سلامت جانے دیا صاحب موصوف اب ہٹا گل پور میں موجود ہیں جب لفٹنٹ کو پر صاحب اور رولڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی کے جو دو نو مند دستا فی خیر خواہ سرکار تو اور صاحبان موصوف

ساتھ بگلے میں بٹا کر ہوئے تھے دیکھا کہ بگلہ جلتا شروع ہوا اور وہیں رہنا اب ناممکن ہے وہ چاروں بگلہ پور کر بارادہ فرار ہو کر  
 باہر آئے مگر اگلے آتے ہی گولیاں ان پر برستی شروع ہوئیں اور دونوں صاحب و سپاہی تو وہیں مارے گئے مگر والد ارباباک گھر  
 بچ گیا مفسدین نے لاش کو برصاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قلمہ کیا بعد ازاں بجاب جیلخانہ روانہ ہوئے اور  
 قید یوٹھو آڑا دیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پٹھ بھی اون کے ہاتھ سے نہ بچو اونسے اونہوں نے سواے  
 اور اشیائے بیش قیمت کے نین ہاتھ لیے اور یہ سب لیکر بجاب تمام روہنی روانہ ہوئے اس مقام روہنی کو بھی اونہوں نے  
 تباہ و برباد وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہاں سے بھی روانہ ہوئے خدا کرے کہ ان کو اس اعمال نشت اور کردار زبوں کی سزا  
 جلدی ہو مفسدین نے ہندوستانی ڈاکو کو زبردستی ساتھ اپنے لیا اور سب اودیہ ہسپتال ہی ہمراہ دین اب ان کی پاس گیارہ ہاتھ اور  
 اسباب جنگ بکثرت موجود ہیں اور ۲۵۰ ہندو قین میں دو آدمی اٹھت رین صاحب کے ساتھ باگل پور گئے اور ایک ہندوستانی  
 ڈاکو صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکھتا تھا

فتح گدہ

تاریخ ۳۰ ماہ جون خبریں آئیں کہ سیاہ نے بمقام شاہجہان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین افدہ  
 ایک بلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران ہی فتح گدہ کو آؤ میں ان خبروں کے سنے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ اہم  
 ہندوستانی مقیم مقام ہذا اور فساد بھی بلکہ بالکل باگڑ گئی تھی تاہم انہوں نے تین لاکھ روپیہ نہانے کا اپنے پاس رکھا تھا اور جب  
 حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعہ میں پونچھاؤں تو انہوں نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ بڑا یہ کہتے تھے کہ جو ایک بلٹن اور آکر  
 اونسے شامل ہووے تو وہ فساد کر کے تمام انگریزوں کو قتل کر نیسکے اور شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر  
 جمع ہو کر اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخر کار یہ صلح قرار پائی کہ اول سب ہم لوگوں اور بچوں کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ  
 کشیان موجود تھیں تو یہ امر قرار پایا کہ فوراً ان کو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ تاریخ ۴۰ رقت نواخت ایک گنڈہ شب اوٹھو  
 سواری کشیان روانہ کانپور کیا دوسرے روز رقت صبح افسران ارجٹ بھی اون کشیوں سے جا ملے کیونکہ رجت  
 مذکور نے فساد شروع کر دیا تھا خانہ لیا اور اپنے کرنل سے بہدربانی دو شنام دہی پیش آئے اور ایک یادو  
 افسر پر گولی بھی چلائی تھی اب یہ سب متفق ہو کر روانہ ہوئے اور جب ویرہ موضع حسنا کھور کے پونچو گانون والوں  
 نو اون پر گولیاں مارنا شروع کیں مگر سوائے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسی کو اسب نہ پونچا بروز دوم  
 وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ اوٹھو یہ خبر ملی کہ مفسدین اوہ ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کر رہے ہیں  
 مگر یہ خبر رقت تحقیقات غلط تھی تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہ صلح ٹھہری کہ کچا سفر کرنا خوب نہیں اور مشرق سے  
 سے چند ان اندیشہ نہیں کیونکہ ایک کسی کا خیال جزوی آدمیوں پر نہیں گذرنے کا اسیلے کرنل مگر صاحب کپتان بگل  
 کپتان فٹس جرنل صاحب الٹن ابکفورڈ صاحب اور انسین برن صاحب اور پوہین صاحب مع عہدہ داران ملکی قریب  
 لعل پور پر دوپہر ۱۲ بجیں زمیندار ہم پور کے پاس جا کر نیا گہرے آؤ مالقی غیر متعہ ملازمین سرکار اور یادری صاحب  
 ساکن امریکا اور اٹھت موٹکس صاحب سواری کشتی بجاب کانپور روانہ ہوئے کیونکہ اب تک مفسدہ کانپور کی خبر فتح گدہ میں نہیں آئی تھی

تمام اس جماعت کو حسینؑ کی تہ نانا صاحب ذی بصد غاری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہر دیو بخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بارام و تواضع تمام وہاں رہی لیکن جب بدبھاشان اودہ نے ہر دیو بخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزوں سے دوستی رکھو گے تو ہم تمکو مار ڈالیں گے اور تمام تمہاری عیال و اطفال و اسباب کو تباہ و برباد کر دیں گے اس پیغام سے اسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اسنے سب صاحبوں کو حیا و فی یعنی کانپور کو بجاست روانہ کیا مگر یہ باہن صاحب مع عیال و اطفال و ریڈورڈ صاحب جو باؤن سے آئے تھے وہ ہر دیو بخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل سمیتہ صاحب آخر کار ارجٹ کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہ واسطے چند روز نہ ٹھہرا کیونکہ اسرجون کو ہر سب سپاہی بر ملا آمادہ ہفشدہ پروازی ہوئے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہیں کہ تباریخ ۸ مارچ ۱۸۵۷ء میں صاحب سوٹیم صاحب نے اگرچہ کوخردی کہ رجٹ نے بر ملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑ کر سب قیدیوں کو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے ارجٹ نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ام رجٹ نے اوکو لکھی تھی اور یہ ۱۷ رجٹ وہ تھی جسے سینا پور میں فساد کیا تھا اور وہاں سے روانہ ہو کر براہ شاہجہان پور چند میل کے فاصلے پر پار دریا کے گنگ کے انفر و کش ہوئی تھی اپنی افسر کا ہڈنگ کرنیل سمیتہ صاحب کو دی تھی مضمون اسکا یہ تھا کہ تم اپنے افسروں اور انگریزوں کو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھ آ شامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمیں اونکو بچاؤ لکھ بھیجا کہ ہم بڑی مدت تک کمپنی بہادر کا کیا ہے اور ہم فساد نہ کرنے لگے اور ہم سب سپاہیوں کا غم بالجوڑم ہے کہ ہم خصوص تک کا پاس کرینگے اور انکو چاہی کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤ گے تو ہم ہر کار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہیں اور سو اسی اسکے سپاہیوں نے بچ توڑنے میں لگے اور ڈوبادینے کشتیوں کے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفلس پار دریا کے نہ آسکیں مگر تمام یہ امر اونہوں نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرینگے واسطے کیا تھا کیونکہ جبوقت ام رجٹ نے عبور دریا کر کے شہر میں قدم رکھا اوسی وقت ایک کمپنی ارجٹ نے اور گولندازوں نے جو خزانے پر تعینات تھے وہ توہین جو وہاں پرٹ پر موجود تھیں لہجہ کر نواب فتح گڑھ کو گدی پر بٹایا اور سلامی ۱۲ ضرب توپ کی سر کی خبروں سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اونکی سلامی وغیرہ اطاعت کو منظور کیا اور کہا کہ اگر تمکو مجھو نواب بنانا ہے تو خزانہ مجھے لا دو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیوں کو یہ منظور نہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ ہر اپنی پرٹ پر واپس آئے اور رجندونکی سلامی اوناری اور روپیہ آسپین تقسیم کر لیا اور سوقت ہمارے پاس کچھ قلیل سپاہی قلعہ میں موجود تھا اور وہ بھی راستہ پکڑتے جاتے ہیں یادو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعے میں رہ گئے تھے لیکر ہر چلے گئے بعد ازیں یہ رجٹ دو دستوں میں تقسیم ہو گئی ایک میں تو سب پور سے جمع ہوئے اور وہ دریا پار ہو کر بجانب اودہ جہان اونکے مکان تھے روانہ ہوئے اور کپتان بگنل صاحب کو اپنے ساتھ لینگے اس دستہ کی خبر حکو یہ آئی کہ راستے میں اونکو گالوں و اون نے لوٹ لیا اور کپتان بگنل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے اور کچھ قلیل جو میان رہ گئے تھے اونکو سپاہیان ام رجٹ نے اس سب سے قتل کیا کہ اونہوں نے روپیہ تقسیم کرنے میں انکار کیا تھا اور اونکو نہ دیا تھا

اس عہد میں کہ باقیانہ سپاہیان اور جٹ اور سپاہیان اہم رجسٹ میں جنگ باب رو کے ہو رہی تھی تمام جنگ اور جرات بہ کار  
آگ لگادی اور بواب فکندہ جسکی تخریب سے ایسا ہوا اور اس سے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات عکسہ تار برقی کے  
اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تھا اور کارخانہ نجات توپ و بارود وغیرہ پر ہر سے قائم کر دیے تھے

ہم لوگوں کی قلعہ میں اول یہ مسلح ہوئی کہ کشتیوں پر سوار ہو کر ہاگ چلیے مگر دریا میں پانی کم تھا اس واسطے  
آخر کار یہ تجویز قرار پائی کہ قلعہ کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب سب رن و بچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور انہیں سے تینتیس آدمی لائق کارزار  
تھے اور یہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہمیں طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چہینی میں گراب بہر کر ہننے دروازے  
کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بندوق جو قلعہ میں موجود تھی اونکو بہر کر طیار رکھا کہ بروقت ہرج نہوا اور تھورن میں صاحب  
بندوق بہرتے تھے کہ وہ سر ہو گئے اور انکے ماتھے اور بازو میں ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نہ رہے  
یہ سامان کر کے ہم آپ گودام میں گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کس قدر سوچو دے ہو مگر وہاں بہت کم تھا تو بڑے  
گوئے اور سیسے کے گولے ملے اور چہ کس کار توں گولیدار کے اور اس بقدر سادہ کار توں کے دستیاب ہوئے  
ہم نے سادہ کار توں کو توڑ کر بارود واسطے توپوں کے نکالی اور جو کچھ وہاں از قسم سیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئی اونکو جمع کر کر  
رکھا کہ بجا و گراب اور گولی وغیرہ کے کام میں آدین

اب ہماری سبکی گنتی ہو کر تین جماعت میں ہر ایک نے حکم فیہ لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنی

سمیعہ صاحب متعلقہ ارجحیت کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر چھنے یہ سننا کہ ام رجسٹ اگر لکھ پڑا میں جو ایک باغ قریب ایک میں تھا  
غوب قلعہ کے واقع ہے مقیم ہوئی ہو اور طیاری گزنی کی اور قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تھیں تاکہ  
مکرات ہی بغیر شورش کے گزندہ گئی بوقت صبح ہوا ایک اور توپ میں بی چڑھائی اور شام کو ایک اور بی افشنت کی رسد وغیرہ  
ہوئی جو اس روز جمع کی اور قلعہ کو حتی الاسکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ام رجسٹ فریم چڑھ گیا اس وقت ہمارے ساتھ توپیں حسب  
تفصیل ذیل قلعہ پر طیار تھیں یعنی ایک تین بی اور ایک چہینی اور ایک نوپنی اور تین جہازے ایک ۱۲ اپنی دوسرا ہماپنی اور تیسرا  
۲۲ بی اور ایک برہی گروہ

بتاریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنوں نے ایک جماعت قلیوں پر جو قلعہ کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندوق  
چلائیں اونکی آواز سنتی ہی توپ اطلاع دی کی سر ہوئی اور ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنے مقام مقررہ پر جا کر حاضر ہو المجدارتیں ہوا  
گولیاں طرہین سے چلیں مگر کوئی اثر لقی نہ ہو کر طرہیں نہیں آیا

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب ہندوین ہندو تو میں لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر جماعت تاریکی کے کوئی نشان  
اور فوجیہ نہ دکھا غرض کہ ہر اونیوں نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو ہر گولہ رانی شروع کی سپاہیان  
مفسدینے پناہ درختوں کی اور چاروں کی آڑ میں رہ کر ہندوین رانی شروع کیوں اور ایسا موقع ہو کہ جھکو کوئی قابو  
اون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیاں ہر چند کثرت آتی تھیں مگر ہر ایک نقصان اٹھانے نہوا ہندوین اس طرح گولہ باری



تا بدو پکرتے رہے بعد ازاں وہ بھی کہ کچھ سپاہی وہاں سے بہت گئے اور شام تک کم ہوستہ ہوئے بہت نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدمی گولی اور تکی چلتی تھی بوقت شب سہنے و دمہ لکڑیوں کا بنایا اور اون میں صرف ہندوؤں کے ہوسرے کے برابر سولہ رکے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھ نہ ہوا کیونکہ کہ آگولہ تو اوپر جاتا تھا اور کوئی بیج میں لگتا تھا یہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور نہ سہ ہی وہ لائے تھے مگر جو سپاہی زندہ بچ کر قلعہ کی جانب آتا تھا جس وقت وہ گولے کی مار پر پہنچتا تھا اسی وقت گولی اوسکی پاس پہنچتی تھی اور وہیں رہ جاتا تھا

چار روز تک مفسدین کی توپ اور ہندوؤں کی طرح چلتی رہی اور کئی بار اونہوں نے ارادہ زینہ لگانا کیا

مگر کچھ سودمند نہ ہوا

بروز چیم گولہ رانی کم ہوئی مگر انکی کپنی رائفل والوں نے موضع حسین پور کے مکانوں کے اوپر چڑھ کر گولیاں مارنی شروع کیں اور انہیں بارش باری کی اوسمیں کپتان فلیور صاحب اور سردارین صاحب اور ایک یاد و ملازم زخمی ہوئے چند رائفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملتی تھا اور شتر یا تھی گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑھ گئے اور وہاں دیواروں میں چھید کر کے نالین ہندوؤں کی اوسکی باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپیں بیکار ہو گئیں کیونکہ ہم بخوف گولی سر ہی اونٹ نہا نہیں سکتے تھے اسی روز میرا بھائی کند کڑا بھرن کو بچاتے ہوئے مارا گیا اور اسی جگہ دو چار گھنٹے کے بعد کرنل مکر صاحب بھی گولی سے مر گئے اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح بھرن صاحب مذکور نے ایک گراب الیاما کہ قریب بابہ آدمی مفسدین نے جو ایک دمہ جھاؤ اور ریت کی ٹیلوں سے واسطے رائفل والوں کے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رائفل والہ ہمارے تھے اوڑ گئے

مفسدین نے اب یہ ترکیب نہیں کی مگر پٹیشن سفر دنیا کو کم دیا کہ جس مقام پر لکڑیاں وغیرہ بہت رکھی تھیں وہاں پر نقب لگادیں اور سفر دنیا کندیں سرنگ میں مشغول ہونے یعنی اوکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہاں انبار لکڑیوں کی اور گھاس کے پڑے تھے اور وہاں سے ہمارے کچھ سپاہی نہیں پہنچتا تھا اسی طرح دو روز تک سفر دنیا نے کمودا اور جب مفسدین اوس راہ سے مقام مذکور میں آنے سمجھے گھاس وغیرہ میں آگ لگا دی اس سبب سے مفسدین نقصان جان کثیر ہوا نہ فراری ہوئے اب اونہوں نے ایک اور سرنگ لگانی شروع کی اور دو روز تک اوسکو ہی دست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اوڑی اور اوسن نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرز مین لگیا اور سہنے یہ سمجھا اب ہم سب ہو چکی مگر یہ دیاقت کیسے نوسہ دوم ہو کہ صرف پانچ یا چھ گز مٹی دیوار کی اوڑ لگی تھی اور جہر پر مین تعینات تھا وہ قریب اوس دیوار کے تاجمین سے مٹی اوڑی تھی مین دھڑکرج پڑ گیا تاکہ معلوم ہو کہ قلعہ نقصان یا مضرت ہوئی وہاں جا کر دیکھا کہ پناہ سے رفیق ایک توپ کو اوس مقام پر لیے جاتے ہیں جہاں بیات سرنگ کے شوق پڑ گئی تھے یہ دیکھ کر مین واپس اپنے مقام پر آیا اور وہاں سنا کہ قریب سو یا دھ سو پٹان اور سپاہی مفسدین کی آپس میں سیار کیا ددی رہے مین کہ اب وہاں کم مو تو زینہ لگا کر

اس شق کی ماہ سے قلعہ چڑھ جائیے میں نے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقوں کو پہنچا دی اور اونسے درخواست کی کہ وہ اپنی اور اپنی دونوں اور آٹھ ہندو قیدیوں اور جو میرے پاس شیار بری ہوئی تھیں انہیں اور اونسے اور اسکی اساتذہ ایک ہندوستانی میرے پاس جو ہندو قیدی خالی ہوئی تھی اوسے بھرتا تھا اور میں اوس سے لیکر سر کرتا تھا غرض کہ دوبارہ جوان ہندو کا وار میں نے اونسے پر کیا تو وہ بھاگ نکلا اور ہنوز مدد میرے پاس نہیں پہنچی تھی کہ وہاں مطلع صاف ہو گیا تھا اوسے روز بعد ایک عرصے کے مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملہ کا کیا مگر نہ صاحب نے اونکو شکست دی اور اونکے سر غنہ کو گولی سے مارا اوسکے مرستے ہی جتنے اوسکے رفیق ساتھ تھے سب پس پا ہوئے اس روز ہمارا ایک نہایت اچھا گولند از ابرہن صاحب نامے مارا گیا اوسکے سر میں ایک گولی لگی جو قوت و دھوپ کو نصیب کر رہا تھا اور وہ اس صدمے میں جان پہنچا

دشمنوں نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لگا کر لگائی کہ اوسکی زد و کوب پر تھی جس میں ہم سب جان اور سب کچھ تھے ہر چند کئی گولے اونکے بال بال لگے مگر وہ ایک مکان نہ ٹکرا سکے ایک روز توپ اونسے نے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تھا اور ایک دروازے کی چول بھی توڑ ڈالی اور کتنے سوراخ دروازے میں کر دیے مگر ہر کون نقصان کم پہنچا کیونکہ ہم نے دروازے میں لکڑیاں انبار کر کے لگا دیں تھیں اور گولے لکڑیوں میں ہی رہ جاتا تھا عرصہ قلیل کے بعد توپیں ہماری اونسے سے بیکار کر دیں بعد ازیں دشمنوں نے ایک اور سنگ کی طیابی کی اس سے قتل اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان میں آدمیوں بلیق اور کا گندار کے سے دل تمام قلعہ کو لگا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آ گئے تھے تو شکیا اور یہ بھی امر تحقیق تھا کہ اگر سپہری سنگ اوڑھے اور ایک اور شق دیوار قلعہ میں ہو جاوے تو دور راستے کو روکنا بہت مشکل ہو گیا اور مفسدین اندر قلعہ کے آجاو گئے اب صورت یاس نظر آئی اور سوا کے کشتیوں کے اور کوئی شکل نہ ملنے کی ظاہر ہوئی اور بے ریا بھی باعث بارش کے طغیانی پر تھا بعد از مشورہ کامل کے یہ صلاح معصم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہو ایم لوگ اور بچے تین گروہ میں منقسم ہوئے اور تینوں گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیوں پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد ازاں ایک شخص سب ایک پرے پر گیا اور پرے والوں کو بھی ساتھ لے آیا قریب دو بجے صبح کے تجاریج ہم سب کشتیوں پر سوار ہو گئے تو میں جو قلعہ میں تھیں اونسے میں بیچ مادی اور اونکو واسطہ بیکار کر کے چھوڑ دیا اور جو کچھ سامان جنگ قدرے باقی بچا تھا اوسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بند و بست تمام روانہ ہوئے جو قوت ہم قلعہ کی دیوار سی آگے بڑھ کر آ گویاں ہم پر برسنی شروع ہوئیں اور سپاہیوں نے غل مچایا کہ فرنگی بھاگے جاتے ہیں مفسدین ایک کو سب تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گویاں ماریں مگر ہم دور سے اور ہمارا کچھ نقصان اونسے ہوا

ہم بہت دور نہ گئے تھے جب ہم کو معلوم ہوا کہ کرنل گولڈی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بھاری تھی اور اوسکا بہا بہت مشکل تھا اس واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اوسکو خالی کر کے چھوڑ دیں اس واسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنل سہتہ صاحب کے کشتی میں آ گئے اس تبدیلی کشتی میں کچھ عرصہ گزرا اور اوس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی اونسے نے اس عرصے میں ایک توپ لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیاں بہت فاصلے پر تھیں

اس واسطے ہلکے کچھ ضرر اونسے نہ پونچا جو گولہ آتا تھا وہ راستے میں گر جاتا تھا اس طرح ہم مونسنگھی رام پور تک پہنچے اور  
 راستے میں ہر چند گانوں والے اور سیاہ گولہ رانی کرتی تھی مگر ہلکے کچھ تھپتھپاتا مگر کچھ نقصان نہ کر سکیا صاحب  
 کی کشتی میں غائب ہوا اور اسکی مرست کو ہم چند لمحہ ٹھہرے کہ اس میں ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مر گیا ہمارے ساتھ صرف  
 دو ملاح بھی سوا ایک ماہ نہیں سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابھی تک ساتھ تھا مرست کشتی کر کے ہم آگے کو روانہ ہوئے  
 کرنل سمیٹ صاحب کی کشتی آگے تھی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانوں سے گئے تھے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہاں ریگ بہت  
 تھی رک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی میں اترے اور رب نے زور کیا کہ اسکو جنبش دین مگر اسنے اوسر  
 جگہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گھنٹے کے ہم اس حالت پریشانی میں تھے کہ دوپٹری کشتیاں آتی ہوئی نظر آئیں جب  
 قریب بیس گز کے فاصلے پر پہنچیں تو ہم کو معلوم ہوا کہ اون میں سپاہی مفید ہیں وہاں پہنچتے ہی اونہوں نے گولیاں  
 مارنی شروع کیں اور کئی صاحبوں کو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے میں چرچ صاحب کی گولی سینے میں لگی اور فشر صاحب جو  
 میرے پیچھے کھڑے تھے اونکے زانو میں ایک گولی لگی صاحب موصوف نے بھی آواز دی اور میں نے دوا ایک اپنا سری لونگی  
 طرف پھیرا تھا کہ ایک حدیدہ سنگین میری شانہ راست پر معلوم ہوا جب میں نے شانے کو دیکھا تو ایک گولی لگی تھی اور پوست  
 اور کچھ گوشت بھی شانے کا اوڑ گیا تھا اور میری برٹسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تھا اس عرصے میں وہ دو کوشیاں  
 بہت نزدیک آگئیں تہیں بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگئے تھے یہ حال دیکھ کر میری برٹسن صاحب نے میسم  
 کو گونہو کہہ کر زندہ ان سپاہیوں کے ہاتھ میں آنے سے بہتر سمجھا کہ تم سب دریا میں کود پڑو یہ سنکر سب نے دریا میں  
 کودنا شروع کیا میں جلدی سو کشتی پر گیا اور وہاں سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بہری مگر  
 ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بھی بہت جمع ہو گئے ناچار بندوق ایکڑ میں ہی وہاں سے ہٹا گا اور دریا میں کود پڑا لٹٹ فٹس جلد صاحب  
 مع میسم صاحبہ کے ایک گوشہ کشتی میں بیٹھتے اور اونکاڑ کا بھی دانکے پاس تھا اور صاحب موصوف کے ہاتھ میں  
 ایک بندوق مع سنگین کے موجود تھی اسوقت تک چرچ صاحب خون میں لوٹ رہے تھے اور باقی سب صاحب  
 دریا میں کود پڑے تھے میری برٹسن صاحب مع میسم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور اس صاحبہ یک جائز دیک  
 کشتی کے کمرے سے تھے اور اونکے پاس لفٹنٹ مس صاحب اور چرچ صاحب خود بھی کھڑے تھے اب میرے  
 تین میجر فلوٹ صاحب اور انسائیکلفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال میں آتا ہے کہ وہ مارنے لگے  
 ہوئے فشر صاحب مع میسم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتھ میں اونکاڑ کا تھا اور  
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید مردہ ہے اور میسم صاحبہ کا حال یہ تھا کہ پانی کے نور سے وہ ٹھہر نہیں سکتی تھیں اور اونکی ٹری بجائی بلاتے  
 کے ہو گئے تھے اور اونکو کہیں نہ کہیں پہنچتے تھے مگر صاحب موصوف اونکو پکڑے تھے اور پہنچتے تھے اب  
 میں فوجی تجویز کی کہ یہاں سو ہٹا کر اگلی کشتی سے جا لے کیونکہ میری حالت میں وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تھی اس بارے سے  
 میں دبا رہے پر پڑا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکو میسم کے گذرا تو دیکھا کہ وہ برسے وقت اور تکلیف میں تھے مگر  
 مجھ سے اسوقت اونکی کچھ اعانت نہو سکتی تھی اس واسطے میں آگے کو روانہ ہوا اور ٹوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بھی

شناوری کرتے ہوئے چلے آتے ہیں مگر تار کی شب فاب ساحت دریا کو لپیٹا تھا سواستے پھر اس کا حال کچھ معلوم  
نہوا ایک گنٹہ کامل بلکہ زیادہ میں شناوری کرتا کرتا آخر کار نزدیک کشتی اولیس کے پہنچا بیان ہی دیکھا کہ عجب تباہ حال کشتی  
نشینوں کا تھا روئین صاحب اور چوٹی بیٹی یعنی سس گولی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور طاح موجود تھے باقی ماندہ  
سب قتل ہوئے اور نعشت سو میں ہم صاحب اور ڈاکٹر بالسی صاحب اور ایک یادوار صاحب زخمی پڑی ہیں انکو ہرگز  
رو برو سنگنی رام پور کے گذری تھی جہاں سپاہیوں نے جو ہمارے تعاقب میں آئے تھے دو تو بین لگا رکھی نہیں  
اور اون میں گرا ب بہر کر ماری تھی جسے یہ سب حادثہ واقع ہوا

میں نے اب اس کشتی کی مرست کی اور بھانسنے روانہ ہوئے مگر شب بھر دل میں اس کاں تھا صبحی بروز دوم ایک آواز کنار  
سے ہمارے گوش زد ہوئی اور سنے پہچاننا کہ آواز فخر صاحب کی ہے غرض کہ ہم انکو بھی کشتی پر لائے اور انہوں نے اگر بھلا  
کیا کہ انکی ہم صاحبہ اور بچہ دونوں کے ہاتھوں میں سے دریا میں ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بھی تکلیف دینا تھا  
کیونکہ گولی پائز انوسے چپ کے ہو گئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخر کار ایک گانون میں پہنچے جو  
رو برو سے قسم پور واقعہ ملک اودہ کے آباد تھا یہاں گانون والے حاضر ہوئے اور ہمیں اول ہیڈ ہی اور کافر  
تصور کیا مگر آخر کار ثابت ہوا کہ وہ خیر خواہ ہیں پس ہم نے کشتی کنار سے پر لگائی اور ہم گانون میں گئے چونکہ گرسنگی  
تھی ہم ان سے کہہ گئے کہ کونسا گانا اور انہوں نے چیتان اور دودھ ہیکو لادیا اور کھانے سے ہم کو نہایت سیر  
اور نقیبت ہوئی

میرا زخم بھی اب بہت تکلیف دینا تھا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ تھا اب میں رہا تھا وہ بھی جھانپتا تھا  
اب میں یہ سمجھتا تھا کہ کشتی شب بہر بیان تھ گئی اور چونکہ میں دو روز سے سویا ہی نہ تھا میں نے ایک ٹھاکر سے کہا  
کہ اگر کوئی چلہ پانی دو تو میں تمہاری گانون میں رات کو سو رہوں ٹھاکر نے کور مجھے اپنے ساتھ لے گیا اور وہ دن بہت سا کھانا کھلا  
اور پانی سوا لگو دی اب میری پشت میں اس قدر روز زیادہ ہلکا کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو کرنل سنڈیا صاحب  
نے ایک لایچا کشتی اب بھائی ہوئی ہے مگر میں بہت ماندہ ہو گیا تھا اور میں لایچا صاحب موصوف نے کہہ اور  
مل کر چشم بھیا گریں نے نہ سنا اور یہ امارہ کیا کہ جو کہہ ہو گا بیان ہی سمجھ لیتے آخر کار کشتی روانہ ہو گئی اور  
چند روز تک کہ جب اس کی نہ ملی چند روز کے بعد وہی طرح کشتی کو لایچا لے آیا اور اس نے اگر چہ  
کرنا صاحب سے یہ مقام شہر سے اون پر گویاں ماریں اور وہ سب مر گئی میں قریب ایک مہینے کے اس گانون میں  
بعد ازاں بروز بائیں صاحب سے جانا اور ان کے ساتھ کامپور آیا سنڈیا صاحب اور جیو صاحب اور  
کسی کو ملا وہ میں جو قتل ہو گئے کے واقعہ میں  
تو ریل صاحب کے خد شکار سنڈیا صاحب کے سامنے ہو گیا وہ حال بیان کیا وہ

کشتی میں ملنے والی کچھ چیزیں معلوم ہیں مگر ان کو بہت صاحب دیکھ کر



قرب نواخت دو گنڈہ صبح تین کشتیوں پر جو قلعہ میں تھیں سوار ہو گئے تھے ایک کشتی میں صرف کرنل گولدی صاحب کا اسباب  
 بہرگیا تھا اور باقی دو کشتیوں میں سب صاحب اور سیم صاحبان و بچہ و غیرہ سوار ہوئے تھے کشتی اولین کو قبل از صبح چھوڑ دیا تھا  
 ان کے ساتھ صرف ایک یاد و ملحق تھے یہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لے گئے کیونکہ یہ طغیانی اول تھی اور کپور یا  
 کا حال معلوم نہوتا تھا بوقت صبح وہ ایک گالون میں پہنچے جو قریب دو کوس کے مقام فحکدہ سے واقع تھا اور بیان کچھ روپیہ  
 ملاوٹ کو یاد وہ گالون میں جا کر کچھ اور ملحق لوگر کر کے لادین مگر بجائے ملاوٹ کے جب یہ جنرل زمین نواب کو پہنچی تو ایک بڑا گروہ  
 رہا بے مسلح کا آیا کہ کشتیوں کو سوار گرفتار کریں یہاں پہنچ کر قلعہ میں آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ وغیرہ یکجا  
 کشتی پر جمع ہوں لغت سمیں صاحب کو گولی لگی اور رگڑا ہی ملک لقا ہوئے اور چونکہ بہتر سے صاحب تدبیر سوارانہ  
 کشتی کی کر رہے تھے ان کے مرنے سے فوراً عظیم واقعہ ہوا اور اس ہنگامے میں سیم جون صاحب کی ایک دختر گولدی صاحب  
 کی اور ایک کسی اور صاحب کی جس کا نام معلوم نہیں اور ایک اور دختر قریب دوازدہ یا چارہاں وہ سالہ عمر کے معتمدین گرفتار کر کے  
 نواب کے پاس لیگے ایک سپاہی سسی کا لیٹان جو متعلق رحمت دہسم کے تھا اس کشتی میں موجود تھا اس سپاہی  
 نے از حد کوشش واسطے سچا نے تمام گروہ کی کئی تھی مگر کچھ اوس سے نہ ہو سکا آخر کار اوسنے جون صاحب کی سیم کو مخفی کیا اور  
 اول وقت کے بچے کو اپنی حفاظت میں رکھا غرض کہ گولدی صاحب کی دختر کو اور دوسری سس اور تیسری کو خنڈا کر اوپر بھجوا دیے  
 معتمدین نواب کے پاس لیگے نواب نے ان کی خورشیں اور سکونت کے باب میں اول بہت تکرار بیان لائے ان کو ایک  
 مکان میں جو نواب کے باغ میں تعمیر کیا ہوا تھا رکھا اور جون صاحب کی سیم کا حال بعد ازیں کچھ معلوم ہوا کہ کرنل گولدی صاحب کے  
 اسباب کی کشتی تو اول ہی چھوڑ دی گئی تھی اور دوسری کشتی چھوڑ دی گئی اور اوسمین لغت سمیں صاحب ماری گئے تھے  
 چند سوارانہ کشتی مذکور گرفتار ہوئے تھے اور کچھ کو چھوڑ کر باقی ماندہ صاحب تیسری کشتی میں جو ہلکی تھی اور خوب ڈوڑتی تھی سوار  
 ہو کر رہا گئے اس کشتی میں خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تھا اور اس کشتی میں چار سائیں اور دو خدمتگاری  
 سوار تھے یہ سب محمد صاحب کو گولڈے کے چلو سپر موجود تھا بعد ازاں ایک ملحق کے جو باقی رہ گیا تھا کشتی مذکور کو روانہ کر دیا  
 یہ ملحق خیر خواہ سوار تھا اور وطن اوس کا فحکدہ تھا ہر چند اس کشتی پر تمام راستہ کنارے پر سے مزدوقین ملی تھیں  
 مگر مقام بہر تک وہ لوگ پہنچ گئے تھے وہاں ملحق مذکور کو گولی لگی اور وہ مگر گیا اور اوس کے مرنے سے پہر کوئی ایسا موجود  
 نہ رہا جو حال دریا سے واقع تھا اس واسطے کشتی تیر لگ گئی سب کشتی نشینوں نے اوس کو ہانسنے لگا لاجب یہ خبر معتمدین  
 کو پہنچی فوراً اونہوں نے اگر کشتی کو گریز لیا اور سب کشتی نشینوں کو مقام کانپور میں لیگے

صاحبان مفصلہ ذیل جنگ نام مجھوتلائے کشتی مذکور میں سوار تھے اور سوائے ان کے اور کئی صاحب بھی جنگ نام  
 دینچ نہیں غرض کہ یہ سب کانپور میں ایک مکان میں جب کو ایسی ملی روم کہتے تھے یکجا رکھے گئے چھوٹے بچوں کو تو سوی  
 گاڑی پر لیگے تھے اور باقی سب پیادہ پا جاتے تھے اور راستہ میں اونسے کہنے کھاتے ابانہ یا گستاخانہ نہیں کہتے بلکہ یہی  
 میں نے سنا ہے کہ بعض معزز اشخاص نے ان کی شفاعت ہی کی تھی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا  
 نام اون صاحبوں کے یہ ہیں کرنل گولدی صاحب نواب ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب فحکدہ کو بائر

پونچائی گئی تھی کرنل سمیٹ صاحب متعلقہ ارجٹ مع میس اور دیگر میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب مع میس اور دیگر کرنل  
مگر صاحب کی میس مع تین بچے تو کرنل صاحب مع میس اور دائی اور ایسا اور دو بچے پونش صاحب مع میس اور دو بچے ایک اون دو  
بچوں سے آیا کے پاس تھا اور آئے اسکو نہ دیا اور خود ہی مکان مذکور میں اسکی ساتھ گئی اور شاید سب انگریزوں کے ساتھ  
وہاں ماری گئی پادری فٹر صاحب مع بچہ جیس صاحب سٹنٹ محال افیون معاونے کے پیرا یعنی کمار کے جو ساکن اور یا  
تھا اور جسے اپنے آقا کو تاہر برگ بچوڑا اور انکے ساتھ خود ہی قتل ہوا جون صاحب جنگام نام قلعے میں لگ گیا تھا ایک ڈاکٹر صاحب  
مع میس اور دیگر چند روز جب کو مفدین نے لیکر ایک تختے میں ڈاکٹر دریاے گنگ میں بہاتے ہوئے پھوڑے  
کا پور تک لے گئے تھے اور ایک صاحب مع معدوسن رسیدہ لڑکیوں کے جنہیں سے ایک کی نسبت ایک جہدہ دار سٹنٹ  
واٹی بارٹ نائے کے ساتھ ہو چکی تھے اور سوائے انکے اور کئی صاحب تھے

مفدورین مقام ہاؤن میں ایڈورڈ صاحب کلکٹر تھے اور دو صاحب اور دو نڈ صاحب نائے ہی اور بالقی مشہور  
ہے کہ اگرے کو چلے گئے تھے  
سوائے صاحبان مذکورہ بالا کے کئی سارجنٹ اور کرنل اور باجے والوں کے لڑکے اور فہدان متعلقہ  
ارجٹ مع عیال و المفال کے تھے

یہ سب صاحب لوگ چار روز بمقام کانپور مکان مذکورہ بالا میں رہے اور وہاں اور صاحب لوگ بھی جمع ہوئے  
گئے انکو سوائے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچھ کھانے پینے کو نہ تھا ان سب کو یہ امید تھی کہ کم روٹی پاؤں گے  
مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو منزلہ کرنے سے اور بازہش سے ماندی ہو گئی تھی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکی  
اور متصل کانپور کوئی ادھون نہ تھا کیا اگر وہ اس روز چلا آوین اور مقام نکرن تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے  
خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر مند ستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے  
بمقام کانپور آنے سے جب نانا بنے دیکھا کہ کچھ بن نہ پڑ لگاؤ سننے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید میں سب کو تیغ  
کر داس حکم کے صادر ہوتی ہی ایک گروہ قسائیوں کا اندر مکان کے آیا اور اگر سب کو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبوں نے فتح گڑھ سے کانپور آئے تک اوشائیں تھیں نہایت شاق تھیں ہاتھ اون صاحبوں  
کے جو کشتی پر سوار تھے اور کشتی کو کھینچتے تھے ابلہ دار ہو گئے تھے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعہ میں کرتے  
تھے زیادہ تر ماند سے ہو گئے تھے اکثر انکے ملازم مقام فتح گڑھ ہی سے ادھو چوڑ کر ہاگ گئے تھے اور میس صاحبان  
اور بچے بغیر نوکروں کے نہایت تکلیف میں تھے بلکہ یہی میری نزدیک باعث قوی دشمنی محصورین کا تھا اور نہ اگر  
وہ چند روز اور بھی قائم رہتے اور قلعہ بچوڑے تو سب امر اچھے ہو جاتے کیونکہ مفدین و سدر کشوں کے  
پاس سلمان باقی نہ رہتا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تھا اور ہماری فوج گورہ ہی قریب لے لینے کا  
کے تھے مگر رضی الہی بغیر مہر کی نہیں رہتی  
سال کشہ مادل کا اس طرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوس میں ماری گئے تھے انکی سرتواب کو پاس

لاؤ گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہرین و کماؤ اور تین مہم صاحبان مع دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اوٹھانے انواع انواع کی تکالیف اور خواری کے جو بیان سے باہر ہیں حسب الحکم نواب توپ سے اوٹھائی گئیں

ایک شخص لال خان نامے جو بائیس برس یا س کر نیل سمیٹہ صاحب متعلقہ ارجٹ کے ملازم رہا اس طرح حال اول صاحبونکا جو کانپور لیجائے گئے تھے بیان کرتے ہیں

کر نیل سمیٹہ صاحب متعلقہ ارجٹ مہم صاحب کے کانپور پہنچے اور بتایا کہ ۱۵ جولائی قتل ہوئے  
میجر و صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تھی جب وہ کشتی کو متصل شیواج پور کے کینچ رہے تھے اور وہ دہان  
ہی ماری گئے

میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور میں آیا تھا اور وہ دہان  
سے دریائے کوڈ پرے تھے اور ڈوب گئے اور ان کے مہم صاحب قبل از شروع فساد مقام فتح گڑھ سے کینچ  
جلی گئی تھیں

کپتان فلمور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فخکدہ میں آیا تھا مگر وہ ساتھ تھے اور قریب ایک میل کو فاصلے پر  
بٹور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

نقشہ فٹس جرنل صاحب مقام سنگی رام پور سے مہم صاحب اور بچے کے دریائے کوڈ پرے تھے  
نقشہ سو تین مہم صاحب مقام سنگی رام پور مارے گئے اور انکی مہم صاحب مع بچے کے قبل از فساد فخکدہ سے

کینچ جلی گئی تھیں

نقشہ ہندرسین صاحب کانپور پہنچے اور بتایا کہ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر سمیٹہ کوٹ صاحب مہم صاحب اور بچے کے کانپور پہنچے اور بتایا کہ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر بالٹی صاحب ہی کانپور میں بتایا کہ مذکور قتل ہوئے

کر نیل فکڑ صاحب تو قلعہ فخکدہ میں مارے گئے تھے مگر انکی مہم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام کانپور بتایا کہ ۱۵ جولائی  
رہ گراے ملک بقا ہوئے

پاؤری فکڑ صاحب زخمی ہوئے تھے مگر کانپور پہنچ کر بتایا کہ مذکور قتل ہوئے

کر نیل گولدی صاحب ہی زخمی تھے مگر زندہ مع ایک دختر کے بمقام کانپور پہنچے اور ساتھ دیگر صاحبان کے

بتایا کہ ۱۵ جولائی دونوں راہی ملک عدم ہوئے

جون صاحب کے سر میں بمقام قلعہ فخکدہ اسی روز جس روز کر نیل فکڑ صاحب مارے گئے تھے گولی لگی تھی  
اور ایک شبانہ روز جانکنی میں تھے بعد از ان مر گئے

یونس صاحب کلکٹر ہی زخمی ہوئے تھے مگر مہم صاحب اور دو بچوں کے بمقام کانپور پہنچ کر بتایا کہ ۱۵ جولائی  
رہ سپر ملک بقا ہوئے

صاحب ششترن حج کو بھی معہ میم صاحبہ اور تین بچوں کے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور میں لیجا کر تبارہ مذکور قتل کیا  
لوگ خیال کرتے ہیں کہ بادی صاحبہ کے تعلق در سہ بیٹوں کا تھا معہ چنڈا اور عیسا یوں کے کارخانہ سنگلین صاحب  
میں جو متصل مقام مہدی گھاٹ کے واقع ہے معہ سنگلین صاحب کے قتل ہوئے  
شہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو واجت محال افیون اور ایک تینہ عبا اور تین بچے ساوہو سنگلہ زندہ  
کے پاؤں قریب پاؤں کوں منگلاہت بلک اودہ رہتا ہے جا کر باہر گئے ہوئے تھے اور اس کی حفاظت میں زندہ  
اور پور میں

## آگرہ

جب خبر وحشت اترسا اور تیشل کی درہمات میرٹھ اور دہلی و نوع میں آتی تھی یہاں پہنچے لوگوں کو صاحب  
افش گورنر بسا در فرسب فوج ہندوستانی اور گورنر کو جمع کیا اور انکو ایسی نمائش کی کہ جس سے سپاہ مذکور تک  
اسی امر قبیح کی نفی ہوئی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا وکہ آئین میں یہ سپاہ بھی شامل مفسدین ہو گئی تو حال اسکا بتفصیل ذیل میں  
بذراہ جون ایک شب کو یہ شبہ پیدا ہوا بلکہ یہ تحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ فہدین کا جس میں وہ خاص گروہ  
سپاہ کا ہے جسے بمقامات نصیر آباد میچ سرکشی کی تھی قریب آگرے کے آگئے ہیں بدین خیال طہاری واسطے اوٹل  
استقبال کے بلکہ لفظ اندامع بیان نہایت موزون ہے عمل میں آئین بیان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر اپنے  
نے مکانات چوڑ کر قلعہ میں چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کر کے حتی الامکان جان تکمیل  
تا قابل ہوو باش کے بنالیا تھا اور سوائے اسکے قلعہ مذکور کو جبرہ ممکن تھا مضبوط اور محفوظ ہی کر لیا تھا اور توپیں اور دیگر  
سامان جنگ اوسمیں بکثرت جمع کیا تھا مگر اسے چوشیا گولندہ انکم تھے  
تبارخ ۲ جولائی فوج کو یہ کشتیوں کو جس میں سوار اور پیادہ مع توپخانہ تھے اور اس لحظہ تک سب صاحب انکو  
چھوڑا جاتے تھے حکم چاؤنی میں آنکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استغراب اس سے  
پیدا ہوا کہ انکو حکم بدلنے کا رد گورہ متعینہ جہانہ کا جس میں چار ہزار جوان بدکردار شہور اور محروف جمع تھے دیا گیا اور  
ایک روز گارداونکا کا شانہ گورنری پر تعینات ہوا تبارخ ۴۔ دریافت ہو کہ دشمن قریب آگئے اس واسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ  
آگے جا کر راستے میں خمیہ زن ہوں جب فوج مذکور مقام قرار دادہ پر پہنچی تو عیسائی لوگوں کو یقین تھا دیا ہی ظہور میں آیا یعنی  
جبوقت مفسدین نزدیک مقام مذکور آئے اور اس فوج کو تا بلوٹا تمام و کمال فوج بغیر استثنایک بھی سپاہی کے جا کر شامل مفسدین  
ہو گئی اوسے روز بوقت شہر پر ایک میم صاحبہ اور بچے چوہاؤنی اور رسولین میں تھیں اور اب تک قلعہ میں نہیں گئی تھیں قلعہ  
میں جا کر مقیم ہوئیں اور دوسری روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سوائے فوج گورہ اور اول دستہ فوج طیشیا باہر  
قلعہ کے تھے ورنہ سب اندر مقیم ہو گئے تھے  
فیل عرصہ اس روز گار کا گذرا تھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جس میں ہزار ایک اور ایک ہزار



سوار آٹھ ضرب توپ دھیان تین سوگز کے فاصلے کے ایک میدان میں جو عقبہ موقع سمیٹا واقع متصل چہار سنگ میل آگرہ سے ہے ہر پنج توپ سیکری واقع ہے آگرہ زین ہوئے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج پرورد موضع مذکور کے پہونچی لیکن بجائے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنوں کو سوائے میدان میں آکر لڑنے کے اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہاڑسی فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنوں کو وقت اور قابو موضع مذکور کے ملے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے ان کو جائے محفوظ ملی اور برقت دہان سے نکالے گئے اس ہنگامے میں ہمارا بہت اتلاف جان ہوا۔

بیان جنگ ۱۵ جولائی اسطرح ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن تیار پنج ۱۵ اربھان سے گئی تھی وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئی تھی اور بجانب موضع شاہ گنج جو قریب چھ میل کے فاصلے پر آگرہ سے واقع ہے روان ہوئے اور انہوں نے اوس میدان میں پہونچ کر بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اسی ہیئت سے آگے قدم دن ہوئے یہاں سے فوج دشمن کچھ ہی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تھے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری اسپر دونو جانب فوج کے قائم کیے گئے تھے اور پیادہ دستہ میں تھے اور سواران ملیشیا کچھ ایک عقبہ میں تھے جب قریب چہ سوگز کے فاصلے پر ہماری فوج پہونچی تو مفسدین ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ فنی شروع کی اور گولے اور گراپ اور سیل بکثرت آئے اور ہم سے بھی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہاں گولے کی زد پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپوں کے چلے تھے کہ دشمن بھاگ نکلتے یہ حال دیکھ کر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا بچا اور یہ صدا بلند آواز دہ ہوئی کہ اذکا تعاقب کرو اور اس میں شک نہیں کہ اگر اس وقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج جلا آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان میں نکال دیے جاتے اور انکی سب توپیں ہمارے قبضہ میں آتیں بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی اس قدر ہوتا جقدر بعد ازین وقوع میں آیا ہماری توپیں آخر کار جنبش کی اور فوج صف بستہ تھیں مگر لیکن دشمن اپنی التو اپ کے گرد جمع ہوئے اور چونکہ ہم سب اونکی نشست کے اندر تھے انہوں نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گھوڑے زخمی ہو کر قتل ہوئے اور ہم آگے بڑھتے جاتے تھے اور گولہ فنی کرتے تھے یہاں تک کہ ہم دو سوگز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پہونچے وہاں سے بچنے دینے مذکور پر گولے مارے مگر میرے نزدیک چند ان نقصان دشمنوں کا ہوا ہو گا تا وقت ونا از مودہ آنکہ بھی دیکھ سکتی تھی ہمارے گولے ایک دیوار بلند پر لگتے تھے جیسو کہ التو اپ قلعہ شکن صرف توپ سکتی تھیں اور اگر ہماری توپ است راست ایک پچاس گز بھی پیشتر نہ جاتی تو اونکی زداون امزاب مفسدین پر پڑتی جیسو کہ گولے اس قدر ہمارا نقصان کرتے تھے نتیجہ اس بد نظمی کا وہی ہوا جو تصویر میں تھا یعنی دشمنوں کو اور دل قوی ہوا انکے سوا کلاسی فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتے تھے اور اونکی پیادے منتشر بقاعدہ شکرش ہو کر اپنے رافض سے ہکو نہایت ضیق میں کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھ سوار تھی اس واسطے سے درباب اونکے انفعاض کچھ کوشش نہو سکی ایک گروہ اونکے سواروں کا دلیری کر کے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کی وسط میں ہو کر اپنی فوج وسطی کے جانب محل گئے یہ تو سچ ہے کہ ہمارے سواران ملیشیا نے اوزن مفسدین پر جلا کیا تھا جو ہماری فوج راست پر تاخت لائے تھے اور

پانچ آدمی مفسدین کو قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام مفسدوں میں بانب سو باگ کر پڑ باٹری کر پاس جا کر جمع ہوئے انکے اس میں  
جاؤں سے وہ توپ دشمن کی بند ہو گئی جو دباں دیدہ و دانستہ لائی گئی تھی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان میں تھا اس کی  
ضرب و زد سے اڑ رہا تھا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے میں مخالفین بھی ہمہ پراقتشاری بنا دلیق دیوار  
و بالا خانہ مکانات سے کرتے تھے وہ کپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور میں بشجاعت تمام کس گئے اور دشمنوں کو  
دست بست مارتی جاؤں تھے اور انکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر باسانی تمام کر ڈ جب تک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر  
آئے باٹری دست چپ نے گولہ رانی ہو قوف کی تھی مگر باٹری دست راست جواب گولہ ہادی دشمن کا ہوز دیتے جاتے تھے  
اور تھوڑے عرصہ میں قبل از زخمی شدید ہوئے کپتان دی اویلی صاحب کے اس پاٹری نے توپ دشمن کو بند کر دیا تھا  
بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری میں گولے کم ہو گئے تھے اس پر ہی کپتان صاحب گونجی  
شدید تھے ایک پٹی توپ پر بیٹھ رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اسی سب سے اس وقت تک  
جاری رہی جب تک کوئی باقی نہ رہا باعث موجود ہونے سواروں کے ہم دشمنوں کا تعاقب کر کے گولے گولے ہوئے اور انکو اس  
قدر محنت اور مشقت سے شکست دی تھی اور ہر کوئی اس سوا کے اسکے باقی نہ تھا کہ واپس مراجعت کر کے قلعے  
میں چلے آویں اور یہ امر ہم نے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنوں نے یہ دیکھا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے  
ہیں تب انہوں نے توپیں لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے میں آگ لگی تک گولہ رانی اس طور سے جاری رکھی کہ اچھا  
تجربہ کار حیل کرنا سب اوداؤں کے سوار جوق جوق ہمارے چپ و راست اگر اس قدر تنگ کرنے نہ کہ ہم سے آگے  
گولہ نہی بعد ازین سر ہو سکا

آخر کار تمام فوج ساڑھے چھ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے میں پہونچی  
جب یہ فوج واپس آتی تھی انکو ملیشیا سے پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب میں آکر اس کی  
حفاظت کی اور اوس وقت تک انکے عقب میں آئے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے میں پہونچی گئی اور چند  
تدبیر محافظت کی عمل میں آئی تھی تمام سواران مفسدین بجانب چپاونی آگرہ روانہ ہوئے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے  
میں گئی انہوں نے چند مکانات کو آگ لگا دی تھی بعد از غروب آفتاب ہر جہاں قلعے سے اکثر مکانات شعلہ و نظر  
آتے تھے اور شب دوم ہی یہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چپاونی ایسا نہ تھا جس کو گزند آتش کا نہ پہونچا ہو اور  
اگر کوئی مکان یا شئی آگ سے بچی تھی اس کو مفسدین نے اور طبع خراب و برباد کیا تھا اور آدھ دیچہ چوکیات و غیرہ بکال  
کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بھی باقی نہ تھا اور سواے دیوار خشتی کے مکانات میں اور کچھ  
نظر نہ آتا تھا ہر روز و ہم دشمن تابد یہ ہو گئے اور تمام مفسدین بربت پور روانہ  
ہو گئے اور یہاں انتظام آگرہ بخوبی ہو گیا

چودہ رجٹ ہندوستانی یقیم مقام مذات فساد ظاہر کیا سیلے مناسب تصور ہوا کہ ۲۴ گورہ  
 ۲۴ رجٹ شاہی مع تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور سی قدر سواران ملانی نو ملازم تحت حکم  
 لفٹنٹ صاحب کے راول پنڈی سے جا کر سپاہ رجٹ مذکور کے اسلحہ چین لین اور تیار پنج راہ جولانی قریب  
 نواخت ۴ گنٹہ شام کے یہ فوج مقام دینا سے بجانب میدان پرٹ جہان ۲۴ رجٹ آمادہ فساد ہو کر مستعد کھڑی تھے  
 روانہ ہوئے اس سب فوج کی افسری پر کرنل امیس صاحب متعلقہ ۲۴ رجٹ شاہی مقرر ہوئے تھے جب سپاہ ہندوستانی  
 نے اس فوج گورہ کو آتے دیکھا پرٹ سے بھاگے اور اپنے افسروں پر ایک فیر کر کے اپنی لین اور دیگر مقامات  
 پر ہر مین پناہ گیر ہوئے اور وہاں سے بنا دلیق سر کرنا شروع کیں ۲۴ رجٹ شاہی نے توپین لین کی جانب کر کے اوپنچ  
 حملہ کیا مگر مکانات چاؤنی کی پناہ اونکو ایسی اچھی تھی کہ ہار نقصان اس حملہ میں بہت ہو اکہستان سپرنگ صاحب کے  
 احم کاری لگا اور وہ بعد ازین مر گئے کرنل امیس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوئے اور لفٹنٹ  
 مجٹ صاحب کے زخم سخت ہو پناہ دو سار جٹ اور ایک کورپوریل اور ۲ گورہ قتل اور ۳۸ زخمی ہوئے اور مضدین  
 کے ۶۸ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوئے اور توپ سے اور ادا دیے گئے اور بعد از ان ہر روز کچھ  
 کچھ سپاہی گرفتار ہو کر اور اس کے جاتے ہیں اور اب تک یقین ہے کہ کل رجٹ مفد تباہ اور برباد ہو گئی ہوگی کچھ سپاہ  
 مفد بجانب اول پنڈی اور تھوڑی سی سمت جنک فرامی ہوئی مگر گرفتار ہو کر اور ادا دی گئی دو کپتانیان اس رجٹ کی  
 جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئیں تھیں انہوں سے بھی کچھ علامات فساد کو ظاہر ہوئے  
 اور اسی سبب سے انکے بھی ہتیار چین لیے تھے اسپر ہی وہ جادہ راستی پر نہ آئے لہذا تھوڑے تھیں صاحب کشن  
 قسمت جیل میں نے انکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جیل میں ضلع میں مقید ہوئے اور زنجیریں بہت بھاری اونکو ڈالی گئیں یہ  
 سپاہی اس قدر مفد تھے کہ گرفتار ہو کر جیل میں مقید ہوئے تھے مگر تاہم وہ لوگ بر ملا حکام کو دشنام دیتے تو اور بہت  
 سخت اور درشت کلمات کہتے تھے

### نصیر آباد

تباریج ۲۸ - ماہ محلی بوقت نواخت ۴ گنٹہ شام دو کپتانی ۵۱ رجٹ فساد برپا کر کے توپوں پر قیضہ کر لیا اور لیکر  
 اپنے پاس سکین ہرنڈر سالی ۲ دو بن حملہ بھی کیا مگر توپین اولوں نے اسکی کپتان سپوتو صاحب اور گونٹ نیو بری صاحب قتل ہوئے کپتان  
 ہار دی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوئے مگر ۲۴ رجٹ ہم پرسی بچو تنگ قائم رہی اور بھی اونکو ۵۱ رجٹ ڈکھا کہ اگر ہم سولجا ورت  
 توپ لاکر تمہارا بارنگ کر نیل کیل صاحب ذرتہ آج کیا یہ سپاہ کو سمجھایا اگر اون سب صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد میں نہ جاؤ اور کپتان  
 ہارگ جاؤ ورنہ ہم ذرا بلی جا کر انہو سکین کی یہ سنکر سب صاحب مقام نیو کو بوقت شب روانہ ہوئے اور لوگوں کو روانہ ہوتے ہی سب ٹکونین سی شعلہ  
 رسالہ بھی مع افسران ہاتھ دم جٹ روانہ ہوئے اور مقام مذکور میں سب افسروں پر اونکو اپنی سپاہ ذمہ دین سکین  
 مگر کیونکہ زخم ہی نہ پونچا فتوک صاحب اور ہار کوٹ صاحب اور ہوٹ صاحب اور اندرو صاحب بسلامت مقام اجیر  
 میں پونچ کر نیل پینی صاحب کہا نیز رسالہ راستے میں پورا تے ہوئے گورے سے گھر کر گئے

— ایک دفعہ نکاح اور اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ میں ہوا اور اسکے بعد فوراً نادرہ  
 ہنگامہ پردازی اس نواح میں بھی شعلہ و جوش لگا اور اول فساد ان اضلاع میں جو بعد ازاں اس مقام نصیر آباد میں ہوا تھا اور  
 حسب دستور حبیبیہ والا ہے اسے او کی علامات اول ہی نمودار ہوئیں دیکھی اس بلوچ کی بھی علامات یعنی ناخوشی اور ناخوش  
 سپاہ کی تمام باشندگان میں مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو تیار و زیر ممکن تھیں وہ عمل میں آئیں یعنی اول بمبئی لائبریری  
 حکم ہوا کہ شب کو سب راہ کرین اور کچھ اونہیں کے چھاؤنی میں گشت کیا کرین اور توہین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تھیں اور  
 اونہیں گراہ بری ہوئی رہتی تھی اور گولنداز گولنداز بستانی تھے گراؤ کی دغا داری اور ناکس طالی پر اعتماد تھا ۲۰ گولنداز ۲۰ ریت شاہی  
 اور کچھ گولنداز گولنداز سے مقام ڈیسا سے جو غریب و سوسیل کے فاضلہ نصیر آباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوئے ان تمام  
 سے گولنداز اطمینان باشندگان چھاؤنی نصیر آباد کا ہوا تھا اگر تیار ۲۰ ماہ میں بوقت نواخت گھنٹہ سے پہنچ جہز ہندوستانی  
 حسین ۱۱۵ اور ۲۰ جہت تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکل اور ہندو تین بہر گراہ اپنی لین کے آسے کالم بنا کر  
 کھڑے ہوئے اس عرصے میں کچھ سپاہ فسادان رجسٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گئی اور وہاں گولندازوں کو ترغیب دے  
 سب توپخانہ اپنے قبضے میں کر لین شروع بلوہ میں تو اکثر سپاہی ان دو نورجہت کے تابع دار اور خزانہ یہ دار مسعود ہوئے  
 اور اونہوں نے اپنے افسر و کلام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب انکو حکم ہوا کہ اپنی رجسٹ والوں پر جنہوں نے قبضہ  
 توپخانہ کر لیا تھا فیر کرین اونہوں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی کیونکہ ارادہ تھا کہ آخر کو مقصدین کے شامل ہوئے  
 یہ حال دیکھ کر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سواسے واپس آئے۔ کہ اپنی فوج میں سے باقی نواب واد جب وہ واپس آئے  
 تو سپاہ نے بہت شور مچا کر کیا اور کچھ بد زبان بھی کی اور گویاں بھی اونپر چلائے بعد بلوہ کے چند لمحہ میں تمام اول بمبئی لائبر  
 طیار اور مسلح ہو کر کالم جنگی باندہ کر بجانب توپخانہ پاسند کو رہا ہو کر جب نزدیک پہونچے تو توپخانہ سے ایک ایک فیر  
 اون پر پھوٹی اور ہر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانہ پر حملہ ہوا تو پشتم نے بے سرگردگی کپتان سپوٹس و صاحب  
 کے حملہ کیا اور انکے بعد اور ون نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانہ پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی  
 کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریا سے فنا ہوئے بلکہ امید فوج کی منقطع ہو گئی تھی اسپر کرنیل بینی صاحب نے حکم تعاقب  
 تہیل کر کے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہتھی ہوئی واپس آئی کہ اگر منشدون کا کھانا  
 کرتے تو کچھ فائدہ اٹھاتے اس ہنگامے میں گورنٹ نیو پورسی صاحب کئی گویاں کھا کر جان سے سیر ہو کر  
 زمین پر گرے اور منشدین نے انکی لاش کو بعض بات شمشیر پارہ پارہ کر ڈالا کپتان سپوٹس و صاحب بھی  
 عین ہنگامے میں کام آئے اور کپتان پوج صاحب اور کپتان بارڈی صاحب دونوں زخمی ہوئے بعد ازین منشدین  
 نے ہنگامے سے انگریزان حلافا شروع کیا اور غرضہ قلیل میں تمام چھاؤنی نصیر آباد شعلہ و جوش رہی وہ صاحب لوگ  
 جو آتش فشاں سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجیسر روانہ ہوئے اور کشتیاں سے مزدعہ اور کوہ ہاسے  
 گرد نواح کے راہ سے بسمت مقام میو راہی ہوئے بعد ازاں طے کرنے امیل کے صاحبان معزورین افسران ۲۰ جہت  
 ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان لاگورین چھاؤنی نصیر آباد سے معزور ہوئے تھے لاتی ہوئے اور حیان کرنیل بینی صاحب



نے تباہی جھوم افکار اور گریہ گورے سے جان بحق تسلیم کی باقیانہ صاحبان راستے میں نہایت حکایت از طرف خورد و نوش اور شکر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچا کر تیار پہنچے۔ ابھی ششہ او بوقت نواخت اگنٹہ روز دار و مقام بیور ہوئے اور آمیدہ کلیفات سے شیط محفوظ رہے۔

## کراچی

اس مقام میں بھی ویسا ہی اندیشہ لوگوں کے دل میں غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقاموں میں جبکا ذکر سابق پرچہ سپرد ہوا تھا تیار پہنچ سہ ماہی علامت انحراف ظاہر ہوئے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلدی فرو ہو گئیں تھیں۔

بروز یکشنبہ بنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر سیگ گریگ صاحب کمانڈر رجٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصوں نے آکر اطلاع دی کہ فوج میں کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل میں نہ آئیں تو اسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جرنل صاحب کو کی اور تو پوچھا کہ اور جبکہ گورے دوم رجٹ شاہی کے موجود تھے چشم زدن میں طیارہ ہو کر میدان میں آگے خبر اس طیارے کی ایسی جلدی مشتبہ ہو گئی جیسے کہ آگ ہوا ہے سبیل حاتی ہے اور تمام شہر میں تزلزلہ مچ گیا اب سو اسے اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہ تھی کہ کہیں سے آواز کاوسی کی آواز کہیں سے آدمیوں کے چلنے کی آتی تھی اور کسی طرف سے گھوڑوں کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپوں کی پھینک کی کان میں آتی تھی افسر لوگ گھوڑوں کو پارشنہ ڈال کر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگوں کو گمان قبل از اس واردات کے ہی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسی سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو انکے دل میں تردد اور ہراس اڑ چکا ہوا تھا خواہ لوگوں کو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دی گئی مگر انکو نوبت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اس واسطے چند اشخاص کو تو پوچھنے کے کوڑے گار دین اور بعض فیزیو زینر کے مکان گار دین بھاگ کر پوشیدہ ہوئے بعضے اول رجٹ گورے کی ڈپو میں جا چھپے اور جو لوگ دھن اور پوشیدہ تھے وہ گودام میگزین میں متواری ہوئے مگر ایک بڑے گروہ جس میں اکثر سیم لوگ تھیں جا کر مکان مس کوٹ دوم رجٹ گورے میں پناہ گیر ہوئے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ نہ تھی۔ کئی تھکا کیونکہ وہ سین و درازے اور در کیے بکثرت تھے لیکن خوف اور ہراس میں ہوش لوگوں کے بجا نہیں رہا کرتے اور اس وقت مس کوٹ میں عجب کیفیت گذرتی ہوگی جو سیم لوگ اپنے مکانوں سے گھبرا کر بھاگ گئے تھیں ان میں سے کسیکے پیر میں توجہ تباہی نہا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوئے بھاگی آتی تھی کوئی کسی طرح اور کوئی کسی بیہوش سے تیار آتے تھے غرض کہ یہ عالم نہی رہی تھا اور صاحب لوگ با یکا مہ شب خوابی پہنچے اور بنا دین اور مشیر وغیرہ ہاتھوں میں لیے ہوئے اس طرح چلے آئے تھے جیسے ترک و شمنون کو قتل پر آمادہ ہوئے تھیں اور منبر آکر کہ لوگوں کے ہراس ثابت نہوا مگر زچورت پی رہے تھے اور ہانڈی اور پانی ٹلوں کے اسے ہمال پرین ہستے تھے اور اوستے ہستے میں خود ہتھیار یعنی بمبشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم رشتہ مند واریہ ہوتا تھا ایک طسہ ہت کہ یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کے اور رجٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے باہر آکر صرف آراہون اور سپرد و

پوکا۔ سو کو تو کئی سپاہی غیر حاضر تو او انکی اکثر اسلحہ ہی موجود نہ تو بعد ان میں خزاں رو رہی تو پچھانہ اور بھانری سپاہ دو مرتبہ گورہ سپاہ ۲۱ بجٹ ہندوستانی کے ہتھیار چھین لیا اس عرصے میں کوئی علامت فساد کی نہ آئی ہندوستانی سولہ ہتھیار چھین کر ہر چند بعض شخص یہ کہتے ہیں کہ جب ۱۲ بجٹ کو نکالیں سے باہر ایک ہوا تھا اس وقت ۱۴ بجٹ ہی خود بخود زمین زلزلہ لیا رہی تھی کہ در صورت ضرورت اور موقع وقت کو وہ بھی شامل بجٹ ۲۱ ہوا وینگر گر ۱۴ بجٹ میں اتفاق کل سپاہ عین مکان تھا کیونکہ او میں اکثر سپاہی تو قوم یہودی تھے اور باقی پوریہ اور یہ امر راست اور درست ہے کہ اس میں بھی دو سو سپاہی پوریہ تو گرہ دو سو نفاذ موجودگی باقی ماند سپاہ بجٹ مذکور کے جو ان سے در باب فساد کے کہیں شفق نہ تھے کوئی افسردہ نہ ہو میں لائے

کپتان صاحب پولس نے بغور فرما ہونے چند سپاہ ۲۱ بجٹ اپنی سپاہ پولس کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کر گئے لاسے او میں سے سات کو چانس ہوئی اور تین توپ سے اور ادا دیے گئے جو وقت ان سپاہیوں کو گلے میں چانس والی وہ روئے اور خوشکار۔ امان جان کے ہوئے اور یہ مذکور کیا کہ یہ ہمارا پہلا قصور ہے اور ہم بخوف تو پہا جو ہمارے سامنے نصب کی گئیں تھیں ہاگ گئے تھے مگر کینتوں کو یہ یاد نہ آیا کہ وہ سلحہ ہاگ تھے اور انہوں نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سو اسے اس کے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکھ کر ہاگ با دین ان کا قتل ہی اجلت نامہ دانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اور انیکا موقع لائق دیکھنے کے نہیں ہوتا جب مجر سو کو توپ سے بانڈ تو ان کی زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا اور جو وقت حکم ہوا اس وقت پارچہ ۱۳ گشت اور تے ہوئے نظر سے بعضے اعضا ترستے ہوئے ۱۴ بجٹ کے سامنے گرے پیکے دیکھنے سے اکثر لوگوں میں ایسا اثر پیدا ہوا کہ مبت آدمی حالت غشی میں گر گئے سر اور شانے مجر کے توپ سے بند ہے رہے اور آنکھیں اونکی پتھر کر ایسی ہو گئیں تھیں جیسے کسی تھیب یا ہوت کی آنکھیں ہوتی ہیں

### آرہ

رحبت ۷ و بمقام وینا پور ۲۲۔ ماہ اگست تک خیر خواہ مشہور تھے مگر اس روز بوقت نواخت دیو گنہ بعد دوپہر سب سپاہی بڑا اپنے ہتھیار بانڈ کر روانہ لطف دریا سے سون ہوئے اور شب شب وار در کنار دریا مذکور ہو بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سرگ آہنی جو برب دریا مذکور واقع تھیں شعلہ و نظر آئین اور ایک چٹھی ویک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دنیا پور کی باطلع اس امر کے آئی کہ آج یعنی تاریخ ۲۴ سپاہ تینوں رحبت کی فساد پر پاکر لگی سواروں نے اور اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ مفسد دوسرے کنارے پر آگئی اور فارتگری اور آتش زنی شعلہ ہا کر رہے ہیں یہاں خوبی قیمت سے پتیا لیس سپاہ سک اور چار افسر ہندوستانی بمقام آہ انکی پاس تھے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیوں کو حکم دیا کہ صاحب حج کے حاطے کو جا کر مضبوط اور محفوظ کریں اس عرصے میں ڈپلین صاحب اور یوئل صاحب اسٹٹ گورڈ اور آڈی ہوئے آئے اور اگر جنبہ دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی پر قبضہ میں کر لی ہے اور او میں توڑی توڑی سپاہی سولہ ہو کر اس کنارہ دریا کے آتے ہیں اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے بتا دی چونکہ ساکنین اس شہر کے یک جا جمع ہو گئے تھے

اونوں نے یہ تجویز کی کہ بولیت صاحب بزرگ ماسٹر کے بنگلے میں پناہ گیسے ہوں کیونکہ بنگلہ مذکور ہر طرح مضبوط اور جنگی بنایا گیا تھا اور وہیں رسد وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت وہیں حفاظت جان بھی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ متحرک آہنی کو خراس فساد کی بہین ہو چکی تھی اس واسطے کوک صاحب نے خود درخواست دی کہ میں جا کر اونکو لے آتا ہوں اور جا کر میں صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور تین صاحب کو جبکہ بنگلہ سارے تین میل کے فاصلے پر مقام آری سے تھا اطلاع دی اور میں صاحب کو مع میم اور بیچے کے سلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پہنچے تو اونوں نے دیکھا کہ دھواں اس جانب دریا سے بکثرت اڑتا ہے یہ دیکھ کر اونوں نے مصلحت آپس میں سمجھی کہ موضع عنایت میں جو قریب لین سیاہ کر واقع تھا جا کر پناہ گزین ہوں اور اونکو یہ توقع تھی کہ اونکی ملازم اونکو وہاں بچا رکھیں گے اور ملازمین نے بھی اونکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تکو چاؤ نیگے اور موضع مذکور میں کچھ اندیشہ نہیں ہے اور ویکٹر صاحب نے بی لصلاح ملازمین یہی صلاح مسخن سمجھی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچوں کے موضع مذکور میں جا کر زمین ہوں الماٹن صاحب مع میم صاحبہ اور پانچ بچوں کے بجانب براگماٹ جوائے میل آری سے برب دریا کے گنگ واقع ہے روان ہوئے اور وہاں نے سلامت دنیا پو پونچ گئے چونکہ اس روز مسندین کے انیکا امکان نہ تھا اس واسطے کوک صاحب پر موضع عنایت میں گئے اور میں صاحب کو مع میم صاحبہ اور بیچے کے آری میں لے آئے صاحب ہوصوف نے ویکٹر صاحب کو بھی بہت فمائش آری لے کی کی تھی مگر اونوں نے کچھ ٹانٹا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور بھی میں رہے میں صاحب وغیرہ کو مع ولسن صاحب اور اونکی میم کے جو اوسی روز وار دار ہوئے تو روانہ گماٹ کیا اور وہاں سے صاحبان محدود میں بحفاظت حافظ حقیقی سلامت مقام دنیا پو دین ہو چکے گئے اگرچہ اون پر راستے میں بہت تکلیف اور سختی گزری مگر جان سلامت رہی۔

ایک صاحب حال اس مقام کا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بعد از گمانا کمانیکے بنگلہ بویل صاحب میں ہم سب تفصیل ذیل قلعہ میں جا کر شب باش ہوئے اور ہم نے تمام شب بارام تمام سیر کی تفصیل یہ ہے یعنی گنٹ ڈیل صاحب ویک صاحب کوک صاحب کوکون صاحب بویل صاحب فیلڈ صاحب کوک صاحب پٹی صاحب انڈرسن صاحبیت صاحب ڈی کوٹ صاحب ڈی سوزا صاحب گوڈفری صاحب ڈیکلین صاحب بویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر مع سپاہ سکے غرض کہ یہ سب صاحب بارام تمام تمام شب قلعہ میں رہے بروز دوم یعنی پانچ ۲۵ وقت صبح چونکہ مفسدین اب تک نہیں آئے تھے ہم سب باہر قلعہ کے آئے اور حاطے میں چلے پی رہے تھے کہ خبر اس امر کی جارہی پاس آئی کہ گورسننگ کے آدمیوں نے اگر بویل صاحب کے سامنے کو مارا اور گورٹے صاحب کے چہین کر لے گئے یہ خبر سنکر ویک صاحب مع چند دیگر صاحبوں کے اور سکون کے طیار ہوئے کہ جا کر گورٹے چہین لاوین اس عرصے میں ایک بچہ اسی ڈاکٹر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار میں آگئی لابد اب تضرع اوقات مناسب نہ تھی اس واسطے ہم سب قلعہ میں گئے اور دروازہ ہائے قلعہ کو اندر سے تھکا کر دیا اور جا کر گورٹے ایک احاطہ متصل بنگلہ میں جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت ہسکو گزرتے تھے کہ مفسد سیر کر دگی صوبے دار بہادر احاطہ کھری کلکٹری میں جاتے ہوئے دھواں ہوئے اب وقت حیمہ کا تھا اور سپاہ منجیب جہین سے ہر نفری مقام آری میں موجود تھی استقبال مفسد ان کر کے اونکو شریک ہو گئے

اور سب کو قتل و غارت کیا۔ کھلائے سپاہیانہ کھوڑوں کے نشان خزانے کا بھی دیا اور بار بار بقیہ تمام بھی تباہ و برباد ہو گیا اور قریب دو ہزار آدمی قتل ہوئے۔ قتل ہونے والے کو شہید اور ناجار کر دیا۔ آخر شہر سے ہوا کے آگے اور کچھ اوجھل ہوئے۔ کچھ مسکین و مسکینوں نے درختوں کی پناہ لی اور بچنے بچنے کے چنگے بین جا کر بچ گئے۔ کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے چھوڑ کر دیئے۔ ہر سانی شہر میں لگاؤں سے چار چھ دن نقصان ہوا۔ قریب ایک بیرون کے مفسدین نے پھر ہاری قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہاں پہنچے اور بھاگے۔ یعنی شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اب انہوں نے اور تیار ہمارے قلعے سے بھاگنے کی کہیں اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی پھر پائس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھ تھیلیاں داخل دروازہ کی اوسین رکھ کر جنوب شرقی قلعے کے بقاعہ ۳۴ گزیم لوگوں سے انبار کر کے اوسین آگ لگا دی۔ دیوان گھاس وغیرہ کا اور بونافل سننے کی سے دم نہ ہوتا تھا۔ مگر ہاری خوش نصیبی سے اس وقت ہوا شرقی تہذیبی تمام چلی شروع ہوئی اور تمام دیوان وغیرہ صاحب مکان کے اندر کھسکے۔ اور گیا ایک حوالدارہ رحبت کا نزدیک ایک درخت کے اوٹ میں کھڑا ہو کر سیاہ کو کہہ رہا تھا کہ ہمارا اوسیم لوگوں کو ہشام یاد کر رہا تھا کہ قلعہ صاحب خطہ جان کر کے اوپر نیچلے گئے اور وہاں سے ایسی گولی بازی کہ حوالدارہ کو زخمی کیا۔ چند آدمی جو اوپر سے پاس کھڑے تھے انہوں نے لاش کو اوٹا کر آگ میں ڈال دیا اور سطح اوس آگ میں شعلہ دہک رہی تھی۔ کیا اب ایک گھنٹہ کی مہلت ہوئی یعنی اور ہر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے میں ہم لوگوں نے کچھ کھانسی کھا سٹی اور پھر سب نے قلعہ پر چھبے شام کے مفسدین بہتر سے عملاً تو مارے ہیں یا ہوسے بعد ازاں تمام شب گولہ رانی ہوئی رہی۔ ایک صاحب نے شب کو ہر سے وغیرہ مقرر کیے اور تمام روز نہایت تحمل اور بردباری سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ سب ناامید اور دل شکستہ ہوا۔ اس قلعے میں ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہیں کہ ان کا مغلوب کرنا آسان نہیں اور وہ آئینہ کرم غفر مفسدین خون تشنہ کے دیکھ کر خوف زدہ یا دل باختہ ہوں اور دیکھو تھے کئی مرتبہ دلیر ہی اور مردانگی مفسدین کی آج بھی دیکھ لی ہے غرض کہ سب ہر سے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوئے اور باقی قدر سے آرام لینے اپنے قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یادو چٹائی یعنی لوہے پر فرش تھا اس واسطے ہم اکثر لوگوں میں سے خالی زمین پر سوئے اور خشت بجائے بالاش کے سر کے نیچے رکھی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع میں نہ آیا مگر مفسدین کبھی کبھی ایک دو گولیاں ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہ ہو جاویں جو حملہ مفسدین نے ہمارے تھے انہیں اونکے قریب تیس آدمی مقتول اور مجروح ہوئے تھے اور ایک شخص درخت پر چڑھ کر ہاری طرف بھاگتا تھا کہ اوسین ہاری ایک گولی نے اس کو درخت سے زمین پر گرا دیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مر گیا جب تک وہ زندہ تھا مگر اس کی طاقت نشست برخاست کی طاق ہو گئی تھی اکثر دیکھنے میں آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل نافع و زغن اور کاکو نچ نچ کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست دباؤں کے اوڑانیکو ہلاتا بھی تھا مگر نہ طاقت کافی اور کئے اندفاع کی نہ رکھتا تھا اس واسطے اوکو دور کر سکتا تھا۔

تاریخ ۲۷ - روز شنبہ اس روز وقت صبح مفسد ایک برہمنی توپ چھہ پنی لائے اور بول صاحب کے شعلے پر =





اور ہم نے ایسی فٹنگ زنی کی کہ اسے دو توپوں کی سبب بادیق و خیرہ او کی بند کردین مگر توپیں نہیں روز ہلے گئے۔ ششہ جلتی رہیں ہماری چونکہ پانی کم ہو گیا تاہم کہو نے ایک ٹمچاہ کے میں مشغول ہوئے اور ہمارے سکھوں نے دس گنتے میں اٹھارہ فٹ عمیق کو اکھو کر طیار کر دیا اور اس چاہ میں نہایت شیریں اور بکثرت پانی نکلا اس عرصہ میں مفسدین نے اکثر ترغیبیں سپاہ سکھ کو دیں کہ تمہارا رکھو اور صاحب لوگوں کو سپرد کردو مگر انہوں نے ایک نہ مانی اور انکو جواب بدشنام دیا اور ثبات قدم اور خوشدل رہے اور مانند صاحب لوگوں کے جنکی رفاقت میں وہ تھے کہ سے خوف نہ کرتے تھے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم میں سے کئی صاحبوں نے غسل کیا اور دن میں ہم لوگ بویل صاحب کے باغ میں حملہ کر کے گئے اور وہاں سے پانچ بیڑیاں لائے اور فوڑا تین اون سے ذبح کر کے نقص کر لیں بوقت صبح ایک سک سپاہی قبر میں اور تلوار لیے ہوئے ہماری دیوار کے پاس کسب طرح اگیا اگر خواہنا گار اندر اگیا ہوا چونکہ اسنے بیان کیا کہ میں اس فوج کے ساتھ تھا جو ملک کو آتی تھی اس لیے مجھے تیغاکول کراد سکھ اندر قلعہ کے بارو یا اسنے سب حال فوج ملک کی شکست کما لیا اور او کی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سنکر مجھے آئینہ جلدی ملک کے آنے کی توقع منقطع کر دی اور غم مہم راہ کر مجھے لگا گیا قریب شام کے ہمارے دل بہار خود محفوظ ہوئے اور فکر ہمارے دل سے دور ہو گئی ہم زمین پر دراز ہو کر سکھوں سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے سو گئے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ۔ آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹا کر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قائم کی اور انکے سامنے روک ایک دیوار کی تھی اس توپ سے انہوں نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچھ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ کمرے میں لگا تھا اور اسکو توڑ کر دالان میں پسند ہلا گیا اس طرح کئی گولیاں ہی اندر آئیں مگر سوائے سوراخ کرنے دروازے اور کچھ نقصان ہمارا کیا اب مفسدین نے توپ اپنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلہ پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکھی اور اس دیوار میں ایک سوراخ کیا اور اسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اونکے گولے دیوار خارج ہونے لگتے تھے مگر دیوار میں ایک نشان سا بڑھاتا تھا اور گولہ اس سے رک کر نیچے گر پڑتا تھا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ میں واقع تھا سنگ لگاتے تھے یہ خبر سنکر مجھے ادھر دھڑکنے لگا شروع کی کہ اونکی سنگ کو بیکار کر دیں اس کام میں ہم سب بھوش دل و سبے تردد مشغول تھے مگر ایک یاد اور روز کے بعد سینے اس خبر کے کہ اب سنگ لگتی ہی سپاہ مفسدین کہیں قرب وجوار میں نظر آتی تھی اس لیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلندی بالاخانہ کے تعمیر کی اور اس میں سوراخ رکھی اور اون سوراخوں کی راہ مفسدین پر ایسی فٹنگ زنی کی کہ وہ نزدیک اگر سنگ نہ کہو دسے بوقت شب ہم سب بہرستہ دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سونے کو گئے

اور تاریخ یکم اگست روز شنبہ۔ آج کر روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع میں نہیں آیا مگر یہ کہ دشمن توپوں سے گولہ رانی کرتے رہے آج دوبارہ بھیر بھی سکھوں میں اور ہم میں تقسیم ہوئیں صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے قلعے کے برابر جا کر چند مفسدین کو غلولہ مارے فٹنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بھی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیاں دشمنوں کی

اونکے سر کے برابر سے لکھ گئی اس موقع پر کبھی کبھی سکھ سپاہی جا کر اونکی جگہ پر سے ہندو تین مارتے تھے اور اونکو دوم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم ماہ اگست روز یکشنبہ - اس روز دشمن سرنگ کو دینے میں بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفد گولیوں سے عین سرنگ کے منہ پر بار ڈالے بعد ازیں جاضری کمانے آئے اور بعد جاضری پر اپنے مقام پر جا کر قائم ہوئے اور اونکے لشکر اندازی سے مفد سرنگ کے پاس کتر آسکتے تھے اب گوڈ فری صاحب نے خود درخواست کی کہ میں بہ تبدیل لباس دینا پورا جاؤنگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکو بال اور موچین مثال مسلمانان درست کر کے اونکو پوشاک مسلمانان کی جو ڈی کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی ان صاحب کا چھاننا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہم نے دیکھا کہ مفد بہت جلد مثال ڈاک سیاجب خوب کچری کلکٹری براہ بی بی گنج بہاگے جاتے ہیں اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سوئے جاتے تھے چھنے جوا شور و غل سننا لایک بازار میں جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے لوگ کچھ خوش خبر لائے ہیں صرف دو آدمیوں کو قریب آنے دیا اور اونوں نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بہاگ گئے اور اونکو میجر ایر صاحب کے کیونے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہوں اس خیال سے ہم نے ایک رسی لٹکائی اور ایک کو اوپر کھینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی ہو سکے بقام دینا پورا چونچا و سے عرصہ قلیل کے بعد کلکٹر عیسائی زن و مرد جو مقام آ رہے میں رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اس میں تباہ سو کہ اونکے پاس پور لکیر ابھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم مفدہ گرفتار ہو کر مقید ہو گئے تھے اور مفد میں نے اس خیال سے اونکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اونکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سبکو یکجا اور یک تہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازیں ہم سب مع سکھ باہر آئے اور بویل صاحب کے ہینکلے پر گئے وہاں ہر شی کا برا حال دیکھا ہر شی شکستہ تھا اور کتابیں اور تصویروں اور کاغذ اور کواغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جا بجا پاشیدہ پڑا تھا شکے بھی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ فیض اوقات واجب نہ تھی اس لیے ہم بالا خانے پر گئے اور وہاں سے توپیں اور جسد ربار و موجود تھی لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جس میں سے اونوں نے سرنگ لٹکائی تھی اسکو سہارا کر دیا اور اونکی سرنگ کو توڑ دیا بعد ازیں اپنے مقام پر آکر آرام تمام شب بسر کی

تاریخ نہم - اگست روز دوشنبہ - اس روز بعد ازیں قہوہ اور چائے کے پینے دیکھا کہ کبلی صاحب اور نکولس صاحب جو مقام کبیر میں رہا کرتے تھے گوڑوں پر سوار ہمارے احاطے میں چلے آئے میں اونکو دیکھ کر چھنے میں چھین خوشی کی مار میں اور نیچے اوتر کر دو واڑہ کو لید یا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے دیک صاحب اور کوک صاحب دونو گوڑوں پر سوار ہو کر میجر ایر صاحب کے کیمپ کو جو اوس پارہ بر باس ندی کے بقاصہ قریب پانچ میل کے مقام آ رہے سے پڑا تھا چلے کیمپ سے مذکور میں سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے بلے بعد ازیں وہاں سے کوچ ہوا اور یہ دونو صاحب جو فوج کے ساتھ مقام آ رہے تھے میں واپس آئے اس طرح بعد از خاصہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳ ماہ یکشنبہ

حمد و ثنا اوس خدا کی ہے جس نے ہم پر سب طرح رحم کیا  
طریق اور رویہ سپاہ سکھ کا بابا یام محاصرہ لائق توفیق کے سے اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دلی ہی ہو  
کے شایان سے ان صاحب نے ہر ایک کام میں مدد دی ہے اور بویل صاحب نے سوائے نگہبانی و نشان اپنے علم انجیری  
سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہوا استحکم کیا و یک صاحب ہمیشہ خوش و بانشا رہتے تھے اور سکھوں کا دل بڑھاتے  
رہتے تھے اور کوک صاحب کما ناٹک لکھا کرتے تھے انہیں ہر ایک شخص نے جہت من صرف ہو کر کوششیں بلیغ ہر مہین  
کی ہے اور اس لیے بعض بہت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے عالی شکر گزاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر  
کے ہیں جو یادگار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

### مرد پور

تاریخ ۴۔ نومبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنٹ ولایتی رو سیلے اور مکرانی مع بدشاہان شہر سرکرہ کی  
عملدار محمد پور حملہ آور ہوئی یہ مقصد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بنادوق و شمشیر وغیرہ تھے اور باوجود اس قدر کئی سپاہ کنٹنٹ کہ  
صرف دو سو پچاس نفری تھی اور پیشی سپاہ مقصد بکاڈر اوپر آچکا ہے آٹھ گھنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح  
سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخر میں مضدین نے ہماری توپیں چپن لین اور ہم سے سوائے پس پا ہونے کے اور  
کچھ نہ سکا اب جتنے مسلمان کنٹنٹ میں تھے وہ سب ہم سے نہ خوف ہو گئے اور مضدین سے جاملے کپتان طلسم صاحب  
کما ٹڈنک پیادہ کنٹنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنٹ کو لڑا رہے تھے اور جب کنٹنٹ مذکور کارہائے نمایان کر رہے تھے  
بغیر بگولی مقتول ہوئے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ یجر و کوئیل اور سارجنٹ میجر میسن جو  
دونوں نوچانے کے تھے وہ بھی اوسی موقع پر قتل ہوئے میجر شمس صاحب بھاری باقیماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنٹ فوج  
مالوا میں اگر شامل ہو گئے اور حال شمس صاحب کی ہم کچھ معلوم نہ کیا کیونکہ اوسکے گھوڑے کے ٹانگ وقت مراجعت  
ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تھی باقیماندہ افسروں نے عبدہر اس اور حفصہ جان سمجھا اودھر روانہ ہوئے اس ہنگامے میں قریب  
ایک سو پچاس سپاہی کنٹنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مقصد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ  
روز بچ بنگل اور جہازیوں کے سب صاحب لوگ بمقام اوچین وارد ہوئے اور یہاں ایک صاحب بڑید شامی نے بنگل  
جان برہوے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوچین درپے اوسکے قتل کے تھے مگر یہ معلوم نہیں کہ وجہ اس درپے  
قتل ہوئی کی بجائے یا بجایا بیان سے ہباگ کر صاحب موصوف تباریخ دہم بمقام اندور ہوئے بچے بیان مہاراجہ صاحب نے  
اون پر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسائش اور آرام کے طلبکار  
رہے تباریخ گیارہویں صاحب موصوف ہنگام نواخت بازوہ گنٹھ نصف بالاقبل از دوپہر بمقام سوار وارد ہوئے اونکی  
ہمراہی میں ایک صوبہ دار اور پینتیس جوان کنٹنٹ کے تھے اور اب وہ سلامت موجود ہیں

### سیالکوٹ

تاریخ ۴۔ جولائی فوج سیالکوٹ نے حسین ایک بازوہ رسالہ غیر آئین کا اور ۴۴ رجٹ پادگان ہندوستانی کی تھی



فساد پر پاکیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحب جو سکے اور کرتے ہر طرح کی خرابی بیچ ضائع کرنے مکانات اور اسباب غیرہ کے بجانب مشرق روانہ ہوئے اور گاڑی اور کالی وغیرہ مال بچا لیا ساتھ لپٹے صاحبان مفصلۃ الذیل مقتول ہوئے کیتان پشوپ صاحب متعلق ۶۴ جمیٹ ڈاکٹر گریہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور بادری شہر صاحب معہ سیم وچکر برگڈیر صاحب صرف زخمی ہوئے اور باقیماندہ صاحب لوگ معہ سیم اور باجی والوں کے قطعہ میں جا کر پناہ گیر ہوئے اور اکثر شہید صاحبان اور بچوں کو اون ہی سپاہیوں اور سواروں نے قطعہ تک بحفاظت پہنچا دیا جو بعد از پہنچانی کے شامل مفدین ہو گئے تھے

مفدین ایسے تھے جو ہوا ہو گئے تھے کہ ان سے زیادہ کوئی خوزیر نہ ہو گا اونکی تدبیر سب دشمنان عقیل کے مانند تھیں صبح ہونے پانی تھی کہ سوار بطور تیرہ دل اور سکر مشر کے تمام مقامات میں جہاؤنی سے قطعہ تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے صرف غذا کی مہربانی اور اس کے رحم سے بچے کہ اس سے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ فاقوں کی گولیاں ان سب خالی گئیں معلوم ہوتا ہے کہ مفدین نے سیم کو گولی مار دی چون کہ مارنے سے پرہیز کیا تا برگڈیر صاحب کا گمان ٹھک حلالی سپاہ کا اثر تک سکے دل میں رہا بلکہ اسی سبب سے صاحب مدوح بجائے ہانگنے کے آہستہ آہستہ قدم زد تو اوراد کا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سواروں نے آکر تین گولیاں اونکو ماریں جنہیں سے ایک اونکی پشت تک پہنچی تھی اسی وقت کیتان بالین صاحب ایک کیتان جب صاحب ہی دروازے سے نکل کر ہانگے اور گولیاں اونکو چاروں طرف چلتی تھیں کیتان پشوپ صاحب متصل قطعہ کے ہونچ کر جب وہ نالے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے اونکو پوشیدہ مقام میں پھینک کر تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جانے نہ پوئے ڈاکٹر گریہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنے بیٹے کو گولی میں سوار کر کے لیجاتے تھے کہ کچھ سوار ساتنے سے آئے صاحب نے کہا میں مارو مگر وہ صاحب کو دیکھ کر خوب ہمتہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مر کر اپنے بیٹے کے گود میں گر پڑے مس گریہیم صاحب یعنی بیٹی گریہیم صاحب نے گوراد و سری جانب پیر اور وہاں سے ہانگیں اور ٹیلر صاحب کے گرد وہاں میں اونکو پناہ ملی مگر اونہوں نے وہاں سے بھی جا کر باغ میں پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہاں سے روانہ ہوئے توجہ سوار اونکے تعاقب میں چلا اور درپے اونکے قتل کے ہوئے مگر سب صاحب نے عاجزی نام ہاتھ جوڑ کر ان جان باگلی مفدین اور نکو ہاتھ کیر برگڈیر صاحب کے نگلے میں پہنچا یا وہاں ہی جب مفدین درپے اونکی جان ستانی کے ہوئے مگر جو سوار اونکو وہاں لینگے تھے وہی درمیان میں پڑ کر اونکو وہاں سے بچا کر گارو سواران میں لینگے جہاں کپیل صاحب موجود تھے بیان درمیان مفدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اسکی گامے میں قافلو کو عینیت سمجھ کر سب صاحب لوگ ہانگے اور کپیل صاحب کے گردہ کے ساتھ تین سوار اور ایک حوالدار ہوئے اور اونکو بحفاظت قطعہ تک پہنچا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر شہید صاحب نے جو ڈاکٹر سید احمد گریہیم کے تھے اور سولہ اپنی سیم اور پچھ کے اور دختر گریہیم صاحب کی مرتے مرتے بھی تھی تحریر کیا ہے

احوال جو سیرت عیال و طفل پڑ اور میری اور سارے چار بچے صبح سے آٹھ بجی رات تک گدرا جبکہ گریہیم قطعہ میں گئے تھے اور پہنچنے اپنے تئیں وہاں محفوظ تصور کیا تھا نہایت بیگسی اور ناامیدی کا وقت تھا تفصیل اس حال کی

یہ ہے کہ سائرس چار بجے صبح ایک نوکر میری خواجگاہ میں بے تحاشی چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹھو سوار  
لوگ بندہ حق چٹاڑ میں اور پلٹیں گے۔ یہ فوراً میں اوتا ہوا اور سینے کپڑے پہن کر سہیار باندھے اور سب عیال و اطفال  
کو بیدار کیا اور خود باہر بڑا دم سے میں گیا تاکہ دیکھوں کیا ہوتا ہے وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ بہت سے سوار ہر سائے میں  
کوئی آہستہ آہستہ کوئی پاشندہ کوئی اور آواز ہر سو سے کپتولونکی جی کئی مقام سے ہر سے گوش زد ہوئی میں منتظر اس  
امر کا تھا کہ کوئی ظلم میری آتما ہو گا مگر کوئی نہ آیا میں نصف شب ساڈس صاحب کو بیدار کرنا شروع کرنا شروع کر کے سناڑ رہتا تھا اور میری  
یہ قرار دیا تھا کہ اگر خدا دیر پا ہو گا تو آگاہان کیا کر دے عیال و اطفال کو قلعے میں روانہ کر دے تاکہ مہربان کے گاہ میں  
لیکھ کر وائیں اور جو اسباب لیانا نہ ہو رہا وہ انیدہ رہا مگر منور ہمارے عیال و اطفال انہیں سوار نہ ہوتے تھے کہ سائرس  
صاحب گھوڑے سے سوار ہو کر بجانب سکوت رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تھا گئے وہاں انکو تین سوار ملے  
صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ لین میں کیا ہوتا ہے سواروں نے صرف اتنا کہا کہ ہاگ جاؤ اور یہ کہہ کر انہیں  
راستہ پر چھوڑ دیا۔ تین سوار وہاں پہنچ گئے میں ایسے پر کھڑے میں کہہ رہا ہوا انکو دیکھ کر صاحب وہ ہمارے حاکم  
ہر روز کے پرانے تو وہاں ایک یاد رکھنا تھا اور ایسے پر کھڑے تھا بعد ازاں کھڑے ہو کر منہ پیر کر سائے کو ملے گئے  
ابوقت دو یا تین قول سوار و نکر بجانب ۴۶ رجت گئے تھے اور کچھ سوار بطور سیر و دل ہر راستے پر گشت کرتے تھے  
اس جی کوئی نصرت گشت نہ ہوتا تھا۔ ہوئے گئے۔ ۱ ہو گا کہ ہماری دست چپکی جانب ایک پستول کی آواز آئی  
اور چار سے نوکر کو بھی کے اندر گرجے ہو گئے تھے انہوں نے کہا وہ آگاہ صاحب کی بجائی ہے یہ سن کر میں نے  
جانب نظر کی تو دیکھا کہ گریہ صاحب کی بیٹی سوار کی بیٹی بھاڑ رہا تھا جاتی ہے اور زار زار گریہ و زاری میں ہے میں نے اسکو پکڑ  
کر پیچھے لگی کے اتارا اور جوادار پستول میں سنی تھی وہ انہوں نے کہا کہ ایک سوار کی بیٹی جو انکے درپے ہو  
رہا تھا اور انکی طرف سے گریہ صاحب کی جانب جا کر صاحب گولی سے مار دیا تھا گریہ صاحب کی بیٹی نے یہ سنا  
کہ صف میں نے اسے ہل کا قبضہ کر لیا ہے جو قلعہ کی راہ میں پڑتا ہے بعد ازاں میں نے اور انہوں نے لاش  
کو خیمہ صاحب کو لگی سے اتار کر ایک علوہ مکان میں رکھا اور بعد کیا کہ قلعے کی جانب بھاڑا جا ہے مگر کچھ خیال میں  
نہ آتا تھا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس سے میں نے گریہ صاحب ڈاکٹر اسٹینان میر سے پاس خوش خوش آؤ  
اور کہنے لگے کہ انکے نزدیک تھوڑے سے سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ انہوں نے یہ بھی سنا ہے کہ بگڑ کر  
ایک اور کسی صاحب کو اپنی لگی میں سوار کر کے رسالے کی لین کی جانب گئے ہیں مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اب بھی  
اوپر اوپر جاتے ہوئے ہمارے حلقے کے نزدیک سے گزرتے تھے مگر ہمارے جانب کوئی نہیں آتا تھا اور  
آواز ہائے پستول بھی ہوتیں تھیں ہم نے یہ بھی سنا تھا کہ در صورت برپا ہونے لاش کے ایک گروہ سوار و کتا ہمارا  
پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو محفوظ قلعے تک پہنچا دیگا اب ہم اس گروہ کے انتظار میں تھے مگر وقت  
انتظار میں گزرتا جاتا تھا اور ہمارے حلقے کا دروازہ جانب راست تو بند تھا اور جانب چپ مثال چشمان منتظر کھلا  
ایک سوار آیا اور سائرس سے رو بہ رو دروازے کے کھلا ہوا قریب میں دیکھا کہ کوئی کتا ہمارے حلقے میں سے چلا ہوا ہے ماری جاؤ گے

اور کو جوان کو کہا کہ گاؤں میں لیں لیجاؤ جب سوار مذکور نے ایک آیا تھا تو چار سے نو کروں سے چھپے کہا تھا کہ اندر کوئی کجا کر دروازہ  
 بند کر کے پلٹیں آئی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم میں صاحب کیجا سے اور ہر ایک کے پاس ہتھیار موجود تھے پس ہمنے  
 یہ صلاح کی تھی کہ مرتد دم تک اونا بہتر ہے اب ہمارے پاس عورت ہندوستانی جو ہمارے ملازم تھیں  
 موجود تھیں اور ہمارے عیال و اطفال سب دشمن نفری تھے اور گریم صاحب کی بیٹی گیارہویں تھی قریب دس لکھ  
 بعد آئے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجٹ کا باوازمیوگلی آئی کہ کارخو تیزی کریں مگر خدا نے جو قدر  
 مطلق اور کریم ربح سے ہے اونکو اس حرکت سے باز رکھا یہاں مقبلی ہم صاحبان موجود تھیں سب غلخانے میں  
 جا کر شکاری ہوئیں اس گریہ صاحب دہان نگین سپاہ ۴۶ رجٹ اب کوئی کے دروازے توڑتی تھی اور مذکور  
 مارتی تھی اس میں ایک شخص غلخانے کے قریب آیا سینے اور سکی جانب اپنا چپہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم ہوا  
 تھا بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جانبے پناہ مفندین کے پلانی کو آیا تھا کیونکہ حوثت اوستے میرے طیارے کو دیکھا  
 اور دیکھا کہ میں نے اوسکو پائے چڑھائے وہ اولٹا ہاگا اور یہ کتا تھا صاحب لوگ وہاں ہم نہیں جانیگے وہ نارنگو  
 مستعد میں اس عرصے میں سب ہمارے عیال و اطفال غلخانے سے زمانہ خلافت میں گئے اور وہاں گودام میں  
 پوشیدہ بیٹھے رہے مس گریم صاحب یہ حال دیکھ کر ہم سے جدا ہوئے اور باغ میں جا کر نصیحتیں بیٹھے ہم سب گودام میں  
 چلے گئے تھے کہ سپاہی غلخانے میں آئے اور کوئی کی اندر اگر تمام دروازے توڑ دے اور ہر کمرے میں ہندو قین  
 ماریں بعد ازاں زمانہ خلافت میں بھی آئے اور وہاں ہی دروازے توڑ دیے وہ قین خوب مایں گیر صاحب جو میرے برابر تھے  
 تھے اونہوں نے ایک سپاہی ہم رجٹ کو جو دشمنوں کی طرف سے وہاں کمر تھا گولی ماری مگر اوسکو نہ لگی بلکہ وہ پھیل گیا  
 کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش میں آویں گے مگر بجائے اوروں کے آئے وہ سپاہی ہی جو وہاں کمر تھا  
 تھا چلا گیا اور پھر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سننے تھے کہ سپاہی جو کیدار سے بار بار دریافت کرتے تھے  
 کہ صاحب لوگ کہاں ہیں پھر وہ یہی کہتا تھا کہ وہ بہاگ گئے جس میں یہاں ہر کسک کہ تقدیر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے  
 وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازاں چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اوستے کہہ کہ ابھی خاموش رہو سپاہی  
 واپس چلے گئے ہیں مگر سوار ابھی آئے جاتے ہیں اور معاملے میں اگر مستفسر ہوتے ہیں کہ صاحب لوگوں کو کیا ہوا اور  
 اب کہاں لٹا ہے شور و غل کہ ہو رہا تھا اور آواز شکش جو غارنگو لگی الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے آتی  
 تھی کہ کوئی وہ خوف زدہ کرتی تھی اور ہم آواز ہم سواران مفندین جہا طرف سے سننے تھا اور چوکیدار نے یہ  
 نبی کہا تھا کہ خاموش رہو مگر جہاں آئے بچے ہوں وہاں خاموشی بہت سنگین ہوتی ہے اور ہکو یہی اندیشہ تھا کہ اگر ذرا  
 بھی غل ہو اور مفندین کے کان تک پہنچا تو ہمارا مقام گاہ اونکو معلوم ہو جاوے گا اس عرصے میں چوکیدار  
 مذکور ہمارے واسطے چا تیان اور بانی لایا اس گودام میں مذا ساز دو درجے تھے اور اونہیں سے ایک کسک  
 تھا جس میں سے کچھ تو ہم تک پہنچتی تھی مگر نام گری اور عفونت اس مکان میں بہت سخت تھی دوسرے گودام جو ہماری  
 جائے امن کے نزدیک تھا اوسکو مفندین نے توڑ ڈالا اور جب اونہوں نے ایک بیگن اور ادا تو ایسا پندہ

اس مکان میں معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیواریں کھانڈ کر اور بڑا دیا اور جب دوسرا سینہ پھاڑا تو اس کثرت سے آدمیوں کی قدم کی آواز آتی تھی کہ ہنگو گان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہاں لاکھ توپ لگائی ہے اور گولے مار کر ہنگو یہاں سے نکالینگے اور قتل کریں گے تو ہم و تردد و ازسپہم برطاری تھا آخر کار جب دونو خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجھا کہ مفسدین بیگزین اورادی ہو گئی اس پر سے میں ایک شخص آیا اور ورینچ کی راہ سے اندر دیکھ کر واپس غل مچانا ہوا جلاتا گیا اب ہنگو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی آخرہ ہوئے کیونکہ یہ شخص جو دیکھا گیا یہ ضرور اور مفسد دنکولا دینگا اور ہمارے دروازہ پر کسی مرتبہ کہیںے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی بڑی زور سے اون پر مارا اگر ٹور نہ سکا بعد ازاں وہ بھی پیچہ مذکور کے نزدیک اگر اندر جاتا تو لگا اس میں مین فی اپنے چپاے سے خوب شست درست کر کے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اس کے دم طائر کی صدا تھوری دیر تک سنی بعد اس کے وہ وہاں ہی گر گیا بعد ازاں چونکہ دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدر سے پانی اور سیوہ وغیرہ لایا اور یہ کہہ گیا کہ حیوت سب سپاہی جاؤ گئے اس وقت میں ہنگو اطلاع دوں گا اور حیوت باہر نکلا موقع ہو گا اس وقت میں تمکو باہر لجاؤں گا بعد ازاں مارے جانے اس شخص شخص خونخوار کے ہر کوئی ہماری جانب نہیں آیا میرے لڑکوں میں سے ایک کو ایک دائی دودہ پلائی تھی اور میں نے اسے اور ہم صاحب نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی کے سپرد کر دو اور چونکہ وہ ذات کی سکنی تھی اس کی سکنی میں چونکہ ان کے ساتھ بیانیے نکل جاؤ گی اور شام تک اس کے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاؤ گی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہاں قتل مہنگے مگر اس دائی کے سبب لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے کے چوڑے ایک پیل یا بوالا کے فاصلے پر تھاپیا دہ گئے اور وہاں سب دستوں نے سچوشتی تمام میاں کباد دی کیونکہ ہماری آؤں مشق پر تھا اقل موانع میں مشہور ہو گیا تھا

ایک قانع لگا احوال بلوہ سیالکوٹ کا اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ جس ایام میں واقعات مفسدانہ دیگر مقامات پنجاب میں وقوع میں آئے تھے سپاہ جہاؤنی سیالکوٹ اپنے امور متعلقہ کو بخوبی و تمک حلالی سر انجام دیتے تھے اور بر گنڈیٹ برائیڈ صاحب کا لنگ مقام مذکور ہر طرح کا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دلیں رکھتے تھے اور چند اس وقت اکثر اصحاب کی ترابے تھی کہ اس قدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت ہوا کیونکہ وہاں فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہنچا تو میں نے لگا کر گنڈیٹ برائیڈ صاحب نے وہ مذاہر عمل میں لائیں جسے سپاہ کے دلیں بھی اعتبار اپنے افسر و نکا باقی رہا اور انکو کوئی موقع بلوہ پر وانی کا ملا نہ آیا اور صاحب موصوف نے انکو بالکل یقین کروا دیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے ان کے ساتھ پیش آوے گی صاحب ممدوح نے پتروں شب کے واسطے مقرر کیے اور ہر سے اور گشت قائم کیں اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپوں کو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبرداری اور پوشیاری عمل میں لائیں جس سے مفسدین جہاؤنی میان میسر کو چھوڑنے میں دبا میں دخل اور بارہا اس سپاہ کی جاوہ راستی پر اسخ دم اور ثابت قدم رہی کا یہ بلوہ تھا



کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ مفد بلوہ پردازی کرتے اور آخر کار یہی امر ظاہر ہوا  
یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم معہ دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگئیڈیر رائیڈ صاحب نے  
اونکے جانے میں تکرار کی مگر کچھ فائدہ مترتب ہوا بلکہ اونکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتھیار نیلو اور انہوں نے  
مصلحتاً اسوقت ایسا کیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور میں پہونچی اسوقت بھی اونکو ہتھیار لینے میں انکار رہا اور سپاہ گورہ  
شامل فوج گشتی ہو کر واپس روانہ ہوئے اور سیالکوٹ میں سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نہ رہی تو نتیجہ اس  
ہتھیار لینے کا بعدی ظاہر ہوا تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ جب مختلف جہزین فوج کی ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رجسٹ کی خواست  
ہو جانے کی اور واقعات مشاورت وغیرہ کی ۴۶ رجسٹ کو پہونچی تو بے شبہ اندکے دلین بھی کچھ تردد پیدا ہوا یہ حال دیکھ کر اب برگئیڈیر رائیڈ  
صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تھا نا کہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا  
مگر اسوقت میں فوج گورہ تو لکھا ایک گورہ ہی فوج گشتی میں سے علیحدہ نہیں ہو سکتا تھا صاحب موصوف نے وہ موقع تو  
فرگذاشت کیا تھا جو اسوقت میں دستیاب ہوا تھا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی  
اسوقت تو ہتھیار نہ لینے اب اول کو دلیا قابو ملنا دشوار تھا نا چارتر بہ تقدیر سپر دیکھا اس فوج نے اتنا تو استعداد  
نماک صلاحی ظاہر کی کہ باہ جون ایک بازو خم رسالہ غیر آئین کے نے خود اگر درخواست دی کہ جہان کہیں سرکار چکو  
سیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اسکی بجالانے میں چکو کچھ عذر نہیں ہے مگر یہ باتیں صرف اس واسطے تھیں کہ افسران گیری  
دہو کہہ کر اولکا اعتبار کریں اور اس اعتبار میں وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی اسبیل الوجہ کر لیں اسی اثنا میں دشمن سبیل کے  
فاصلے تک پٹرول نصب ہوئے اور ایک گاڑی دور یاے جناب پر اور ایک وزیر یا دس کے گھاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب  
تدابیر عمل میں آئیں جنہیں یقین حفاظت چھاؤنی سیالکوٹ کا ہو سکتا تھا جب ہم خیال کرتے ہیں کہ کیا کیا واقعات اور  
مقاموں میں ظہور میں آئے ہیں تو برگئیڈیر رائیڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور  
جیسا اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تھا و لیا کر نا داخل جرم تصور ہو سکتا ہے مگر چونکہ اس  
حرکت پر قوفی میں اونکی جان ہی جاتی رہے اس واسطے کوئی نکتہ چین اب نسبت صاحب موصوف کے نہیں ہو سکتا  
اور سوائے ترجم اور فوس کر اون کو یا د نہیں کر سکتا

آخر کار رائیڈ فساد جو پیش پا افتادہ تھا شعلہ در ہوا اور تاریخ ۸ جولائی ۴۶ رجسٹ ہندوستانی اور  
ایک بازو خم رسالہ غیر آئین نے فساد پر پاکیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی جنر سپاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی  
کا واسطے اس سپاہ کے تھا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس خوبی سے کیں تھیں کہ صبح ہونے تک سب پٹرول وغیرہ اونکے  
سواروں کے مقرر ہو گئے برگئیڈیر رائیڈ صاحب اثناء راہ قلعہ میں گئی تو زخمی ہوئے اور قلعہ میں اگر انہوں نے جان دی  
کیا نہان بشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ میں ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ڈاکٹر گریم صاحب بھی اپنی  
پیش گوئی کے قلعہ کو جاتے تھے اثناء راہ میں ایک سوار نے اونکی گولی ماری اور وہ گولی کہا کہ اپنی سیٹی کی گود میں گر کر  
مر گئے اور پادری منبر صاحب بھی معہ اپنی میسم اور بیچے کے اسی وقت مفسدین کی ہاتھ سے جان برہوئے

مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے گھیبوئیں اور گامزئیوں جو انھوں نے لوٹنے تین سو اسی سو کر بجانب  
 شرق روانہ ہوئے مفسدین نے ایت چاہا کہ بجانب شمال مقام لسرور راہی ہو کر تا تاریخ ۱۲ ماہ جولائی ترموگھاٹ سے  
 عبور دریا سے راوی کرین یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرت سر کے مقیم تھی پہونچا اسکے ستے ہی فوج مذکور نے وہاں سے  
 کوچ کیا اور دو منزلہ کر کے مقام قاسکاہ مفسدین تک تباہ سپردار ہوئی ۶۷ ریمبٹ کو دیکھا کہ او سکو دو تو جانب سواران  
 رسالہ تھے اور ان میں سے دو ریکوب اگر چلے گئے تھے فوج گشتی یہ دیکھ کر اور اگی بڑی اور جب بقاصد ۳۰ گز  
 کے پہونچ تو اوہر سے غلولہ رانی رائفل کی ۵۲ رجٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیاں چلیں بعد  
 ازان اوہر سے توپ سر ہونی شروع ہوئی اوہین ادا لگوئے چلے اور بعد ازاں گراپ دشمنوں نے بھی ہمارے  
 بازو سے راست پر شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازو سے چپے عقب پر ہی حملہ آور ہوئے اسکے دیکھتے  
 دشمنوں کا کچھ دل بڑھا اور انہوں نے آگے بڑھ کر توپوں پر بھی حملہ کیا اور کوئی ۵ گز کے فاصلے تک آ پہونچے یہاں دیکھ کر  
 گورہ سفاون پر تاخت کیا اور ایک لہجہ میں انکو پس پا گیا سوم پنجاب پیادہ نے اونکا تعاقب کیا اور جو کچھ سباب سامان  
 جنگ دشمنوں کے پاس تھا سب اسی مقام میں چھوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنوں کی دوسرے کنارے دریا راوی پر  
 تھی اور وہ اب پیچ گولہ ران ہوئے اوہر سے بھی دو یا تین توپیں ان کے مقابلے پر تیار ہوئیں اور ایسے گولہ بار گراپ  
 وغیرہ سے ہوئے کہ دشمنوں کا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دو سو نفری غنیمت کشتہ ہوئے  
 اوہر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہو گئی تھی بدست دہاتیان قریب جو ار اور طراز ملن و رعایا نے مہاراجہ لال سنگھ  
 بہادر گرفتار ہو کر آتی تھی اور اوہر چند مفسد قریب تین سو سپاہیوں کے ایک جزیرہ دریا سے راوی میں قائم ہو کر مستحکم ہو گئے  
 و پیکار ہوئے اور کرنل نکلسن صاحب کا اندک فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کر دی دشمنوں نے جو ایک توپ انکی کار  
 تھی او سکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور ان سے ہمہ جواب سچو رسیر صاحب کے غباروں اور دو نوپوں توپوں کا دیتو رہے  
 اسی حالت میں بارش گولہ سے طرفین میں ۵۲ رجٹ شاہی نے تاریخ ۱۶ ماہ جولائی وقت صبح کشتیوں پر عبور دریا کرنا  
 شروع کیا اور عین ہنگامے میں کچھ خوف بان نکر کے اس ہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور  
 تک قریب پون سہل کے عرض تھا اور اسی سبب سے بہت وقت بچ گئے کہ اوہاں بڑی زیادہ تر سپاہ گورہ  
 تانواخت و گمنہ جمع عبور دریا کر کے جزیرے تک پہونچ گئے تھے اور باقی ماندہ کو خود کرنل نکلسن صاحب نے آگے بڑھا  
 یہ حال دیکھ کر مفسدین نے اپنی توپوں اور گورہ سپاہ پر جو ان کے قریب پہونچ گئی تھی پھر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پر  
 گولہ دار بگیر پرائیڈ صاحب کا خالسا مان شاہی شخص اول گولہ زتا اور کسی سبب سے ترک ووزگار کر کے بگیر پرائیڈ صاحب  
 موصوف کے خدمت میں بطور خالسا مان کار گزار تھا جب اوہر سے توپ اس طرف کو پھری تو بچنے ہی تو توپ اسی بجانب  
 دشمن لگائیں مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک انکو خوب دلیری اور مردانگی کو کام میں لایا مگر آخر کاجب فوج گولہ ران پہونچی  
 تو اوہوں نے پھو پھو پھو ہی توپ دشمن پر قبضہ کر لیا اور مفسدین و بفرار لائے اس مقام پر لڑائی سنگین ہوئی اور  
 سپاہ گورہ نے ایسی شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوئے اور اس جو اسی تھا گرتے کہ بہت تو ڈوب گئے

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تھے انکو دہرائیان قرب معوار سے گرفتار کر کے روپے حکام کے لانا شروع کیا ہاں تک کہ عرصہ پچھترے کے قتل سپاہی اس محبت کے تھے سب گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے اور دم و نشان اس محبت کا گم ہو گیا اسی عرصے میں کپتان لارنس صاحب اسلحہ و بارود قائم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تھے اور صاحب موسوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام میں لایا کہ عرصہ قلیل میں بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہو گیا یہاں اسقدر اور شرحیر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد محل دینے سے ہے اور توپ سے تحریض توپ سے بانہ کر ڈاڑھ دینے سے ہے یعنی صاحب موسوف سے لگے دینے اور توپ سے آواز دینے مفہوم میں کسی بخوبی اور بڑی تمام کل ضلع کا بندوبست کر لیا

## جون پور

شروع ماہ جون میں فوج ہندوستانی نے اس مقام میں فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر بازار خانہ کلچرہ مسجد بیک عمارت کے جدار خاک کر دیا کچھ صاحب اور ٹرینڈ صاحب معہیم اور دو بچوں کے قتل ہوئے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر پارک صاحب معہیم صاحب کے اور پادری بروٹھر صاحب معہیم صاحب کے اور سیر صاحب معہیم صاحب کے اور میون صاحب اور صاحب اور ورسور تہ صاحب اور موہر صاحب اور کول صاحب اور برید فور صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کا بغاںہ نیل ہاگ کر سلاست مقام بنارس میں ہو چکا اور ویک کی صاحب معہیم صاحب اور ایک رے کے مقام تحصیل میں محفوظ اور مصون رہے

## جہانسی

جون ۲۰ صاحب میں سے جو اس مقام میں سے صرف ایک صاحب فینٹ ریلوڈ صاحب متعلقہ ۱۲ رجٹ سلاست فرار ہو کر بچے اوکلی زبانی احوال قتل جو مفید میں نے کیا تھا معلوم ہوا حال خوشنری جو ذیل میں درج ہوتا ہے جہانسی ایک جنگلی کے جو صاحب کلکٹر پٹ مقام جہانسی کے دفتر میں ملازم تھا تحریر ہوا تاریخ ۲۰ جون گذشتہ قریب یواخت ۲ گھنٹہ بعد دو پہر میں سب دفتر میں بیٹھ تھے کہ بیگن کی طرف سے نیا دلیق گوش فرہوشی ہمارے سپر ڈیوٹین بنایت تردد دیدیو البالین فورادو چیرا سی اور ایک دفعہ بار بر قنداز میں پرست جنگو کار مشور صاحب نے ایک ریلوڈ سو دیوہ اندنی پرست دیکر خزانہ دہی گشت میں پہنچا تھا واپس آئے اور یہاں طراز ہوئے کہ بعض سپاہی خزانے میں یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قضا فاق خزانہ کو آکر گھسے ہمارے دفتر کے بند ہو چکا فوراً حکم ہوا اور چیرا سیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ سلیتار میں اور حاظہ دفتر سے باہر خادین کر دینا ضرورت ہو وہوں اس عرصے میں دلش صاحب در سے برتھا غا ہاگو ہوئے نظر پڑے اور نزدیک گمانوں نڈکار شو صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال و اطفال کے ہالے ہاگو سپاہی گری گئی اور اب کچھ باقی نہیں رہا یہ ستر کار شو صاحب معہ عیال و اطفال کے گئی میں وار ہوئے و دلش صاحب کو سنا کہ ایک جنگلی میں بدست ہو چکا میں اور دیگر عمال دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چیرا سیان کو غاصط میں چھوڑ کر ایک مقام پر چوراستے سے الگ ہوا جا کر کمری ہوئے

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تھے انکو دو ہفتا تان قرب معوار سے گرفتار کر کے روہڑی کے حکام کے لانا شروع کیا ہاں تک کہ عرصہ پچھترے کے پچھترے سپاہی اس جہت کے تھے سب گرفتار ہو کر نہ آیا اب ہوئے اور دم و نشان اس جہت کا گم ہو گیا اسی عرصے میں کپتان لارنس صاحب اسطرح دوبارہ قائم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تھے اور صاحب موسوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام میں لایا کہ بوجہ قلیل میں بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہو گیا یہاں اسقدر اور تخریر کرنا نہ صاحب سے کہ رسن سے تو مراد محل دینے سے ہے اور توپ سے تو محل توپ سے بانہ کر ڈاڑھ دینے سے ہے یعنی صاحب موسوف سے گھر دینے اور توپ سے تو دینے مفہوم میں کیسی بخوبی اور بزدلی تمام کل ضلع کا بندوبست کر لیا

## جون پور

شروع ماہ جون میں فوج ہندوستانی نے اس مقام میں مساویہ پاکیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلچرہ سوگیر عمارات کے جلا کر خاک کر دیا کچھ صاحب اور ٹرینڈ صاحب معہیم اور دو بچوں کے قتل ہوئے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر پارک صاحب معہیم صاحب کے اور پادری بریٹ صاحب معہیم صاحب کے اور سیر صاحب معہیم صاحب کے اور میون صاحب اور صاحب اور ورسور تھ صاحب اور ہووڑ صاحب اور کولس صاحب اور برید فورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ زیل ہاگ کر سلاست مقام بنارس میں ہو چکی اور ولسکی صاحب معہیم صاحب اور ایک دھکے کے مقام تحصیل میں محفوظ اور مضمون رہے

## جہانسی

اون ۲۴ صاحبوں میں سے جو اس مقام میں سے صرف ایک صاحب ٹھنٹہ ساہو نہ صاحب متعلقہ ۱۲ جہت سلاست قرار ہو کر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو مفہوم میں نے کیا تھا معلوم ہوا حال خوشنری جو ذیل میں درج ہوتا ہے جہانسی ایک نگاہی کے جو صاحب کلکٹر جہت مقام جہانسی کے دفتر میں بلازم تھا تحریر ہوا تاریخہ جون گذشتہ قریب نواعت ۲ گھنٹہ بعد دوپہر میں سب دفتر میں بیٹھے تھے کہ بیگم کی طرف سے ایک نیا دلیق گوش ہوئی ہمارے پاس سے دلیق بنایت تردد پیدا ہوا بعد ازاں فوراً دو چیر اسی اور ایک دھدار بر قند ان پرست جنگو کار مشور صاحب نے ایک لڑائی سو دھپہ آمدنی پرست لیکر خزانہ دہی گشت میں بھیجا تھا واپس آئے اور یہاں طراز ہوئے کہ بعض سپاہی خزانے میں بہہ گئے تھے کہ جب گرم ہے کہ ایک گروہ قضا قان خزانہ کو اگر کوئی ہمارے دفتر کے بند ہو چکا فوراً حکم ہوا اور چیرا سیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ سچ پتار میں اور عاظمہ دفتر سے باہر بخاویں کہ قضا ضرورت موجود ہوں اس عرصے میں ولش صاحب اور سے بڑا تھا شاہاگو ہوئے نظر پڑے اور نزدیک گما دونوں کی کار شو صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال و اطفال کے یہاں سے ہاگو سیاہ بگڑ گئی اور اب کچھ باقی نہیں رہا یہ ستر کا شور صاحب معہ عیال و اطفال کے گئی میں وار ہوئے اور ولش صاحب کو سنا کہ لیکر ڈاکنگی میں بہت ہو چکی میں اور دیگر عمال دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چیرا سیان کو عاظمہ میں ہنوز کر ایک مقام پر چارستے سے الگ تھا جا کر کھڑے ہوئے



یہاں دیکھ کر رانی نے اپنی محل سدا کے دروازوں پر پہرے وغیرہ مضبوط کر کے آب انار پینہ رہی اور دروازے بند کر دیے۔ کپتان سکوروں صاحب ذرا نی سے اس سدا کا کہ ایسے نازک وقت میں مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اس درخواست کو منظور نہ کر سکی کیونکہ مفدین نے اس کو دھمکا کہ اگر تم انگریزوں کا مدد کرو گی تو تم کو مار ڈالینگے اور محسوس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیں گے بعد ازیں پہرے والے رانی سے بھی شامل مفدین ہو گئے۔

اب مفدین بجا جانب قلعہ اسلادے سے روانہ ہوئے کہ حملہ کر کے قلعہ لے لیں مگر شجاعت انگریزوں نے ان کو نزدیک آنے دیا اور ان کا اکثر سپاہی بدوق انگریز ان سے مارے گئے جب مفدین کی کچھ پیش رفت ہوئی تو انہوں نے گارو سواروں کے اور مسلمان چراسیان پرت اور پولس کے دروازوں پر چھوٹے اور آپ واپس پلے آئے۔

شب تو بے جنگ و جدل گز گئی دوسرے روز وقت صبح ایدرو صاحب اور پرسیل صاحب اور سکوٹ صاحب بلواس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جا کر اس سے کچھ تجویز مدد کی کر بن مگر ان کا نہیں معلوم ہو گیا اور مفدین ان کو گرفتار کر کے رانی کے پاس لے گئے رانی صاحب نے ان سے ملاقات ہی نہ کی اور اندر سے کھسکا بھیجا کہ ان کو سالدار مفدین کے پاس واسطے حکم کے لیجاوین رانی صاحب کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبوں کے تھے کہ مجھے کچھ علاقہ انگریزی سواروں کے ساتھ نہیں یہ گویا حکم قتل تھا کیونکہ رانی کا حکم سن کر مفدین ان میں سے صاحبوں کو محل سدا کے باہر کٹان کٹان لے گئے اور ایدرو صاحب کو روبرو دروازہ محل سدا کے جباؤ کھسار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہو گیا تھا قتل کیا اور باقی ماندہ دو صاحبوں کو باہر دیوار شہر کے بدرالبقا پہونچایا اس وقت سدا پر مفدین نے پھر ارادہ حملہ کر کے لینے قلعہ کا کیا مگر اپنا عزم پورا نہ کر سکے اور بطور روز گذشتہ گارو وغیرہ دروازوں پر چھوڑ کر واپس اپنے مقام پر آئے۔

بروز سوم اب غایتگری اموال و انقال مہاجران و بنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی بنگالیوں کو اس واسطے تیار کر کے مارنے تھے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے میں ملازم تھا ایک صاحب فلمنگ نامی کو اپنے گھر میں پوشیدہ رکھا تھا اور مفدین نے سراغ لگا کر اس کو نکالا اور اسے پکڑ لیا اس کے گھر میں اس کو مار ڈالا بتا سارو روز صبح سے تلاش بنگالیوں کی ہوئی اور میں اور دو اور بنگالی اور حرام زادوں کے ہاتھ لگ گئے وہ ہم میں سے کورو برو سالدار کے لے گئے جس نے حکم دیا کہ تافتاح قلعہ نکو قید کرو۔

بعد ازاں ہمارے گرفتار ہوئے مفدین نے ایک مرتبہ پھر ارادہ حملہ کرنے قلعہ پر کیا اور رانی کو دھمکا کہ اگر شامل مفدین نہ ہوئی تو اس کو فوراً مار ڈالینگے ناچار رانی ان کی شریک ہوئی اور ایک ہزار آدمی جمع و تہہ پ توپ کمان جو اس میں سے کچھ مالین مفدین کو ساتھ دینے سنہ سالہ تین تین سالہ تین تین اس طرح قوی تر ہو کر قلعہ پر گولہ بانی شروع کی مگر کچھ نقصان محصورین کا نہوا اور قلعہ کی ایک خشت بھی اپنی جگہ نہ رہی کیونکہ تمام گولہ و مدد پر لگے ہوئے تھے جو بنگالیان محصورین کی آتی تھیں ان سے بہت نقصان و مبالغہ جان ہوتا تھا اور محصورین چند مدت اور بھی قلعہ میں قائم رہ سکتے تھے مگر ہندوستانی ماز میں نے جو قلعہ کے اندر تھے

اونسو فریب کیا کپتان گوردن صاحب کے امر و نوازا گیا کہ گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازیں ملازمین ہندوستانی نے ایک کو کی جو قلعے میں تھی کھول دی اور کچھ مفدا اندر قلعے کے آگئے کپتان پودس صاحب نے ایک دغا باز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے اوتکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی زمین گر کر مر گئے جزوی انگریز قلعہ میں تھے اب حیران ہو گئے کیا کریں مفدا اندر بھی آگئے اور باہر بھی موجود تھے مگر بہر دل قوی کر کے اوپر بالا خانے کے چڑھ گئے اور وہاں سے مفدا دین پر غولہ اندازی کرنے سے پہلے جب مفدا دین نے دیکھا کہ اب ہی صاحب لوگ قلعہ میں نہیں آتے اونہوں نے وقفہ چاہا اور اس سے میں کھلف انگریزوں سے کہا کہ اگر تم جہاز سے پاس پڑ آؤ اور ہتھیار دیدہ تو تم کو بڑا مزاحمت جانے دیں گے اس بات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوئے اور بپ وہ دنیا دیکر عالم کے باہر نکلے اسی وقت مفدا دین نے اوتکو ترغہ کر لیا اور گرفتار کر کے جو کن باغ میں لے گئے اور وہاں اوتکو تین سونہ میں قتل کیا ایک میں مرد اور دوسری میں عورت اور تیسری میں بچے کمرے کے بعد ازیں قتل عام شروع ہوا اور وہ مجھ سے اول شمشیر نیام سے نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازیں سب سپاہی جو موجود تھے تھوڑے تھوڑے لیکر اوپر گرے اور اول تو مردوں کو قتل کیا سب بعد عورتوں کو اور بعد بچوں کو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کو ایک سپاہی سے جو متصل اوتکے کمراتھا کہا کہ یہ خیال خام ان مفدا دین کا ہے کہ ان چند انگریزوں کے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزموہ کاروں سے خالی ہو جاوے گا اور کارشور صاحب کے پسکران نے بزبان ہندی مفدا دین سے کہا کہ امان جان مانگی کہ تمہارے والد اور والدہ کو قتل کیا اب ہی کیا تمہارا قصہ فرو نہیں ہوا جو تم مجھ کو ہی مارتے ہو مگر اونہوں نے ایک نہ سنی اور اوسکو بھی وہیں اتار بیٹھا کیا کپتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور انکی میسم صاحبہ جنگ باس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تھا جو چند چیراسیوں کے جواوٹے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑائی نہ صاحبوں نے اس قدر مفدا مارے کہ جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میسم بدوق بہر سکی اور ۳ مفدا دین کو اس طرح دارالبوار کو بھیجا آخر کار جب اونہوں نے دیکھا کہ مفدا دین سے لڑ کر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً جب سکین صاحب نے دیکھا کہ گوردن صاحب بھی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میسم صاحبہ کو گلے لگایا اور اوسکی پیشانی چوم کر اوسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازاں خود بھی گولی کھا کر مر گئے

## شاہجہان پور

تاریخ ۳۱ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۰ ربیع الثانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان مفدا گر جا کر میں جسوقت ناز پوری تھی آئے اور کٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرائی کو قتل کیا اور انسانوں سے صاحب متعلق ۲۰ ربیع کو زخمی کیا اور ایک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بھی گان ہے کیونکہ کہنے پادری تھا موصوف کو بعد از سپاہ مفدا کے گرجا میں آئیے اور صاحبوں کے مخفی ہونے کے ایک مکان متعلق گرجا گر میں نہیں دیکھا تھا جب گرجا گر میں شور وغل مفدا دین کے آنے کا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل مسجد مکہ ہتھی تھے بلاذیق و لہیا پنچ لیکر واسطے امداد صاحبوں کے آئے اور جب سپاہی ان صاحبوں کو معنیادیق وغیرہ

آئے ہوئے دیکھا وہ بہاگ گئے کیونکہ مفہدین کے پاس سوارانہ شمشیر کے اور کوی صلاح آتش بار نہ تھا کپتان جس پر جو بیارستہ پستک خود گھوڑے پر سوار ہو کر پریت پر گئے کہ شاید اونکی فمائش سے سپاہ بہ راہ راستی پر آجائے مگر وہ موصوف و بان پہنچتی ہی قتل ہوئے اور اس جنت میر صاحب بھی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر یوکر صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ اونکے کوئی لگی وہ بھی وہیں رہ سپر ملک بقا ہوئے اکثر افسران انگریز و ساکنین عیسائی بمقام پوائن بہاگ کر راجہ مقام مذکور کے حفاظت میں آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسرے نکال دیا ناچار ہو کر سب صاحب و بان سے روانہ ہو کر بمقام محمدی وارد ہوئے کپتان اور صاحب احوال قتل اور اس صاحبون کا جو بعد ازین وقوع میں آیا تھا اور بتائید آئی اپنے اور اپنی بیم اور دختر کے فرار ہوئے کاحال اس طرح پر بیان کرتے ہیں

جب مجبورہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہنچی میں نے فوراً ایم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تباہین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۰ رجٹ کے کارپرداز ہوگی اور اس میں میری غلط فہمی ہی نہ تھی کیونکہ تبارخ ۲۰ جو سپاہ موجودہ یعنی تین کپتانانہم اودہ رحمت کی جو میری ہی ہاتھ کی بلازمی شاہ معزول بہرئی کی ہوئی تھی اور کچھ سپاہ پولس جنگی نے آمادہ فساد ہو کر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھے کہا کہ ہم نے مقام صدر یعنی سیٹیا پور کو جاتے ہیں میں نے اونکو بہت فمائش کی اس میں اونہوں نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھ چلیں تو ہم قسمہ اقرار کرتے ہیں کہ کسی پر دست درازی نہ کریں گے جب کچھ اور تدمیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتھ اس شب روانہ ہوئے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تھی اور نہایت خوش رویہ تھی دوسری صبح بھی ہم نے اونکی ساتھ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تھا اور کوئے پیادہ چلتا تھا اور ایم لوگ میری بگی میں سوار تھیں جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پہنچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے لیک ایک پستول ایک انگریز سے چھین کر شیل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپان کو جو نہایت معتبر یعنی کوئی ۵۰ برس کی اونکی عمر تھی مار ڈالا بعد ازین کشت و خون جاری ہوا سپاہیوں نے ہر طرف گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک دھچک پنچ جمع ہو کر کڑے رہے اور گولیاں چاروں طرف سے ہم پر برستی تھیں ہم میں سے کینے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب سمجھا کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہوتا سوار ہمارے چاروں طرف کچھ فرق سے نرغہ کیے کھڑے تھے توڑی عرصے تک تو میں ہی سب صاحبون کی پاس کڑا رہا مگر بہر محو خیال آبا کوئی نکوئی تو سپاہ میں سے جو میرے ہاتھ کے ملازم رکھواے ہوئے ہیں مجھے بچا لینگے اس خیال کے دل میں آتے ہی میں مفہدین کی طرف بہاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھ کر کہا کہ اگر اپنا طباخہ شمش نالہ مجھ دید و تو میں تلو بچا لوں گا میں نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیوں کے درمیان آکر مجھے بچا لیا اس عرصے میں کچھ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے کپو میں لینگے اور وہاں سے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا مجھ کو پہنچا یا اور اس مقام پر ہم جنگوں میں مخفی رہے اور چند روز تک یہ نہ ہوا یہاں تک کہ عیاط کی مگر جب سپاہ مفسدہ اس نواحی سے روانہ ہو گئی ہم سب

راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوپر اسکے پاس ۲۰ سے اس عرصہ میں کچھ پانی پیا اس نواب نے  
آئے اور ہم پر چنگوٹین بھیجی ہو بیٹھو تمام اضلاع اودھ میں نایت غوریزی ہوئی اکثر صاحب جو غصہ میں تھو وار دیکھو ہو  
سکرورہ ضلع اودھ

تاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی زمین دوم رحبت پایادہ کشادہ اور اول سال غیر زمین اور نہ اول فیلڈ  
باتری اسپسی تھی باوجود عمد و بیان خیر خواہی دیکھ حلالی کے برگشتہ ہو گئے۔

ایک صاحب بیان کا حلال اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ نگینہ صاحب کشتہ قسمت جو سکرورے میں مقیم تھے  
سوار ہو کر مقام گونڈا اشرف لائے اور اگر ہم سیکو کہ کما کہ بیان ہمارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہاں تم ہاگ جاؤ انگر  
اوس حافظ حقیقی کا نہ میری خوش نصیبی سے اس وقت میرے حاطے میں اٹھارہ کمار موجود تھے اور یہ تجویز میوہ دور و زبیر  
سے کر رکھی تھی کیونکہ مجھ خبر ہو چنی گئی تھی کہ سپاہ سکرورہ برگشتہ والی تھی بعد از ہمراہ لینے ایسی چیزوں سے جو ضروری  
تھیں اور جو عرصہ قلیل بہت چند گنتی میں لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نواخت دو گنٹہ صبح تاریخ ۱۱ جون روانہ ہوئے  
اور میں نے یہ سمجھ کر کہ سوائے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچائی والا نہیں نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے اس جرس کے میں ہر  
تھا اور میری والدہ اور سار لوٹ اور دو پچو میرے دفتر کارانی دوم اور ساکابائی اور دلوڑ کے اور جوج کنس صاحب اور بچ صاحب  
کی ہم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہیں کیا تا مگر ہکو دو گنٹے ہی بلرام پور میں وارد ہوئے  
گڈرے تھے کہ سب افسر لوگ ہاگتے ہوئے مقام مذکور میں پہونچے قریب تین روز ہم بلرام پور میں مقیم رہے  
کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سواروں کے جنکو راجہ صاحب نے براہ گوڈا اور سکرورہ تعینات کر رکھا تھا خبر ہو چنی کہ فوج فقیر  
دینی صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہم کو کہا کہ یہاں مقام کرنا مصلحت نہیں اور اس کو ایک پٹو بنام  
کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکھکر تمام عیال دار صاحبوں کو اور ہر روانہ کیا جیٹی مذکور میں یہ لکھا کہ جہاں تک ممکن ہو ان سبکی  
حفاظت کرنا اور ایک اور پٹو بنام اپنے برادر زن کے جو راجہ پارسی ضلع گورکھ پور ہے لکھکر اون صاحبوں کو دی جو مجھ دیکھ  
اوس میں بھی مضمون مصرعہ بالا درج تھا ہم بلرام پور سے روانہ ہو نیکو تھے کہ جس آرج صاحب اور جوج آرج صاحب دونوں  
مقام ہراج سے آئے اور ہمارے ساتھ علاقہ نیپال میں چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہاں  
قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تھی کہ سپاہی اور سوار افسد ہمارے درپے قتل ہو کر آتے ہیں  
چند روز بعد ہمارے بیان پہونچنے کے ہمارے جرس کے میں تقریر پڑا دو نوار ج صاحب اور جوج کنس صاحب اور بیشتر  
ان علاقہ نیپال کے چلے گئے اور میرا کرانی دوم اور ساکابائی اور سار جیٹی میرے لیج مع اپنی سیم کے بمقام گورکھ پور گئے  
اور میں مع اپنے عیال و اطفال کے بمقام توہو واسو وقت تک رہے جب تک گورکھ پور میں فساد رہا  
اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور میں اب فساد باقی نہیں رہا ہی وہاں چلے گئے مقام گورکھ پور  
میں ہرسم ایک مہینہ اور دو روز رہے بعد اسکے باعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی  
کر دیا اب ہرسم کو حکم ہوا کہ جہاں حفظ جان معلوم ہو وہاں تم چلے جاؤ کیونکہ ہم ہر



فوج گورکھ صاحبان خیالدار کا مقام بارہ سوس تک بلانا مقرر نہیں کیا گیا اور اس پر بھی صاحب دہلی حاجت نمال  
 افین نے منع کیا تھا۔ اطفال کے اور گورکھ صاحب اور کھٹاؤ صاحب نے منع کیا تھا۔ اطفال کے  
 ایک کشتی کرانیک اور اودھ کیا جو ہو سو ہوا اور سپر ہوا اور کھٹاؤ صاحب نے منع کیا تھا۔ اور روانہ بھی ہوئے زیادہ تر راہ تو ہمیں بے ہنگام  
 و مزاحمت کو پہنچی اور تاہم راستہ اسطرح کانہ تھا کہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر پہنچے تو ایک راجا  
 دریا سے گنگا اٹا ہے تو کچھ مفید کشتیوں پر سوار ہو کر چرخا اور ہوئے مگر چارے پاس ہی بہت ہتھیار تھے اور جو  
 میں سپاہی پہنچے معرفت راجہ لوہر پور کے رکے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب مستعد جب مفیدین نے ہم پر گولیاں  
 ماریں تو ہم بھی ایک تین میں گولیاں اور پھر پانچ میں اس میں کوئی مفید مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے باقی راستہ ہمیں  
 ہنگامے سے گئے کیا انکو اس خدائی برحق کا ہے جس نے ہم کو ہزار مفیدین سے جو درپہ تھارے قتل کر دیا جو سپاہ  
 کی سپر صاحب اور دونوں آج صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہنچ گئے مگر میر و کرنی دوم اور اسکی بانی اور خیال و اطفال کا  
 کچھ تپا نہیں لگتا کچھ عجیب نہیں کہ وہ کہیں مفیدین کے ہاتھ سے مار گئے ہوں

بریلی

تاریخ ۱۰ ماہ مئی جز سرکشی مقامات دہلی اور میرتہ کی اس مقام میں پہنچی اس تاریخ تک مقام ہذا میں کوئی امر  
 مشتبہ نہ نسبت نہک حلالی سپاہ کو وقوع میں نہیں آیا تھا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر نہ کورہ بالا کوئی علامت  
 فساد کی ظاہر نہ ہوئی پریش و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہیں اور اگرچہ واقعات میرتہ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی  
 کو لین میں معلوم ہو گئے تھے مگر انکے طریق اور رویہ میں کچھ فرق نہ آیا تھا اب اکثر مفورین مقامات مختلفہ کے اس  
 شہر میں آنے شروع ہوئے اور ہر روز بکثرت آتے تھے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ منتشر کرتے تھے اور کیا بات  
 نے آخر کار تخم بناد کا سپاہیوں کے دل میں بویا بر چند افشار ہر درجہ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیوں کو ہر روز فمائش  
 کرتے تو گرا بہ معلوم ہوا کہ انکا کتنا چندان موثر اور متاثر نہ تھا اور سپاہی اور کتا قول پر اعتبار کم کرتے تھے چونکہ فوج بریلی میں حسب  
 تفصیل ذیل ہندوستانی تھی یعنی ۱۸ اور ۶ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ غیر آئین اور کرنی صاحب کی باٹری اور گورکھ سپاہ مذکور سے  
 کوئی امر بد معنی کا ظہور میں نہیں آیا تھا تاہم یہ معلوم قرار پائی کہ سب ہم صاحبوں کو اور بچوں کو بیان نہ روانہ کر دینا چاہیے اور موافق  
 قرار داد تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام مبنی نال کوروانہ ہو گئے اس عرصہ میں مفیدین شہر ہمارے مختلفہ آکر لین میں سازش کر  
 لگ رہے تھے اور اقرار انعامات گران بھاگیا اور ترغیب اور تحریک سے سپاہ کو مادہ ترک کرنی شرکت  
 اور دوستی سرکار کے کرتے تھے مگر خوف انگریز ان سپاہ کے دل میں بہت غالب تھا ہر چند مثال طفلان وہ  
 ہر ایک چیز معتبر سمجھتے تھے اور فمائش اور اقرار انعامات گران پر اعتبار نہ کرتے تھے اور بازار میں تحقیقات اصل حال کی  
 کرتے تو وہ لوگوں سے دریافت حال کرتے تھے جنکو کچھ خبر نہ تھی اور گورکھ اب تک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی  
 کا سپاہ سے ظہور میں نہیں آیا تھا تاہم سب پر انکار ہو گیا تھا کہ انکے دل میں کچھ تردد لاحق ہے اکثر آدمی سمجھتے تھے  
 کہ مقدمہ بگڑ گیا ہے اپنے دل میں یہ خیال کرتے تھے کہ فساد ہو چکا اور بعض یہ تصور کرتے تھے کہ اب کاپہ اندیشہ نہیں رہے

جو لوگ گمان برداشتے دلیں رکھتے تھے اوکو اور لوگ ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ کچھ بھی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج میں ہر روز گاناہما سے بدترقی پکڑنے جاتے تھے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کر رہے تھے اور مضبوطی ہر ایک امر کی کرتے تھے کہ اگر اتفاقاً کچھ ضرورت پڑی تو اس وقت حفظ جان ہو جائے یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ ملے کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالہ ہشتم جمع ہو جائیں الفصہ ۲۹ تاریخ تک سب بستور ملے اور کچھ فساد ظاہر نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر شہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہے یہ سبہ افغان و دیگر کو بھی پہنچی تھی اور ہر ایک منتظر اس وقت کا تھا کہ یہ وہابی باہر گز گیا اور سپاہ فساد کا رعب اس خبر کا ظاہر ہو گیا اور ہمارے ہمسایہ کو کچھ خبر نہیں کہ کتنے خیمے متروغ شہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگوں کو فساد کا کہانی کہ بیٹھی ہو جائے اور انہوں نے قابو ہوت اور غارتگری کا ملے اور انگریزوں کے ٹپکے ٹھٹھنے اور جھانسنے سے اس کو فائدہ حاصل نہ ہوا تھی صوبہ دایچہ ۹ رجعت کا اجیشن صاحب کے پاس آیا اور آئندہ ہو کر نسبت اسٹے اور اپنی رجعت کے بیان کر رہا ہوا کہ ہم سب جیسے خیر خواہ اور نیک حلال تھے ویسے ہی ہیں اور آپ ہم صاحب کو لو اور بال بچوں کو چاؤنی میں دوبارہ بھیجے تاریخ ۲۳ روز شبہ کہ ہو کوئی امر خلاف دستور وقوع میں نہیں آیا اور ہر چند بروز گذشتہ ہی کہہ نہیں ہوا تھا مگر ہر ایک کو دلیں یقین ہو گیا تھا کہ کچھ امر زشت اور زبوں ہونے والا ہے اس روز وقت شام معزورین ۴۴ رجعت کبکثرت اس وقت میں آئے اور انہوں نے اکثر خبریں متوحش چھاؤنی میں مشہور کیں اور انہوں نے لوگوں کو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آئی ہے اور گورنر لوگ اپنا بعض ٹکڑے میں اور سب کو تباہ کرتے ہوئے چلے آتے ہیں اس میں شک کو سپاہیان رخصتی ہی اگر شامل جمٹ ہوئے اور انہوں نے اور بڑی خبریں بیان کیں اور جو اثر ۴۴ رجعت فیروز پور والی کی خبروں نے کیا تھا اوکو اور انہوں نے اور صداقت دی اور انکی تائید کی ایسی ایسی خبریں متوحش سنکر اس شب نام سپاہی دین میں آپس میں شوق میں ہے اور کوئی اپنے مکان لین میں نام شب نہ آیا دوسری صبح کو یک شبہ ہوا اور سب صاحب لوگ گرجا گھر میں گئے آج بیان بجا انہو تھا ہندوستانی افسروں نے اور اور لوگوں نے بیان کیا کہ سب خیریت ہے اور یہ بھی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہیں نقشبات سرور مل بھی اسم شماری سپاہ اور حساب تمخواہات سب ایسی طرح طیار ہو چکیاں خست ہی دست ہو کر صبح ہو گیں اور سپاہ نے دفاع بازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دل میں رکھا تھا کہ کچھ علامت اسکی ایک ظاہر نہ ہوئی تھی میں بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ روز ایک توپ سے ہوائی اس کے بعد فواریں میں قلعہ و غور مع گیا اور گولیاں سکانات میں سے چلنے لگیں اکثر سپاہی لین میں سے ہباگ کر آئے اور اپنے افسروں کو کہا کہ ہباگ جاؤ اور پیٹ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کیل خوب بن گیا تھا اسلح سپاہی دیوانہ وار چار و نظرت ہباگئے پھرتے تھے اور جو سامنے آتا تھا اسکو گولی مارتے تھے ایسی جلدی پھندا برپا ہوا کہ اکثر افسر و فوج اسکی خبری نہیں پہنچی تھی کہ اوہ کے شکار میں سپاہ مفند ہو چکی تھی اور گولیاں اوپر چلی شروع ہو گئیں تین اکثر افسر جو اس روز بیکار سلاست ایک ہاگ تھے خدا ساز اور اتفاقاً فی سے بچ گئے تھے نقشبات مل و مل صاحب شحاتہ ۸ رجعت کو غصہ لڑا اور کوٹھے سے نچے لوٹا رہا اور لوگ گورنر کے بعد انہوں پر پستی گولیاں چلین گراؤں کو ایک بھی لائی اور وہ سلاست

۱۸ صاحب متعلقہ ۷۸ رتبہ کو ایک گروہ مفیدین فرزند کر لیا اور چاہتے تھے کہ اونکا گھوڑا چین کر اونکو  
 اور الین کر صا۔ یہ موصوف نے اپنے گھوڑے کو پہنایا اور سپاہ کے اوپر سے پانز کر باگ نکلے اور ہر چہ پیٹن  
 نہ رہیں نہ اور نہ پگولیاں پلانیں گراونکو ایک ہی نہ لگی دو کمپنیاں کرنل کو لن ٹروپ صاحب کے شنگلے کو چلین کہ وہاں جا کر  
 ۱۹ صاحب کا کام تمام کرین گراونکو اسے مایوسی کے اور کچھ اونکے نصیب ہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکے ہونچے سے  
 پینے شنگلے کو چلے گئے تھکنان پٹرسن صاحب اور کپتان چپ صاحب اور لکٹنٹ وارڈ صاحب متعلقہ ۷۸ رتبہ فریب لین  
 کے رہتے تھے اونکے شنگلے میں اولین سپاہ مفیدین کوئی سوگر کا فاصلہ تھا اور اونکو جا کر سپاہ نے گمیر لیا مگر اونکو  
 کہ دیر سے بادی طیار ہو گئے۔ تھے اور وہ تینوں صاحب اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ساری بریت کے سامنے ہونے  
 پر نہ ہاٹے ہر چہ سپاہ سفاٹ پر باؤ گولیوں کی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی ہی کسی کے نہ لگی ماور  
 اونکے ایک اور راہ اد قوع میں کر یا کہ جس سے قدرت مافنا حقیقی نمایاں اور آشکارا تھی یعنی ساری پریٹ پر اسطرح پھر ہوئے  
 تو پتخانے کے روبرو وارد ہوئے تو جتنی توپیں موجود تھیں سب اونکے اوپر سر ہوئیں اور سب میں گراپ نہی  
 تھی اور صرف فاصلہ ہی کوئی دو سوگر کا تھا مگر اونکے شان دیکھ کر ایک کو بھی انگر گراپ کی گولیوں سے آسیب  
 نہ ہو پتخانہ اننگھار صاحب صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے برگیدٹ ریب بولڈ صاحب  
 کر ایک گولی پینے پر لگی اور صاحب موصوف گوز خمی شدید ہوئے تھے مگر گھوڑے سے جدا نہ ہوئے اور قائم  
 قائم رہا صاحبان تک پہنچے اور وہاں وارد ہوئے تھے ہا گھوڑے ایسے زمین پر گر کر بان سپر ہوئے قریب تین صاحب گولز  
 سے مارے گئے شکر ہی قائم قرار دیا پر پہنچے اور ایک گنٹہ وہاں اونہوں نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جان  
 نہ لے سکتا تھا بچا ہوا تو وہ ہی اگر اونکے شامل ہو جائے ہر ایک مکان چھاؤنی کا اب شعلہ ورتا اور آوار تفتنگ ٹوٹ غور سپاہ  
 تلاش ہوا تھا کہ کشت و خون ہو رہا ہے تینوں قسم کی سپاہ تو پتخانہ و سوار و پیادہ سرکشی میں تفتق ہو گئی تھی پس  
 اس قدر سپاہ کراسن جزوی اگر یہ جو موجود تھے کیا کر سکتے تھے بلکہ کچھ راہ مقابلہ یا فہمائش ہی دیوانہ پن میں شامل تھا اسوگر  
 سب صاحبوں نے گھوڑے پہیرے اور بجان کوہ نینی تال روانہ ہوئے کہ وہ نینی تال پھانے ہم میل کے فاصلے پر تھا  
 اور احب لوگ ہم گھنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچھ خیال نہ کر کے روانہ تھے صرف ایک گنٹہ راستہ میں مکث کیا تھا تاکہ  
 کچھ فح تکان گھوڑوں کا ہووے آخر کار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے لے کر کے بسلاست مقام مقصود پر فائز  
 ہوئے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ سب صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہو گئے تھے کیونکہ راستے میں تھکات  
 آفتاب بھی بہت تھی اور کھانا بھی اونکو نہیں ملا تھا مگر جب وہ مقام بلدوانی میں جو زیر کوہ واقع تھا پہنچے اور وہاں کپتان  
 راسنری صاحب کشت کماؤں اونکو ملے اور صاحب نے اذن سب کو خوب اچھا کھانا کھلایا اور تھوڑے سوار یونانی کر کے  
 شب بمقام نینی تال پہنچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکر گزار اور احسان مند خدا کی تعالیٰ کا سنیں تھا اور نہ ہوگا جیسے یہ سپاہ  
 تھے بیان پر ہی بیان کرنا ضرور ہے کہ سالہ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی اور ہم ۲ سوار اپنے ناک چر قائم تھے

اور انہوں نے جب یہ حال فساد کا دیکھا تو اپنا سب اسباب میں چھوڑ کر ہزارہ اپنے افسروں کے وہ بھی ہلکے اور  
یہ لڑا وہ مصمم کر لیا کہ جو صاحبوں پر گزرتے گئے اور اسکے شریک ہم بھی رہیں گے اور مصدین کی شرکت اختیار نہ کی نہ کر سیکے وہ  
صاحب لوگ جنگا پناہ تک نہیں لگتا تھا جانے اور نکالیا حال ہوا اگر اس میں شک نہیں کہ قتل اور خونریزی انگریز بریلی میں جوتی  
ہے اور یہ اگر زیادہ نہیں تو کشت و خون و حرکات زبوں موقوفہ مقامات دہلی و میرٹھ سے کم بھی نہیں ہوا دشمن جانی  
ان مفدین میں ایک صوبہ دار تو پناہ نہ تھا جس نے اپنے تین برکیدیہ جنرل افواج کا قرار دیا تھا اور جہندہ سبر استادہ  
کر کے حکم کو ملتے اور سہا کر کے چاؤنی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصہ میں شب ہو گئی تھی اس کے رفیقوں نے شب کے  
وقت خوب لوٹا اور بازار تاشی تیر نکلیا غرض کہ مجھ کو چاؤنی میں سوائے انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا اگر شہر  
بریلی تباہ و برباد نہ ہو گا تو انگریزوں کی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہے گا اور یہ یادگار رہے گا کہ اس شہر میں بریحی کا  
بجائزہ نسبت انگریزوں کے وقوع میں آئیں تین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزوں کے جو گرفتار ہوئے تھے سب  
بریحی سے مارے گئے تھے ایک شخص خان بھادر خان شیش خوار مرکار نے اپنے تین شاہ روہیلکندہ قرار دیا تھا  
اور اسے جو چند ساعت پیشتر اسیدوار اس امر کے رہا کرتا تھا کہ صاحبان عالی شان بخوشی و خندہ روئی ہواد کے ساتھ شال  
ہو گئے تھے اس سے ملاقات کرین حکم قتل اور نہیں صاحبوں کا صادر کیا اور اس کے بہت دینداروں نے تعمیل حکم کیا  
وہ دل کیا اور اول اس کے خیمہ میں بلکہ خیمہ اجل میں کھانا چاہی وہی دو صاحب چچ اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوئے  
جنکو ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اس کا واسطہ اور واسطے اور صاحبوں کے مقرر کیا جو فرار ہو گئے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطی  
سہ صاحب کشتہ کے قرار دیا

ایک دلیل سہا ہونے کی دغا بازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک رفندہ پیشتر برپا ہونے فساد ۶۸ رجٹ کے  
سپاہ و افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی ہم صاحبوں کو اور بچوں کو ہاروسو  
واپس طلب کر لو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن و امان ہے اور اس امر کا قسمیہ حد کیا تھا کہ اگر کبھی بھی فساد  
ہوا تو اپنے اپنے افسران و غریبہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نہ کریں گے تاہم تمام روز کچھ سپاہی  
متصل ایک پل کے خطیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کا ٹنگ افسر اور ہر سے نکلیں تو ان کو قتل کریں اور نرزد و کینیاں تعینات  
ہوئیں ہمیں کہ صاحب ہوصوف کا بنگلہ جا کر گیر لیں اور ایک کمپنی براہ فہم گڑھ مقرر چلی تھی کیونکہ مفدین نے یہ خیال کیا تھا کہ  
افسر لوگ براہ مذکور فرار ہو گئے ۸ رجٹ کے مس کوٹ گھر کے گارڈ نے افسروں پر گولیاں سرکن اور افسران کو گھرنے  
پر چار طرف روانہ اور ریڈان تھے اول اس سستری پرے سے لے کر جبے چند خطہ پیشتر تو سخت کیا گیا کہ ایک  
افسر کو سلامی دی تھی اسی سستری نے اسی افسر کو بعد سر ہونے تو پھر الامامی فساد کو گولی ماری غارتگری اور قتل سہا  
کی عین خواہش معلوم ہوئی تھی اور یہ آدمی بین جنگی جتنے ہر درشن کی تھی اور جو ہم دل ہندو اور دلاور سپاہی  
کہلاتے تھے



بریلی سے بہاگ کراوس روز قتل سے پہلے گئے تھے مگر بعد ازاں گرفتار ہو کر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے۔  
یہ امر بھی یعنی اولن سکا گرفتار ہو کر آنا اور حکم شاہ نو قتل ہونا راست اور صحیح ہے۔

میں بہار تو چنانچہ بریلی کے اپنے تئیں سپہ سالار قرار دیا اور برگیدیر سب بولد صاحب کی گاڑی میں سوار ہو کر با شان و شوکت مع ہمراہیان کثیر بہر کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بلی و گاڑی و دیگر سوار یونین جو صاحب لوگ بھیجی ہوئی ہوتی تھیں تو سوار ہو کر پھرتے ہیں سرغنہ مفسدین مقام ہذا نے ہر ایک انگریز و غیرہ کو جو اس کے ہاتھ لگا پالسی پر چڑا دیا اور باقی ماندہ کی گرفتاری وغیرہ کے واسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خونخوار اور حرام زادہ معلوم ہوا اور یہ ہے کہ یہ شخص مع دیگر مفسدین کی جلدی کیے کر دار کو ہونچکا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور اس نے میں مقام دہلی کو گرفتار ہوا از جانب افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹانے نقیسم بریلی و سراد آباد یہ کہ اگر ہماری مدد کو آئے ہو تو ملو جاہتے ہیں کہ اگر کہا نا وہاں کہا نا تو لانا بیان اگر ہو نا کیونکہ بیان انگریزوں سے لڑائی شروع ہو گئی ہے اور ہر چند بفضل اتنی بیان فوج بہت جمع ہے مگر تاہم در صورتیکہ ہکو ایک ہی شکست ہوگی تو انگریزوں کی دس شکست کے برابر ہوگی اب ہمارا آنا پر ضرور ہے کہ شاہنشاہ فیض بخش و فیض ران شاہ دہلی انعامات و علاقجات جلیل خیر خواہوں کو بخشیں گے ہم ہمارے انتظار میں بہترین چشم نیکی ہیں اور چون گوش روزہ دار برادہ کبرست ہو رہے ہیں ہمارے گوش مشتاق تمہاری آواز کی آواز کے ہیں اور تمہاری آنکھیں مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہیں اب یہ بھی ملو مناسب ہے کہ اس طلب کو بہت ضروری تصور کر کے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دو لٹخانہ تعمیر کر و فقط

صاحبان مفصلۃ الذیل سہنگامہ بریلی میں مقبول ہوئے روبرت سن صاحب حج ایک صاحب شن حج واکٹر صاحب اور آر صاحب ڈبھی کلکٹر اور سچ صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس بر و صاحب مہتمم جلیانہ ان سب صاحبوں کو مردمان شہری نے قتل کیا اور انسانیں نکو صاحب اور کوارٹر ماسٹر سر جنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور اسپنل صاحب کو معہ اونکی والدہ اور میم اور دو بچوں کے اور لارنس صاحب کو ملے ونگل عیال و اطفال اور دیوس صاحب اور فیلن صاحب اور میل صاحب اور ایلون صاحب مع عیال و اطفال کو مسلمانان شہر قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کمپ صاحب ساکن پٹی بہت اور پراپر صاحب اور سارجنٹ ماروی صاحب مع عیال و اطفال اور مار دی سپاہی گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی مغفور ہو گئے

چند صاحب لوگ اس طرح جان بچا کر فرار ہوئے کہ سوائے تائید ربانی و افضال سبحانی کی بیچ اور کٹا جان ہو نا ممکن تھا چنانچہ اونہیں سے ایک صاحب کا حال چٹھی سند رج ذیل میں ثبت ہے اس سے واضح ہوگا کہ جو جو کالیف سارجنٹ والدین صاحب نے اوٹھائیں طاقت بشری سے باہر تھیں

احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر میں مشہور ہو گیا تھا اور اقوام ٹہانہ گوبر و بنجارہ و گنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و انش زنی و قتل بیکان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہو گئے تھے

پس ایسی حالت میں اگر کوئی شخص بہاگ کر چاہے کہ ان غارتگروں سے جان سلامت رہے تو امکان بشری سے باہر تھا مگر ایسا ہی احوال ساریجٹ والدین صاحب کی چٹی سے جس کا مضمون ذیل میں درج ہے واضح ہوتا ہے کہ یہ ساریجٹ صاحب اور ساریجٹ سیٹھ صاحب دونوں دلیر و قوی تھے بلکہ سیٹھ صاحب کو تو رستم ثانی کہنا سجا ہے ان دونوں کی گورنر کی طیارہ ہونیکا حکم دیا اور طیارہ بھی کرواے مگر کام کیسی بھی نہ تھی مفسد لیکر بہاگ گئے۔ لہذا ساریجٹ صاحب اور دونو صاحبوں نے ساریجٹ کی خدمت اور سے بھاگے لکام کے گورنر کے منہ میں دیکر سوار ہوں جب تک یہ تلوار میں ہے۔ تاکہ بولیاں اوتارنے کے نزدیک اگر پڑنے لگیں اور توپیں بھی سیدی ہوئیں اور ان کے قدیم دوستوں نے یعنی بعض گولندازانوں نے یہ کہا کہ اگر یہاں سے بہاگ کر ہو تو گولندہ تھاری پاس آتا ہے ناچار ہو کر اونہوں نے ارادہ پیادہ روی کا کیا اور شمشیر اور پلپاٹے ساتھ لیکر بائیں راہ روانہ ہوئے کہ کوہ نینی نال پر چلے جاویں کیونکہ ان کے عیال و اطفال سب وہاں رہتے تھے۔ ۳۰ روزہ ۵۰ دونو صاحب اس قدر دور نکل گئے کہ قلعہ مفسد کا وہاں اندیشہ نہ تھا یہاں تمام جہاؤں متعلقہ ہوئی اور کئی میل تک میدان اوس سے روشن ہو گیا تھا اور کئی دیہات اور بارگاہ جو وہاں تھے سب میں آگ لگ گئی تھی اور بہ شعلہ اور غل مفسدین کا جو شہر بریلی اور بیرونجات میں پھیل گیا تھا اور ان دونو صاحبوں کی تنہائی اور یکسی ہیان تک تھی کہ کہنا نا پاس نہ تھے کچھ پیسے کو موجود تھا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تھا کہ جس سے اعانت چاہیں ان خیالات سے ان دونوں صاحبوں کا دل پر اگندہ ہوتا تھا مگر چونکہ شب تھی اس واسطے یہ دونو صاحب جبار و ناچار اُگے قدم زن ہوئے اور بدل چاہتے تھے کہ کوئی سفورین میں سے اونکو ملجاوے یا کسی کے خیر خواہ اگر کچھ اور نہیں تو پانی تو کہیں ملے کہ پیر بقراری عطش سے نجات پاویں اور کوہ چندراہ میں کئی کوئے ملے گا ایک باس کوئی شے نہ تھی کہ جس کے ذریعے سے پانی کھینچ سکتے بلکہ ان کے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے ان کی تشنگی اور وبال ہوتی تھی مگر ناچار اُگے کو قدم زن تھے اور یہ دلیں سوچتے تھے کہ مقام پہاڑی پر پہنچ کر سب اندیشوں سے بری ہو جاؤں گے بلکہ وہاں پولیس سرکاری عہدہ والی کچھ نہ دے گی کریٹنگ آؤ کار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونو صاحب مقام پہاڑی کے قریب وارد ہوئے اور لوگوں کو باہر ایک نالہ گندہ پانی کا جاری تھا مگر اس وقت میں وہ بھی غنیمت سمجھ کر دونوں صاحبوں نے ان میں سے خوب پانی پیا اور آتش تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے میں چند گانوں والے اپنی سولشی لیکر باہر آئے تھے اونہوں نے جوان دونوں صاحبوں کو دیکھا تو نہایت خوش ہوئے اور ایک آواز دی جس کو سب گانوں والی باہر آئے اور ان دونوں صاحبوں کو گیر کر کہیں لے کر گئے مہتیار دید و بین تو جو کچھ مہتیار کر کے کا نتیجہ ہو گا وہ تم دیکھ لو گے دونو صاحبوں نے انہیں صلاح کی اور چونکہ اونوں نے یہ بھی دیکھا کہ گانوں والی اکثر مسلح ہونے لگے تھے اور انہوں نے یہ بھی مصلحت سمجھی کہ دیدنا سب سے بعد ازین اونوں نے گانوں والوں سے کہا کہ ہم سچول نکو اس شرط پر دیتے ہیں کہ تم میں سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہو کر ہکو دوسرے تھاری تک پہنچاؤ یہ امر گانوں والوں نے مان لیا مگر بعد از ان لینے پتو لوں کے کہا کہ تلوار ہی دید و اب ان دونو صاحبوں نے سوچا کہ تلواریں ہی جاتی ہیں اب بالکل یابوس ہو گئے مگر چونکہ کچھ چارہ نہ تھا والدین صاحب نے تلوار بھی پینک دی مگر سیٹھ صاحب نے صرف میان تلوار نمبر دار دید کر سامنے پینک دیا اور شمشیر لے کر نال شیرزاؤں میں گھس گیا اور پانچ چھ گانوں والوں کو خستہ و مجروح کیا اس عرصہ میں والدین صاحب کے کسی ضرب لگی اور ایک زخم برچی کا سینے پر لیا گیا

مگر وہ مثال زدہ زمین پر گرے اور سیشل صاحب بھی کہ جو ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہو کر سرسبز  
 ایک ماہر ہائی لائیو ٹاکر مغزہ رنگا کی نہ سے وہ جان برہنہ ہوئے بعد ازاں واقعہ کے گانون والوں کو نہایت مایوس ہوئی  
 ایک تھکے و سٹیکے پارک کی شے غیبتی نہ تھی اور حواسے ٹوٹی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے اس کے کارآمد نہ تھی الخوف گانون  
 والوں نے ان دونوں کو لاشوں کو کھینچ کر اس نالے کے پاس ڈال دیا جہاں ان دونوں سپایوں نے پانی پاتھا اور جب والدین  
 صاحب نے جنہیں کچھ بیان باقی تھی پڑے پڑے یہ سنا تا کہ گانون والے ان کو نالے میں ڈال دینگے اس کے دیوں نہایت  
 ہوا کیونکہ ان کو کوشناوری نہیں آتی تھی مگر تاہم انہوں نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر کی اور جب ان کو کناہ  
 والدین کو ان کو اسطرح ہی اطمینان ہو گا گانون والے ان دونوں کو وہاں ڈال کر بخوشی تمام واپس گانون میں آئے سب ان کی کتاب  
 بٹا کو کچھ تعجب ہو کر نہ ہونا چاہیے کہ سرغنہ اس شگاف کے مثل دیگر شگاف ہمارے ہی اہل پولس تھے اب راقم ان ہی صاف  
 ... والدین صاحب کو چوڑا ہے کہ جب وہ کئی گشتے کے بعد ہوش میں آئے تو اوپر کیا گزرتا ہو گا حال ان کا  
 یہ کہ وہ اپنے حرکت بلکہ جنش بھی نہ کی جاتی تھی اور شنگی وسیلان خون سے جان ہلاکت کو پہنچی تھی ان کے ایک زخم نہایت  
 سبق زانو پر لگتا تھا اور اس کے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوئے تھے جیکے درد کے باعث ان کو اور بھی تکلیف تھی اور نمازت  
 آفتاب ہی بدرجہ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کر کے اور کس طرح کچھ جمع کر کے لاش سیشل صاحب تک بعد وقت  
 اپنے تئیں پہنچا یا اگر دیکھا وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازاں صاحب مذکور سرکے سرکے نالہ مذکور تک گئے اور سکر  
 بانی اور ان کی نہایت تسکین کی اور بوقت شب ان کو اس قدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اوٹھ کر جنگل میں جو متصل تھا چلے گئے اور  
 دلہن سو چاکر لقمہ شیر و گڑگ ہونا بہتر ان آدم صیوٹ مہارم شہ کے پیچھے میں پہننے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور راوی  
 کے بعد ازاں صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوئی اور کئی بار ان کی تلاشی ہوئی اور کچھ عرصے میں گئے اور چوتھے برس سے سب  
 ان کو ہنستے تھے اور طعن زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہاں سے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دور چلے جاتے تھے تو دوسرا  
 ان کو پھر بلالیتا تھا اور جب ہنر دیکھ آتے تھے تو ان کو دیکھ کر ہنس دیتا تھا اور ان کے ان کو پتہ نہ رہتا تھے اور براکتے تھے کوئی  
 ان کو پانی تک بھی پہنچو نہیں دیتا تھا اور لاکھ لجاہت اور حاجت ان کی ان پر جو کچھ سہرہ نہیں لاتی تھی وہ شخص جس نے اس صیت  
 کا سفر کیا ہو گا کہ ماہ جون گرم ریگ پر چلا ہوا اور ان کا سر بہنہ ہو اور ۲۴ یا ۲۵ گشتے تک اس شدت گرمی میں اور ایسی تکالیف  
 میں اس کو بانی ہی نہ ملا ہو گا وہ سار جٹ والدین صاحب کے حال پر خستہ حال پر خیال کر سکتا ہے سوائے اسکے  
 سار جٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خوں زخم سے کم زور ہو کر گر گڑ گڑتے تھے اور جانے ہاتھ دھو جاتے تھے  
 ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتھ مقام بلد وانی سے واپس آئے ہوئے ان کو ملا اور انہوں نے مہات  
 سے کہا کہ سوار کر واکر ان کو لے جاؤ گے مگر اس کھجوت نے بھی ٹاننا اور صاحب کو اسی حال میں چوڑا کر آپ اپنی راہ لی اس  
 عرصہ میں مقام نئی تال خبر پہنچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہیں ایک ملائی وہاں سے روانہ ہوا  
 اور اسنو والدین صاحب کو سوار کر کے مقام بلد وانی پہنچا دیا اس مقام پر ان کو کچھ کھانا ملا اور اس خیال سے  
 کہ اب مقام نئی تال پہنچ کر ہم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح مہر گران رہے گی سار جٹ صاحب کو ایسی نفرت ہوئی

کہ گویا آب رفتہ پر چھوٹا مقام ہندوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر بیٹ کر نام مقام نئی تال آئے اور بیان توجہ دیا کہ  
بوجل صاحب سے اب اوکو بہت آرام ہے

## آلہ آباد

تاریخ ۱۷۵۶ء جون مقام آلہ آباد میں مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از روز قیامت سالکین آلہ آباد کا اگر زکریا  
ہندوستانی کے نوخیز نہایت خوف پیدا ہوا تھا اور اکثر اگر زکریا مہم لوگ قلعے میں باکریا گھیرے ہوئے تھے گو چند روز  
بعد او سکے وہ سب پھر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانوں میں جا گزین ہو گئے تھے ایک روز قبل از یہاں ہوا فساد یعنی  
تہر سچ ۱۷۵۶ء مہا مذکور بنارس سے خراس مضمون کی آئی تھی کہ ہندوستانی سپاہ مہم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تھا مگر تو پچھانہ گورہ نے  
مفسدین میں سے ایک ایک کو اٹھا دیا تھا ایسی ایسی خبریں جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئیں تھیں اول سے انگریزوں اور آلہ آباد  
کو اس امر کا خیال ہو گیا تھا کہ کچھ تدبیر واسطے حفاظت جائز ہو ضرور ہے مگر اوکو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ ہر صبت فساد کر لیگی کیونکہ  
چند روز پیشتر رحبت مذکور نے خود درخواست کی تھی کہ کو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کرو اور اوکو یہ بھی خیال تھا کہ درمالت  
قول قسم کے جو پرٹ پر رحبت مذکور نے کیے تھے وہ کبھی مصداق سے رکات ناشائستہ و بیحیائی کے نوشتے اور بھی  
خیال سے اوکو یہ توقع تھی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اوپر حلا آور ہوگی تو یہ رحبت او کی محافظ جان رہے گی  
اور اسی سبب سے پرہ جنگی رحبت مذکور کے جا بجا گرداس شہر کے قائم کیے گئے تھے

ایک صاحب شروع مفسد سے کمال اسطور پر بیان کرتے ہیں کہ آلہ آباد میں ایک دستہ سپاہ جہیں پیل  
اور تو پچھانہ تھا واسطے حفاظت راج گھاٹ کے تعینات کیا گیا تھا اونکی افسری میں ایک صاحب تھے اور اوکو سامان جنگ  
بھی دیا گیا تھا اور دو توپیں اونکے ساتھ تھیں گئیں تین مشہور سپاہی ان ہی امان فراموش فرامزدوں نے اول فساد  
شروع کیا تھا اور بنانا فساد کا یہ ہوا تھا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے میں بھیج دو اور جب حکم  
صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعینل حکم کا حکم دیا مگر اونہوں نے اور انا فرامانی حکم مذکور کے بطور کیا کہ ہمارا راہ نوپ  
اور سامان کے پرٹ پر لیجانی کا ہے اور وہاں اور سپاہ سے ملکر اپنے ڈاکو کے کام میں ہم لو کو صرف کرینگے  
اور یہ کہنا اپنے مقام سے کوچ کر کے الوپی باغ میں آئے جہاں رسالہ سواران مقیم تھا کپتان الکتریز صاحب نے  
جب شروع فساد سپاہ مفسد کا سنا اونہوں نے اطلاع ملا دی دی اور رسالے کو طیار ہو گیا حکم دیا سواران رسالہ فراد کو  
حکم کی تعمیل کو کی یعنی وردی وغیرہ بہن کر تہیار باندھے اور سوار ہوئے مگر جب صاحب ممدوح نے اوکو حکم سر کرنے کا اشارہ  
بار کا کیا تو اونہوں نے اپنے طہانے سب باد ہوائی ہو کر دے دیے تاکہ کو سپاہ مفسد میں سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور  
قریب سارے کے ہوئے تو کچھ اشارات میں من ہو گئے اور رسالہ بھی جا کر بیچ امر قتل جعفر کے اونکے شامل ہو گیا  
سپاہ مفسد فرامان رفاقت رسالے کے واسطے سوار ہو گئی کہ تاکہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اونہوں نے ایسا ہی  
کیا اور اس مقام پر مفسد طرح کپتان الکتریز صاحب کو جو افسر نہیں نہایت شیع اور شجاع تھے قتل کیا بعد از قتل کرنی  
کپتان صاحب کے مفسدین سے فساد ہو کو مذکورہ گھاٹ سے دست و پا بہتہ ساتھ لائے تو اسی مقام پر قتل کیا



اور اس طرح سب متفق ہو کر بجانب لین رجسٹ روانہ ہوئے۔ راہ میں جو کوئی ملتا تھا خواہ انگریز یا ہندوستانی اور سکو قتل کرنے  
چلتے تھے اور جب وہ میدان پرٹ پر پہنچے تو سو گل بجایا اب ٹھیک نو گولے شب کے بجے تھے اور ہم ایک بار غریز  
جو متصل میرے مکان کے تھا گنجد کہیل رہے تھے کدھر عرصے میں ایک سوار اردلی حیر صاحب کشتہ نے اگر خبر  
اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو ہر سے وغیرہ چھاؤنی اور دیگر مقامات پر تعینات تھی سب اگر میدان پرٹ  
پر جمع ہوئی مگر افسر و فوج سے کوئی تو مس کوٹ میں تھا اور کوئی اپنے مکان میں اور ان میں سے کس کو شبہ بھی اس  
امر کا نہ تھا کہ ان کی سپاہ موجودہ الہ آباد کسی طرح کا فساد برپا کرے گی اس عرصے میں جتنے از بیو گل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے  
سپاہ کو لین کی طرف اس خیال سے ہبا گئے کہ ان کی افسری میں دشمنوں کا مقابلہ کریں اور اس جتنی اور رودی سے  
گئے کہ کوئی تو رودی پہنچو گے گیا اور کوئی اپنی بوشاک روزمرہ میں روانہ ہوا ان افسروں کو اس حالت میں دیکھ کر  
بہت خوش ہوئی گویا اونکا مددگار آیا اور ایک مرتبہ ایسی مار گولیوں کی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہاں موجود تھے سب کے سب  
جان سپرد ہوئے اسی عرصے میں کپتان برج صاحب جیٹن قلعہ اور کپتان اتیس صاحب متعلقہ باگشاہ شہری جو دو نو ایک کا مین  
رہتے تھے شور و غل اور آواز بیو گل سنکر باہر مکان کے آئے اور سپاہ پرہ والے سے جو اون کے مکان کو  
روبرو تھا دریافت کیا کہ یہ شور و غل کیا ہے سپاہیوں نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونو صاحبوں کے دل میں  
خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہے کہ محافظت خزانہ کیجاوئے یہ خیال کر کے سپاہ پرہ والے سے کہا کہ دوپہی  
ہمارے ساتھ تاکچہری کلکٹری کے وہاں خزانہ ہے چلو سپاہی راہی ہوئے اور اون کے ساتھ سطل  
جب قریب خزانے کے پہنچے تو اونہوں نے چاہا کہ دونو صاحبوں کو قتل کریں مگر ایک ملازم صاحبان  
مدد میں نے جو ہمراہ تھا دونو صاحبوں کو خبر کر دی اور اونہوں نے اپنے گھوڑے اوٹے پیرے دربان دونو صاحب  
کے ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دونوں نے ارادہ کیا تھا کہ قلعہ کا براہ باغ و فحشور کیا تھا مگر جب راستے میں شہر والوں نے  
اونکو گھیر لیا تو وہ بجاں باپامور روانہ ہوئے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ اونہوں نے ایک کشتی بکڑی تھی اور ایک صاحب تو اوپر  
سوار ہو گئے تھے اور دوسرے سوار ہو نیکو تھے کہ سپاہ نے گولیوں سے ان دونو کا کام کیا تمام القصہ بعد  
ازین مفیدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچا کر ام چندرجی کی جے بولی اور چند اونہیں کے بجانب چلا  
روانہ ہوئے وہاں اونہوں نے ڈھائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تھے بلکہ رد خلاق اونکو کستا چاہیے ہا ایک  
اونکی رہائی نے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اونکی زنجیروں کی آواز کہی گئی تک شہر میں  
آتی تھی تمام قیدی متفق ہو کر بجانب مسکن صاحبان روانہ ہوئے اور تمام بنگلوں کو جلا دیا اول اونہوں نے اور سپاہ  
مفسد نے بنگلہ اجیٹ صاحب ۴ رجسٹ کو جو متصل اور قریب ٹرین چھاؤنی کے تھا عبدالعزیز ان پرل صاحب  
کی کوٹھی میں آگ لگائی اور جلانے جلانے نایاب ڈاک خانہ بیو گلے اور پیرل صاحب کے بنگلے کو اور کپتان  
برج صاحب کی کوٹھی کو جو نہایت آراستہ تھی اور اسمیلی ہوٹس کو اور بنگلہ ہا سے جو ہر ہوس صاحبان  
میں ملٹن صاحب اور پامر صاحب کو جلا کر خاک سپاہ کر دیا بعد از جلانے بنگلہ ہا سے صاحبان اور نوٹ لینر اسباب

قیدی گردنواح میں پہل گئے بعض تو اسے گہروں کی طرف ہباگ گئے اور کچھ سپاہ مفسد نے اسباب مغرور کی باربرواری کے واسطے گرفتار کر کے اور اکثر وں نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ ربیع الاول سب سپاہ میدان پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانے کو جو تعداد میں تیس لاکھ روپیہ تھا اسپین تقسیم کر لیں گو یہ امر قرار دیا و سابقہ سے خلافت تھا کیونکہ اول یہ شور ہوا تھا کہ سب خزانہ لیکر ویرو سے شاہ دہلی کے رگیں کے اور خود بجا آوری یا کام شاہ میں مصروف رہیں گے مگر طمع نے سب صلاح پیر دے اور جتنے مشورے تھے سب پر طمع غالب آئی اور تریب نواخت دو گنتے بعد دو پھر صندوق خزانے کے کھلے اور کسی سپاہی نے تین توڑے اور کسے جاری توڑ سنہ روپے کے اور تھاکے فی نوے اہزار روپے کا تاجب وہ سب اور تھاکے اور زیادہ اوٹھانے کی طاقت کسی میں نہ رہی تب اونہوں قیدیوں اور بدعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقیانہ وہ وہ اسپین تقسیم کر لیں

فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جس کا نام اب تک بخوبی صحت کو نہیں ہو چکا مگر نامزد بمولوی صاحب شاہ جندہ سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کر کے اکثر بدعاشوں کو جمع کیا مشہور یہ کہ یہ شخص کوی مولوی مکینے پڑتا تھا لیکن جیسا ان فراموش محسن کش سیاہ نے بلوہ عام کیا اور سپاہ گورہ اوکی سرکوبی کو موجود نہ تھی تو انہی ہی بخلاف سرکار ابد پادار سرکشی اوٹھایا تھا اسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تھی مگر یہ دو امر طرہ سے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانوں میں جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزوں کو کلیہً ناپسند کرنے میں کیونکہ جو وقت مسلمانوں نے سنا کہ ایک مولوی کڑا ہوا ہے صدر ہر روز اگر جمع ہوتے تھے اور غرض سب کی یہ تھی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزوں کو بخوبی بن سے نیت و نابود کردین

مولوی مذکور کا اعلان اس باغ میں ہو کر تھا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی جہادنی کو واقع ہوا مشہور نام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ میں اپنے ایک رفیق کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور غار میں اوقات بسر کرتا تھا اور اکثر بلوہ لڑتے تھا کہ ای محابین قلعہ پر جاؤ کہ فرنگی اب نابود ہیں اور قرآن سے فال نیک و اعلان اس امر کا نکلتا ہے اور کئی مرتبہ اسکی ہدایت سے مسلمان جو اسکی پروتھ وصف بستہ بجانب قلعہ آتے تھے مگر توپوں کو دیکھ کر جو فیصل قلعہ پر چڑھیں تھیں واپس آتے تھے اور راہ میں رعیت کی کم بختی لاقوتی اس طرح کئی مرتبہ وہ قلعہ پر آئے مگر بالوس ہو کر واپس گئے اور کہیں گئے کے نزدیک نہ آئے دوری دور سے تو توپوں کو دیکھ کر ہٹ جاتے تھے تاریخ ۱۴ صا جان قلعہ نے کچھ سپاہ سکھ کر دلی ایک افسر انگریزی کو واسطے سزا دی مفسدین کے باہر قلعہ کے پہنچے مگر چونکہ گورہ مولوی بکثرت تھا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تھا وہ قلعہ میں واپس چلے گئے اس ہٹ جانی نے مولوی اور اسکے رفیقوں کا اور بھی دل بڑھایا اور مولوی اب یہ کہتا تھا کہ خدا فی سیری دعا قبول کی اور دیکھو بد دین دی اب انگریزوں کو نکال دیتے ہیں اور سوائے اسکے جب اونہوں نے دیکھا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اسنے کیسا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو اونہوں نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتواپانگریزان کو بیکار کر دیا ہے مگر یہ خیالات اس کے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ تاریخ ۱۶ مارچ مذکور ایک گروہ کثیر بیاہ گان سکھ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا سواری جہازد خانی براہ دریائے جمن روانہ کیا گیا اور ان دونوں فوجوں نے وہاں جا کر خوب قتل عام کیا اور مسلمانوں کو ہر طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولو نصیاح صاحب مع اپنے کشتیاب کے فرار ہوئے اس طرح چند روزہ حکومت مولو نصیاح کی ختم ہوئی ایسا حیرت انگیز شخص کہی دنیا کے پردے پر دسرا پیدا نہیں ہوا ہو اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولو نصیاح نے دو اشتہار بنام شاہ اودہ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب و جوار میں منتشر کیے تھے اور وہ دونوں ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوئے چنانچہ انکی نقل ہی ذیل میں واسطے الگ نادرین کتاب ہذا کی درج ہوئی ہے

## اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>اول اسلام سچے شیعہ میں کہیں جہاد          او سکاسلمان کر جہاد اگر وہ دیندار          روضہ غلہ میں ہو گیا واجب اور سب          سات سو او سکوندا دیو گار فخر          او سکونشی مجاہد کو خدا دیگا نواب          بلکہ جو تیس جنت میں خوشی کریں          ایسے ہونے شہید و شہداء ہونے کی          جہاد اب رن کی طرف مت کر کے کہ جہاد          او گنویار تو جنت کو چل جاو گے          ہند بہ کس طرح اسلام دے دیا          اپنی سنی ماہر افون نہ ہو پاو          حیف اس دولت پیدری و موق ہیا          سچے تونہ نہیں او کیا پیر وار</p>	<p>واسطے دین کو نہ نانیہ بلکہ          فرض تہمید مسلمانو جہاد لقا          جو سلطان رہ حق میں لٹا خطہ ہر          دسویں سال میں میا کوئی دیو گار          جو کہ مال اپنی غارتگوئی کی اسباب          جو حقین ہو کر نہیں مریں          ختمہ قبر و غم و قیام محشر          ای مسلمانو سنی تھی جو جہاد          اگر ہی جہاد کرے بارین پیر او گے          بیشواہک اس طرح جو کر نہ جہاد          رنگ گزین برج جہان چکا او گے          بارہ سو بریک بعد آئی یہ دولت اگر          یعنی اسباب لٹا کا جو کہ تہاد کا          وقت آیا کہ تلوار کو بڑھ دے مارو</p>	<p>یہ رسالہ جہاد یہ کہ لکھا ہے          ہم بیان کرتے ہیں تہوار اس اس گروہ          وہ جہنم سے بچا جاوے ہر آزاد          باغ فردوس سے تلوار کو ساڑ کر تلوار          بہر تو دیو گار او کی غرض سات ہزار          او سچے لکھا ہے پیشتر از کربلا          کیونکہ جنگ میں کشتاؤں میں ہر شہید          شہد دیو جہاد ہر جہاد میں          راہ و لائیں خوشی ہو کر شہید ہو کر          غلبہ کرے علی سلام شاہ جانا ہے          سستی لگا کہیں کر تو ہوتا لکنا          جو چل چل کلام اپنی کافر مارو          لشکر سب تو زہد باری میری بلال باب          بات ہم کام کی تھی میں سنوایا رو</p>	<p>بعد تحمید خدا نعمت رسول اکرم          جو جو قرآن احادیث میں جہاد          جسکے پیروں پیڑ پی گرو صفت جنگ          ای برادر توحید نبوی کو سن لے          زہری جو خرچ کیا او لگائی تلوار          جو خود جہاد لڑائی میں خیر کیا مال          مدت عمر کشتی میں گناہ شہدا          حق تعالیٰ کو مجاہد بہت بہاؤ میں          مال و اولاد کی او گھر کی محبت جہاد          دین اسلام بہت مست ہوا جانا ہے          زوشیر شہر غالب دہا اسلام مدام          ابو غیرت کرو نام دیو جہاد و یارو          ہر مسلمان پیشان اپنے لڑا اسباب</p>
--	--	--	--

تمام شد

## استبصار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجلال والإکرام والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ تابعیہ ووالہم وجميع تابعی الدین شریعتہ العظمیٰ بعد  
حد وصلوٰۃ کے واسطے رفع حجت برز قیامت و تبلیغ احکام شریعت کہ طریقہ سنت ہے خادم الطلبہ و احقر الفقہ الابرار  
رحمت رب غنی محمد لیاقت علی آلہ آبادی چند باتیں ضروری فرمان واجب الاتقان اہل حق و انصاف قرآن مجید اور ارشاد فیض مہیاد  
نیکذہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بجوبی ثابت و متحقق کر کے مسلمان با ایمان کو سنا تا ہے کہ جو بدعات طلسم و  
فساد ساری سلطنت ہندوستان میں خصوصاً ضلع آلہ آباد میں کفرہ عجزہ نصارا کا علی العموم اور ہر ایک ہونشین متبع اسلام  
اکرام کے اذ قبل غارتگری و آتش زدگی و قتل و پھانسی و کندیگی مکان و چہا پ زنی و خونریزی علما و مشائخان و احراق کلام اللہ و احاد  
و کتب فقہ و غیرہ ہو رہا ہے المہرمن الشمس ہے اس صورت میں ہر ایک ہونشین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد ہو جاوین  
بموجب ارشاد فیض مہیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفہ و حرفی الجہاد واسطے ہر نبی کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے اور پیشہ ہر  
جہاد ہے فالہد یشک بسنہ کہ پیشہ اپنا چور و یادہ ذلیل و خوار و فقر و فاقہ میں گرفتار ہو انقطاب بموجب ان الحجۃ تحت  
ظلال الیوت فالہد اخروی و اٹا وین اور درجہ شہادت کا جہین زندگی ہمیشگی ہے اور نعماء حبت اور ازواج حوران بہشت یا دوز  
اور کسیر حکاشک و خطرہ بد دلین نہ لاوین اور جان و مال سے اور نکر سواد و راسی صاحب و ہتھیار وغیرہ سے جہان تک ممکن ہو  
شرکت بجالاوین ایسا نکرین کہ اوقات سعید و اوان حمید میں شرکت سے محروم ہوں اور پختا وین اور جو شخص کہ اس مقدمے  
میں پیشوائی کرے او سیکو اپنا امام سمجھ کر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر را سگان او فاجر کی تابعداری کریں کیونکہ قرآن مجید و  
قرآن حمید فضائل جہاد سے ہر اہم واسطہ ظاہر ہے کہ سورہ توبہ میں جا بجا ارشاد ہے اور اجاب سے امید ہے کہ  
انتظار عامہ و پیام نام نہام جدا گانہ نکرین صرف اس اعلام کو کافی و دانی ہو جبکہ ہر صاحب اپنے علاقائی و اجاب  
سے ارشاد کریں اور جہاد میں بڑا سامان یہ ہے کہ بندے توکل بحمد کریں اور امداد جانب خالق کون و مکان  
سے ہو سوا اذ غیبی صریح ظاہر و باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی و زور و عدم موجودگی  
گوکہ باروت و قوت و لشکر مجبور و ناتوان ہو رہے تھے سوا اس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باطن  
قوی و توانا کیا ہے ویسا ہی ظاہر اسی سب سامان واسطے تکین خاطر فاتر تم متعفا سکینان اور امداد دین شہین کو ایشیہ  
کفار نالکا رتصلہ اید اطوار سے بلا سبب و کوشش سمجھو گوان کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار و پیادہ و قوت و گوکہ باروت  
وزر کثیر خصوصاً قطعہ شفقہ عطیہ حضرت فرمانروا کی کشور ہند بڑا سبب جانی خلیفہ الرحمانی بادشاہ دلی غلد اللہ ملکہ و سلطنت و عمو گاند  
سارگر و قوای و سیکرین جناب برجیس قدر ادام اللہ شتم و الی لکھنؤ سے اور ہر اسی تمام راجگان قلم و لکھنؤ و راجگان قریب  
جوار آلہ آباد وغیرہ او اخلاق و اتفاق سارے ہندوستان میں باوصف ہونی اختلاف اقوام و مذاہب کے سویہ سب  
دلائل کامل و برہین دال مکر بندی او پر اندفاع اس قوم بضا را طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان  
اس خبر فرصت لڑکے کو سننے وہ فوراً مستعد ہو کر کمر بستہ جہاد باندھیں اور ناشہر آلہ آباد شریف لاوین اور قلعہ بند کفر و انکار کو





مگر افسران و رجمنٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھے تاہم درمیان میں ایک حکم برکھڑ صاحب مقیم کانپور کا آیا کہ قلعہ سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہی اور حتی المقدور مقابلہ مفیدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے علائقہ نہیں رکھتے تھے انکو بھی ہتھیار دیے گئے اور انکو گورہ پیش کیا گئے تھے اور انکو بھی حکم ہوا کہ قلعہ میں جا کر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کارپردازوں اس مقام میں قریب تین الوبڈ سپاہی یعنی جنگلہ میں کس طرح معذور ہو گئے تھے موجود تھے اور کچھ کمرٹ اور سگیزین کے سپاہی تھے غرض کہ سب قریب سو جوان کے تھے اور دروازے قلعہ کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکون کے پیرہین تھے تاہم درمیان میں ۶ رجمنٹ اور ہنگامہ پردازوں کے مقام بنارس کے بیان آئی اور تاہم درمیان میں ۶ رجمنٹ اور قریب نواخت گھنٹہ شب یوگل الملاحی سجا اور اواز تو پونکی چلنے کی اس جانب سے جد ہر دو توپیں زیر حکم کپتان بارورڈ صاحب ہمراہی دس کمپنی ہادی ۶ رجمنٹ واکر حفاظت پل لنگا براہ بنارس کے مرسل ہوئے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے کہ آواز آتی تھی کہ قلعہ والوں کو یقین ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال سے اور بخلاف مفیدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کو بعد کپتان بارورڈ صاحب نے قلعہ میں اگر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بکڑ گئی اور سپاہ نے اس کے حکم کو کوکھانا اور توپوں کو اپنے قبضے میں کر لیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب یوگل الملاحی کا تھا تو سبب بنارس کوٹ گھڑین تھے اسکی سماعت کرنی ہی سب پریش کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچتے ہی سپاہ نے انکو چاروں طرف سے گھیر لیا شروع کیا پانچ افسر لوگوں سے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوئے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور قیدیوں کو چھلنے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلادیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات انکی ایسی قبیح تھیں کہ قلم اسکی شمع بیان سے قاصر بلکہ غدر خود ہے اسبقدر کافی ہے کہ اگر صاحب کی سیم کو اونہوں نے نصیب دیا رسائی قتل کیا اور بولہ صاحب کو صبح انکی عیال و اطفال کے درختوں سے باندھا اور اول انکی انگلیاں تراشیں میں بعد انکی بازو کاٹ ڈالے اور بعد انکو زندہ جلادیا دیوار ہا سے قلعہ پر چڑھ سپاہ گورہ نصب کی گئی اور اونہوں نے ایسی گولی سبیل اور گراپ کی شہر کے جانب روان کی کہ انکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفیدین ایمان سب کو اونہوں نے ایک ہی راستہ بتلایا اس شہر سے گورہ ہا گئے نظر آئے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکے کے باقی تھا کہ آیا وہ کیا کرتے ہیں جو پھر ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعہ کے دروازہ کلان رتعیات تھا انکے ہتھیار چین لیے اور جب دیکھا تو انکی بند و قین بھری ہوئی تھیں آخر کار کرنل چل صاحب نے ایک گروہ فیوز لیر کے وارد وقت ہوئے اور فوج قلعہ میں ہر سکھ اور انکے ہمراہ ہی تھی قلعہ سے باہر آئی اب کار محاذ شروع ہوا فوج سرائی نہیں لگائی اور جو مفید سائے آیا او سکوا اونہوں نے دارالبوار کو بھیجا کہ سکھ جو انکی ساتھ تھے اور حسین کے دو ایک سپاہی کو جوہ بانڈھ میں لڑتے ہوئے مارے گئے تھے اونہوں نے حکم قتل مانگا اور کرنل چل صاحب نے بخوشی حکم اصدار فرمایا اس حکم کے پانی ہی سکھ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھ کر نہایت رنجیدہ اور غصے میں تھے شہر میں گھس گھس کر جو با شہر سے خون انگریزان سے بہت راضی ہوئے تھے ان کو نتیجہ اس اعمال رشت کا دکھایا

اوس وقت رحم مفقود تھا اور امان خواب میں ہی نظر نہیں آتی تھی اور سکھوں نے اپنی رفیقوں کی خون بہا لینے میں بہت بہت  
 اوس وقت کے مکانوں میں گھر گھر کشت کیا اور تو سکھ بازا ابدال و قتال گرم کر رہے تھے اور اوپر سے سیاہ دولہا  
 جہاز پر سے شہر میں گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولوں سے منہدم کر دیا فوج سکھ اور فیوزیر نے  
 شہر میں منتشر ہو کر خوب گولیاں ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفتنگ شروع کر دی اور اوس وقت کے جنہوں نے اپنے  
 وقت پر رحم نہیں کیا تھا اور اب امان و رحم کے طلبگار تھے آسمان تک پہنچا یا تھا ایک عرصے تک ان سنگاروں نے  
 خون گیلنا مان و یکساں میں خوشی حاصل کی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ اوس کا عوض اوسے لیا جاوے اور اب جو یہ وقت  
 آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذر خواہ ہوتے تھے مگر کچھ سود مند نوکچ عرصے کے بعد  
 دیوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اٹھا اور شعلہ مکانات کے گر معلوم ہو گیا یہ شعلہ چاہتا تھا کہ مکانات جاکر اپنا  
 نور دکھاوے اور اپنا سکھ خطبہ مان تھا وے

جب مفسدین تشنہ خون اس طرح خوب سزا ب ہو چکے تو ایک کیشن مقرر ہوا جس میں بلوہ پروازوں کی تحقیقات  
 ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے سج گئے تھے انکو جلادوں کی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی انکو  
 بعد تحقیقات اور موت جرم پانسی دی گئی اب الہ آباد منونہ ویران آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش قطع اور باغیچے  
 خوش اسلوب تو اب وہاں دیوار مے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتی ہیں

ہم بیان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے انفرنگ  
 قتل کیا تو ایک انسان جس کا نام آر تھر مرس مل خٹ تھا اور وہ سپر اوسوالد جیک صاحب ٹوان کلارک مقام ابیشام کا تھا اوچند  
 ماہ پیشتر ہنگامہ کے رحمت نشتم میں شامل ہوا تھا اور بس کوٹ گہ میں بمنزلہ مردہ تصور کر کے مفسدین اوسکو وہاں ہی  
 چوڑ گئے تھے بعد چند عرصے کے ہوش میں آیا اور وہاں سے کوز خمی تھا مگر ایک خندق میں آہستہ آہستہ چلا گیا  
 وہاں ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹھا پانچ روز تک یہاں سواری رہا مگر بروز جمع مفسدین نے اوسکو دیکھا  
 اور اپنے حاکم کے روبرو لے لیکے وہاں اوسے دیکھا کہ ایک اور شخص جو سابق میں مسلمان تھا اور اب کرسٹال  
 ہو گیا تھا موجود ہے اور سپاہ اوس کے درمیان میں کہ ہر مسلمان ہو جائے بلکہ شخص مذکور بشرط حفظ جان راضی اس  
 پر ہو گیا اور چاہتا تھا کہ کلمہ محمدی پھر پڑھے کہ اس انسان نے اوسکو اس حال میں اور آمادہ اس امر کا دیکھا اس طرح کہ ایک  
 دوست میرے جو ہوسو ہو کر ایک لمحہ ہی حضرت عیسا کو دست بول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تھا کہ جسے سیر اندر  
 فوج کرنیل بل صاحب کی وہاں پہنچی اور میری دست و پاگم کر کے بہا گے اور شخص مذکور راوٹ  
 ہاتھ سے سج رہا جب مفسد بھاگے تو شخص مذکور نے چاہا کہ فکر نہ انسان مذکور کا واسطی ایسی نصیحت پر ہدایت کواد کرنا  
 اور جس وقت اوسنے رخ کیا تو دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا تھا اور طاق تھا اور میرے مفسدین باہر ہو کر امن آباد میں جا کر رہے ہوئے تھے قابل تحریر تھا اس وقت

تاریخ ۱۱ جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہیر پور میں بھی ملوہ ہو گیا چند روز تک شہر اور  
 آواز تو لوگوں کی اسمتھام میں سننے میں آتی تھی جس کے سننے سے شہر میں اندیشہ پیدا ہو گیا تھا مگر ٹوڈ صاحب کلکٹر اور  
 مجسٹریٹ اور گرنیٹ صاحب جٹ مجسٹریٹ نے سختی المقدور کوئی دقیقہ انداد بلوے میں باقی نہیں رکھا تھا  
 اور غالب تھا کہ اگر سواران راجہ کساہی جو قریب پانسو نفری کے تھے اور برقدار جو چھ سو نفر تھے ملک طلال رہتے  
 تو اسمتھام میں فساد نہ ہوتا اور کوشش دو فوج صاحبان مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دن رات ہتھ زندہ رہتی مگر تاریخ ۱۱ ماہ  
 مذکور سواران مذکورین مع بیعاشان شہر مسلح شمشیر اور لٹھی سے ہو کر شہر میں نشت کرنے لگے اور جو ان کے  
 سامنے پڑ گیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جنگی نسبت اور کوشبہ انگریزی دانی کا بھی ہوا اس کو اونہوں نے مارنا  
 شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم بنگالی کا تھا در سپہ جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند  
 روز تک تو وہ چپتا پر العبادو کے شہر دیوڑ کر فرای ہو گیا ۱۲ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے  
 قتل عام بنگالیوں کے چ کانپور اور شہر دن قرب و جوار کے مقرر کیا تھا اور اگر فوج انگریزی نہ آتی تو وہ یہ امر  
 قبیح ضرور عمل میں لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جکاڈ کر اور پوچھا ہے دو مہینے تک دیہاتوں میں خفیہ رہا بعد اس کے جان  
 بچا کر اب وارد قلعہ ہے نہ وہ صوبہ دار ہیر پور کو شاہنشاہ سے کہہ اسنے اسے شوہر کو قتل انگریزان  
 و بنگالیان سے بہت منع کیا تھا و صوبہ دار بھی اسکی نصیحت انسانیت آمیز پر کار بند ہو گیا مستعد ہوا تھا مگر سپاہ  
 نونہار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کر دیا مفسدین نے نوید صاحب کو پریٹ پر لیا کر بطور حیوانات زانو کر  
 بل کر لیا اور اوپر گولیاں مارنی شروع کیں اول دو گولیاں تو خطا کر گئیں مگر تیسرے صاحب کے بازو پر لگی اور یہی  
 کچھ کاری نہ لگی تھی یہ زخم کہا کر صاحب نے آہ ہی نکلی اور عقب کی طرف رخ کر رہا تھا یوں سانہ پونچھا کہ ابھی سپاہ  
 انگریزی نہیں آئی اسکے بعد سپاہ نے چاروں طرف سے اونکو گھیر کر بعض بات شمشیر راہی ملک نقابک بھڑک  
 صوبہ دار سچان کپری کلکٹر سی گیا اور لاش کو دھن خون میں آغشته ہوا رہے دیا

سارکدھیر

تمام فسادات میں جنہر جہاؤنی ہا سے مختلفہ میں خونریزی ہوتی تھی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے یعنی  
 افسروں نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکھا تھا گو کہ اونکی بد وضعی ظاہر و ثابت ہوتی تھی اور ہمیشہ اوسدم تک اپنی سپاہ  
 کے ساتھ شب باشی ہوتے رہے جب تک سپاہ نے سب تدابیر درست کر کے اونکو بار دیا تو بچ گیا اگر  
 مقام ساگر میں دور جب پیدل کی بریک سواروں کی تھی اور صرف ۸۰ نفر گولندازان گورہ موجودہ تھے اور قلعہ اور سگرین  
 اور تو سچانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر جہاؤنی کے تھے اور تو سچانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونوں میں  
 فاصلہ سو اتین میل کا تھا اور اسی سبب سے ان دونوں مقاموں کی حفاظت غیر ممکن تھی اور تو سچانہ میں جو ایک پہاڑی  
 کی اور واقع ہمارا سد موجودہ نہ تھی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے طیارے اور پانی بھی پہاڑی کی کچھ سے  
 ہا تھا نہ حال یہ تھا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے میں تھا بلکہ تمام شہر و نواح اختیار میں تھا اور سپاہ تینوں رہنما ہی مذکورہ بالا



شب کو آپس میں لڑتے اور باہر بلند اپنے اوپر کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع میں ایک درخواست مقام للت پور سے جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے ہاستد عاوی ملک وصول ہوئی اوسمیں درخواست تھوہ کی مع سامان جنگی کے کی گئی تھی ایک کمپنی اور ایک تروپ کومع دو نوپنی توپوں کے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر میں تھا کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہیں گواہوں نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر میں صلاح ہوئی کہ افسروں کو قتل کر کے واپس چلے جاویں مگر اس صلاح میں جو ہم جیٹ کے سپاہیوں نے کی تھی اس جیٹ واسے شامل سنوئے اس واسطے اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کر کے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوئے چار سپاہیوں ۲۴ جیٹ کے نے اس دستہ فوج کو کھلیا بھاگ پناہ گورہ اونکی ہزار ہی کو آتی ہے اس واسطے بہتر ہے کہ وہ واپس آویں ہمارا اپنا دل ہی بلکوتا مگر تاہم درنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ نہیں ہے غرض کہ بریڈیر سچ صاحب نے پینا مبر اور چاروں سپاہیانہ مرسل کو گرفتار کر کے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل میں کی اور بعد ثبوت جرم حکم قید مع مشقت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چھ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بروقت نصف شب وہ لوگ پانچویں ہو کر روانہ جملنا ہو شنگ آباد ہوئے مقام للت پور میں فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بادپور نے ملک اپنے قبضے میں کر لیا مگر گوسن صاحب جو کمانیر فوج للت پور تھے اونہوں نے درخواست ملک کی روانہ کی بریڈیر سچ صاحب نے چار سو بیدل اور سو سو اور نو گورہ و نو میکا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اوس سے اول شب ہنگامہ برپا کرنے کے واسطے تجویز ہو چکی تھی مگر بریڈیر صاحب نے اونکو اسی روز روانہ کیا اور نگرانی کمال برکشی ایک سپاہی نے کرنل ڈالزل صاحب کمانیر ۲۴ جیٹ کے مارنے کا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہو کر ہائیڈرین بھیجا گیا خوف اور اندیشہ از میں سبک دلو نہیں پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ گھبانی جان انگریز ان خصوصاً جان نیم صاحبان و بچکان عمل میں نہیں آتی صاحب کمان افسر آپ بھی اس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور میں آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر عمل میں لا دیں مگر یہی طوری شود میں آگیا ایک چھوٹی سی گڈھی نامزد بہ بالا بیت میں فساد ہوا مگر مگر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کر کے گڈھی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۲۴ اور ۲۴ جیٹ نے جنین پہلے کے سپاہی مقید تھے مگر صاحب سے بہت خد اور امر در باب اونکی رہائی کے کیا اور مگر صاحب نے اونکو رہائی دی راجہ بادپور نے جبکہ یہ سپاہی مقید تھے چھاؤنی میں لکھ بھیا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار لیکر اوس کے پاس آ جاویں تو بارگاہی ہو فی سپاہی کو دیا جاوے گا اس میں کیا شک و شبہ تھا۔

— ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ مقام قیام ہمارا مٹن میں تھا اور یہ مقام صرف ۳ میل ساگر سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جو وقت چاہیگی تو پانچا اور ہارسی ۳۴ نفری گورے کی عقب میں آ جاویں گی اور اس حالت میں مفسدین چھاؤنی اونکے روبرو اور سواروں کے بازو میں ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کر کے میں نے اپنا کام شروع کر دیا یعنی اول تو خزانے کو قلعے میں بھیجا بعد ازاں میگزین بیرونی اور میگزین تو پانچا نہ روانہ کیا اور اوس کے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی کو لندازان گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کر کے میں خود قلعے میں گیا

اور گاروسپاہ ہندوستانی کی برہمنی سپاہ کورہ سے کی اس طرح ایک ہی حربے میں میں نے قلعہ اور میگزین اور خزانہ  
 نے لیا تمام نیم لوگوں کو اور بچو نکو وہاں رکھ کر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل اسباب خانہ داری  
 و پارچہ وغیرہ بھی روئے قلعہ کیا روز دوشنبہ جس وقت قواعد سواروں کی ہوئی تھی میں نے کمپنی کو لتہ اذان اور نمبرم فیلڈ باڑی کو  
 بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیوں کو بھی حکم قلعے میں آنے کا ہوا اور سب امن و امان سے ہو بیٹھے بعد ازاں میں نے  
 تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدین کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو کہ ہم  
 نمک حلال اور خیر خواہ ہیں مگر تم دیکھتے سب کچھ ہوا کر کے کچھ نہیں اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بد معاش تمہاری عزت  
 خراب کریں اور تمہاری حیثیت کو برباد کریں تو میں تم پر بھی اعتماد نہ کروں گا اور ایسے آدمیوں کے ساتھ میں افسرانگریزی  
 نہ رکھوں گا جنہوں نے میرے نزدیک اپنا اعتبار و رفوق کھو دیا ہو گا اگر تم اپنی عزت اور حیثیت کو بچایا چاہتے ہو  
 تو مفسدین کو گرفتار کر کے ہمارے سپرد کر دو یہ سب مقابل ہونے اور میں بھی باستقلال تمام کھڑا رہا آخر شش  
 ان سب باتوں کا انہوں نے اقرار کیا دوسرے روز میں نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور  
 انہوں نے بھی اسی طرح سب باتوں کا اقرار کیا مگر ایسا انداز ہی اور حیثیت مسلمانوں کی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گفتگو کے  
 کپتان میں صاحب میرے پاس آکر جان طرہ ہوئے کہ اور ان کے سپاہیوں نے تلواریں تیز کیں ہیں اور اب نماز اور  
 دعا کرنے مساجد میں گئے ہیں اور ان کو کدیا ہے کہ بیان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ میں صاحب کو بڑا اعتماد  
 اپنے سپاہیوں پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے میں نہیں آئے تھے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے  
 ۱۴ رجٹ تو شامل رسالہ سوم کی ہو گئی تھی مگر ۱۲ اب تک علیحدہ تھے منگیا اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی  
 بھی میرے پاس ایسی تھی جسکے ذمے تو پچانہ ہوتا سوا سٹے میں نے حرکت کی تیار نہ کیا ایک سوار نے ایک سپاہی  
 ۱۳ رجٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اس کے عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مر گیا اب آپس میں سپاہ کے  
 جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۱۴ رجٹ اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۱۴ رجٹ اس ۱۴ رجٹ نے ہم سے  
 مدد مانگی میں نے بھی وہ ۶۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی ۲۰ سپاہی اول  
 کمپنی ۱۲ رجٹ کے جا کر شامل مفسدین ہو گئے بوقت شام ۱۴ رجٹ نے پھر استقلال ملک کی کی اور درخواست کی کہ  
 دو توپیں بھیج دو میں نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فوج  
 بھیج دی جاوے گی مفسدین یہ سن کر رو بھڑا لائے اور ۱۴ رجٹ اور ۶ سوار مرسلہ ہمارے ان کے تعاقب میں چلتے  
 ملک کے جب یہ حال فوج مقیم کو پہنچا تو وہ توپیں لیکر بھاڑی کی جانب روانہ ہوئی اور زمین ندی کے نزدیک  
 جو راہ میں پڑتی تھی انہوں نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سواروں کے واسطے موجود ہیں انھیں مفسدین حسین  
 تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران و سپاہ ۱۴ رجٹ اور چھ سپاہی ۱۴ رجٹ کے تھے شب کو فرار  
 ہو گئے اور اس طرح جنگ کا ختم ہوا اگر بھی کچھ اور ہوتا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے کہ بس  
 سید قریب کو کہہ دینا ختم ہو فقط

— بتاریخ ۲۷ جون روزیکہ شنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ جمبٹ کی لین میں آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسروں کو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہو گئی تھی مگر ہتھوڑوں کو اطلاع بھی نہ تھی کہ کیا ایک اور پٹر گولی پڑنے لگی عرصہ قلیل کے بعد شعلہ درہوئے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ جمبٹ مذکور میں نمودار ہوئے اور کہنے ان سواروں میں سے لفٹنٹ بیگشا صاحب کو جو جیشین جمبٹ مذکورہ بالا کے تھے گولی ماری تھی جسکے زخم سے صاحب موصوف جان برہوئے اور آخر کار بتاریخ ۲۸ رہ سپر ملک بقا ہوئے اور اونکے مرنے کا دیگر افسر و ہتھوڑوں نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب موصوف کو اس وقت میں گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلو لہ رہے تھیں ہر طرح کی کوشش بیچ باز کھینے سپاہ کے کر رہے تھے۔

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے لگے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ جمبٹ گورہ مع دو توپوں کے اپنی بارکون سے ہلکے بجانب لین توپخانہ روانہ ہوئے اس عرصے میں ایک دستہ رسالہ ششم اونچے جگہ آ رہا ہوا اور اس نے ارادہ لے لیتے تو پٹر گولی کیا گیا مگر گراپ کی مار نہ سہسکے اور ہر سے ایسی گراپ اون دو توپوں سے جو چند روز پیشتر یوشیار پور سے آئیں تھیں چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لاکر رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارڈ ۲۶ جمبٹ جو خزانے پر تعینات تھے مع خزانہ جسمین سولہ ہزار روپیہ ساتھ تھا باک توپخانہ میں آئے اس گارڈ کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل اس خدمت کے اسٹے ایک پیغامبر کو بھی جو اسکی سپاہ کی لین میں آکر سپاہ کو جھوٹی باتیں کہلا کر آمادہ سرکشی کیا جاتا تھا گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا تھا۔

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلو روانہ ہو گئی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کے خزانہ لیکر چلے گئے ہیں قریب نواخت نو گھنٹہ روز بریگیڈیر جو سنٹن صاحب دو سو گورہ ۸ جمبٹ شاہی کو مع چپہ ضرب توپ اسپی اسٹے ساتھ لیکر تعاقب سپاہ فروری میں روانہ ہوئے مگر اب کوئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نہ رہا تھا کیونکہ تفنگ مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوئے ہو چکا تھا۔

قبل ادفرار ہونے کے سپاہ مفسر نے میگزین ۳۶ جمبٹ کو جا کر توڑا تا کہ سامان جنگ ہمراہ لے جاویں مگر کتاب زدگی اور زود زود میں بجاسے لیجانے کا تو سن گولی دار کے شر ہزار کا تو سن خالی لیکے اونہیں شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اونکے ہاتھ لگا جو گارڈ ۲۶ جمبٹ میں تھا سوائے لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جبکا زکراو پر ہو چکا ہے ایک اور رسالہ بھی ۳۶ جمبٹ میں زخمی تھیں ہوا تھا اور ایک فسر کا بازو ضرب گولی سے اوڑ گیا تھا اور ۲۶ جمبٹ میں دو فسر زخمی ہوئے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا

ایک وقائع نگار احوال ہنگامہ مقام جلندھر کو اس طرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام میں بھی شامل مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳۰ جون لین ۳۶ جمبٹ میں آگ لگی اور شب دوم ہنگامہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۲۷ جون ایک توپ توپخانہ اسپی کا اور چارم جمبٹ سکھ جلندھر میں وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے ورود

اندیشہ تک معلوم ہوئی اس واسطے سپاہ نو وارد کو اسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہاں سے روانہ ہو جاوے صاحب فسر کا رنگ  
افواج جلندہر کے لفٹنٹ کرنیل ہون نیک سے جو سنڈن صاحب متعلق مدہ جہت شاہی کے تھے اور انکی کارکردگی سے جو بیگانہ  
فساد و فتنہ وقوع میں آئی تھی اور حکام بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اور حکم کی ظاہر ہوگی جسکے بموجب صاحب موصوف  
افسر کا رنگ تمام فوج قسمت سر ہند کے مقرر ہوئی تھی بتاریخ ۱۷ جون۔ روز یکشنبہ اگرچہ فوج میں کچھ انتشار پایا جاتا تھا  
مگر کوئی امر فساد انگیز نہ وقوع میں نہیں آیا الا بوقت نواخت اکھنڈ شب یکایک ۳۶ رجیٹ کی لین میں آگ نمودار ہوئی  
اور جو افسر وہاں خبر آتش زدگی استماع کر کے فوراً پہنچے تھے اوپر گولیاں سر ہوئیں فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ  
رسالہ ششم سوار ہو کر ۱۳۶ اور ۶ رجیٹ کی لین میں گئے اور انکے شامل ہو کر قبیل افسران انگریزی مشغول ہوئے اور اول  
یکینا صاحب اجئین ۳۶ رجیٹ کو جو سپاہ کو فہمائش کر رہے تھے بغلولہ آفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو دیا  
کاری لگا تھا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شائد کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازیں سواران ہنگو  
نے اتوپا پسپا کر کے کیا تاکہ اسکا قبضہ کر لین گرد و گولہ ہائے گریپ نے انکے بہت سے گھوڑے بے سوار کر دیئے  
یہ تو پکارتے کہ ہندوستانی سپاہ کے قبضہ میں تھا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ انکے عقب میں موجود تھی کہ اگر  
سپاہ تو پکارتے ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بھی کرتی تاہم اتوپا مذکور انکے قبضہ میں نہ آئیں اور سپاہ گورہ انکی حفاظت  
میں فوراً موجود ہوتی اور اتوپا سکر و کینیاں مدہ جہت شاہی کی مدد و ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئیں اور  
اونپر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ ہائے آفنگ اوٹکا استقبال کیا اور اسقدر گولیاں انکی نذر کیں کہ  
وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے رو بفرار لائے اور مقام جاندہر کی جانب پھرتے بھی نکلیا صبح کو دریافت  
ہوا کہ مفسدین سے جانب قلعہ بھلو فراری ہوئے ہیں یہ سکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کی بذریعہ تار بقی  
مقام مذکور کو بھی گئی اور یہاں سے بھی درخواست کی گئی تھی کہ پل دریا سے ستلج جو قریب قلعہ مذکور کے ہے اسکو توڑ دیں  
تاکہ مفسد عبور نہ کر سکیں مگر اتفاقاً اہلکار تار بقی مقیم قلعہ مذکور اسوقت نشہ شراب میں سرشار تھا اور اسنے اس خبر کا  
جواب بھیجنا چاہا اور ہر سے دوبارہ بھیجے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاک کر کے تار مذکور کو راستے میں سے  
توڑ دیا تھا اور خبر جلندہر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پہونچی تھی یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری  
کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام میں پہونچ جاتے تو وہاں بھی وہ فساد برپا کر کے رعایا کو خراب کرتے مگر اس تجویز میں بہت عرصہ گزرا  
بیان تک کہ دوسرے روز کمین، بجے تک فوج بسر گردگی بر گئی جو سنڈن صاحب تعاقب مفسدین کے واسطے طیار ہو کر روانہ  
ہوئی اور اس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نویل چکر مقام ہیگوارے میں چھ گھنٹے واسطے کھانا کھانے کے قیام کیا تھی  
ایسے موقع پر مقدری کھانا کھانے میں صرف کرنا لازم تھا اس عرصہ چھ گھنٹہ میں ہر چند سپاہ نے کئی بار چاہا کہ میدان سے  
جلدی روانہ ہو کر کچھ سپہ میدان کارزار میں دیکھیں مگر انکے افسر بالادست کی مرضی ہوئی ناچار دل ہی دل میں افسر  
مذکور کی تعریف کرتے ہوئے اور وہاں مفسدین نے بھلو میں وارد ہو کر اور ۶ رجیٹ ہندوستانی کو ہرا لیا اور کھانا  
اور بھار کو اپنے قبضہ میں کر کے عبور دریا کیا اور وہاں سے بجانب لد پیمانہ روانہ ہوئے اور ادھر بر گئی صاحب



بعد قیام چھ گھنٹہ مقام بہکوار سے روانہ ہو کر قریب نواخت دس گھنٹہ شب ارد مقام بہکوار پہنچے اسی عرصے میں رکٹ صاحب ڈوٹی کشتہ میدان نے یہ تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیشروی میں سد پڑا ہو سکتے تھے اور دیر تو اونہوں نے ایک چٹھی اس مضمون کی ریڈیو صاحب موصوف یعنی جوشن صاحب کو تحریر فرما کر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ ہے کہ مفسدین کا یہ اور وہ بہت قریب آگئے ہیں اور ہم جب مفسدین سے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف بہتر مقابلہ اسے صاحب موصوف کے ساتھ چار کپیاں سکھونگی تھیں جنکا اونہیں صاحب نے بھرتی کیا تھا اور اب وہ زیر حکم لفٹنٹ کمیسر صاحب کی تھیں اور وہ سپاہ راجہ ناجا کی تھی جو دھڑ توپ لیکر اونکی ملک کو آئی تھی صاحب موصوف نے گولہ بارے گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ بارے بدوق بھی اونکی نذر کیں اور کچھ عرصے تک یہ مدارات بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے ریڈیو صاحب اپنی فوج لیکر اونکی خوب تواضع کرتے مگر ریڈیو صاحب تو تشریف نہ لائے اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہو گیا اب ناچار اور کچھ چارہ سوائے گریز کے باقی نہ رہا مگر یہ امر بھی صاحب موصوف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام میں خلل نہ ہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ نے آواز توپ و تفنگ سے سنی تو اونہوں نے درخواست موقع واردات پر جانکی کی مگر ان کے شجاع اور دلاور ریڈیو صاحب نے گولہ باری کو بخوبی دریافت ہو گیا تھا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہیں اور اس وقت میں مدد بہت سودمند ہوگی اور یہ موقع واسطے نیست اور ناہود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح بھی ہونی ممکن ہے یہ جواب اس قدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود دم قاب کھا کر خاموش ہو رہی اور آخر کار اس شب کی صبح بھی نمودار ہوئی تیسرے بھی صاحب شیدول نے کچھ نظر پایا اور حکم دیا کہ شتیاں واسطے عبور کر نیکی حیا کر دو اس تک دو اور جستجو میں بھی غریب پانچ گھنٹہ اور میر ہو گئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لہ پیاٹے میں پہنچے اور اب اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ حفاظت خزانہ کیچری کی کریں کیونکہ مفسد تو وہاں سے بھی آگے روانہ ہو چکے تھے البتہ صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کیچری کے مقام لہ پیاٹے میں چھوڑی اور بالقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین میں کیا تب انبار روانہ ہوئی اب بھی اگر کسی اور چالاک کام میں آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشی مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئے تو سو وقت تک حکم عبور دریا سے یاس مدد نہ ہوا جب تک ایک ایک تنفس مفسدین کا عبور نہ کر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہیں اور یہ سفر دہی اور جان بری مفسدین کی کیسی تھی۔

اس ہنگامے میں گوسب حال شجاعت اور دلانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پائے ثبوت کو پہنچا کہ ایک ایک تنفس لاتی کیا کیا کارہا عجیب سکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونہیں سے پاس فردی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا اور ان کی ریڈیو جوشن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پائے منزل میں آگئے

اٹو کر متعلق کو الیا

پہنچ کر لیا کہ کشتہ بنٹ مقیم مقام آگے ہر روز اپنا اعتبار افسروں کے نزدیک بڑیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم کبھی دغا لگے اور اگر کوئی فوج مفسدوں کی اس کا مقابلہ کرے گی ہر آن جو گفتگو سپاہ مذکور اور ان کے افسروں سے

ہوا کرتی تھی بلکہ اوس شب کی گفتگو سے بھی جو روزِ مفسدہ سے پہلے گزری تھی کوئی شبہ و گمان نہ تھا کہ افسرانِ بیاعت آئے سرحبٹ گوالیار کشتیجٹ اور صاحبِ کبائر تو پناہ مقامِ میری جس مقام میں تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور سب سے خبر سرکشی مقامات اندر اور موحیان سپاہ ہو لکر بھی شامل فساد ہو گئی تھی اور بیاعت انکار کرنے صوبہ ملک کے بیچ دینے تخواہ حبت کے یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوئے تھے بہر حال تاریخ ۳ جولائی تک یہاں سب بخوشی و آرام رہے اور وقت صبح تیار بج کر تمام سپاہ میر کشتن حسب دستور قدیم ہنگامہ ہائے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے

میانِ مندرجہ ذیل حسین حالاتِ فساد و فزاری ہونا چند صاحبان و میم کو نکاحا درج ہے ایک ڈاکٹر صاحب متعلق گوالیار کشتیجٹ نے تحریر فرمایا ہے۔

قریب ساڑھے پانچ بجے اردنی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کاروانِ روان دروازے پر آیا اور اگر بیان طراز ہوا کہ لین میں بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی اور ہرادہ بھگتے پھرتے ہیں یہ سنکر کپتان صاحب نے وردی پسینی اور لفٹنٹ آڈیٹر صاحب جیٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ جلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیارہ کھڑا تھا اور کپتان صاحب کا طیارہ جوتا تھا اس سبب سے لفٹنٹ آڈیٹر صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ زمین پر گرے مرنے سے پہلے لین کپتان صاحب گھوڑا طیارہ ہوا اوس جگہ میں اور رولیون نے اگر خبر دی کہ گروہ کثیر پویل اور سواروں کا میدان پر بیٹ پر جمع ہے اور جمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سنکر کپتان صاحب کپتان لیڈر صاحب کے ہنگامہ پر سیدے گئے تاکہ انکو بھی کہیں کہ جو دو توپیں مدد پر کشتیجٹ کی مقام کو مار گار دین رکھی ہیں اونکا قبضہ کر لین یہ حکم کپتان لیڈر صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوئے اور راہ میں لر صاحب کو مار مارا سٹرسرینٹ سے جو بندوق کا ندہ ہے پر رکھے ہوئے چلا جاتا تھا اے اور انکی زبانی حال صحیح سنکر حبت بگڑ گئی ہے اور سرحبٹ صاحب کو اونہوں نے خود کہا تھا کہ بھاگ جاؤ نہیں مارے جاؤ گے یہ سنکر بھی کپتان صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوئے مگر حبت کے جا کے چار سپاہیوں نے جو راستے میں جاتے تھے نہایت ہجرت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت میں جان جاتی رہے گی اور اس عرصے میں آواز ہائے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع میں آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت میں لین میں جانا بیفائدہ بلکہ موقوفی ہے تو واپس ہنگامہ کو آئے ہم نے بزدلی ہرچہ تمام سربان محافظت میم صاحبان اور بچکان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوسری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے نہایت ایزدی میں باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونوں کی گود میں بچے تھے ہوا اور میں نے دونوں میم صاحبوں کو گاڑی میں مذکور میں جا دیا ان دونوں میم صاحبوں کے خاوند جو رسا کہ دوم میں بھرتی تھی میان موجود تھے جس عرصے میں سائیس نے گھوڑے جوڑے اوس عرصے میں دیگر ملازمین نے کپکپل اور ستر بھی ہماری گاڑی میں ڈال دیئے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہائے اقامتہ بھی ایک گاڑی میں سوار ہو کر بھاگے مگر میم صاحب کا

حال تحقیق معلوم نہیں ہوا کیونکہ ڈاکٹر حسین صاحب جنہوں نے میری عرض حیدر روز گام بھی کیا تھا ہوا خوری کو سوار ہو کر نکلے تھے اور میم صاحب بھی اونکے ساتھ سوار ہوئے تھے جن کے نکلنے سے نکلے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تھا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز فنگ سے چونک کر بھاگا تھا اور میم صاحب اوپر سے گر پڑے تھے اور جہاں وہ گرے تھے وہاں سے کچھ آواز نہ بھی آتی تھی کہ کوئی اٹھاؤ مگر اس وقت میں اونکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہوگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہیں ہوئی ہے۔  
 ذکر افسران عیسائی جو غیر متعدد مقام اڈا گرین تھے انہیں سے دو صاحبوں نے جو متعلق پنجم رجیمٹ کے تھے اور ایک جو تو پچانہ مد پور میں تھے خبر معلوم نہیں اور انکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی اعتبار انہوں نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل ہو چکے ہوں گے۔

پنج عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ گھنٹے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفورین یکاں جھل روان ہوئے اور کیسے پاس سوا سے پار جو جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ لےنے انہیں کے پوشاک شینہ میں تھے کیونکہ خبر مفسدہ سننے ہی اپنے بہترین سے اٹھ کر واسطیج روانہ ہو گئے تھے بعض برہنہ پاؤں بہتہ تا بڑا نو تھے اور کسی کو یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کدھر جاتے ہیں اور کہاں جاوین کیسے ساتھ خدمت گزار نہ تھا اور نہ کوئی شے خوردنی ہمراہ تھی اور چلتے ہوئے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانوں میں اوتھکا تمام مال و اسباب تھا انہیں سوا سے شعلہ تیز کے اوکھ نظر نہ پڑتا تھا اسطرح روان تھے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مند و دایین جو بقاصہ چار میل کے مقام سارنگ پور سے واقع ہے وارہ ہو اور اس شہر مند و دایین پہنچے باقیانہ شب گذرانی بیان ہمارے ساتھ دو صاحب مدد اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونو صاحب سر راہ راستے کے تھے اور باعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اند و اور پاجور کے واقع تھا چھوڑ کر فراری ہوئے تھے اب ہمارے گروہ میں صاحبان مفصلۃ الذیل تھے کپتان کاٹھریا صاحب کمانیر پنجم رجیمٹ گواہاں کنٹنٹنٹ مقیم مقام اڈا گرینان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجیمٹ مذکورہ سیکر سن صاحب کمانیر سوم رجیمٹ گواہاں کنٹنٹنٹ مقیم مقام سپری کپتان رائل صاحب کمانیر ثانی رجیمٹ مذکورہ ڈاکٹر سلیفٹ صاحب متعلقہ رجیمٹ مذکورہ کپتان لیار شہر متعلقہ سوم تو پچانہ سیم برلٹن صاحبہ معہ کچھ سیم ہرلسن صاحب متعین کچھ سیم ہمیں صاحبہ معہ س یعنی خرسیم صاحب واٹ صاحب اور کفیلڈ صاحب ولایتی سر راہان راستہ مدد عیال و اطفال و راقم وسطارہ میں مقامات اڈا گرین و دایین جگہ دو سوار ملے ایک دایین سے منشی رام راؤ تھا اور دوسرا اونکار سنگہ چپری اور بعید از قیل قال بسیار جگہ دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جا سوس ملازم میجر چرڈ صاحب رزٹنٹ بہوپال کے تھے ان دونوں نے ہم سے کہا کہ علاقہ بیگم بہوپال میں جانا مناسب ہے اور قرار کیا کہ کچھ سپاہی ہماری کودینگے جو بہکونا بمقام سو پور پہونچا دیں گے اس مقام مند و دایین جگہ کچھ مزا اوس بدھتی اور بدھتی کا لاجو بعید ازین چارے گروہ کے واسطے مقسوم تھا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا جیسے بدھتی اور بدھتی سے پیش آتا تھا اور جب قدر زبرد خندہ کر کے ہم لوگ اونکے کلام سننے تھے اس وقت

وہ انگور یا بنیت نہ ہو نہ ملواری۔ کالنگری یا نڈا طعن تو شیخ زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان اور کوشب گذاری کے نہیں ملتا تھا اور قدرے شیرازان جو گزرا پچھلے کنج ہوئی کے واسطے درکار تھی بعد وقت و حواری نصیب ہوئی اس مقام منڈو سے ہم بجانب مقام سراو دو بڑا سا رنگپور۔ وہ ہوئے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا اگر راستہ میں دو پوسے باہر تھے ایک تو دریا کا لا سندھ۔ دوسری سڑک کاٹان۔

جیسے قریب چار میاں سا رنگپور باقی رہ گیا تھا یہاں تھے سنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گئے ہیں اور ایک حبیب سالا مع چندا فسر کے مقام مذکور پر مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم اسے کاغذ نگروں کے قبضے میں ہے اور اگر بیان سے رہا ہو تو اس کا تہہ سے سنا مت جانا تا عن سب یہ غلاب سرور ہوا کہ مقام مذکور میں جانا چاہئے بلکہ اس راستے کو جی پور دنیا بہتر ہے یہاں سے چلو ہم نے راستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد اختیار کیا اور ایک گھنٹے میں قریب ایک میل کے راستے طے کرتے ہوئے بجانب راجہ سراو جو دوست سرکار تھا وہاں ہوئے اور قریب ۵ میل راہ طے کی تھی کہ چند باقی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ چند میل پیشہ صدمہ سوار و پیادہ ہمارے منظر مقیم تھے ایسی خبر سنا جو شخص ہمارے سی مصیبت میں ہو گا اور کدال رکب، قوی رہتا ہے اور باری فکر کیا اپنے واسطے نہ تھی اس واسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم کو لے بیٹھتے اپنا راستہ نکال ہی لیں گے مگر ہکو فکر ہم کو گونگا اور بھوکھا اذیت تھا کیونکہ اس کی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس عرصے میں ہزار باد باقی و مان اگر جمع ہو گیا اور بریک کی صورت سے اندیشہ خوف معلوم ہوتا تھا

توسط رام راو مذکور کے بھنے چایا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گذارے کی ضرورت ہو اور رام راو نے کہا کہ سردار شہر بات کر سکتا ہے اور خیال ہے یہ شرائط قرار پائیں مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ اٹل اگر چلنے میں تھا اس سبب سے ہکو بھی کچھ شبہ در باب قریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راو مذکور نے سردار مزبور کو علیحدہ لیما کر عہد بیان کیے اس پر بھی ہکو اعتبار نہ آیا اور رام راو کے بشرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمئن نہ تھا بلکہ اسے نصاف ہکو کہدیا کہ ان لوگوں سے کچھ قریب نہیں ہے انہو شہر یون کاہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور توری پھٹکے ہی سردار ہمارے پاس پہنچا گیا اور منشی رام راو بھی علیحدہ ہوا انہو مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان میں یکجا جمع تھے اور ہر خیال حلہ انہو مذکور کا دل میں آتا تھا

اب ہکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع حسین ہم تھے قوم لونڈی نکاتھا اور یہ قوم ہم سے مخوف تھی اور جو لوگ ہم میں سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دلین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے میں تھے اس عرصے میں شب قریب آتی جاتی تھی اور اس مقام میں شب باش ہونا گویا معرض تلف میں اپنے تئیں ٹھکانا کیونکہ اس میں کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب میں ہزار باد باقی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ بھنے قرار دیا کہ یہاں سے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کر کے اور اسکی حفاظت کو ہم اپنا سمجھ کر سب جمع ہو کر اور خوب سب طرح مضبوطی کر کے یعنی عقب میں زیادہ آدمی اور آگے کم رکھ کر ہم اسی موضع کی طرف روانہ ہوئے حسین اندیشہ



حلقہ کا تاجہ جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور پتہ دیکھا کہ ہمارے تعاقب میں کوئی شخص قوم لونڈیا سے نہیں آتا تو ہم نے آگے زیادہ ترقی کرکے داخل موضع ہوئے ہم نے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی ملے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ کون جاتا ہے مگر باعث شورش غلہ گدہ دہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز سم اس پر ساری خفیہ روی ممکن تھی ہم چوکی دیہ سے بھی گزر گئے اور کوئی آدمی دوسرے ایک شخص کے جو ہلو دیکھ کر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اسے جانے سے بگاڑ گمان تھا کہ وہ صرف نشان دہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاو گیا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام رستا بغیر جنگ و قتل کے ملے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پہونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب آپس میں مبارکبادی بجاہت ملے ہوئے اس موضع کے کرئیکو تھے کہ ہم میں سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سکوندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندہ جو اس کے ہاتھ میں تھی بیکام سر ہو گئی۔

تباہ نہ۔ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لارادو میں پہونچے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہاں روکے گئے اور اس قدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہلو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹہ کے ہلو اجازت ہوئی کہ گڈی کہنہ عین حسین راجہ رہتا تھا جاؤ گڈی مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجیب حال سپرسانی کا نظر آتا تھا کہ ہلو وہاں رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہیں ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کے واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود و بات تھا اس واسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اس مکان کے باہر کی دیوار کے سائے میں رہنا بہتر ہے اور یہ سمجھ کر ہم وہاں چاہتے تھے کہ کچھ آرام لین اس عرصے میں ایک شخص نے بیچ گڈی پر سے پکارا سوار سوار یہ سنکر ہم سب اندر مکان کے بھاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اصل نہ تھی تاہم اسکے انجام کا خیال سکور ہا کیونکہ حرکت خالی از سبب نہ تھی تھوڑے گندہ دانہ انہ ہمارے کھانیکو آئے اور ہم اس خیال میں تھے کہ ہمارے گھوڑوں کے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی آتی ہوگی اس عرصے میں ہلو خبر پہونچی کہ راجہ صاحب بخیاں نام آوری اپنی کے دو روپیہ یومیہ ہلو گونے مصارف کیواسطے خرچ کیا چاہتے ہیں عرصہ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اس کے ملازم ہم سے ملے رہے اور یہ خاطر داری پیش آئے رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع و اطوار میں فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہلو درکار تھی ہلو نہ ملی قبل ازین ہلو سب طرح کی توقع راجہ لارادو سے تھی مگر جب اس سے ام خلافت پیشداشت عمل میں آیا یہاں تک کہ راجہ میر یعنی اگوا بھی اسے ہکو نہ منگوادیا تو جو ناامیدی ہلو ہوئی اس کا بیان نہیں ممکن صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر ناامیدی ہلو اس سے ہوئی کہ منشی رام راؤ اور انکار سنگھ چپری نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہاں سے آگے نہ جاویں گے۔

ایسی حالت میں اور ایسے موقع پر اس مقام میں پٹھان بے عیاد عقل دانائی تھا اس واسطے فوراً طیارسی روانگی عمل میں آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تھا ہم نے سفر بھی بہت کیا تھا اور ہمارے پاس کوئی شے خوردنی بھی موجود نہ تھی اور گریہ و زاری سچے ہمارے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل سے پورہ پورہ آتی تھی ہم طیار ہوئے تو سچ آدمی بکثرت گرد و پور قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تھا جمع ہوئے یہ حال دیکھ کر عاری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تھی مگر ہم نے کچھ خیال نکلیا

اور وہاں سے روانہ ہوئے اور یہ ہی خیال بہت صاحبوں کے دل میں تھا کہ ہم اون آدمیوں میں جب گرد دیوار کے صحن میں مرنے جلنے میں مگر ہکون نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکو برابر سے نکلے تو کہیں نہ تو بندوبست سر کی اونکے زبان سے کہا جب ہم نے عبور دریا کیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہاں معلوم ہوتا تھا کہ قبل اسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی کچھ سپاہی کے اوپر چڑھ رہے سامنے گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بنیت اور سیکے قبضہ کر چکے تھے ہم جب عبور زائر کر رہے تھے ایک آدمی ہکون ملا اور اونے اقرار کیا کہ وہ ہکون راستہ بتلا دیکھا اس سے ہکون نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم میں جنگلوں میں جاتے تھے کہ سوار کا مقابلہ کریں ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحم نہ تھا ہر چند ہکون یہ یقین تھا کہ ہر قدم ہم مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع نہ ہوا اور سوارے عنایت الہی و فضائل خدا اور کون ایسے وقت میں محافظ اور ہکون بان جاتا تھا اور کون ہکون چا سکتا تھا۔

قلیل راہ اور غریب کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذا سی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لار اوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین یہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت غلط داری سے پیش آئے اور ہر طرح کی بداد و ہونہار سے ہماری کی تھے کہ پشیل دیہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریا سے کالاسندہ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا پڑا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہم نے بھی اسکی غلط داری اور تواضع جسد ملامت تھی کی اس وقت تک ہمارے ولیمین راہنما سے سابقہ لڑکر کھیلنے سے بہت شبہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اوپر ہوئے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ ہم نے اسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اجرت اسکی سہری کے دیدیا تا ہم اسکی نگہبانی ضرور تصور ہوئی اور ہم میں سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اسکی نگہبانی میں مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہو گیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواری کے جانور کھیتوں میں پھرتے رہے آخر کار ایک موضع میں وارد ہوئے اور دریافت کرنا راہ مقام انجودنا مناسب تصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نہ کرنے پاس تھے کہ لوگوں نے ہم پر ہمدان سرکین اور ہم یہاں سے بھی بنا چار ہی بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہیں یا کسی غلط راستے پر جاتے ہیں اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہاں جاتے ہیں۔

چند کوس آگے جا کر ہم ایک چارونکے گانوں میں پہونچے اور یہاں ہکون معلوم ہوا کہ ہم کہاں ہیں اور اب کدھر جانا چاہیے اور یہاں ہکون ایک آدمی بھی ملا جس نے راستہ مقام انجودنا نشان دیا اور اسکی نشانہ ہی پر چلے اور قریب صبح کے تیار ہوئے۔ ماندہ و گرسنہ مقام مذکور میں وارد ہوئے یہ مقام شروع علاقہ بیگم ہو پال پر واقع ہے اور یہاں ہکون ہم نے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسائش میں پہونچے کیونکہ بیگم ہو پال اب تک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب دو کوس باہر مقام مذکور کے مجھے ایک درخت اعلیٰ کے نیچے قیام کیا اور کہا شہار ہمارے پاس آیا اور اسے احوال خیریت اشمال مقام سورکامیان کیا یہ شکر ہکون نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سورجاوین اسکی فریے سے ہکون کچھ دورہ میسر آیا اور اس سے مجھے لڑکوں کی گرسنگی جس سے وہ قریب المرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی

کاشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہاری چٹھی وہ صاحب رزیدنٹ سہو کے پاس بھجوا دیا گیا سوائے اسکے اوسے ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہاں چکر آرام کرو مگر وہاں جا کر جوہنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہاں نہ گئے اور وقت کے نیچے ہی قیام کیا کہ شدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہاں آ جاوے گی تھوڑا عرصہ پہلے یہاں پہنچے ہوا تھا کہ طوفان بارش دبا د شروع ہوا اور ناچار ہو کر ہم شہر میں چلے گئے کیونکہ دس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہیں کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانہ نہ پایا ایک نالہ راستہ میں مابین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اوب بارش کے سبب سے اوس میں طغیانی بھی بہت ہو گئی تھی یہاں جو تکالیف ہم پر گذرین اوس کا بیان جس قدر مبالغے سے کیا اوب سے تھوڑا ہے ہم سب بنا پارسی اوس تارے میں گئے اور زور و شور پانیکا ایسا تھا کہ وہاں گھسنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام باعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اس واسطے ہم نے خطرا جان کو اوس پر ترجیح دی اور عبور کرنے میں کوشش کی کوئی تو بچون کو دوش پادھٹاے ہوئے تا بگلو پانی میں تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ آب ہا اسپر بارش اوب کا طوفان اور طوفان بر بار کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بد نصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۴ دن و مرد باہم تھے اور سب تاجسہم تر تھے اور گر سنہ و سرانہ ڈھٹی پر آمدہ دوکان بقال میں جو قریب ۲۴ فٹ طول میں اور ۶ فٹ عرض میں تھا سب کچا گل دلائے میں بیٹھے تھے یہاں ایک انگشت برابر جگہ خشک بھی نہ تھی ناچار کچے کنبل ہم بیونچاے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اوس پر کنبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہو گئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اس واسطے جانا کہ اگر کچہ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بڑی و گر سنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہاں دراز ہوئے۔

تمام شب با دو باران کا گزند برداشتے میں بھی بیونچتا رہا اور گریہ و زاری بچہ ہائے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑ و سونے جو چھوٹ کر پسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑ و سونے کے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوؤں کے پکڑنے میں رہے تباہ نہ بھی بارش جاری رہی مگر اس روز ہلکو کچہ چپا تیان اور دو ملا وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھیں اور شب بھی ویسی ہی تکالیف میں گذر گئی۔

تاریخ ۹۔ کچہ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیو جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی جھنے باسید رسید جواب چٹھی سہو سپر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت نواخت سات گھنٹہ شام نعیم و افسوس تمام یہاں سے روانہ ہوئے اس مقام کے عامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت و خاطر داری سے پیش آیا تھا اب بالکل اخراج قبول کیا حتیٰ کہ اوسے قلی تک ہلکو نہ دیا اور نہ کوئی راہ پر پا جو کیدار دیا ناچار بار بار سہرے کے ہلکو ندی مذکور عبور کرنی پڑی اس امر کو جھنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدین تصور کیا مگر تاہم سوائے اسکے اوکھ چارہ نہ تھا کہ یہ بہری و حفاظت

حافظ حقیق شیر قندہار نے جو ایام و زمانہ بیان کیا ہے اس کا کوئی نہ کوئی حصہ وہ تمام سویت اگر تم سے راستے میں

حبیب پور میں تمام انجود سے روانہ ہونے کو تھے تب ہم نے ساتھ ساتھ کہ مفسدین مؤذنبوں اور اس جانب چلے آتے ہیں  
لیکن یہاں تک خبر تھی کہ وہ منزل تک پہنچ گئے ہیں یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا  
لیکن اب وقت و خرابی دو گھنٹے میں ہمیں عبور دریا کیا اور وہاں سے آگے بڑھ کر سیاہ مٹی بیان کی ایسی جگہ تھی کہ بیشکل  
بہتے شام تک چار کوس طے لیے اور رات جنگل میں بسر کی

تاریخ ۱۲۔ قریب نوخت ۵ بجے صبح کے ہم یہاں سے روانہ ہوئے اور مقام چمنبرگئے جو علاقہ بیگم صاحب میں  
واقع تھا راہ لی کہ پتان کارٹر صاحب اور رقم اگر سب کے گئے کہ جا کر تحقیق حال سہو رکادریافت کرین جسوقت ہم شہر  
مذکور میں پہنچے اور بازار میں گھومنے پر آئے اور سب کے ہکوا ایک ہاتھی اور ایک چہر اسی نظر پڑا او سکود کی حکم نہایت  
خوش ہوئے اور چہر اسی مذکور نے ہکوا ایک چٹھی بھی دی اور میں سحر رکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سہو میں  
ہرگز مت جانا اور سپرے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد میں جو چمنبر سے چم منزل آگے تھا سب طرح کی  
آسائش اور امنیت ملیگی یہ چٹھی ہکواس پریشانی و خرابی میں گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سوائے اسکے  
میں جو صاحب نے چارے واسطے اقسام اقسام کا اکل و شرب بھی روانہ کیا تھا اور بلوسات چھوٹے بڑے بھی سب قسم  
کے بھیجے تھے کھانے میں تو روٹی گوشت چائے شکر وغیرہ اور پیئے کو پیر شراب و بن شراب اور برانڈی واسطے  
رفع ماندگی و کسل کے بھیجی تھی اور بلوسات میں گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچوں کے اور بڑوں کے واسطے ارسال کیے تھے  
فی الحقیقت یہ سب چیزیں اس افراط سے اور اس قدر اقسام کی بھیجی تھیں کہ اس کے صاف ظاہر تھا کہ میر صاحب  
موصوف کو کس قدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہیں جو وہ خوشی بیان کرین جو ہکوا جوت وٹھانے سرگوش  
خوافونکے اور دیکھنے اس قدر اجناس نفسیہ کے حاصل ہوئی تھی۔

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہو سے ہکوا کمال تعجب تھا اس واسطے ہم نے اس چہر اسی سے حال مفصل دریافت کیا  
یہ چہر اسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فمیدہ اور خوشیار اسنے سب حال مفصل ہم سے کہا کہ حسب صلاح و درخواست  
سکندر بیگم والی ہو پال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گئے ہیں اور میر صاحب بھی بروقت روانگی چہر اسی مذکور  
روانہ ہونیکو طیار تھے اور بیگم صاحب نے یہ بھی اقرار کیا ہے کہ حفاظت ملک و نیک روگی سپاہ کٹھنٹ اوسکے ذمے ہے  
چہر اسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم صاحب کے پاس ایک اشتهار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمان  
با ایمان حبشہ محمدی کھڑا کرے اور سب فرنگیوں کو بیچ وین سے نیست و نابود کرے لیکن بیگم صاحب کے بروقت اطلاع  
کرنے افسران کٹھنٹ سے اور اوان کے بسلا مت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت ساتھ مفسدین کے  
ہماتے نام ہے۔

اپنی سواریاں ہمیں یہاں ہی چھوڑ دیں اور اوسی شب روانہ ہست مقام الماہ ہوئے اور تین کوس کا چکر کھایا



تھا کہ مقام برائیا سے بچے ہوئے چلین کیونکہ شہر بلب دریا سے پار تھی علاقہ سینہ سینہ میں تھا اور اس مقام میں سو  
 پیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام برائیا میں کچھ کشتہ زین اور آرام لین مگر حسب مہنت یہ سنا  
 کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر ہو رہا ہے ہنہ اسکو بھی ملے پر چھوڑ دیا اور اس کے روانہ ہو کر مقام سو پلا میں  
 جو ایک چھوٹا سا گانو تھا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ یہاں درسد وغیرہ جسم پہنچ نہ سکی اس لئے  
 میانے بھی روانہ ہو کر یہ مقام ایجاد کر جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا ملے اور اس شہر میں قریب نوختہ گھنٹہ  
 تیار بنی اور وہ ہوئے

ایجاد در ایک شہر ہے اور اس کے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور حسب ہم اس شہر میں پہنچے تو دروازہ شہر بند تھے  
 مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر میں داخل ہوئے اور حاکم شہر کو رنہام جان ڈی سلوا  
 جو رنہام جان صاحب مشہور تھا ہم کو اپنے مکان میں لے گیا اور ذخیرہ گیری خور و نوش بہاری اور بہاری سواروں کی  
 بخوبی کی اور سب طرح بادب و تغلیم تمام پیش آیا اسکی خاطر داری کی ہنہ نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس فرین  
 سوارے الفاظ و شرت و زبون سماعت میں نہیں آئے تھے اور سب یہ کہتے تھے کہ ان نالائق فرنگیوں کا اب علاج  
 جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تھی تو اسکی بڑی قدر تھی اور یہ ایک صاحب بدعاسے خیر کا مدار  
 و حاکم ایجاد کر دیا رکھے گا یہ جان ڈی سلوا با جان صاحب جس نام سے دو بیان شہر انارک پنگال تھا صاحب سیانی  
 اسنے اختیار کیا تھا اور لباس مسلمان بنایا کرتا تھا از بس بے تکلف تھا اور اہمیت ادویہ سے بھی کچھ واقفیت رکھتا تھا  
 اس سبب سے اسکو سنا کہ نہیں مہر دان جانتے تھے اور اسکا نہایت پاس اور لحاظ کرتے تھے اسنے ہم کو اپنا  
 صندوق ادویہ دکھایا اور اس کے پاس اکثر ادویہ انگریزی و ہندوستانی موجود تھے اور لکے باعث ہزار ہا امیونگی علاج  
 بھی وہ کرتا تھا۔

اکثر فرانسس یورپوں والے بھی یہاں رہتے ہیں یہ لوگ فرانس سے ہنگام سر کشی فرانس چلے آئے تھے  
 انہیں سے اکثر تو لازم سرکار انگلشیہ ہو گئے تھے اور اب پنشن پاتے ہیں اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمان رکھ لیا ہے  
 ایک خواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے متین ساکنین ایرلینڈ بتلاتا ہے ایرلینڈ ایک  
 جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلینڈ دو نو ملکر تمام جزائر انگلستان مشہور ہیں یہ بھی لباس ہندوستانی  
 پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اس کے سبب سے ہم کو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی  
 پیدائش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دولہن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر میں شہر ایجاد شامل ہے اس بیگم کا اصلی نام  
 الہ تہیرہ ہے اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزادہ شل کے ساتھ اسکی شادی ہو گئی تھی اور یہ دونوں بیگم صاحبہ مع اپنے  
 شوہر کے حسب اطلب سکندر بیگم کے بھوپال گئے ہیں یہاں موجود نہیں۔

اس مقام میں ہنہ مفصل حال مفسدہ اندر و کاسنا اور جو قتل و ہان ہوا تھا وہ بھی مشر و حادثہ ریافت ہوا  
 اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہو گیا ہے حاجت تحریر کی نہیں بوقت شہر یہاں ہمارے ملاقات

کمال الدین کا مدار بقامات لار کوئی اور پہلی نو درت ہوئی اوسنے بہت خاطر داری کی اور کہا کہ اوس کے علاوہ  
 میں ہکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لار کو سے میں جہان ملکودوسرے روز جانا تھا سب طرح کی  
 آسائش اور خاطر داری ہوگی بروز سوم تیس بج سوار کو ہم مقام لار کے پہونچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور  
 راستے میں تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اس منزل میں بڑے گھن کا جنگل ملے کرنا پڑا سیان ہو چکا کہ  
 از حد استعجاب ہو جب پہنچے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہیں لیتا گو کمال الدین اس قدر اطمینان کر آیا تھا بہر حال پہنچے تصویر  
 کہ اب خطرہ جان نہیں ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص  
 کندن سنگہ نامے آیا اور بچہ ختم آگین اور آواہ حبیب بولا کہ میں جاسوس ملازم مہاراجہ ہو لکر اور سینڈیہ ہوں  
 اور مجھے حکم ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع میں سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکڑوب دھکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ  
 ہوسا منے خودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہاں پانچ سو سوار مفسد موجود  
 ہیں اور میرے زیر حکم ہیں مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگوں سے ہے اس واسطے تمہاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا  
 اور ابراہیم کی باتیں کر کے بلطائف اکھیل بیان کیا کہ کرنیل دیورنڈ صاحب ریڈنٹ اندور میں روز ہوئے  
 کہ اس طرف سے گئے ہیں اور اونٹوں سے اپنے ہارسی خد شگزار سی کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوار  
 ملکودین۔

یہ سب اوسکی باتیں سنگر کو ان حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور مضیق ہوئے کمال الدین نے کیا اقرار  
 کیا تھا اور بیان کیا وقوع میں آتا ہے الفصد پہنچے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب بیان بسر کر کے صبح آگے کو روانہ ہوں  
 خیر جو کچھ ہوگا سو تجھ امین گے آخر کار ہم سب شب تارخ ہم ارادہ ہوئے دلونین فکر و تردد تھا اور خیال میں پاس  
 وناامیزی ہمارے دانست میں ہماری زندگی کندن سنگہ مذکور کے ہاتھ میں تھی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ  
 ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اسکا قول سن ہی چکے تھے پس اس حالت میں ہتھیار بھی جیسے  
 وہ کہ گیا تھا اوسکو دیے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت  
 تنہا ہمارے پاس آئے ہم کلام ہوا تھا اور اس قدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تھے اوسوقت میں نے اوسکو  
 کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اوسکی جانتانی کا باقی نہ رہتا اور اوسوقت اوسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا اگر اب کیا ہو سکتا  
 ہم آگے کو قدمزن تھے اور پہنچے دیکھا کہ کندن سنگہ مذکور اپنے سواروں کی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہکو  
 دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگہ براہ روم لپٹ سنگہ جاگیر داران ضلع ہڑاکا ہے اور اون سب کی یہ صلاح  
 قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب چھین لیں اس حال کے سنے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور  
 افضال آئی نظر کر کے جسے اتنا ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا بیشتر بجان نہ موضع گورار یا قدم زن  
 ہوئے۔

قریب آٹھ بجے شب کے ہم مقام گورار گیا وارد ہوئے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہاں کے بھاگ گئے ہیں ایک بنیا وہاں موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ سرد وغیرہ کے گرجے  
سواران ہو لکھنؤ میں گئے ہیں اور جو سوار اس گھاٹ پر موجود ہیں جس گھاٹ سے ہم عبور کر کے بمقام ہوشنگ آباد پہنچے  
جو باشندے وہاں موجود تھے وہ سب تعظیم و تکریم پیش آئے اور ان کے اوضاع و اطوار سے معلوم نہیں ہوتا تھا  
کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ انکو اس کے کیا فائدہ تھا اسی نظر سے ہم نے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک سے  
مستفسر رہے غرض کہ جس سے سننا کہ نہ کچھ اختلاف خبر مذکور میں پایا گیا اس سبب سے ہلکے چند ان اعتباراً اس کا  
نرہ اور تباخ ہوا۔ وقت صبح ہم یہاں سے روانہ ہو کر قریب نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر کے ہمراہ محنت وارد ہو کر گھاٹ  
پہنچے اور راستے میں کس طرح کا اندیشہ نہوا یہاں سے ہلکے وہ زمین نظر پڑی حسین امید زمیست کی تھی اور  
جس کے واسطے اس قدر کوشش و تردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شکرگزاری اس رحیم و کریم کی از حد و قیاس تھی جس نے  
ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی نکالین اور نڈاندین کی کہ حسین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر لحاظ احوال  
و گروہوں ہوتا تھا اور جسے ایسی راہ ہمارے سخت و دشوار گزار میں ہماری رہبری کر کے ہلکے مقام محفوظ و مندرجہ مقصود کو  
پہنچایا تھا

الفصل بوقت نواخت تین گھنٹے بعد دوپہر کے ہم نے عبور دریا سے نرہ کیا اور اس کنارے پر پہنچ کر ڈھ صاحب نے  
جو سو سے آگئے اور کپتان ڈوڈ صاحب کشتی نے لطیف خاطر و خوش دلی سے ملاقات کی اور جو جو مہربانیاں  
وہاں کی سب صاحبوں نے خصوصاً کرنل ہالپن صاحب اور دیگر حضرات ۲۸ رجمنٹ مندراس میں مقیم مقام  
مذکور نے ہم پر کین اور نکالیاں نہیں ہو سکتا اور اس قدر نہیں کہ اوپر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی نہیں ہو سکے  
اس مقام میں اور بہت سے معزورین اندور و سوسویشنل ہم لوگوں کے وارد ہوئے تھے اس سبب سے کوئی مکان  
خالی نہ تھا لگتا ہے جیسے سہرا سے اسے ہمان نواز مشہور میں ویسا ہی انہوں نے کیا اور ایک گھنٹے میں ہمارے  
واسطے سب سامان مہیا کر دیا اور کس طرح کی تکلیف اب باقی رہی زیادہ تر خوشی ہوئی کہ ایک ہم صاحب  
جو ہمارے ساتھ میں تھی اس کی گود میں ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اس کا شوہر کم تھا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ  
وہ قتل ہو گیا ہو گا لہذا اس ہم صاحب نے بڑی ہمت و جرات کر کے مع اپنے بچے کے ان سب بھالیف کو گوارا کیا اور اب  
اس کا نتیجہ یہ ملا کہ اس کا شوہر یہاں زندہ ہو سکا لہذا اس صاحب کا نام کپتان ہارلسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر  
ثانی رہا۔ دوم گوالیار کنٹنٹ کے تھے اور ان صاحب کے درپے بھی بابا اپنے اور اس کے سوار جو ہمارے تعاقب  
میں بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ صاحب بھی بافضل آئی ان کے ہاتھ نہ اگر جان بیدار است اس مقام میں  
پہنچے تھے۔

### بلند شہر

غیر مفسدہ میرٹھ کی جینے اول مقام بلند شہر میں پہنچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا  
اور اٹلے راہ میں بائیں باپور اور میرٹھ کے اس کو مفسدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہاں سے آگے نہ گیا

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اسکو خبر ملی تھی کہ مباحث بلوچہ میرٹھ کے آگے جاتا بہتر و مناسب نہیں ہے چنانچہ وہیں  
 کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غریب جانے والے تھے یہاں آکر مقیم ہوئے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگوں کے تھے  
 ہو گئے تھے اور جو خبر بلوچہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوچوں کو کچھ سزا ملی اور کچھ تداریک اور کا ہوا تمام مہین مشہور ہو گئی اسے  
 دیگر مفسدان شلع بلند شہر کے دلونین حوصلہ غصہ پرداز سی کا پیدا کیا سیٹ صاحب بیٹریٹ اور کلکے کے پاس سے  
 ایک کہنی و جہٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور دستدر فوج کے بقدر ذراہ اور جہتی کر کے اور کچھ سپاہ رخصتی پس اتھار دیا  
 صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چاہے انکے کل شلع کا بندوبست کرتے اس واسطے تمام شلع گوہر دیکھے اختیار میں  
 ہو گیا مگر تاہم ایک یاد و مرتبہ صاحب موصوف نے جرات کر کے گوہر و نکوہ ازادی اور کچھ گوہر گرفتار کر کے جہلی نے تین  
 قیدیہ اور اسطرح کچھ بندوبست تیار کیا ۲۱ ماہ مٹی رکھا مگر جب خبر بلوچہ پرداز سی و جہٹ کی جنہوں نے بمقام علیگڑھ  
 فساد پرا کیا تھا اس شہر میں پہنچی تو تمام مہم صاحب و نکوہ جہڑی اور صاحب لوگوں کے جو یہاں آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ  
 سواروں کو بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہاں رہے اور ٹنل صاحب بھی جسکی بی بی بیٹ صاحب نے چند روز  
 بیشتر کی تھی اس مقام میں تھے

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام کے بلند شہر حملہ آور ہو گئے یہ خبر سنکر کچھ عرصہ قبل وقت معذوہ کے  
 حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور انکے خیال تھا کہ جہٹ ہندوستانی کا گھونٹا اور اسکو میرٹھ لیا و گیا مگر جہڑانہ  
 بندی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوہر بھگتا شہر میں آیا غرض کہ فوراً اور کھاسقا بلوچہ کیا اور کئے گوہر مارے گئے  
 گوہر دن سے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اونہوں نے جہلیانہ توڑ دیا اب ایک گارڈ و جہٹ کا خزانے پر قائم تھا بعد از کمال شہ  
 گوہر دن کے حکام نے چاہا کہ ایسے گارڈ و جہٹ کو رخصت دیکر ہر خزانہ کے بمقام میرٹھ روانہ کریں اور وہ بھی چارے پر  
 راضی ہوئے مگر بجائے میرٹھ جاتے انہوں نے راستہ دہلی کا لیا اور چلتے ہوئے سب حکام غیرہ عیسائیوں سے کہہ گئے کہ  
 تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہیں جاتے تھے مگر مجھ جی گئے اور دہانے کچھ سوار زیر حکم کپتان تروٹ صاحب کے لیکر  
 ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر میں آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھ دہان موجود ہیں اور قریب دو سو سوار سالہ رام پور کے  
 بھی ہیں ان سواروں نے دو یا تین روز بعد فساد پرا کیا مگر سوارے فرار کے اور کیے اونے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اونوں  
 مکانات جلادئے اور سرکاری اور عایا کے مکانات کو لوٹ لیا تیار پنج بیٹی سپاہ گورکھ واسطے شامل ہونے  
 ساتھ کمپوہ سالار بہادر کے یہاں سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوہر دن نے سکندر آباد کو حملہ کر کے خوب لوٹا اور  
 چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہیں ہے کہ انکی سزا دی کو پہنچے گی اس خیال سے اونہوں نے اس شہر سکندر آباد کو  
 لطافیت تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر نومیل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزار با لوگ اوسمیں آباد ہیں تیار پنج و جون  
 اس مضمون کی خبر پہنچی کہ سواران مفسد خورے ہیں آگے ہیں اس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ میں پیدا ہوا کہ  
 اکثر اونہیں کے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بروقت حملہ  
 مفسدان یہ بھی قائم رہیں پس یہ مناسب مقصور ہو کہ مقام گلوٹی میں جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے



چلے جاوین اور ایسا ہی کیا گروہ سرے روز جو پھر بلند شہر میں آئے تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین ولی داد خان میں جو شہر دا  
شاہ دہلی کا ہے پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ مفسد بھونٹ جنگل میں توپوں کے آراستہ ہیں مگر صاحب لوگوں نے  
جنہیں کپتان فروٹ صاحب اور سیٹ صاحب اور لائل صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور ہمہ جہ  
۴۱ سواروں کے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر بائیں جمعیت قلیل حملہ آور ہوں اور اس خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر  
دشمنوں نے گراپ مارا اور اس سے تین سوار اور گئے مگر کسی صاحب لڑکے کو آسیب نہ پہونچا ناچار سب صاحب اپس میرٹھ کو  
چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضہ ولی داد خان مذکور میں چھوڑ دیا۔

## سرسا

بتاریخ ۲۹۔ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار برہمن قتل فتح آباد کے جمع ہو چکے ہیں اور ان کا ارادہ یہ ہے  
کہ اس شہر کو تاخت و تاراج کریں کپتان روپرٹ سن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ  
واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور کچھ اس سوار  
چارم رسالے کے بسکر دگی لفٹنٹ ایلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بنواخت ایک گھنٹہ بعد نصف  
شب بتاریخ ۳۰۔ روانہ ہوئی اور اسی تاریخ دو شہر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آئے ان کے پاس  
دو چھتیاں تھیں ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالہ دار رسالے کی طرف سے تھی اور  
غالب کہ اوٹمن قتل انگریز ان جو بمقام بانسی و حصار سپاہ نے اور سوار ان جمہور نے کیا تھا لکھا ہو گا اور یہ بھی  
لکھا ہو گا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بھی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور  
اوسنے ایک چٹھی فتح چند خزاچی کو دی اوس میں بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا  
اس خبر کے سنتے ہی سب میم صاحبوں کو روانہ مقام ساہووالہ کیا اور صاحب لوگ سب میان موجود رہے قریب  
ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے  
اور پر شہر کے طیار ہوئے ہیں ہر چند اتنا کہ یہ یقین تھا کہ اکثر اونہیں کے مع افسران ہندوستانی خیر خواہ سرکار ہیں  
اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چیراسیان پر مٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر پٹ میان اگر واسطے حفاظت شہر کے  
بکثرت جمع ہوئے تھے وہ دروازہ کھولنے میں انکار کرتے ہیں تو سب نے یہ صلاح کی کہ میان سے جلد جانا  
مناسب ہے اور مقام ساہووالہ میں جا کر ان پر خیال اطفال سے ملنا بہتر اور ان سب سے تھوڑے عرصے بعد  
وارد ہونے ان سب صاحبوں کے بمقام ساہووالہ میں خبر پہونچی کہ چیراسیان پر مٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا  
اور سوار تپالاش صاحبان چار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے ہیں اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پوس  
شامل غارت گردنے ہو گئی

ایک صاحبان تحریر فرماتے ہیں کہ صاحبان مفضلۃ الذیل فوراً ساہووالے سے روانہ ہو کر

بمقام دہودال جو علاقہ پٹیاں عین واقع ہے چلے گئے وہ لڑو صاحب اسٹنٹ ٹانی صاحب سپرنٹنڈنٹ معیم صاحب اور ایک بچہ فردوس اور تین دختر و نذر صاحب اور بیارک صاحب کی معیم مع دو بچوں کے اور ایک بچہ فرد ایک بھتی کی عمر کا اور روٹلی صاحب کلکٹر پٹنٹ معیم صاحب کے اور پول صاحب اسٹنٹ پٹرل معیم صاحب اور دو دختر و نکی اور اکٹریس صاحب معیم صاحب اور ایک بچے کے اور دو صاحب جو یہ اسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ

ہم سب بنیہ مزاجت کے رد ان ٹانگہ کو با معروف برنوالہ ایک گاڑی جس میں پول صاحب و دیگر تھے اور جو تھے رہ گئے تھے لٹ گئے بعد ازاں موضع بھرائی جہاں ہم قریب دو بچے بھردہ سپر کے سپونچے تھے دہاتی ہمارے تعاقب میں آئے اور شور و غل مچاتے ہوئے چلے آتے تھے کہ ہم نے دو تین بندوقین جو سرکین تو قریب دو میل تعاقب کر کے واپس چلے گئے بتاریخ ۳۰ قریب تین بچے صبح کے ہم موضع اوری میں پہنچے اس مقام میں اہالیان پولس اور نمبر دار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر مستدرن آتا جاتا تھا اونکی نیت بگشتہ بدتی جاتی تھی اور آخر کار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دو پہر کے ظاہر حملہ اوری پرستہ اور آمادہ ہوسے ساڑھے چار بجے ان سب پر معاشوں نے ہنگو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصوصیت آمیزہ شروع کیا مگر تھانہ دار دیہ نے بسکانام بچہ سرنگ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیر خواہ و ننگ حلال سے سبکو دور رکھا کسیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اوسکی ہوشیاری اور دلاوری اور جلال کی اور شہادت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

بتاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دو پہر سو سو مارا چڑھایا نے بھیجے اور اونکی حفاظت میں ہم موضع رو د بال میں پہنچے اور بمقام سنا در نفری صاحب چرول مقام دہودہ جسے ملے تھے دس روز میں ہم بمقام پٹیاں پہنچے اور مہاراجہ نے ہنگو جگہ باغ بارہ درہی میں دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع و تکریم سے پیش آئے کھانے اور سیو جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اونکے مہمان رہے میں ایک روز کے واسطے اتنا لے گیا تھا بعد ازاں سب معیم صاحبو گلو گلو کسولی روانہ کر کے ہم پھر بتاریخ ۱۰ جون وقت صبح وارد سرسا ہوئے۔

### گوپی نچ

بتاریخ یکم جولائی وقت شام دو سواروں نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ہم رحبت کے مسلح پٹنٹیاں راستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کہ جو کار وہ رحبت شاہی کار استے پر تعینات ہے اوس سے بچکر نکل جاویں یہ ستر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹنٹ دولوس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہو کر جو وقت وہ ایک گانوں کے اندر جاتے تھے اوس وقت اونکو پٹیاں اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اونے حال دریافت کیا تو اونہوں نے کہا کہ ہم ہم رحبت مقیم مرزا پور کے سپاہی ہیں اور رخصت ہو جاتے ہیں مگر اون سبکی بندوقین بہری ہوئی تھیں اسکا سبب اونہوں نے کہا کہ ہم نے اپنی حفاظت کے واسطے ہر کھین میں صاحب مجسٹریٹ نے ہوشے ہتھیار رکھ دینے کو کہا اور اونہوں نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہیں دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سر کرے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اونکے چھین کر دو درجن میدا کو لگو اسے بد وقت تلاشی کے اونکے پاس چٹیاں رخصت نکلیں اور صاحب مجسٹریٹ نے

عبد الرحمن اور کو حکم چلے جانیکا دیا

تاریخ ۳۰ قریب پانچ بجے شام کے پھر خبر صاحب مجسٹریٹ کو پہنچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانوں میں جو قریب ۲ میل کے فاصلے پر واقع تھے جمع ہوئے جاتے ہیں دس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ مع بارہ سوار اور سنبڑہ چوکیدار کے گانوں کو پہنچے اور بعد کس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور صاحب مجسٹریٹ کو مخاطب دیتے ہیں اس واسطے صاحب موصوف نے اس گانوں کو حلاوہ کیا اور وہاں تین دن صاحب کے کارخانہ نیل میں جو متصل تھا گئے اور وہاں سے سواران ہجراہی اور چند چوکیداروں کو بھیجا کہ ایک دوسرے گانوں کو جو قریب اس مقام کے تھا جا کر حلاوہ کریں اسی عرصے میں قریب پانچ یا چھ سو مفسدین جمع ہوئے اور جا کر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوئے ایک چوکیدار نے جھاک کر بھگام گونی گنج فریاد کیا کہ مفسدون نے کارخانہ کھینچ لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر کھڑے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے بیان ہوئی تھی اور دو سبقت ایک گروہ سوار دلائی زیریکم انفنٹری دو لہوس صاحب روانہ ہوئے اور زودترین زودوار مقام مذکور ہوئے گروہ دیکھا کہ کارخانہ مذکور میں آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بے سر پڑی تھی کیونکہ مفسدین اس کا سر کاٹ کر لے گئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر انہوں نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکی خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہے جو وقت انفنٹری دو لہوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکھا اور انہوں نے حکم دیا کہ ہم سامنے آ رہے ہوتے اور دو اور کسی کو چھوڑ دو اب تعاقب مفسدین دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانوں میں وہ چھپے تھے وہاں سے انکو نکال کر خوب مارا اور ان گانوں کو حلاوہ کیا اور کثیر مفسدین اس معرکے میں مارے گئے اور انکی لاشیں واسطے طبعی زناغ وزغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان میں چھوڑ دی گئیں

اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور میں آئے اور ہر چیز تہارت آفتاب سے اور تعاقب وجنگ مفسدین کے ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم بخشی تمام تینوں لاشوں کو گونی گنج تک جو چھ میل پہاٹے تھا لے گئے گونی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزا پور میں لے جا کر انکے بھائی نے وہاں دفن کی اور لاش جون صاحب اور انکی خسر پورہ کی مقام گونی گنج میں تاریخ ۵ دفن ہوئیں۔

## ہانسی

بروقت قتل انگریزان ہقام دہلی بیان دو چٹ موجود تھیں ایک اونہیں کی یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵-۱۶ جون کے پہاٹے کوچ کر کے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اسی روز وقت شب چند انبار گیاہ میں جو احاطہ انفنٹری باریل صاحب میں جمع تھے آگ لگی مگر کوشش افسران جلدی فرو ہو گئی چند روز کے بعد یہ خبر شہر میں مشہور ہوئی کہ غارتگرزدیک آگئے ہیں کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتھ ہر پانچ پلٹن کے اس وقت موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر آنے آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار مقام سبوانی کی جانب سے آئے ہوئے نظر پڑے اور بروقت استفسار اونہوں نے بیان کیا کہ ہیکو راجہ دھوری نے

واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بھیجا ہے مگر اوکو اجازت چھاو فی مین آنے کی تمنی دوسرے روز دو سوار راہ و اوری کے  
بمقام روہتک جو بین مین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قرب وجوار کے دیات پر بھی  
دست اندازی کی بعد ان اور حکام ارادہ ہوا کہ بمقامات ہانسی و حصار و سرسا بھی آکر دو جی عمل کریں مگر جب اونہوں نے یہ سنا  
کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ اور نئے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلے گئے

تاریخ ۲۹ جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبو کو کیمر بمقام حصار روانہ کیا  
چیرا سیان پرست و نہراور بد معاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور نظام کر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہیں ایک گروہ  
کثیر لاکھ متوقع شہادت کا متصل آسیا یعنی پن چکی کے جمع ہوا اسپر بانہ پلٹن بھی بر ملا مفسد ہو گئی پتول صاحب کا بنگلہ جاکر  
تمام چھاو فی کو آگ لگا دی جو صاحب لوگ یہاں تھے وہ بمشکل جان بسلامت لینگے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے  
او کا تعاقب کیا تھا سکر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہو چکا اور جو جو شکلات اور شانڈاؤ کو پیش آئیں بھینچا دیا ہے  
عزیزانہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڑھ وارد ہو کر راجہ میکانیک کی محافظت میں پہنچ گئے اور وہ اور چند صاحب  
مقام مذکور مین ہامن و امان زندہ رہے

راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکر صاحب کا جو اونہوں نے غور چھپوایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی  
مطلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اوکے جواب کا جواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا  
تمام احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھ کر ختم کیا فقط

منہج

شعب ۲ جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے شب چھاو فی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کھڑے  
ہوئے اور فوراً دیکھا کہ چند ٹنگلے شعلہ در ہو رہے ہیں

ایک صاحب فی الحال اودے پور مین مین حال اس کشت مخون کا اسطرح بیان کرتے ہیں  
کہ ایک بازو فوج گوا دیا رکادیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تھا اور بازو سے ثانی ماتحت نور صاحب  
کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب مخون پلوہ عام ہوا تو نور صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے مین لجاوین  
مگر سب سپاہیوں نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سرکی مگر صاحب کی  
خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو چپ کو قلعے مین  
لیگے اب سپاہ نے جبراً و قہراً کچھ سپاہ محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے  
آوے گی تو بکو خواہ مخواہ اوکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہوا اور آکر ہمارے  
سابقہ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمھاری جان بچنے  
کا کچھ اور سوار آکے زندہ بچھوڑینگے یہ حال سکر میکڈونلڈ صاحب اور روز صاحب و انھیں صاحب جبکا نام معلوم نہیں  
اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام ڈار دروایہ ہوئے اور اٹھارے راہ مین افسران رسالہ مثل کوٹ صاحب



اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگوں کے اور پانچ سیم صاحبوں کے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد  
مفسدہ پر دازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ ان کے سامنے آیا او سکواونہوں نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ  
ارادت علی صوبہ دار سالہ یکم کو برگڈیر مقام نیچ کا مقرر کیا اور برگڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا  
اور خزانہ نیچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کھان نصب کیا اور اسکے  
روبرو جھنڈہ قائم کر کے واسطے رہنے برگڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اسنے صوبہ داران اور جمعداروں کو کرنسل  
اور سیمجہ مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم ندے جمبٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہے لائد صاحب کے پاس ایک رپورٹ  
اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والوں کا یہ ہے کہ مقام نیچ میں ایک تیاراج قائم ہوا اور ایک مختار گوالیار مفسدین  
کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے میکڈونلڈ صاحب نے یہ جابا تھا کہ اپنے طلغے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے  
ان کے ہاتھ میں سے چھین لئے ایبٹ صاحب نے بتایا کہ دوم وقت سہ پہر ارادہ فمائلش کرنے سواروں کا کیا او کو مالک  
جو اونہوں نے عمدو فاداری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ او سکود فاکرین مگر اونہوں نے متفق اللفظ  
یہ جواب کہا کہ تھے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودہ سے عمد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب میں کیون خلل انداز  
ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہوگا

اب زیادہ تحریر کی گنجائش نہیں نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت و خون کا  
بیان کیجے پس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اوس سب سے نیچ میں زیادہ تر جرحی ظہور میں آئی  
اور وہ چیروں اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کھاروں سے توڑ کر خراب و خستہ  
کیا غریب پستونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندھ کر اوڑا دیا اور مشہور ہے کہ اونہوں نے چند سیم صاحبوں کو  
اسیلحہ اوڑا یا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہو گئے اور شودر صاحب بروقت بیان نہ پہونچے مفسدین کے  
روانہ ہونیکے بعد آئے۔

ایک سپاہی بنام قادر بیل جو بتایا کہ دہلی میں جو بمقام خیروارہ گرفتار ہوا تھا اوسکے اظہار میں اکثر باتیں ایسی  
میں جو کاتب حالات مذکورہ بالا سے رگٹی ہیں اسواسطے اوسکا بیان بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میں اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارو راجیا حوالدار کے جسیں آٹھ جوان تھے تعینات تھا  
ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہیں اسکے سننے سے تمام رجبٹ طیار ہو کر میدان میں  
آئی اور دیوار ہاسے قلعہ پر سپاہی متعین ہوئے آخر کار یہ خبر غلط ٹھہری اور فیا بین صاحب لوگوں اور سپاہیوں کے  
عمد و پیمان ہوئے تیاراج سوم قریب نواخت گیا ہ گھنٹہ شب کے آواز بنادیق از طرف تو سچانہ گوش زد ہوئی  
اور دوسرے روز جو میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سواروں نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل  
بھی طیار ہو کر میدان میں آئی تھی اس عرصے میں آواز بنادیق بنگلہ برگڈیر صاحب سے سننے میں آئی اور فوراً  
اوس بنگلے میں سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوئے مفسدین گروہ باندھ کر بھرتے تھے اور جہان تھان بنگلو نمیز

آگ لگاتے تھے بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سوارے تپکون کے پہنچے ہو کر نیل لارنس صاحب کے جنگی پرانے اونکر دیکھ کر مارا گار دیا رہا اور مجھے بندو قین بھر کو نہ لے کما اگر تم نزدیک آؤ گے تو ہم مارین گے۔  
 سکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین پہنچے کما ایک دین کیڑنکہ ہلو ہوانی بخش جمعدا سپر اسپان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کریں تو اسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ تمکو مار ڈالیں گے جب پہنچے اونکو جواب ایک دین دیا تو نایک اور چار دن سپاہی سکر چلے گئے بوقت نواخت سات بجے کے پاس سوار اسے اور شیر پاسے برہنہ ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوئے پہنچے اونکو بھی دیکھا یا جیت پہنچے پہنچا سپاہیوں کو دیکھا یا تھا کہ آگے آؤ گے تو ہم بندو ق مار نیگے اسپر و نون نے بھی دو ہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین پہنچے جواب دیا ایک دین سکر و نون نے کہا پھر مقابلہ کر نیکی کیا ضرورت ہے ہتھیار دوہر دو اور وردی ادا کر کر بارے ساتھ چلو پہنچے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازیں دو دو سوار ہاری دو دو طرف ہو کر ہلو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روہر پھرتی تھی اور پیادہ سپاہ ہمراہ تو پہنچانے کے مقابلے میں تھی سواران مذکور ہو کر جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لے گئے یہ شخص بہت قد بہت لمبیم و ضخیم سفید روت کر کے وردی سپاہ پیدل کی پہنچے ہوئے بیٹھا تھا سپاہ مفسد نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیلی صوبہ دار نے ہم سے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کرو گے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملجا و لگیا اور جو ہر ماہی سے انکار کرو گے تو تمھارے ہتھیار چھین کر تمکو اسی جگہ مار ڈالیں گے پہنچے ہمارا اقرار ہر ہی کا کیا اور روانہ ہوئے قلعے سے پہلے ہو کر چھوٹی مین لیکے یہاں وہ سب مال مغزوہ جمع کرتے تھے اور یہاں سے گاڑی او بگھی مین بار کر کے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گھنٹہ روز یہاں سے روانہ بجانب مقام نیما گڑھ ہوئے اور بڑا انتظامی سوارے اسکا اور کچھ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ سپاہ آگے تھی اس کے بعد تو پچانہ اور عقب مین سوار اس ہیئت سے وہ روانہ ہوئے اور اس شب کو مقام نوگانوہ مین وارد ہوئے ہمارے گارڈ نے تجویز فرما دی تھی کہ اور جب قریب نوگانوہ کے پہنچے تو ہم ایک باولی مین اترے گویا پانی پیتے جاتے تھے سواروں نے جسے کہا کہ چلے آؤ پہنچے جواب دیا کہ چلو آئے مین ذرا رفع مکان کر لیں اس مقام پر ہمیں صف کشی شروع کی اور جیتا تار کی مشب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چھ روز کے عرصے مین براہ دار دو پہنچے یہاں وارد ہوئے۔

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے مین نے خود سنا کہ اکثر ہنگو نیچ اور آتھنگ آتی تھی اور وہ شعلہ ورتھی اور آتش زدگی کی گرم بازار سی تھی اور سپاہیوں نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ برگینڈ سحر صاحب بھی مارے گئے تھے۔

سپاہ نے ہلو اونکے ساتھ دہلی جانی کو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہاں بادشاہ ہلو چودہ روپیہ ماہوار دے گا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چنور گڑھ ہند رہ روز مین مقام دہلی پہنچ جاؤ گئے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ ایک یادو میم صاحب بھی ماری گئیں اور جس مکان مین وہ تھیں اس مین پہنچے بھی تھے اور مفسدین نے اونکی ٹانگیں لٹائی۔

بکڑ کر ڈونگو شعلہ میں ڈال کر جلادیا تھا۔

ایک صاحب ہتھیار صاحبان سفورین اپنا حال فرار ہونیکا اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا صاحبان سفورین نیچ کے جوتیاں پنج ۳ وقت شب فرار ہوئے تھے اب حفاظت دینا صاحب میں ہوں اور رانا صاحب بہت خاطر داری اور دھارت سے پیش آتے ہیں اور ہوسا صاحب لوگ تمام ارپورہ اور کوہ آپہ میں ہوں اور انہوں نے ہمارے پاس بہت سامان بارہ پود شید فی دیگر ضروریات کاجیکی مہکوازد ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیچ تو صرف بارہ جو جسم تھے اور جان جوتن میں تھی لیکر فرار ہوئے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی میں تصور کرتے ہیں کہ جان سلامت رہی کہ پتا این ایللی صاحب اب سنٹ پولٹیکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہیں اور انکے احسانات ہم بہت شکر گزار ہیں تمام افسران فوج بنگال جو نیچ اور نصیر آباد میں تھے اونکو حکم آگئے جانے کہ اب اور راجپوتانہ میں پھر فوج بنی جاتے فوراً آنے والی ہے ہمارے ساتھ میں صاحبان مفصلہ ذیل ہیں لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گورن جو اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوٹ صاحب اور ڈاکٹر جین صاحب اور لفٹنٹ رور صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن برپی زون صاحب متعلقہ فوج بنی اور پانچ ہم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ اب تک سب سلامت ہیں۔

خبرین در باب قتل سارجن جیریل صاحب کی سیم اور ڈاکو تین بچوں کی بہت مختلف ہیں یہ صاحب متعلقہ تو بچا ہے ہی تھی اور سیم صاحب نے اپنے تئیں مکان میں جو انکا اپنا تھا اور بہت بچہ بنا ہوا تھا بند کر لیا تھا اور دشمن اونکو اوسین سرجی صاحب کی طرح نکال نہ سکے تو دروازہ انکی راہ سے بند وقین مار کر اونکو ہلاک کیا تین بیٹے بعد اس فساد کے اون افسر ونکو جو قلعے میں تھے پھر کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور انہوں نے یہ تصور کیا کہ مفسدین مؤاون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام سیم اور بچوں کو بمقام نصیر آباد جہاں فوج گورہ بکثرت موجود تھی روانہ کیا اور انکے ہمراہ افسران ۲۷ جٹ گئے اور یہاں قلعے میں صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے ان صاحبوں کا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے تھے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں سرجن صاحب کپتان شودر صاحب کپتان لائٹ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ ریشی صاحب اور لفٹنٹ بارس صاحب اور لفٹنٹ ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹیل پلٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکٹر مری صاحب

تاریخ ۱۲ ماہ اگست وقت شب چند سواروں نے مفسدہ پردازی کر کے اپنے کمان افسر تین گولی چلائیں اور صاحب مدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مار کر جس مکان میں وہ گھس بیٹھے ہیں اوسین سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بھاگے مگر بھاگے بھاگے ایک گورے کو انہوں نے جانے مار ڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازیں تمام فوج گورہ کو حکم طیارسی کا ہوا بھینچا اسکے کہ شاید کل سوا پھسہ پردازی کر کے بمقابلہ فوج گورہ پیش آویں مگر انہوں نے اور بعد چند روز کے فوج مؤسنے

سنے آکر اس قلعے کی تبدیلی کرادی

لیکن جو لاتی لوگ مقام پنج میں تھے اوکو ابھی اور بھی نکال دین اور ٹھانی تھیں تفصیل اُسکی یہ کہ بتاریخ ۳ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ مع تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر غارت مہم ہوئے اور اس قلعے میں ۳۲۴ نفر لائق کارزار اور ۴۴ نفر بیمار تھے مگر سامان خور و نوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنوں سے محصور ہو رہی تھی بدلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان ہمپسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم اپنے تئیں بچایا اور جو حملہ دشمنوں نے کیا او سکوروکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوئے کہ ہر ایک حملے میں دشمنوں کا بہت نقصان جان ہوا اور بتاریخ ۲۱۔ وقت صبح دشمنوں نے ارادہ مہم نہ لگا کر قلعے میں گھس آئیں کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

بتاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم نقشہ فارکیو بار سن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام بانگاسے دشمنوں پر حملہ کیا اور بیش مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج پنج کے قریب نہ ہو سکی کیونکہ فوج مفسدین کی کثرت تھی اور اگر آگرو جایا پڑی ہوئی تھی

بعد از اس ہنگامو کہ جب روز روشن ہوا تو معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جہتہ سبز چہر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے اور اس جہتہ سے اور زینوں کو نہایت دہوم و ہام سے حوالہ دیا گیا اور لانا خان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ بین دیوار کی راہ نیچے اوڑھ کر گئے تھے قلعے میں لائے اور جب بتاریخ ۲۲۔ وقت صبح خبر روانگی فوج بریگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام ٹوسے بجائے مندسور ہو گئی اور فوج مذکور اثنا سے راہ میں اس مقام پنج میں آئی اور سیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور مقام پنج مفسدہ پر دارون سے خالی ہو گیا۔

ایک واقعہ نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج پنج نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت بیان ۲۷ رجیٹ پیادگان بنگال اور ایک رجیٹ سواران بنگال اوکے تو پناہ بنگال اور ۷ رجیٹ گواہیا کنتیجٹ موجود تھی اور قلعے میں بازو سے راست ۷ رجیٹ کا مقیم تھا اور بازو سے چپ رجیٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال میں تھا بتاریخ ۲۳۔ اور ۳۱۔ مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بقراری کے بشرہ سپاہ سے نمودار ہوئی مگر بروز دوم وہ سب ناہم ہوئے اور سپاہ نے دوبارہ قول و قسم از رو سے و ہرم اور ایمان کے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ بتاریخ ۳۔ جون تو پناہ سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پر خاش ہوئی اور تمام چھاؤنی میں منتشر ہو کر بازار کشت و خون و آتش زنی گرم کیا اور سواروں نے تمام چھاؤنی کا زرعہ کر لیا اور جو سامنے آیا او سکورتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان میں آگ لگی پیادہ تو لوٹ اور آگ لگانے میں مشغول تھے اور سوار چاروں طرف بنگالوں کے پھرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگالے سے باہر آوے او سے قتل کریں



اب یہاں شور و غل سے کم نہ تھا ایک جانب تو سپاہ غل بچاتی تھی اور دوسری جانب آواز توپ و فنگ آسمان تک پہنچتی تھی اور دہر شور و غل مٹوانکا اور گریہ و زاری ستہیدگان کی طبق آسمان کو ٹوڑتی تھی اس عرصے میں فوج بازوے، جھٹ کو الیا رکا جو ہسپتال میں تھا اسکو اندر قلعے کے بعد وقت لگے اور وہاں اوکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا کہ قلعے کو مفسدین سے بچا دین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور سب حیدر سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوئے چار گھنٹے یہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی بار بار ہر سوین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے میں تھی وہ بھی مستعد فساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھول دو پرنسپل ٹھنٹ روز صاحب اور گوردن صاحب اور دیول پورٹ صاحب نے فہمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا اور صوبہ دار نے خفا ہو کر یہ کہا کہ یہاں سے چلے جاو ورنہ تمہاری زندگی نہ ہوگی سوار اگر حکو مار ڈالیں گے ناچار وہ تینوں صاحبان قلعے کے اُٹے اور تھوڑے عرصے تک انتظار خروج کملی کا کیا مگر جب کچھ چارہ باقی نہ رہا تو وہ وہاں سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سوار یا اسباب جنگ پاس نہ تھا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیروں میں چھلے ٹرگے جس گانوں میں جاتے تھے وہاں کے لوگ انکو جیتے تھے اور انکی تضحیک کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہتے تھے کہیں کہیں اونکو خشک روٹی بعد ذلت و خواری نصیب ہوئی تھی یہ سب لوگ پندرہ نفر تھے اور اوکے ساتھ چھ میم اور دس بچے تھے انخرض بعد ذلت و خواری یہ سب مقام دوکلا میں پہنچے یہاں رانامی اُدے پور نے کچھ سوار تعینات کر رکھے تھے یہ سوار اوکے ہمراہ ہوئے اور اوکو بھانٹت مقامات محفوظ میں رکھا اس طرح ان سب صاحبوں کی تکلف تمام ہوئی اور آئندہ جو دستم مفسدین سے اونکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو تاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تھا اندور میں بھی تاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد میں کرنیل دیورند صاحب زریڈر دربار بلکہ کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت زریڈر لسی کی دی تھیں تھوڑے عرصے بعد نواخت آئے گھنٹہ صبح کے ان سپاہیوں نے اتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلافت حکم مہاراجہ صاحب زریڈر لسی پر حملہ کیا اور انکے انگریز متعلقہ دفتر تار بقی کو قتل کیا اب بیگلر خاں شروع ہوا فوج ہیل مح سپاہ سہو را و مہد پور حسب الحکم آکر موجود ہوئیں مگر سپاہ سہو را و مہد پور نے کرنیل دیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت میں مفسدہ اوتا دیب سپاہ مذکور کی بچا اور بیکار تھی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز مفسدین آوئے سائے شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال سیم صاحبان اور چوٹے بچو کو پٹنی اتواپ کو ہی بر سوار کر دیا کہ ہماری فوج ہیل روانہ سہو رکیا اور اس مقام سے بھی بنا چاری وہ سب بھاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گئے کیونکہ فوج عظیم سہو رنے ہی مفسدہ پر دازی پر کمر بستہ باندھی تھی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ بلکر سے شرائط پیش کیں اور سب سے منظور کیں مگر حوالہ کر دیا انگریزان کا نانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدین کو دبان مفسدین نے اوکو صلاح دی کہ تم بھی اپنی فوج طیار کر کے دہلی کو چلو اوہوں نے جواب یہ کہ انہ مجھ میں اتنی قدرت ہے کہ میں فوج بھرتی کروں اور جسوقت راؤ ہلکر استعد روپیہ چھوڑ کر مرے ہیں کہ جو اس مہم کو واسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ

بھی کہا کہ مذہب ہنود میں یہ کہاں لکھا ہے کہ عورات اور معصوم بچوں کو قتل کر دے قصہ ایسے ایسی باتیں نعت آمیز اور سنسنی  
کہہ کر اور انکو اس خونریزی سے منع کر کے مہاراج صاحب محل سراے کوروانہ ہوئے اور مفسدین نے  
خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کیوں مٹو کہ ہو کر روانہ دہلی ہوئے۔

افواج مقیم میو نے بھی اسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندرون سے سرحد نش اوٹھایا تھا تاہم یہ جون ایک جاسوس متعلقہ پولیس نے آکر کرنل لیٹ صاحب کمانیر چھاونی کو خبر دی کہ ایک جہنڈہ سنبڑھن ہوئے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دین دارین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہیں وہ اگر اڈے گرد جمع ہوں مگر اوس روز اس خبر کو پایہ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابل سب فوج کی ٹریٹ ہوئی اور کسی کی حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادہ فساد ہیں قریب آٹھ بجے کے آواز ہلے تو اپ اندر کے جانب سے گوش زد ہوئیں اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپی کرنل دیورنڈ صاحب کی جوہل سرمد سے لکھی ہوئی تھی ائی او سین یہ مضمون درج تھا کہ تو بجانہ گورہ ازراہ مہربانی بھیج دو مگر ہم یہ تمام زریذ نہی چلے اور ہوا ہے طریق اسکے فوراً تو بجانہ روانہ ہوا مگر وقت سے پہلے واپس آیا کیونکہ صاحب زریذ نہی اندر سے روانہ ہو گئے تھے کشتیان ہنگر فورڈ صاحب کمانیر تو بجانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ میو پر تسلط تو بجانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرتے تامل کے منظور ہوئی سیم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ ہوئے اور ایک پہرہ بگلی تو بجانہ لیٹ کا نفاصلہ پانچ میل جانب اندر نصب کیا گیا اور چپاس سپاہی بجائشال چھاونی کے تعینات ہوئی نظر اسکے کہ سپاہ ہندوستانی کے دلون میں کی طرح سے بے اعتباری کا گمان نہ ہو پہرہ ہائی ہندوستانی جو قلعہ میں تھے اونکی نفی زیادہ کی گئی اور انکے افسر تمام روٹیاؤں کیلین میں تھوڑا سا فساد ہو اور انکے دلون میں اعتبار متجانب سرکار ہے سوائے ازین افسران تو بجانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سواروں کے ساتھ لین میں رہیں مگر سب افسر جب مس کوٹ میں کھانا کھا رہے تھے ایک سوار خفیہ انکے پاس آیا اور اوسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل کرنا مگر اس اطلاع خیر خواہی کا کہنے خیال نکلیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گئے اور فٹنٹ فارش صاحب متصل گارڈ جہنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قزاقین اوٹھاکر سرخی اڈے کی آواز سے اور سب افسرانگریز اپنی آرام گاہ سے اوٹھکر بھاگے اب یہ حال تھا کہ سوار اور سپاہ متعلقہ رجٹ ۲۳ کے سب ہندو قزاقین مار رہے تھے غرض کہ اسی بارش غلوہ ہائی تنگ میں سب صاحب لوگ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس دروٹا کے کچھ سواران ہند لین سے جدا ہو کر راستے پر اس ارادی سے کھڑے ہوئے کہ حقیقت سچیریں صاحب اونکا گمانڈنٹ اڈے کو فوراً قتل کریں اور یہ ارادہ اونکا پورا ہوا یعنی جس وقت صاحب موصوف اپنے بگلے سے اوٹھکر اونکے نزدیک آئے اونھوں نے فوراً

گولی مار کر ڈنکوز میں پرگرا دیا اور بعد ازاں تلواروں سے اوس کے جسم کو پارہ پارہ کیا اس وقت افسران ۲۴۰ برس سوار تھے  
یہ صاحب کے بچے میں جس میں سکوت مقرر ہوا تھا کھانا کھا کر چوڑ پی رہے تھے کہ یکایک آواز فنگ لین  
سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لمحہ نگہ را تھا کہ ویسے ہی آوازیں لین کینی گزند پر ۲۴۰ رجٹ سے سماعت  
میں آئیں اور چونکہ یلین رو برو اوس پہلے کے تھی جہاں وہ سب صاحب قیم تھے سوائے آواز کے گولیان  
بھی نہ تھے جہاں ہر عوفین کے گرد ہمیش آنے لگیں اور اب تمام چھاؤنی پیدلی میں سوائے گولی لے اور کچھ نظر نہ  
آتا تھا چہ صاحبوں نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکے سے شاید چھاؤنی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی کینی کے  
گوارے کار و کجانب روانہ ہوئے اور وہاں پہونچ کر اور معاملہ درگون دیکھ کر ہر چند سپاہ کو فہمائش کی مگر کچھ فائدہ نہ رہا  
نہوا اور سپاہ اتنی گولیان ماریں کہ سوائے گولی کے اور کچھ وہاں نظر نہ آتا تھا کہ نیل ملیٹ صاحب نے فہم لینے  
تسپاہ سپاہ کا رد قلعہ کے جنگی بندوقین بھی ترھیں حکم دیا کہ تو بچانہ چھاؤنی پیدل کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب  
کے دلیں استعدا اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرما کے گذشتہ میں جب صاحب موصوف مستعد جالے سپاہ  
گورہ میں تھے تو سپاہ مذکور نے اوسکو عرضی دی تھی کہ وہ اوسکو چھوڑ کر خادین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری  
نکال رہی تھی کہ وہ بغیر انتظار کرنے تو بچانہ کے کپتان لیکن صاحب جین کو ساتھ لیکر چھاؤنی کو تھاروانہ ہوئے  
اور وہاں سپاہ کو فہمائش کر رہے تھے کہ اس عرصے میں کچھ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوئے کہ منے  
اپنے کمان افسر کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ میں سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ  
کرنیل ملیٹ صاحب در کپتان لیکن صاحب بھی دہن مارے گئے اور اوسکی لاشیں دوسرے روز دروے لین کینی ٹھہر  
گئے اس حال سے قیہ کی ہوئی ملیں کہ کرنیل صاحب کے دونوں خسارے اڑ گئے تھے اور اوسکی پشت سوراخ سوراخ ہو گئی  
تھی دونوں کا گوشت اڑ گیا تھا اور زرخدان اوسکے منہ میں چلی گئی تھی اور تین زخم تلوار کے اوسکے منہ اور کھویری  
پر تھی اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتھ لگا تھا کہ جس سے اوسکا سر شان سے جدا ہو گیا تھا اب تو بچانہ مذکورہ بالا  
پھونچا اور مفسدون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل ازاں اسکے آئینے مکان مسکوٹ اور مکان پاڈری صاحب اور  
اور مکانات کو جو قلعے کی تو یوں گھاڑ دیے باہر تھے مفسدین نے لوٹ کر چلا دیے تھے دوسرے روز وقت صبح  
دو تو میں جنگی سامان وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بضرورت جنگی سامان تھے اسلئے نکال دینے باقی ماندہ مفسدین کے جو لین  
سواران کی نزدیک پھرتی ہوئے نظر آتے تھے آئینے اکثر کردہ مفسدین نظر آئے مگر تو یوں کو دیکھتے ہی وہ سب  
بھاگ گئے اب اکثر مکانات جنہیں مفسدینہا گئے پناہ گیر ہوئے تھے جلا دیے گئے اور لاشیں کرنیل ملیٹ صاحب و دیگر  
ہیرس صاحب و در کپتان لیکن صاحب و دیگر صاحب لوگوں کی لاکر دفنائی گئیں بلکہ نے اپنی دوستی و وفاداری  
تا بہت بکری کو چار لاکھ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت جاری پاس بھیجا اور استعدا مدد کی کہ ہمارا این گاہ  
ایسا منصوبہ ہو گیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بھی کر لیں اور وہ مدت تک جاری بھی رہتا تو بھی ہم اوسکی منتحل ہو سکتے تھے  
اعظم گدہ

تباریخ دوم جون ۱۸۔ رجٹ ہندوستانی نے یہاں فساد برپا کیا اور لفٹنٹ مین صاحب کو جان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ سیرون کو زخمی شدید کر کے سات یا آٹھ لاکھ روپیہ اور تو لو لکھا قبضہ کر کے روز دو روانہ ملک اودہ ہوئے تباریخ چارم زمیندار اور دیگر مدعا نشان شہر آمادہ فساد ہوئے تباہ کن شہر بنگال میں متواری ہوئے اور تباریخ ۱۸۔ ماہ مذکور تھی رہے استارینج کو دینبل صاحب اور دن صاحب کچہ سوار اور دل لیکر گئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار میں بدلتی ہوئے ہوئے

### منگی

تباریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے اگر خبر دی کہ کل شام کو ایک چراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دروپہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چھٹی جو اسکے پاس موجود تھی مقام ٹیپہ علی خانی ناظر خجاری کی پاس لیجا اور وہ باعث شورش راہ اس سے انکار کیا تھا بلکہ اس نے چھٹی نہ لی ہر چند چراسی مذکور نے اسکو بہت دھمکیاں اور سخت سست کہا مگر اس نے نہ مانا اور نہ گیا اس نے اسے صاحب موصوف کے دل میں شک پیدا ہوا اور یہ سمجھ کر کہ آدمی نہیں لیکھا تو چھٹی ڈاکھانے کے بعد سو روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکھانے میں گئے اور صندوق حساب جو کھلواما تو چھٹی مذکور بھیندہ دستیاب ہوئی اسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تھا پہنچا اور بروز جمعہ یعنی ۳۱ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ فساد ہو کر تمام اگر فساد قتل کرنے کے فقط آپس میں کچہ اشتیاق بل اسلام باشندہ منگی خاص اور ٹیپہ اور بھگل پور کے شامل تھے اور اکثر اونہیں کے ایسے تھے کہ وہ علاقہات مغز سرکاری میں لوکر تھے اس چھٹی کے حال سے واقف ہو کر تدریگر فزاری منشی دکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چھٹی مذکور کے عمل میں اپنی اور وہ دونوں قاتل ہو کر واسطے تحقیقات کے روانہ بھگل پور ہوئے

### بنارس

تباریخ ۸۔ ماہ جون رجٹ، ہندوستانی اور لد مینا رجٹ سکھ اور ۱۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ سازی کی اور مین نواخت چار اور پانچ گھنٹے پہر سکھوں کو دیکھا کہ وردی بہن کرپرٹ پر جمع ہوتے ہیں اور سپاہ ہندوستانی نے بھی وردی پہنچی شروع کی کیونکہ انکو حکم تھا کہ جب کہ اندیشہ فساد معلوم ہو تم سب تیار ہو کر میدان گواٹر گارد میں اگر جمع ہو اس عرصے میں دو یا تین گھنٹہ انگریزی گھوڑوں کو پاشتہ ڈالے ہوئے تین آئے اور موگل واسطے باہر آنے فوج کے بجائے موگل کے سب سپاہی باہر میدان میں آئے مگر وہی اور گرتی بہن کر گئے یا جامہ وردی کے نہیں پہنے تھے اسلئے حکم ہوا کہ اپنی نیک رنگ کتے پا جائے بہن کر گرتی سپاہی بہن حکم پا جائے بہن نے گئے اب انکو حکم ہوا کہ اپنی سپاہریلوں میں رکھ دو انہوں نے رک دیے اور واپس اپنے افسروں کے پاس آئے تھے کہ اس عرصے میں سیل تو بند ہو گئی اور انہوں نے کیا دیکھا کہ تو بچا اور گورے



پیدل چلے آئے میں اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دل میں خوف غالب ہوا اور وہ بیوں کی طرف بھاگی اور  
 اُن کے قتل توڑ کر ہتھیار نکالے اور بندہ قین ارجٹ شاہی کو جو ہتھیاروں کا قبضہ کر چکا تھا مار تے شروع کیے  
 سپاہ گورہ نے بھی بنادق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کی طرف بھا  
 اور وہاں دیوار لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اُس کے پشت سے گولیاں مارتے تھے کرنل سپوٹس وڈ صاحب نے جب  
 دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیواروں کی پناہ میں ہو کر گولیاں مارتے ہیں اور انھوں نے تمام لین کو آگ لگا دی اور ہوا جو  
 موافق تھی تمام دھواں اور تیزی آگ کی بجانب مفیدین شدت سے ہوئی یہاں تک کہ تاب نہ لاکر مفیدین بھاگ  
 نکلے اور بہت سے اوسمیں جل گئے کیونکہ روز و دم جب وہاں جا کر دیکھا تو خاکستر میں بڑے گوشت سوختہ بکتر تھے  
 اب اور دشمن میدان میں آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈوٹسن صاحب ۱۳ رجٹ میں گئے  
 اور جا کر اُن کو اطلاع دی کہ چونکہ اُن کا ٹنڈنٹ مارا گیا اس واسطے بریگیڈیر پوسٹوئی صاحب نے اُن کو یعنی کپتان صاحب کو  
 حکم دیا ہے کہ اُن کے رسالے کی کمان کریں تو سب سواروں نے اپنی تلواریں پھینک دیں اور اُن سے کچھ لشکری ناخوشی کی بلکہ  
 ایک سوار نے بہتول صاحب بوضوف کے مارا جس کے صدر سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہو گیا اب اور دشمن و ہما  
 ہوئے یعنی جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہو گیا اور اُن کا گھوڑا اُن کو لیکر بھاگا سکھاں رجٹ دہلیانہ نے گورون کی طرف  
 بنادق سرکین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ ہندوستانی کو نکالنے میں مصروف تھی اور اہل کمان  
 بھی نہ تھا اس لحاظ سے سکوا اس امر کا تعجب ہا اور جب گورہ اس طرح گولیوں میں اور اہل ہندوستان سے تھے سکھوں نے  
 باعانت کچھ سواروں کے اُن پر حملہ کیا اور باقی سوار علیحدہ کھڑے ہو کر تماشا دیکھتے تھے اب سپاہ گوری سپاہ گوری ظاہر  
 ہوتی ہی یعنی سامنے سے تو، سر رجٹ ہندوستانی بارش غلو کر رہی تھی اور ایک جانب سے سکھ اور دوسری طرف سے  
 سواروں پر گولیاں مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہو کر ایک گردہ اُن کا تو بچا تب سکھ سپاہ گیا اور اُن کو مارا بھاگا یا  
 اور دوسرا گردہ، سر رجٹ کی لین میں گھس گیا اور وہاں سنگینوں سے مار کر سپاہ مفید کو کوئی راستہ سوا کے قرار  
 کے بچھڑا

اس طرح دشمنوں نے فراغت حاصل کر کے سپاہ گورہ جفاطت سیم صاحبان اور صاحبان ملکی میں مصروف  
 ہوئی اور اُن کو جفاطت تمام مکان کسال میں پونچھا دیا اور تو یہ ہو رہا تھا اور سپاہ گار دہاے خزانہ کچھ ہری دسکوٹ  
 ہسپتال دہلی کے جب دیکھا کہ کوئی برسان حال نہیں اور انھوں نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام جھاولی کو  
 لوٹ کر بجانب بنگلہ ہاے صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوئے اُن کے بنگلوں میں آنے سے پیشتر جب صاحب لوٹ بھاگ  
 کر مکانات شاگرد پیشہ و دیگر مکانات میں جو اُن کے نزدیک محفوظ تھے متواری ہو گئے تھے مگر سپاہیوں نے اُن کو وہاں  
 بھی بچھڑا اور وہاں سے ہی تلاش کر کے نکالا اور سبھی تمام قتل کیا سواے اُن سپاہیوں کا جو ہاے مذکورہ بالا کے  
 بھٹوں نے جھاونی کو ہاتھ اور سپاہ، سر رجٹ بھی جسکو گورون نے سنگینوں سے مار کر لین میں سے نکال دیا تھا تا  
 مقامات میں منتشر ہو گئے یہ سپاہ سب سے زیادہ مفید تھی کا قتل و خونریزی میں اور سپاہیوں نے گوی سبقت لیتی تھی

آکر کاریہ بھی رو لہزار لائے اور سپاہ سکھ ایک طرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہو گئے اور شہر میں دوبارہ صوبہ امن کی سیدھا ہوئی تمام سپہ سالار اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ کٹھالی میں جا کر رہیں یہ مکان بہت مضبوط تھا اور اس کے بالا خانہ پر مورچال کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس میں آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہو کر آتا تھا اسکو پھانسی ہوئی تھی چھ چھ اور دس دس مہندین کو ایک ایک مرتبہ پھانسی دی گئی اور چند عرصے کے بعد ملک کلکتے سے آگئی اور اسنے افکار آئندہ بھی رفع کر دیے اس کمک کی سرداری میں کرنیل تیل صاحب تھے اور فوج سندراس فوجیئر تھی

ایک صاحب جو اس سب مہندے میں موجود تھے اس طرح پر حال بیان کرتے ہیں کہ میری دانست میں کبھی نے اس قدر شجاعت و مردانگی نہ کی ہوگی جیسی یہ ہوئی ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجائے کی خواہش رکھتا تھا اور ساریٹ میجر جل صاحب سے جو تعلق سپاہ سکھ میں کوئی شجاع تراورد لا ورنہ تھا جب وہ کیپٹن آئے تو تمام خون آکر تھکے اور انکی تلوار اور کٹاکا حال کا زار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے دل میرے نیم کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی اور کٹاکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہاں موجود تھے ہمراہ میجر برٹ صاحب کے روانہ ہوئے تو میری ہم کو ساتھ لے کر بھول گئے تھوڑی دور جا کر چوہا دانی تو میجر صاحب نے کہا کہ میں جا کر اذکو لانا ہوں مگر ایک سپاہی گورہ نمبر ۱۰ نے کہا کہ میں جا کر لانا ہوں اور بھاگ کر اذکو نقل میں لے کر بارش غلو لگا مفسد خدین میں زندہ لے آیا جب فساد کچھ کم ہوا تو ہم اپنی سواری کے طرف گئے اور وہاں طیارہ شب بستی کی کی قریب نواخت دو گھنٹہ صبح میں نے سنا کہ میری کپتان بردن صاحب کے بنگلے میں ہے یہ مسکرمین اور ساریٹ میجر برٹ اور ایک سپاہی ۱۰ رجٹ کا تینوں گئے اور دیکھا کہ میری کپتان بردن صاحب دراز کی میسر اور بچے سب زندہ ہیں مگر طویلے میں خفیہ میں غرض کہ وہاں سے اذکو نکال کر لین سواری میں لائے یہاں کے مفسدین کی ایک فوج کرنی چاہیے کہ انہوں نے کسی سپاہی کے کو نہیں مارا اور نہ خزانہ لونا صرف اپنی رجٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھ نہ بولے میں اب تمام جواری میں ہوں اور یہاں اس طرح پر آیا کہ راجہ رام گرنے ایک کشتی بھیجی تھی اوس میں میں اور میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈینار صاحب و انیس بلٹن صاحب درگیاہ سپاہی ۸۲ رجٹ کی اور تین یا چار اور تنک حلال آدمی جنہوں نے ہتھیار بخلاف سرکار نہیں اٹھائے تھے ہم سب سواری ہو کر اس تمام کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں اور یہاں ہم اس قدر سب طرح کے سامان سے درست ہیں کہ کچھ ہواس تمام کو پھینک دیں گے جب میں تیار ہوں ۶ بنارس سے روانہ ہوا تھا اور سوقت تک میجر کالسی صاحب رسالہ ۱۸ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجٹ کے اور چکیسن صاحب اپوتھی گیری یعنی ڈاکٹر خورد و دفن ہو چکے تھے

انیس جن صاحب زخمی شدید ہوئے تھے انکے منہ میں زخم آیا تھا جسکے صدے سے اونکا تالو بھی پھٹ گیا تھا اور میجر صاحب ۲۵ رجٹ کے جو ۳۰ رجٹ کے ساتھ کام دیتے تھے اونکی زخمی شکست ہو گئی تھیں انہیں سے ایک تو بڑی ڈاکٹر صاحب کاٹی گئی اور ٹوڈی صاحب ۳۰ رجٹ کی بازو میں زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوئے تھے

## حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہو گئی ۲۱ نفر سواران دل رسالہ نظام جنون نے تمام اورنگ آباد  
مفسدہ پردازی کی تھی تباریخ، جولائی گرفتار ہو کر واسطے سرائے اعمال قبیحہ سپرد صاحب زرڈنٹ بہادر کو لے گئے تھے  
اس امر سے جس سے نظام اور ان کے رکن سلطنت کی مکالماتی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تھی شہر والوں کو  
نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہو گئے تباریخ، ایک گروہ کثیر نے جمع ہو کر محل نظام کو نرغہ کر لیا اور سختی و  
درستی پیش آکر طلبگار رہائی مجربان مذکورہ بالا ہوئے یہ گروہ اول مولوی صاحب کلان کے مکان پر جا کر مستدعی  
حکم اور دعا کے ہوئے مگر جب مولوی صاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمائش کی تو انھوں نے  
اپنے باغضہ مولوی صاحب پر چھانٹا یعنی انہیں کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازیں وہ سب بجانب محلات  
روانہ ہوئے اور جا کر محل کو گھر لیا اور شور و غل مچا شروع کیا اور درخواست رہائی مجربان کی کی یہ خبر فوراً صاحب  
زرڈنٹ کو دی گئی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنجٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی  
دی حکم مناسبہ کرنل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بھی دیئے گئے توپ جو علامت اندیشہ کے ظاہر کرنے کے  
واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور ریٹ پر جو چارم توپخانہ موجود تھا اسکے ساتھ افواج مفسلہ ذیل شامل ہو گئے چار  
توپخانہ اسی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجٹ گورہ اور یکم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۲۶ رجٹ ہائے  
ہندستانی بنگالہ نصف توپخانہ اسی اور دور سالہ ہفتم سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کٹھی زرڈنٹ روانہ  
ہوئے اور وہاں ہو چکر میر انس صاحب کے توپخانے کے ساتھ جو کام میں وہاں مصروف تھے شامل ہو گئے  
یہ کوٹھی شہر سے باہر فاصلہ چند میل چھاؤنی سے تعمیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب زرڈنٹ کو  
کہلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے ہیں اور عجیب نہیں  
کہ وہاں اگر فساد کریں یہ خبر سنتے ہی طیارہی جنگ شروع ہوئی اور سواروں کو حکم آگے جانے کا ہوا اور حسوت  
توپخانہ احاطہ زرڈنٹ سے باہر نکلا اسی وقت گروہ مذکور نظر آئے توپخانے نے بہ مجرد دیکھنے کے گولہ رانی شروع  
کی اور تھوڑے عرصے میں مفسدین کو منتشر کر دیا اکثر مفسدین میدان جنگ میں کشتہ پڑے تھے اور بہت مفسد  
اگر گرفتار ہو کر پھانسی پا گئے

سوائے حیدرآباد کے اس فوج میں اور چند مقامات میں بھی مفسدہ پردازی ہوئی تھی مگر وہ اسی  
نہیں کہ اوسکا بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اس کے نام ذیل میں درج کر کے اکتفا کیا گیا وہ مقامات  
یہ ہیں اسیر گڑھ کولالور اور دو چار اور چھوٹے چھوٹے مقامات تھے جن میں فساد نے کچھ نہہ دیکھا تھا  
مگر اقبال عدو مال سرکار دولت دار کے ہاتھوں نہہ کی کھا کر لپٹ دکھا کر بیٹھ گیا تھا اور اسکے باقی بانی  
سیاست حکومت سرکار سے سرائے اعمال کو ہیدہ کو پھونچ کر نیست و نابود ہو گئے تھے

تبارخ ۱۱۔ ماہ ستمبر ۱۸۳۱ء میں امریکی نظام بانڈوں پر بیچنے کے بعد دین دنیا پور ورام گدہ بہم راہی حرکت کو رسین نو سڈ کے مقام باند سے روانہ ہو کر عازم ناگود میں ایٹب ۱۷ ستمبر ۱۸۳۱ء کو رفا صا بد نسل کے مقام مذکور سے تھے اور عمدہ بند وستانی نے بیان کیا کہ مردم مقام مذکور جمہور آباد شدہ رہتا ہے جس جگہ سیکار ہو سکے بہمن خیال ایک مقام واسطہ خشک گاہ کے برابر نہ آتے تھوڑا سا جو سامان خشک کہ ناضل تصور کیا گیا تھا اسکو خلا صیان رجٹ نے بامداد سپاہ مذکور چاہات قرب جوار میں ڈال دیا اور پیاری خشک کی عمل میں آئی

ایک صاحب سطر ح بیان کرتے ہیں کہ تاریخ ۱۶۔ وقت نواخت نو گھنٹہ صبح کلک کرنے پہلا بھیجا کہ مفسد قریب میں اور صبح کو میر جٹ اور ہونگے اوسو قریب رجٹ موجودہ کو پرٹ کا حکم ہوا اور ان کے سامنے آٹھ سو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو چھ نی تو میں موجود تھیں ان میں بیچ ماری بعد اسکے رجٹ بجانب کپور دیا ہوئی جب ہم سب کپور میں ہوئے صاحب کمانڈر تک افسر نے چاہا کہ رجٹ کو آگے بڑھا دے اور قریب دوسو گز آگے لگے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گارہ اول میں تھا حکم مقام کا اور پیاری ہتھیار کا دیا اور اس کے حکم کی نیت رجٹ نے تعمیل کی جب ہم نے آواز بنا دین کے نزدیک کی سنیں ہلکے خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھ کر بھاگ جانا چاہا اور ہم نے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہم پر گولی نہ چلائی ایک افسر جو سیاہ تھا اسکو ادھون نے گرفتار کیا اور جا بجا پھرایا بعد ازاں کسی نے کہا کہ اسکو مار ڈالو اور سیاہیوں نے اسکو مارنے دیا اور کہا کہ مارے سے کیا ہوگا اسے چھوڑ دو بعد ازاں پندرہ روز کے ہندہ گردی اور سیاہان نور دی کے ہم مقام مزار پور وارد ہوئے اور ہمارے ساتھ دوسو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور میں آئے بعد ازاں ہم لوگوں کے بھاگ جانے کے پشیمان ہو کر واپس لوٹ کر رہ گئے اور وہاں تمام سیکرین درمیان سپاہ ۱۶۰ اور ہم رجٹ کے اور درمیان پٹن رام گدہ کے جو دوسرے روز مقام مذکور میں وارد ہوئے تھے برابر تقسیم کر دیا سپاہ مذکور دو روز ناگود میں رہی اور اس عرصے میں ہم بنگلہ جلا کر جانب باند ادا پس روانہ ہوئے صوبہ دارہ رجٹ جو نہایت حرام زادہ اور واقف زبان انگریزی سے تھا میر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی زبار در پیر خزانہ سے دست یاب ہوا سب افسر انگریزی استقامت مزار پور تک پونے چھ اور راستے میں سواستہ شہداء موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہ ہوئی

### جلیلیہ

۲۰ رجٹ بند وستانی جو یہاں مقیم تھی مدت تک کنگھال رہی مگر اونچی وفاداری پر بد گمانی بہت تھی اور اس امر کے انتظار تھے کہ دیکھیں کت تک یہ ایسے نکم حلال رہتے ہیں سپاہ رجٹ مذکور کو کہا گیا تھا کہ اگر وہ کنگھال ہر کار رہیں گے تو انکو دو چند بھال لگا اس قرار سے بہت کام نکلا یعنی باورانی ان کے اپنی فساد مکر نکلا اور انھوں نے خود کرتے بنگلے میں جو بندیلوں سے پر گز سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی تاریخ ۱۱ ستمبر وقت نواخت نو گھنٹہ شب یہ خبر پونے چھ کہ سپاہ مستعد اس امر سے کہ جو لوگ بحرم سنگا بہ پردازی مقیم ہوں انکو جلیانے سے رہا کریں اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے انکو قتل کریں گے یہ خبر سن کر ایک سو سپاہ پلاؤ



سندراجی اور چند سواران مندرجی واسطے مخاطب چلوانہ کے روانہ کیے گئے اور چند نعلیہ تمام سپاہ سپرہ وغیرہ کی لیے لیے تمامات پرستند ہو گئی اور دو ضرب توپ مع ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ بیدل اور باقیماندہ سواران سندراجی کمر بستہ طیار ہوئے کہ جہان ضرورت ہو وہاں روانہ ہوں سپرہ ہاں جنگی سوار اور پیادہ کے گرد زبردستی کے قائم کیے گئے اور دو غولی سواروں کے بطور سپرہ دل گرد چھاؤنی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے بت کوئی واردات وقوع میں نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات ہوئے تھے اپنے اپنے ستر پر جا کر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشہ فساد وجود نہیں تھا ظاہر ہو گیا اور لین کی طرف سے آواز ہائے تفنگ گوش زد ہونے لگی اس پر یہ خبرائے صداقت کو پونجی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصہ قلیل کے بعد بعضے اسر ہندوستانی اور کوارہ ماسٹر سر جیٹ زبردستی میں آئے اور صداقت خبر ہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بد معاشوں نے یہ جھگڑا کر کے تفنگ اندازی کی تھی اس پر تمام سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجٹ کے اور ایک سپاہی کا رد عقب کا مع اپنے سپہاؤں کے مفور تھے

اس صبح میں شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چھوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تھا مفور میں مذکور نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح بت مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی سوا ازمین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر میں کوئی علامت نہ گھاسے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تھی۔

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنگی رہائی مشہور ہوئی تھی چلوانہ سے لاکر تو بنجانے میں رکھے گئے اور جو سپاہ مندرجی چلوانے پر تعینات ہوئے تھے ان پر کئی گولیاں آئیں مگر کسی کو آسیب نہ پونجیا اور نہ سر کر نیوالا دن گولیوں کا معلوم ہوا

اس سے بھی زیادہ وحشت انگیز واقعات درپیش ہوئے یعنی قریب چار صد دیاتین مہینے سے راجہ سنگر شاہ جو خاندان راجہ گوندین سے ہے تیار واسطے ربادی صاحبان انگریز مقیم جلیپور والیش نے بنگلہ و غارتگری خزانہ درخا میں مصروف تھا اور اسکے ساتھ رکھو ماتہ شاہ اسکا فرزند و دیگر مقیدین ہمارے قتل کئے تھے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر ٹھنٹ کلارک صاحب کو پونجی صاحب موصوف نے ایک چیز اسی کو ملیا اس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اسکے زبانی صداقت جو کی ظاہر ہوئی ابتدا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولیس کا اور بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا اور جب سب جمع ہوئے تو صاحب موصوف اور کو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوئے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر ہوا تو صاحب موصوف سوار کو لیکر دوڑ پر رہے اور جا کر گاؤں کو گھیر لیا اور بزور قوت پونجی سپاہ بیدل پولیس کے مقیدین کو گرفتار کر لیا

دور در تحقیقات اس مقدمہ کی رد و بر دے ٹھنٹ کلارک صاحب کو ڈپٹی کمشنر جلیپور اور ٹھنٹ کلارک صاحب کو ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈل اور دکیان پولیس صاحب متعلقہ ۵۸ رجٹ ہندوستانی کی ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا

راجہ نذیر اور اسکے فرزند کرنجی باپ تھیں کو پوچھا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اور ادنیٰ کا توپ سے نسبت ہر دو  
مجرموں کے نافذ ہوا اور تیار پانچ ۱۸ - وقت صبح بقیل اس حکم کی حالت کو بھی زبردستی میں عمل میں آئی

### فیض آباد میں مضامین ملک اودہ

تاریخ ۸ - ماہ جون ۱۸۵۷ء شہنشاہ اودہ پادگان نے یوگل سنگھ پر داری کا بجایا اور ۲۲ رجٹ ہندوستانی  
نے اسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو ڈرایا یہ خبر سنکر میجر فلس صاحب نے اپنے سپاہ کو حکم دیا  
کہ تو یوں پر جاؤں وہ موجب حکم کے چلے کر دو مہینے ۲۲ رجٹ نے جو تو یوں پر تعینات تھے جمع ہو کر سنگین انہی  
آگے کر دیں اور کسی گونداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازیں میجر فلس صاحب نے حکم آگے بڑھانے تو یوں  
کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بھی نہ کی دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک تو یوں کے آنے دیا

بانی سنگھ پر داری سپاہ ۲۲ رجٹ کا محنت سے کام ہے یعنی گواؤں و خوں نے فساد کیا مگر سنگھ فساد  
میں بھی اپنے افسر و فوجی جان اور مال کی حفاظت کی اور کئے بیگم کو گھانا اور گارد ہاے سپاہ میگزین اور دیگر اسباب  
سرکاری برقیات کیے اور جا بجا پھر ہاے جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارگری دراز کریں  
اور ایک گونسل سپاہ کی واسطے انتظام آئندہ کے قرار دی اس میں مشر صاحب کے رسالے والوں نے صلاح  
پیش قتل کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ رجٹ نے اسکے خلاف مای دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم  
جان چاہو وہاں چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب سامان سرکاری نہ  
لیگا کیونکہ وہ سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنکر افسروں نے کشتیان واسطے سواری اور بار برداری کی طلب  
کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کشتی خبرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیان ہم پھوٹھیا دو اس سے کشتیان میں مگر  
چھوٹی تھیں کہ سوائے ایک دست قمر کے افسران مذکورین اور کچھ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی مفسدین نے نو سو روپے جزا  
سرکاری میں سے نکال کر واسطے خرچ راہ کو انکو دیا یہ حال دیکھ کر حب افسران مذکورین نے پھر انکو فہمائش دیاب  
رفاقت کی تو انھوں نے بابت تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسروں کے ہیں اور صوبہ دار  
میجر ۲۲ رجٹ کا کمانیر چھاونی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوئے تھے او یہی روز خبر آنے، ۲۲ رجٹ کی جو استعداد  
یہ سنگھ پر داری بھی پوچھی بلکہ ایک روز بیشتر حسب معمول گارڈر سککا بھی فیض آباد میں آگیا تھا اور دوسرے روز  
کار و آخر ۲۲ رجٹ مذکور کا برب دریا وارد ہوا انریل اور براین صاحب متعلق شہنشاہ پادگان اودہ اور انڈرس صاحب  
متعلق ۲۲ رجٹ اور لفٹنٹ گورنر صاحب شہنشاہ پادگان اور لفٹنٹ پریسول صاحب متعلق تو نہجاہ مقام دنیا پور میں پہنچا  
پوچھے اور دو افسروں کے ساتھ کشتی پر سوار ہوئے تھے کسی مقام پر ان کے بارہ جالی کو کھینچ کر اتر گئے  
اور شاہ مفسدین کے ہاتھ سے کہیں مارے گئے ہونگے راجہ مان سنگھ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ کا  
بھرت کیا تھا بہت میٹھ کو گوانی حفاظت میں رکھا اور اقرار بہر بانی پیش آئی کا کیا ایک میٹھ کو جسکو عنقریب پھونے والا تھا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجٹ کا تھا چھاونی میں لگیلا اور اوسنے وہاں سیاہ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو مارو اوسکے اوس  
میں کی حفاظت ضرور کرنا یہ سنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب دس جانب دریا کے تھا اڑٹھا اور اجازت سیاہ  
دونو کو اپنا مکان میں لگیلا اور ایک ڈاکٹر بھی اوسکے پاس سیاہ نے صیغہ یا بعد فساد کے بھی سیاہی انٹرنی کی  
سلامی دیتے تھے اور اوسکے ساتھ بادب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سیاہی تو آب دیدہ ہو کر نہایت شافط ظاہر کرتے  
تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچھ چارہ نہیں ہے جب سب سیاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی لاچار اوسکے شامل  
ہو گئے القصد فیض آباد سے روانہ ہو کر یہ سب افسر مقام اوجود پیدا در ہوئے وہاں کے رئیس نے اوس کی بہت  
خاطر داری کی اور تواضع و تکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار ہم لوں بھیجائے بڑی کشتیوں کا کیا کرواں سے روانہ ہو کر جو نو  
دن اوز کوراہے میں گذرے اوس دنوں میں اوز کو بڑی صعوبتیں رونما ہوئیں اور بعضے بعضے تمام سے تو بمشکل  
جان رہوے کیونکہ اگر گڈھیماے خام جو برب دریا سے گھاگھرہ واقع ہیں اور اوس میں مسلح مفسد آباد  
جمع تھے اوسکے ہاتھ سے بچانی الحقیقت بہت مشکل تھا

ایک صاحب ہوگل نواز تو بچانہ مسمی جورج دیہم سن اسطرح پراپنا حال بیان کر رہے کہ

جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تھے تو مجھے دیکھا کہ سیاہی ۲۲ رجٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان اور دوس  
تھے اوس روز کپتان ڈرم منڈ صاحب کو ٹھپی میں جہان خزانہ بطور حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپہ  
موجود تھا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہو کر گیم گنج میں جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے  
پونہچے وہاں دیکھا کہ مفسد جمع ہیں قریب نواخت یک دیم گھسے کے اوس لوگوں نے ہم پر بندہ قین سرکین وہاں تو  
اٹھانو سو مفسد جمع تھے اوس میں سے سو آدمیوں نے ہم پر داریا کیا تھا مگر ہم اوسنے چھ سو گز کے فاصلے پر تھے  
اور کرنل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کی جانب گھاگھرہ کے کشتی لیاوین اور دیر جاتے  
ہوئے ہماری کشتی ایک جھاؤ کے کھیت میں اٹک گئی مفسدوں نے کشتیوں پر سوار ہو کر ہمارا قبا کباب ہم  
اوس کھیت سے بجانب کشتی جو آگئی تھی روان ہوئے اب ہم میں اور مفسدین میں چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ  
باقی رہ گیا تھا اوس دوادوش میں مورفلس صاحب غرق آب ہو گئے اور سارجنٹ میجر اور فٹنٹ برایت صاحب در  
راقم ٹھپی گرفتار ہو گئے مفسدین ہکو تمام قیام گاہ بد معاشان پر لپکے وہاں ۱۰۰ رجٹ اور ۳۰ رجٹ چاو  
ہندوستانی اور ۱۰ رجٹ سواران کشادہ موجود تھے القصد ہکو روبروے صوبہ دار کے جو کمانڈر تک مفسدین کا  
مقرر ہوا تھا لپکے میں اوسکا نام نہیں جانتا مگر وہ ہندو تھا اور ۱۰ رجٹ میں سابق ملازم تھا آدمی مختار اور تپتی جسم  
کا تھا اوسکا پانچ فٹ آٹھ انچ بلند تھا اور بال سفید تھے اوسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور زنگت سیاہ بھی جب  
ہم اوسکے روبرو ہوئے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہم نے جواب دیا کہ ہم فلا نے ہیں بعد ازیں اوسنے  
اہل اسلام سے تو قرآن کی اور یہود سے گو لہنی کا دکی قسم اس بات کی لی کہ وہ ہکو نہ تارنگی اور قسم لیکر ہکو چھوڑا  
جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو دوسیاہی ۱۰ رجٹ کے گے بڑے اور ہم زچلہ آور ہوئے اوسکی گولیوں نے

سار جٹ میجر اور فٹ پست برایت صاحب تو مارے گئے مگر چکوا ایک گونداز نے بجا کر برای یکم گنج میں پشیدہ رکھا اور بعد ازان تبدیل لباس کر کر چکوا دہاتے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورہ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اس وقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی درپے ملاش باقی ماندہ صاحبان جو کشتیوں پر تھے گئے اور ہم نے بگوش خود آواز فنگ جانب دریا سے سنی تھوڑی عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ اوٹھون نے کرنیل گوٹہ فی صاحب اور چھ اور صاحب لوگوں کو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بھاگ گئے جب میں تباریخ ۱۰۰۰ مقام ٹاٹڈ آیا تو دہان لوگوں کی زبانی سنا کہ چھ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زندہ داران ضلع گورکھپور نے بجا کیا بعد ازان میں براہ متو پورا اور شاہ گنج اور خونپور کے اور چلا آیا کیتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کیتان اور صاحب سٹنٹ کمشنر اور بر دو فورڈ صاحب اور کیتان تھربرن صاحب راجہ مان سنگھ کے پاس پونچھے اور راجہ نے اقرار اذکی حفاظت اور پناہ دی کا کیا جب میں تمام متو پور میں تھا تو میں نے سنا تھا کہ صاحبان مذکورہ بالا سمری و حفاظت گار در راجہ مان سنگھ لہواری کشتی اپنی اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتی ہیں اور مقام ٹاٹڈ امیرتے یہ گوش زد ہوا تھا کہ فٹس جرنل صاحب کرائی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سٹنٹ بریسٹ صاحب کچھ سا جٹوں کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطان پور الہ آباد کو جاتے تھے کہ مع زن و بچہ راستے میں مارے گئے اور ہم نے یہ معلوم نہیں کہ ان صاحبوں کا کیا حال ہوا جو ہماری پیچھے کشتیوں پر وقت روٹا کی فیض آباد سے سوار ہوئے تھے

فٹس جرنل صاحب کی میم کو جو جو مصائب و صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہو کر پیش آئے تھے ان کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے

تباریخ ۴۔ جون میں یعنی میم صاحبہ بھوقہ قلعہ راجہ امام سنگھ میں گئے دہان اور بھی کچھ عیسائی پناہ تھے مگر افسوس میرا ایڈرڈ صاحب یعنی شوہر مجھے سی چند گھنٹہ پیشتر دہان سے روانہ ہو چکا تھا پور بون نے راجہ امام سنگھ کو پیام بھیجا کہ سب انگریزوں کو اپنے حوالے کر دے راجہ نے بجا اب کھلا بھیجا کہ کوئی صاحب میرے بیان نہیں ہے پھر اوٹھون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہوں ان کو دیدے یہ سنگھ راجہ نے اسی شب حکم دیا کہ آٹھ سو جوان ہمراہ میم صاحب کی جاوین اور ہم کو اپنے قلعہ میں سے روانہ کر دیا میں صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتھ ایک گاڑی پر سوار تھے ہم آٹھ بجے شب کے روانہ ہوئے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا پاتے ہوئے کھیتوں میں سے جاتے تھے اٹارے راہ میں بیاحت صدمہ گاڑی کے تین زور رہے تھے آخر کار بوقت صبح ہم گھاٹ پر پہنچے دہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۴ آدمی اور دس من سوار ہوئے والے تھے تفصیل سواروں کی یہ ہے کیتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر مع میم صاحبہ اور دو بکے کیتان تھربرن صاحب مع میم اور بکے کے اور ادنی میم صاحبہ کو ایک اور ہونے والا تھا کیتان ٹو اٹشن صاحب مع میم اور چار بکے کیتان بی صاحب مع میم اور ادنی سالی



مع یانچ بچوں کے فطرت برادر فورڈ صاحب اور ہم برست صاحب مع میم ادربچے اور ایڈورڈ اور مین اور ایک  
بچہ اسقدر تو ہم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسی کے کچھ کھانا سوای دو گیس اور در و رت جو ایک قسم کا کھانا دلاتی  
ہو رہا ہے اور قدرے چائے کے موعود نہ تھا دن دو گیس مین سے ایک پیسے پاس تھا اور دوسرا بی صاحب کے  
میم کے پاس ان غرض میں روز تک ہلکوفاتہ تھا لیون کہ اور در و رت تو بچوں کے واسطے نہیں رکھ چھوڑے تھے اور  
کوئی کوئی نیم کی وقت کچھ ادسین سے کھا لیتی تھی ہم باقی ماندہ کو کبھی نان آرو نیم پختہ لمباتی تھی اس پر بھی  
زیادہ سختی یہ تھی کہ گرمی کشتی پر نسبت تھی اور ہم مین سے کسی کے پاس دوسرا چور بار چہ پشیدہ کھانا تھا اور اگر کسی  
پاس کوئی شے نہ رہتی تھی تو وہ مسدین نے وٹ لی تھی ایک شب ہماری کشتی کو نفسدین نے روکا اور ہم  
وہاں سے کچھ خوش آمد اور کچھ پیشکش کر کے گئے مگر ادھون نے دوسرے گانوں دانوں کو اٹھ چکے تھے کی دی  
اور ادھون نے کشتی پر گرفتار کر کے کنارے پر نگاہی اور طلب کا ہاتھ دراز کیا وہ قریب در سو آدمیوں کے تھے اور  
ادھون کا سردار بھی اسی کے ساتھ تھا جو کچھ ادھون نے طلب کیا اور ہماری پاس موجود تھا وہ ہمیں اونگو دیا کپتا  
اور صاحب نے سردار کو خوش آمد اور چالیسویں کہا کہ ہم تمہاری اختیار میں ہیں چاہو مارو چاہو زندہ رکھو  
مگر ہمارے مارنے سے تمکو کچھ فائدہ نہیں ہے آئندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوش آمد آمیز باتوں سے سردار  
ادھون بہت خوش ہوا اور ادھون نے ہلکے چھوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان جیسا ایک چٹھی اس مضمون کی لکھ دیں کہ ادھون سے یہاں  
کوئی کسی طرح پر خرام نہیں ہوا یہی بیانے روانہ ہو کر راستہ قلیل ملے کیا تھا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب  
نہیں اور بہتر ہے کہ بادمانشنگ کے طلوع میں چندے اقامت کریں غرض وہاں گئے اور پانچ روز تک بطور چلے کشتان اونکے  
کارخانے میں دال روٹی کھا کر سب کرتے رہے اور بابت نقصان اور غذا سے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہو گئے بلکہ تو  
یہاں تک ہوئی تھی کہ اگر چندے دیگر وہاں قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ  
زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی المقصہ ہم مین سے کسی کو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہلکوائے دن اپنے پاس  
کیون رکھا مگر بعد ازاں کچھ طاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت آتا  
تھا تو وہ کنارہ کش ہو جاتے تھے جب ہم طلوع سے روانہ ہوئے تو ایک تمام پر جب کا نام نہ پوچھا پوچھے وہاں  
ہماری کشتی کو نفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اس نے ہماری حفاظت  
کے واسطے اقرار ڈہائی سو روپیہ کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم سب کشتی میں چھپتے  
پھرتے تھے اس دار و گیر مین ایڈورڈ صاحب اور تھیوس صاحب تو مارے گئے مگر بوشیر صاحب بچ گئے

اور یا

سنا صاحب مگر گزرتہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہو کر جان سلامت لیگئے تھے اس طرح  
حال تھا کہ تمام اور یا جو تاریخ ۱۴ ماہ جون واقع ہوا تھا بیان کرتے ہیں  
ہنگام قریب آئے نفسدین جھانسی کے راقم مع اپنے اور گزرتہ صاحب کے عیال و اطفال کے تاریخ

چلے گئے اور وہاں جا کر اپنے باقی ماندہ سپاہیوں کو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کر کے تمام انگریزوں کو قتل کر دو۔  
تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی اور گروہ میں تقسیم ہو گئی اور بارک  
سپاہ تقسیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہو کر اس صبح کو ایسی تارکی تھی اور گولہ ایسا بھاری تھا کہ پندرہ گز کے  
فاصلے کی پیر نظر نہ آتی تھی چوسپاہ کہ بارک میں تھی وہ سب تعجب ہو کر یہ کیا ہوا اور گولیاں دیوار ہائی تمام کو پھٹ کر راز ہو  
آنے لگیں اس سپاہ نے بزدلی پرچہ تمام تر دوی پھٹی اور دروازہ اور دروازے پر گولی مارنی شروع کی اور ایسی غولہ بازی کی کہ فساد  
میدان پر پٹ سو فراری ہو کر ایک دین میں کا مجموعہ دستہ وہاں پڑا اور تمام مجروحین کو وہاں لے کر لے گئے کوئی سپاہی نہ بچا  
کار بھی ہوا اور وہاں باعث نہایت متعجب رہا کہ اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کی قتل کیا واسطے گئے تھے اسی رات کو کپتان ہال  
کھڑے ہو کر براہ دروازہ ہائی مکان گولی مارنی شروع کیں مگر کپتان صاحب مع عیال و اطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان  
اسکول گھر میں بسلا رست پر پہنچے تھے جنہاں لارنس کے بیٹے آئی لارنس صاحب نے جب آواز بلند کی جانے لگی تھی کپتان ہال صاحب کے  
سنی تو وہ خود براہ قیامت حوالہ دین سمیت کوروانہ ہوئے راستے میں مفسدین نے ان کو دیکھ کر غولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا  
کہ زخم شدید نہیں ہے بعد ازاں مفسدین بجانب بازار روانہ ہو کر بازار کو لوٹ کر حملہ خانہ میں جو پانچ قیدی تھے ان کو رہا کر کے  
ڈاک ٹیگر کو توڑ ڈالا اس عرصہ میں اکثر باشندے شہر کے اسکول گھر میں گئے اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہاں پہنچ گئی  
اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور ہمیں خیال تھا کہ ان صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول  
سے بجانب ترانہ رہی روانہ ہوئی جب قریب قریب کوڑے پونچے تو ایک گروہ مفسدین لبرگروی ایک شخص سوار جو غالب ہے کہ اودان بنگلہ تھا  
نظر پڑا میں نے گولیوں کی دھواں میں دیکھا کہ مفسدین اس چاروں کے مگر افسوس کہ خیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کو اس کا قیام  
نہو مگر مفسدین نے ہدایت دہان نہ تھیں اور پھر کبھی نظری مفسدین نے اسے فراری ہو کر تمام اندر وارد ہو کر تمام کو کھوکھلا کر اور  
کاپیٹاں شہر کا کہ ان کو گرفتار کر کے اوپر مال غارت گری بارک کے جانب سردی روانہ ہو کر تعجب ہے کہ کسی صاحب کا نگلہ نہ لٹا اور  
اکثر گولہ مرنے مفسدین کو بھی نہیں تھام صاحب اسکول گھر میں جمع ہو کر اور چند مکانیں قتل تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت  
شب کے قتل کرنا ہو اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روز گزرتے رہے مگر تمام شب آرام گذری اور کوئی مفسد نہ رہا  
اسی ہنگام میں ہر ایک صاحب یعنی لارنس صاحب ٹیما کو نیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زخمی ہو کر چلے گیا اور تمام  
جنر صاحب لوگ پھاڑ پھوس کے اسکول گھر میں جمع ہو کر خیال اس کو کہ شاید شب کو کچھ ہو کر رہا ہو یا مرنے لگا ہو ایک یو ایچ  
کراؤ میں رات گزر گئی مگر مفسدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ ادھر کو نہ آئے اور جب یہ ہنگامہ ہوا اور وقت ۶:۱۵ انگریز کوہ مذکور پہنچو دیکھے  
اوس میں سے چھ یا آٹھ صاحب چار بھی تھے مگر انہیں اگر تارکی نہ ہوتی تو مفسدین کی سرادہی ہو کافی تھے  
نظا پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کہ آہو سی بار برداری وغیرہ لیکر بجانب رنپورہ روانہ ہو گئے کہ اودن کی چاؤنی کی جگہ ہے  
اور جو دس نفر انگریز ان معرکہ دہان میں اودن کے جانب سے بڑی فکر تھا  
ایک گارڈ مارچ ہندوستانی کا جس میں پندرہ سپاہی بھی کسٹریٹ کے گودام پر تعینات تھے ان کو بھیجا بھیجے گئے  
اور جب ان کے اسکو کو دیکھا تو بدوقین بھری ہوئی تھیں مگر یہ نہیں معلوم کہ ان کا ارادہ فساد تھا یا نہیں لیکن ان کا ایک

چار گئے اور وہاں جا کر اپنے باقیانہ سپاہین کو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کر کے تمام انگریزوں کو تاراج کر دو  
تفصیل سے احوال کی یہ ہے کہ بوقت فوجت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی اور گردہ میں تقسیم ہو گئے اور بارک  
سپاہ تقسیم اور کپتان مال صاحب پر حملہ آور ہو کر اس صبح کو ان کی تاراجی کی تھی اور گوڑا ایسا باری تھا کہ پندرہ گز کے  
فاصلہ کی پیر نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک میں تھی وہ سب بچے ہو کر یہ کیا ہو اور گولیاں دیوار باغی تمام کو بھڑکرا دی  
آئے لیکن سپاہی نے ہر دوی ہر چہ تمام تردد ہی پھٹی اور دروازہ اور درجہ گولی مارنی شروع کی اور ایسی غلوں بانی کی کہ مفید  
میدان پر پٹ سو فراری ہو کر ایک دھن میں کا مجروح و خستہ وہاں پڑا اور تمام مجروحین کو وہ اونٹن کر لیا کہ کوئی سپاہی نہ رہا  
کا زخمی ہوا اور یہ باعث نہایت ہتھیار کے زار و زہر کہ وہ جہاں ان مال صاحب کی قتل کیا اس لیے تھی سو دسی راندہ کوٹھی میں  
کھڑے ہو کر راہ دروازہ کی مکان گولی مارنی شروع کیں مگر کپتان صاحب عیاں و اطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان  
اسکول گھر میں بسوا کرتے تھے پھر گئے تھے نیکل لارنس کے بیٹے آئی گئے سرسب  
سنی تو وہ خود ہاتھ تیشاں حوالہ دس سمت کور و انہ ہوسے راستے میں مفیدین نے ان کو دیکھ کر غلوں ٹنگ زخمی کیا مگر شکر خدا  
کہ زخم شدید نہیں ہے بعد ازاں مفیدین بجانب بار بار روانہ ہو کر بار بار کوٹ کر چلنے لگے جن جو پانچ قیدی تھے ان کو دیکھ کر  
راک بنگلہ کو توڑ ڈالا اس عرصے میں اکثر باشندے شہر کے اسکول گھر میں آکر اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہاں بھونکے  
اب یہ عمل قرار پائی کہ قیام گاہ مفیدین دریافت کرنا چاہیے اور یہیں خیال کیا گیا کہ صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول  
سی بجانب تہ انتہی روانہ ہوئی جب قریب قریب کوڑے پونچھے تو ایک گروہ مفیدین بھر گروہ ایک شخص سوار جو غالب ہے کہ وہاں بنگلہ تھا  
نظر پڑا جن میں گولیاں چلنے لگے مفیدین میں پاموسے مگر افسوس کہ خیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کے اس کا قیام  
نہو اگر مفیدین بھی بعد ازاں وہاں نہ بھڑکے اور پھر کبھی نظر آکر مفیدین ہائے فزاری ہو کر تمام اندوہ دار ہو کر مقام مذکور کو ٹوکراؤ  
کا چہرہ باشندگان کوہ اگور گز تار کر کے اوپر مال غارت گری بار کر کے جانب سردی روانہ ہو کر تھج پیہ کہ کسی صاحب بنگلہ نہ لٹا اور  
اکثر بنگلہ خیر تو مفیدین بھی نہیں تاشام صاحب اسکول گھر میں جمع ہو کر ہر چند کانین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت  
شب کچھ شعل کرنا ہو اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روز گذرتے رہے مگر تمام شب آرام گزری اور کوئی مفیدین نہ ہوا  
اس ہنگام میں صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بٹیا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانو پر لگا ہوا تاشام  
تشر صاحب لوگ چھار تھے سب اسکول گھر میں جمع ہو کر اور خیال اس کے کہ شاید شب کو کچھ ہو کہ رونما ہو برآمدی کر دایک یواریج  
کر دسین ہوا کہ مفیدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ اوپر کو نہ آئی تھج پیہ کا مہوا او سو قوت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پوچھو دھے  
اوس میں سے چھہ یا آٹھ صاحب بیا بھی تھے مگر تاہم اگر تاراج کی نہ توئی تو مفیدین کی سزا دہی کو کافی تھے  
نظا پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفیدین کوہ آہی بار برداری وغیرہ لیکر بجانب رنپورہ روانہ ہوئے کیونکہ ان کی چادنی کی جگہ ہے  
اور جو دس نفر انگریز ان مع زن و بچہ وہاں میں ان کے جانب سے بڑی فکر ہے  
ایک گاروہ راجست ہندوستانی کا حصین پندرہ سپاہی بھی کسرٹ کے گودام پر قہنات تھے اون کے ہتھیار چھینے گئے  
اور جب ان کے اسکول کو دیکھا تو بند و قین بھری ہوئی تھیں مگر یہ نہیں معلوم کہ اون کا ارادہ تھا یا نہیں لیکن اون کا ایک

اس طرح گستاخی ہی پیش آتا تھا کہ اس کے ہاتھ میں تہ مہری ڈال دی گئی اور اس کے خلاف اکثر قصورات ثابت ہو جاتی ہیں باقی سپاہی  
بستدرت تھے سب پھار سے اوار ہو رہے تھے

### سلاطین اور دودھ

میان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سا اینور کو آتا ہے یہ خبر سنکر سب لاتی لنگر زو غیرہ جو تبتا لیس شہر میں تھے  
دو مکانوں میں آکر جمع ہوئے اور اس میں بنو صاحب گ تھے اور انھوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر مفسدین کو تو ان دونوں مکانوں  
میں نہ جان بچا سکیں گے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رنج ہوا بعد ازیں دن سب فیہ ارادہ کیا کہ یہاں سے فرار ہو جانا بہتر ہے  
الغرض وہ سب بجانب الہ آباد روانہ ہوئے تاریخ روانگی اونکی، سچون تھی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ برسرِ گاہ  
پردازی تھی مگر کوئی اونکی روانگی میں مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھ ہندو فوجی حفاظت راہ کی واسطے انکے ہمراہ ہوئے  
ایک صاحب س گروہ میں سوار ہوا راستے کا اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ ہم سب اونکی تو بخیر عافیت روان تھے مگر  
بوقتِ نواخت، تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سوار ہوئے تو درگزرین ہوئے تو وہاں کے اہل لیاں پولس نے  
ہمو اطلاق دی کہ باؤ گھنٹہ ہوا جو کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہی اس خبر نے ہمارا اندیشہ دہ بالا کیا اور ہم دنانے  
اکٹریں ایک اور آب منہل تیرا بگڈو کر لے گئی تھی اسکو ہم عبور کرتے تھے کہ جس سواری میں میں درمیرا لڑکا تھا وہ پانی میں ڈوٹ کر  
سے گئے اسی عرصہ میں میں نے دیکھا کہ کچھ ہندوستانی بھی عبور کر رہے ہیں انکو میں نے اشارہ سے بولایا وہ میرا پس آئے اور میری کنویں کو بھرا  
جو آب میں میری مدد بھی دیکھیں نے کی ہر چند ایک فرادین میں اول کبراہیت میری لڑکے کی طرف دیکھا اور پھر منہسا اور اسکو اٹھا  
کر پار پونچھا اور اس کے کراہیت کو دیکھ کر مجھے ایک معلوم ہوئی اور یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اسکو جو میرا لڑکا گود میں اٹھانا  
پڑا اس واسطے شاید اس کے دین کو کراہیت انی تھی مگر خیال کر لیا تھا کہ جب ہم عبور کیا کر چکے وہاں ہنسنا کہ یہ لوگ جنھوں نے  
میری مدد کی تھی یہ قید و ہلجانہ الہ آباد کو تھے اور کچھ عجیب نہیں تھا اگر وہ بجایا اور کچھ فساد و اشتراک برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ  
ایسی حرکت سے باز رہا اور یہ بھی نہیں سنا کہ الہ آباد قلعہ مفسدین میں ہوا ہم شہر میں لاشیں کشتوں کی پیری میں یہ سنکر اب  
ہم اس شہر سے بچ میں ہوئے کہ ہر جا کیونکہ الہ آباد تو اوٹنی شب ہم پہنچے کو تھے مگر یہ حال سنکر وہاں کو جانے کو بھی دل راضی نہ ہوا تھا  
آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ تمام تیرا بگڈو چل کر کچھ تیرا بگڈو سب کچھ دیگی یہ قرار دیکر وہاں سے روانہ ہوئے اور وار د پرتا بگڈو ہو کر  
تجویر سوار ہوئے کی کر کر غم نہا رس کیا اس مقام پر بگڈو قریب ایک گھنٹہ کے عرصہ ہوا تھا کہ بالو گلاب سنگھ نے یہ کھل بھیجا کہ گروہ مفسدین  
ہماری جانب آتا تھا اور اگر صاحب دسکی قلعہ میں جاوے تو وہ بدل جاری حفاظت کر لیا اس پیغام سے بعضوں کی رائے تو یہ ہوئی کہ  
اوسکو باہر جانا مناسب نہیں شاید اس مقام میں کچھ دعا ہو مگر باقیانہ کی رائے میں اسکو قلعہ میں جانا واجب تھا کیونکہ انھیں کی یہ  
رائے تھی کہ اگر اسکو پیغام کو نمانیں تو گویا دسکی اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسی وقت میں یہ امر مناسب نہیں سوا اسکی جس کا نہیں  
ہم گروہ اس قابل بھی نہ تھا کہ اگر مفسدین آجادیں تو کسی طرح کا جارا بجاوا دہیں ہوا ایسے ایسے امور سنا یا جا رہے ہو کہ ہم سب کے  
پاس لگو اوسنی از غذا طرداری کی اور ہر طرح کی حفاظت کا اتوار کیا مگر ایک آدمی گھنٹہ کی بعد آیا اور اکثر گناہ کہ مفسدین بہت ہیں  
اور اسکو باہر اس قدر جمعیت نہیں کہ وہ ادھکا تھا بلکہ دسکی اس واسطے بہتر ہے کہ سب صاحب بنارس کی حلیا دین اور کہا کہ سواری اور



سپاہی ہمارا میکا سر انجام بھی وہ کر دینا قصہ سامان روانگی لیا رہا اور ایک صاحب کی گنجی کے پادانین میں پڑ کر گوگودین لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت جارتھا میان کے اوس سے کھڑا نہیں جا جاتا تھا عرض کہ جب سب سوار ہو چکے تو میں اپنے رواج کو اور تھوڑی دیر چکر جو صاحب لوگ گرتے تھے انکو کچھ سوار ملی اور طلبگار روپیہ ہو قریب تین سو روپیہ انکو پانچ ایک تحصیل میں وہ تحصیل انھوں نے جینکٹ سی اور ادھر تو سواران کو رادسکو اور ٹھانی میں مصروف ہوئی اور ایدہر ہم دہانے روانہ ہو کر اس میں کھینکنے سے ایک در بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صدمہ دیا تھی تلوار اور برچیاں لیکر جاری دریں ہو بلکہ کچھ آدمیوں نے آگہ جس گھی میں تھا اسکو پکڑ کر حبس کر لیا گیا کچھ بھی اپنے شیشہ نیام کی گنجی وہ سب گھی چھوڑ کر پرانندہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھ کر دہانے راہی پیشتر ہوئے

باقی حضور صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہو گئے اور ان کے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی غنیمت کے قبضے میں آ گیا میں نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے پر سے نیچے پھینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کو حملہ آور ہوا اس صاحب نے دل میں یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اس واسطے اسنے بجائے اسکے کہ منصفین کے ہاتھ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ میں جو متصل تھا کو ڈیرا دیا کہ وہاں غرق آب ہو کر ہونہ سکا اسی عرصے میں جب منصفین نے اسکو چاہ میں گرتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی دہان گئے اور اوپر سے پتھر مارنے شروع کیے ان پتھروں سے بھی جب وہ نہ مرائو انھوں نے ایک رسی ڈالی اور اسکو اوپر کھینچا اور بارہا کر بہت سخت دست کھنا شروع کیا اور کہا کہ گواہ بہشت میں جاوے گا یا کہیں اور اور یہ بتلاو کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹن عرض ایسی ایسی باتیں انکو بہت شہوڑ رہے اس عرصے میں ہم دہانے دور کھل گئے مگر جہاں جاتے تھے وہی سنتے تھے کہ ہر طرف منصفین ہیں ایک صاحب ہم میں ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانوں میں چلے جاتے تھے تاکہ وہاں کچھ امن ملے مگر بجائے خاہت کہ صدمہ دیا تھی ان کے تعاقب میں ہم پر گرجے ہوتے تھے انرض سب سے بچتی ہوئے ہم روانہ تھے اب گھوڑوں کا یہ حال ماندگی سے ہو گیا تھا کہ ان کے با حرکت سے باز رہے تھے اور گنجی اونے نہ کھینچتی تھی اس میدان میں ریگ بھی بہ کثرت تھی اور یہ موقع آنا تھا کہ کوئی کسی کی خبر نہ لیتا تھا آخر کار بنا چارہ ہم بھی چھوڑ دی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تھا چل نہ سکتا تھا جن صاحب کی گنجی ہم سوار تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے اور انھیں نے اس موقع پر میری مدد بھی کی لیکن میرے لڑکے کو گود میں لے کر دور تک چلے مگر نہایت ماندے ہو گئے لاچار میں نے اسکو اپنے پشت پر بٹھایا اور روانہ ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک توانہ جان اور دوسرے ماندگی راہ اوپر سے لڑکا پشت پر اور جو تھی ریگ گرم پر کہ تمام سپرد اس میں ڈوبتا تھا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کر نی پڑیں کیوں کہ سواے ان دو امور کے اور کچھ نہ ہوتا تھا کہ یا تو یہ سب گوارا ہوا یا ریا تنہا پیچھے رہتا ہوں اور تنہا رہنے سے سب کے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تھا

اسی طرح عرض کہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ انہ میں پوچھے اور وہاں خیلے مکث کیا تمام باشندے آکر گرد جمع ہو گئے اور ہم نے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے میں ایک سوار آیا اور اگر کھنی لگا کہ

میں ایک صاحب کو بھی کرا بھی تیرا بگڑہ سے لایا ہوں اس کے ساتھ ایک رشتہ دار بابو کلاب سنگھ سہی اجیت سنگھ بھی تھا اور اسے کھانک اگر تم بھی میرا چلو تو تمھاری حفاظت کلاب سنگھ کے قلعے میں نجوبی ہو سکیگی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس شکل سے قبول ہو سکتی ہو کہ یہ صبح تو ایسی کج خلقی سے ہم سب کو اس نے اپنی قلعے میں سے نکالا تھا اور شام کو اس پیغام کا آنا اور ہمارے پیشے بے بدل ہونا کیسا متحکل اور بیرون از قیاس تھا مگر خیال اسکے کہ شاید وہاں کوئی صورت نقطہ جانکی ہو اور وہاں تو اس کا ہونا یہ ممکن تھا کیونکہ سب بیہوش تھے اور سب لوگ بد خواہ ہو گئے تھے مگر اس پیغام کو منکھو کرنا اور اس کے ساتھ روانہ ہونے اور یہ سرچھی تھی کہ اکیلا راور ہندوستانی کی حفاظت میں جتنی ہیں آئندہ جیسا ہونا ہوگا ویسا یہ کلاب صاحب اجیت سنگھ نے کورنر اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطر داری کی ہلکو شربت پلائے اور کھانک کو دال اور چپاتی دی اور جب سے لبتہ کیواسطے اپنی دیہہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسے تھے کہ اگر ایسا وقت نہ ہوتا تو شاید ہم انکو باتہ بھی نہ لگائے مگر اب مجھوری اور بھین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے انکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے لبتہ برابر برابر لگا کر اور اون پر سوڑا کھانا جو کھانا تو یہ حال تھا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکھیں گے یعنی شب کو قتل ہو جائیں گے مگر تاہم تمام شب اس حفاظت کیواسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سوگت بھانسنے میں نے ایک آدمی تاہم تیرا بگڑہ روانہ کیا کہ وہاں جا کر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنی صاحب سابق ہیں تھے وہ سب قتل ہوئے یا زندہ ہیں یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور ان کو اس نے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہیں مگر بابو کلاب سنگھ کی قید میں ہیں اور بابو نے کئی مرتبہ ونسی اور گریا کہ میں چور و دغا مگر ابھی تک چھوڑا نہیں ہے اگر کوئی صاحب تم میں وہاں سے قودہ سب آجائے تو یہ سنکر ایک صاحب حیار ہوئے مگر ہم نے یہ خیال کیا کہ اگر وہ جاوین گے تو زندہ نہ آدین گے اسلئے انکو جانے سے مخالفت کی اور ہر چند انکی مرضی کے خلاف تھا مگر ہمتی بخانی دیا تھا تاہم یہ ہے کہ اسی روز سب قیدیان مذکور ہماری پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگھ مذکور نے ہکو پانچ روز اور اپنی پاس رکھا مگر اب ہمارے خورد و نوش کی فکر اسنے کم کر دی تھی بلکہ ایک تخت ترک کر دی تھی دو صاحب اور سوار ہمراہی اب بیان سے بدین خیال روانہ ہوئے کہ جا کر حال راستہ الہ آباد کا دریافت کریں اگر صاف ہو تو بیان سے روانہ ہو جاوین مگر خدشہ یہ راہ طوکر کی تھی کہ معصین نے انکو آگھیرا یہ حال دیکھ کر وہ بھاگے اور بے شکل تمام جان بچا کر واپس ہماری پاس آئے اب ہم از حد تنگ تھے اور ہمتی میں آدمی موجود تھا اب الہ آباد کے راز کے مگر کوئی اونہیں سے واپس نہ آیا آخر کار ناچار ہو کر سوار ہمراہی کو جو نکھال تھا آمادہ جان الہ آباد کیا اور وہ بھی اس مرکب بول کر کر اور اپنے تئیں ملیاں فقیرانہ بنا کر اور بھی لیکر راسی ہوا اور الہ آباد میں پونہ چھپشی مذکور صاحب کلکٹر کو دی صاحب مدوح نے ایک پروانہ نام اجیت سنگھ بدیع منون جاری کیا کہ سرکار کو جو معلوم ہو کہ کھانک سے پاس تینا ایسے اگر یہ فیروزہ رن مرد ہیں اگر انہیں سے کسی کو بھی کہہ ہوا تو تم اسکی ذمہ دار ہو اور اگر تم انکو سزا دے تو اس کے ساتھ الہ آباد تک پونہ چھپاؤ گے تو انکو انعام قرار واقعی ملے گا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگھ ہماری از حد ناچار رہا اور ہماری واسطے سوار ہوئی تو زبھی کی اور دو سو بند و فوجی ہماری کی واسطے لازم رکھے تاہم ہمارے پاس بالابال راستہ عام وہاں سے تھی اس واسطے کھوڑی اور شتر ہماری سوار ہو کر واسطے طیار ہو کر کہہ ہلو کے فیروزہ رن نے ان کے

گھوڑوں پر سوار ہو دین یا اور کچھ جنگی سامان بچے تھے وہ شتر پر اسٹور سے سوار ہوئیں کہ ان کے لشکر نشین شتر پر باندھ دیے اور وہ اوسین بیچیں مگر بیاعت کم ہونے رسی کی بندش درست نہ تھی اور حرکت جو ان کو ہوتی تھی اوس ہی اوٹ کو بھونکنا زیادہ حد تک پہنچتا تھا اور دنا راز راز روتے تھے مگر اس کا کچھ چارہ تھا اور وہ تمام شب اسی طرح روتے رہے میں اور میراڑ کا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوئے اوس پر سوار کے کچادہ چوبین کے اور کچھ نہ تھا اوس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بھی بہت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہو کر میں شتر پر سے اتر کر اور لڑکے کے ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ یا چلا رات تو اس تکلیف سے سب کر مگر رز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی بغیر شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی سایہ و حرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ ان پٹان و خیزان ہم تل آہ آباد تک پہنچے وہاں دیکھا کہ لکھوئی سپاہی اور لکھوئی توپ وغیرہ موجود ہے سب تو میں مفہوم نہ کر سکے تھے اور ہماری بھانٹ کی واسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہیں آیا اب سوار کا حفظ حقیقی کے اور کوئی محافظہ تھا اور خدا ہی جانتا ہے کہ کس اندیشہ میں ہمیں عبور دریا کیا اور بعد تو سخت دد گھنٹہ روز ہم قلعے میں وارد ہوئے جس وقت وہاں پہنچے تو ماندگی راہ و کشنگی سے ہم سب نیم جان ہو چکے تھے یہاں ہلکا ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہاں کیل کر بننے کا حکم نہیں ہے اس واسطے ابکی جو جہاز و خانی کلکتہ کو جا دینا اور اوسین سوار ہو کر سب کو کلکتہ جانا ہو گا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر گنتاں جہاز یہاں نوازی کرتا اور سب کو کھانا نہ دیتا تو ہم سب گر سنگی سے راہ ہی میں مرجھاتے یہاں سے روانہ ہو کر چوبیس رور میں ہم براہ سندربن کلکتہ میں وارد ہوئے اور یہاں حیدر زخیرا تھانہ میں رہے اور کچھ بوسیدہ اور کنبہ کپڑے اور میں روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہاں ہکوٹے

### اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجسٹ پیادگان میں سے ہر وقت درپے براگینچہ کرنے اور غریب دین اور سپاہیوں کی جو مقام ہذا میں مقیم تھے وہی شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد و آماؤ قنہ پردازی ہو گئی اور چونکہ انگریزی فوج یہاں اس قدر نہ تھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار لیتی اور اون پر غالب آتی لہذا انھوں نے تجاہل کو کام کیا اور اس طرح اون سے آمینچہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دلین یقین بدگانی کا انکی طرف سے ممکن ہوا۔

تاریخ ۲۳۔ ماہ جون جنرل ڈوڈ برن صاحب کا برگیدہ وارد ہوا اور اب یہ تجویز راپائی کہ مفہوم کو کلیتہ دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیدہ مذکور کو وہاں لینگے جہاں سواروں کی چھاؤنی تھی اور وہاں پہونچ کر سواروں کو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دید و اس حکم کی تعمیل سوارے ایک تروپ کے اور سب نے کی جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تم کو دی جاتی ہے اس عرصے میں انانیک بد سمجھ کر جیسے تمھارے دلین آوے دلیا کرو اسیر بھی جب انکا ارادہ نہ پایا تو توپخانہ کو حکم کر کہ اندازی کا ہوا ایک فیرمیں خند سوار تو کام آئے اور باقی فرار ہو گئے ان کے تعاقب میں ڈارگوں روانہ ہوا مگر باعث ماندگی راہ کے زیادہ

تعاقب نہوسکا مگر باہم قریب بارہ سواراؤنھون نے بھی مارے اور مغرورین کی شامت ایام سے اوگوراستہ شہر کا ملائیمبر  
مین آسے تو شہر والوں نے اون سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزا دی واروقی  
دی تاکہ اور ونگو عبرت ہو فقط

### مندراس

تباریخ ۱۸۔ ماہ اگست اوس رسالہ کشادہ مندراس حاٹھ نے جبکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے  
جسکو کاہم مندراس کہتے تھے کلکتہ کو روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ جبکو کچھ خدمت  
کرینکا بخلاف سرکشوں کے حکم ہو اور برطبق اوسکے وہ تمام بنگلور سے روانہ ہو کر تمام مندراس آسے تھے کہ یہاں  
سے گشتیوں پر سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہوں اثنائے ماہ میں جب وہ بمقام ستری پور مشورہ بمقام صلہ ۶۶ میل مندراس  
سے واقع ہوئے واروہوئے تو اونھوں نے درخواست دی کہ اگر تخواہ اور جتہ اور آئین پیشین موافق احکام سندھ ۶۶  
کے تعریض تو ہم آگے جاوین گے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکھیں گے کیونکہ تعداد تخواہ وغیرہ سندھ مذکور کی تعداد  
حال سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تھی ایسی وقت میں اس طرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تھی  
مگر باہم چندا فسر ڈاک پر سوار ہو کر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کی بمقام مندراس روانہ ہوئے اور وہاں جا کر گورنر بہا  
کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرینکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بہ  
تمام ستری پور مشورہ واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمھاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی سینگر  
سپاہ مذکورہ وانا آئندہ ہوئی اور بمقام پونا ملی جو بمقام صلہ ۱۳۰ میل مندراس سے ہے اگر راز نہ نقہ آشکارا کیا اور کہا کہ ہم کسی  
طرح آگے نہاؤینگے اور اپنے ہوطنوں کے مقابلہ میں جنگ نہ کریں گے قدرت خدا کا تاشاد دیکھنا چاہیے کہ اسی وقت دو  
توپرین اور کچھ گولنداز مقام پونا ملی میں وارد ہوئے اونکے آنے سے ایسی تقویت ہوئی کہ اوس وقت رسالہ معتمد کو حکم  
ہوا کہ تہیاردیدے اور وائے گھوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چھین لیا صرف ششیر  
اونکے پاس رہیں یہ سب برآسانی و سہولیت عمل میں آیا کیسے سرنہ اوٹھا یا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام  
میں قیام کرے بعد از انقضای چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ میں کارچوکی دپھرہ وغیرہ کا حکم ہو گیا فقط

### حیدرآباد سندھ

اس بلائی عالم گیر سے جو تمام ہندوستان میں مبسوط ہو گئی تھی اگر چہ توضع سندھ بپا کیونکہ سندھ کا اضلاع  
میں کہیں کوئی علامت نہا دیا نہنگا مہ پر دازی کی ظاہر نہیں ہوئی مگر تمام حیدرآباد خاص میں کچھ تو ہم پیدا ہو تھا  
لیکن اس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہیں ہوا  
حال اوسکایہ ہے کہ تباریخ ۱۳ ماہ شمبر کو خبر اسمضمون کی میچ بیک گر کر مصالح کا نڈنگ ۲۶ رجسٹرنڈو  
کو دینچی کہ کچھ سپاہ ناراض و مستعد ہنگامہ پر دازی معلوم ہوئی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینکے  
اس خبر کے منتوی صاحب موصوف نے بندوبست ترانہ اور پراونس اور مسکوٹ گھر کا کر کے پونجا ناہ اسپا اور دوم رشتہ

دلی



ولایتی جھاوٹی رجمنٹ ۲۱ ہندوستانی کے جانب گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم برپا کا ہوا سب حاضر ہوئے بعد ازاں ان کو حکم ہوا کہ ہتھیار دید و سب فی غیر عذر کے اپنے اسلحہ رکھ دیے اور کچھ اٹھارنا خوشی منین کیا وقت شب چند سپاہی اور نین کے ردیف لڑائے تھے مگر گرفتار ہو کر آئے اور سرائے اعمال پائی میں سے توپ سے اڑائے گئے اسکے سوا اسے اور کچھ نہ ہوا اور سارے ضلع میں امن و امان رہا فقط

### مقدمہ

موجودہ پنجے خبر مفسدہ مقامات میرٹھ اور دہلی کے نواب فٹنٹ گورنر بہادر ضلع شمالی و مغربی نے تین قطعہ اشتہار بجلائے مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جس کے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہو کر خلاف سرکار کرے گا اسکا استحقاق زمینی ضبط ہو کر اس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا  
دوم یہ کہ سب کو جو رفیق سرکار میں اور جو رعایا کی تکمیل اور وفادار سرکار ہے اسکو چاہیے کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کریں کہ مفسدین غیر شرابی کے بچ جائیں

سوم کہ قانون جنگی مقامات میرٹھ اور مظفر گڑھ اور بلند شہر اور دہلی میں جاری ہو  
تذکرہ قرار واقعی واسطے سرادہتی مفسدان اور فائدان منہجون نے ایسے خون ناحق کئے تھے شروع ہوئے  
احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھ اور انبالہ اور پنجاب اور کوئٹہ ان کے اس مضمون سے جاری ہوئے کہ سب اگر مقام کرنا لین جمع ہوں اور وہاں سے افواج ملک را چوتانہ اور راجہ پٹالہ کے جھون نے از خود استدعا  
خداوند کی کی تھے شامل ہو کر چ سرادہتی گھگھار ان کے کوشش بلیغ کریں

افواج مفضلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوئے دو تروپ تو پٹانہ اسپسی نوان لینیر ایک دستہ  
بیمارم لینیرہ رجمنٹ شاہی اول فیولیر اور چھ کمنیہاں دوم فیزیر اس فوج گارد پیشین تباریح ۱۹  
ماہ مئی بمقام کرنا ل جمع ہوا اور فوج درمیان تباریح ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنا ل روانہ ہوئی  
نقصیل فوج میرٹھ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار تروپ ششم کارا بن چھ کمنیہاں  
۲۰ رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ سپی لیبرہ باٹری اسپسی تین ضرب توپ اپنی تین کمنیہاں سیوم  
پٹن تو پٹانہ پیدل چند سپاہ سفر نیا اور پٹن سر مور سو اکی ایک تو پٹانہ تو اب قلعہ شکن مقام گڑھ سے روانہ  
ہوا اور ایک تو پٹانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے آکر شامل ہوا اور پٹن کا پٹور اور چارم سک کو بھی حکم  
ہوا کہ اس فوج کے ساتھ آئیں

یہ فوج مجبوری عرصہ تک کرنا ل میں مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ اور باغیوں کے پڑا باعث تھا کہ بار بار دہلی میں  
مٹی تھی اسی اثنا میں صاحب کما پٹرا پٹن بہادر یعنی سپہ سالار فوج بجا رخصت ہوا کہ تباریح ۲۴ ماہ مئی  
خانی سے رخصت ہوئے اور بجائے صاحب محشم النیر کرجل برناٹ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوئے

تباریخ مذکورہ بالا یعنی ۲۰ ماہ می فوج میرٹھ لبر گردگی برگیدیر لسن صاحب مقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کی روانہ ہوئی تباریخ ۲۱۔ فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریای ہندل پر فوج برگیدیر لسن صاحب چمکے اور جوئے یہاں چپ لڑائی ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی پانچ سو بھاری توپیں ایک ۲۲ پنی غبارہ اور کثرت سامان جنگ اور آلات موہیہ ساری فوج سرکاری کی ہاتھ لگا کر زبردوم مفسدین دبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش کھا پس پاہونے پر چند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ سو نفری شمار میں تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو ہریت اوٹھا کر بھاگ نکلے

فوج میرٹھ تباریخ ۲۴۔ ماہ جون مقام رانی جو دہلی سے بیس میل کے فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور اتواب محاصرہ کن نیو سیج برٹین تباریخ ۲۵۔ مقام علی پور پونچھین فوج میرٹھ عبور دیا کر کے تباریخ ۲۶۔ شامل کمپو کے سپہ سالار بھادو بہ مقام دہلی ہوئے

فوج سرکاری نے لبر گردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گھنٹہ صبح تباریخ ۲۷۔ مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات سیرونی شہر اولسے چھپیں لے اور چھپیں نہ رہ توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کو ہاتھ لگیں یہ لڑائی دو بجیے ہو چو تک رہی اسپین کرنیل سپر صاحب جیتن جنرل اور فٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۵۰ رجمنٹ مارٹنلر اور قریب پچاس گورے ۵۰ رجمنٹ شاہی کے کام آئے اتواب مفسدین مورچاں گرد فوجی مقام جھنڈہ نیو فلیک سیف تھیں مگر سب مقامات مورچاں سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری تو شکر کلان کے راستے سیرایا اور دوسرا دستہ چھاونی کی طرف سیرا اور اسلحہ ۱۰۰ نوٹریہ رزکو ہٹا دیا اب بھاری توپیں پہاڑی پر قائم کی گئیں مفسدین نے تباریخ ۲۹۔ اور فوج سرکاری حملہ کیا کچھ تعقیف لڑائی رہی ۲ لڑائی میں گائیڈ کورنکار ہائی نمایاں کیے اور دشمنوں کا تباہی و تباہی شہر کیا تباریخ ۳۰۔ مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو شکف صاحب کی کوٹھی کی طرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے مگر دونوں سمت اوکو نہایت نصیب ہوئی اس حملہ میں اوکو ۲ سپاہی مارے گئے دوسرے روز وقت تمام دشمن بھڑونا ہوئے اور اپنی نصیب کا لکھا دیکھ کر واپس بھاگ گئے اور بہت سپاہی قتل اور مجروح میدان کارزار میں چھوڑ گئے

تباریخ ۳۱۔ دشمن بھڑو میدان میں آئے اور اس مرتبہ اوکا ارادہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نصیب و بالود کر کے شہرین واپس آویں مگر تقدیر سے اچار تھے اور ابطو سابق صد ہا خستہ چھوڑ کر شہر میں بھاگ گئے تباریخ ۳۲۔ جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو وق کرتے رہیں حملہ کیا جاوے اس حملہ میں نوب زد و ضرب ہی آخر کار دشمن بھاگ نکلے اور نقصان کثیر اوٹھا کر شہر میں گھس گئے اس لڑائی میں ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار کی جانب بہت کم ہوا تباریخ ۳۳۔ وقت شام مفسدین نصیر آباد عقب فوج انگریزی کے آکر جما کیا اوکو ساتھ چھ توپ تھیں اول فوج راجہ حیدر نے اون کا مقابلہ کیا بعد ازاں فوج سرکاری یہی ہوئی چنانہ اور وینسیر ادنی ملک کو کیا اور دشمنوں کو چھپنے سے روک لکھا آئے آیا اور پانچ

کچھ وگرنے لائے دوسرے روز وقت صبح دشمنوں نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھا کر بھاگ گئے اس جنگ میں بھی اونکا بہت نقصان ہوا ایک توپ و دو پیٹیاں سامان جنگ کی میدان میں رہ گئیں جمید والوں نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا تاریخ ۲۴ مفسد پھر آمادہ جنگ ہو کر بارہ شہر کے آئے اس روز تابشام لڑائی قائم رہی اور فوج مفسد کو دیوار بگایاغت سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی دنگ مار گئے تو میدان چھوڑ کر دو ہزار لائے

تاریخ ۲۵ دشمن پھر دیوار دنگی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس روز کئی مرتبہ اونھوں نے پھر ہرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پس پاموئے اس فراتواپ سرکاری نے ہرا کام کیا انگریزی فوج کی صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے اور مفسدین میدان میں صد ہا گشتہ کچا پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اوس دن مارے گئے اور جن دیوار دن کی پناہ میں وہ لڑتے تھے اونکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا

تاریخ ۲۶ خفیف لڑائی ان مقام سبزی مٹی رہیں کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑ کر باہر نہیں آئے تاریخ ۲۷ جولائی جنرل برارڈ صاحب نے بجارضہ مہضہ تہلا ہو کر خت ہستی اس جہان سے اٹھالیا اور جنرل یڈ صاحب بجایاؤنکی سپہ سالار فوج انگریزی مقرر ہوئے

تاریخ ۲۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام بسی کے واقع تھا امور ہوا یہ مقام توڑ پانچ میل تہر دلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی رستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی تاریخ ۲۹ جولائی مفسدین نے جانب راست سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش کھا کر شہر میں بھاگ گئے اس لڑائی میں قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب وجوار میں بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اوس پر حملہ آور ہوئے گویا باران اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر میں جا کر پناہ گیر ہوئے

تاریخ ۳۰ مفسد مقام سبزی مٹی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پھر اونکو شہر میں بھگا دیا اس مرتبہ میدان کا زار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پچھلے کسی لڑائی میں نہیں ہوا تھا۔

تاریخ ۳۱ مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اسمیں بھی مفسد پس پاموئے دوسرے روز تاریخ ۱۴ اونھوں نے پھر ارادہ جنگ کیا مگر صورت دکھا کر شہر میں بھاگ گئے

تاریخ ۳۲ مفسد بکثرت جمع ہو کر اور اتواپ فیلڈ ہمراہ لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کو بھی شکست صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فیصل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس جنگ میں خوب بازار قتال جدال گرم ہوا سب گریڈر شہر صاحب نے اپنے فوج سے بازو دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے دست و پا گم کیا اور بھاگ نکلی مگر اتواپ نے بھی ساتھ لے گئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اس مرتبہ انکی سب توپیں جاتین تاریخ ۳۳ ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رتہک روانہ ہوا اور اونھوں نے ایک پل بھی متصل مقام قیس کے اوس جگہ نہر پر بنا یا جہاں پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پل تیار ہوا تو یانی تھو کا طغیانی سراپا اور پل

تو تیر کو سہا کر لگیا کچھ دیکھ کر مفسد واپس شہر میں آئے اور وہاں اور فوج مفسد بھی ان کے شامل ہوئی اب انھیں فوج انگریزوں کے فوج کی بازو سے راست پر حملہ متواتر کرنے شروع کیے مگر بارشکست کھاتے تھے اس طرح تمام شب گزری اور کچھ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اس میں بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازیں تاریخ ۱۱ - ماہ اگست جنگمائے خفیف ہوئی رہیں تاریخ ۱۲ - ایک دستہ فوج انگریزی نے بکرہ کی برگڈیر شود صاحب کے دشمن کے مورچہ پر چورمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کو بھی ٹکیف صاحب کے واقع تھا حملہ کیا ۱۱ - ایک غبارہ ۲۴ - پنی اور دو ضرب توپ نے پنی اور ایک چھپنی دشمن نے سپین اس تاریخ کو فوج برگڈیر جنرل نکلس صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی

اس وقت میں کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع میں بھی تباہی و تاراج فساد میں حکام انگریزی غافل نہ رہے تھے انہی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال میں بھی تباہی و تاراج واسطے سرحدی فوجیں عمل میں آتی یا تھیں تاکہ وہ ان سے کوئی شعلہ فتنہ نہ اٹھ سکے اسی سرحدی نہ حاصل کر کے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور پردہ حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی بگڑ چکا خرد جا بجا منتشر ہو رہی تھی اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ میں بکثرت ہندو مسکا تفصیل اس احوال کی یہ ہے کہ

مقام شہر اور میں بھی فساد ہوا تھا اور اسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام شہر اور میں درج ہو چکا ہے

عمل میں آئیں

مقام بلند شہر میں بھی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سرحدی فوج کو کچھ کا ہوا راستے میں چونکہ فوجی سہری مفسدین نے دور کر ڈالی تھی وہ جو گزر سکے مگر انھوں نے دوکانوں کو جو قریب میں آباؤ تین شبہ بنگا سپروہی ترغ کیا اور بنگام تماشائی بہت مال مغرورہ او نہیں سے برباد ہوا اس سبب سے دو لوگ مارے گئے اور ۱۴ افراد مفسدین کو گولی سے مار دیا تاریخ ۱۶ - جون سن ۱۹۴۲ء بمبٹ ہندوستانی جو غف ہو گئے تھے مقام انبالہ کو توپ سے اورادیے گئے اور عمل چھانسی اور ڈرائنگ ہر جگہ جہاں کہیں کچھ بھی شبہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اسکی تعمیل میں گیلیچ فوگڈا نہوا

ایک دستہ فوج بطور موڈیل کویم بہ مقام موعلاتیہ بھی تیار ہوا یہ سب سامان بار برداری سے اس طرح مکمل تھا کہ کیوقت حکم ہوا تو سیموت و دہرہ نہ ہو سکتا تھا اس میں و سو اوڈرن ڈرگورن شاہی کے اور ۲۵ جہٹ ہندوستانی اور ایک تو پچانہ شاہی تھا اور کمانڈر اس دستے کے سیمو جنرل دو دہرن صاحب مقرر ہوئے تھے

ایک روز اسی طرح کا دستہ پنجاب سے بکرہ کی برگڈیر نکلس صاحب بجانب دہلی آیا اور تاریخ ۱۱ - ماہ اگست شامل فوج روبروی دہلی کی ہوا

ایک روز اس طرح کا دستہ بکرہ کی جنرل ورن کورٹنڈ صاحب پنجاب سے تیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ ہمارا دیرہ اضلاع میں سے



مفسدین کو نکال کر اس قلعہ کی اس ستر کے ساتھ دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے جیسے فوج مقام قنور  
میں جمع ہو کر بجانب مہاراجہ ہونے لگی اور تیار خیمہ ایسا ہونے لگا جو کہ فوج مفسدین کو دو چار ہونی اور ہنگامہ  
جدال و قتال گرم ہوا تو پہلے سپاہی اڑ گئے اور فوج انگریزی کی دو سپاہی اور مفسد میان سے بھاگ گئی تیار خیمہ ۱۹  
مفسد بھگت کمر کا بریٹا کا گڑھا قائم ہوئے فوج سرکاری بھی وہاں پہنچی اور دشمنوں کو وہاں سے بھی نکال دیا اس لڑائی میں  
دو سو نو مفسد نسل ہوئی اس لڑائی کو جب پھر اس فوج میں کئی جنگ ہوئی اور مقامات سرسہ و حصار و بارہ قبضہ سرکاری میں کیا ان  
مقاموں پر اکثر صاحبان نہ دیکھ کر سپاہیوں کا خیال تھا جو خفیہ جان بچانے کہیں کہیں پست ہوئے تھے

بقول اعلیٰ عیالی منگھاڑی فساد و غریب حکم فوراً روانہ ہوئے تو جبکہ مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور ذاب گورنر جنرل اور  
کمانڈر صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ فوج انگریزی مقامات مندراسن سیلون بارشیل و کیمپ بھی روانہ ہو کر اصل  
غریب ہندوستان کو جا کر رہے فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اس کو بھی حکم ہوا کہ راستے میں سے بچا  
ہندوستان جاوے اور زنج نہ لڑ کر داخل کلکتہ ہو گئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع شرقی میں بھی فساد ہو گیا اور اسی  
باعث سر کرنل نیل صاحب بروقت واسطے ملک فوج دیر صاحب کے جو مقام کانپور مورچوں میں محصور تھے پہنچ نہ سکے  
اور جب تک کرنل صاحب وہ صوف بھر فرود کرنے آتش فساد مقامات مندراسن و رالہ آباد کے کانپور تک پہنچیں قتل عام  
انگریزوں عیسائیوں ہو چکا تھا تاہم بروڈی بریج تمام تیرا و خون نے چارنگو گورہ اور پانچ تنو سکھ بھر کر دی پھر بریٹا  
صاحب کے نکالنے پر روانہ کیا اور ۱۱ جولائی کو جنرل میولوک صاحب مع بارہ سو گورہ کر روالہ کانپور ہوئے اور تیار خیمہ ۱۲  
شامل فوج رتیار صاحب کی ہو کر تیار خیمہ ۱۱ فوج باغی مانا صاحب کے مقام خجور شکست دی اور ۱۱ تیار خیمہ کو پھر مقام  
بڈاندی کو شکست دیکر تیار خیمہ ۱۶ روانہ کر داخل کانپور ہوئے اور مانا صاحب بجانب مہاراجہ فراری ہوا

ایک دستہ فوج مقام کاشی میں جو اضلاع ساگر و نرباد میں واقع ہو کر روالہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین  
مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جب قدر فوج اور روپیہ درکار ہو  
لیا جاوے گا کرنے یہ درخواست و سکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو اسی ملک  
بقا ہوئی مگر اوکلی جانیش مہاراجہ رنیر سنگھ بہادر نے فوج کثیر مقام دہلی واسطے ملک فوج سرکاری کی بھیجی  
اسی اثنا میں فوج انگریزی کلکتہ سے دوادو چلی آتی تھی اور ۲۵ جولائی تک چھ پلٹن ہائی گورہ اور بہت سا توپخانہ  
نری و خشکی ملی کے مقام الہ آباد وارد ہو گیا اور سپہی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے  
فوج کی مقام کلکتہ میں فوج بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم کی اور حتی المقدور فوج و قوتی کو شامل فوج کشمیر ہونے دیا اور حکام انگریز  
کو جو کچھ حال گوالیار کا ہو کر آتا تھا اوس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال مکملی اور دوستی بروی کار لاتا تھا  
۱۱ مہاراجہ مفسد جنھوں نے مقام پشاور میں فساد کیا تھا اور جنیلین کی قریب چار سو نفر کی کچھ تھے کیوں کہ باقی تو سب  
کافانیوں نے قتل یا گرفتار کر لیے تھے جیسے چار سو نفری باقی ماندہ بہاؤ جولائی کو ہشتان کشمیر میں گرفتار ہوئے اور آخر کار اکثر

اوپر شدت مالدگی اور گرسنگی سے جان بڑھوئی اور کچھ چھ کا غایرون بنادیتی سے پہلے انھوں نے بہ ماہ اگست ۱۸۵۷ء  
نفر تو کشتہ اور مردہ شمار میں آئے اور ۸۵ سپاہی جو باقی رہے تھے وہ بھی روہتیں تین اہالیان پولس و دیہات قرب و  
جوار سے گرفتار ہو کر آئے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رائیہ کا جو ملک بھٹیانا میں واقع ہے واسطے مخالفت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا  
تھا اور بچائے حفاظت کر اوسنے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب ٹوٹا تھا گرفتار ہو کر آیا اور  
حکم بھاشی کا نسبت اوسکی ناخذ ہوا اور بتاریخ ۱۵ ماہ اگست پھانسی بھی پا گیا نواب رائیہ بھی منہ کام فرار ہونیکے ضلع نوڈیا  
میں گرفتار ہوا

ایک گروہ دو وزیر پانچ سو گورکھیوں کا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کو ہو کر امداد فوج مذکور کی کرے اور  
اس گروہ نے بمقام گورکھپور پہنچ کر اور ساتھ ایک ستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہو کر عبور دیا گھاگھرہ کیا  
تاکہ ساتھ فوج خبری ہو لوگ صاحب کے شامل ہو جاویں

سہارا جہ پٹیالہ نے فوج وزیر بدل کوشش میں مدد کرنے سرکار کے کار اور رانا سے ہمسال کوٹ اور رانا کی گنتھیا  
ترائی نے اور راجہ بیکانیر اور چند وغیرہ نے بھی صفائی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے انہی

دلی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلند شہر قبضہ کر لیا تھا اور جو مقام بالا گدہ میں جو نصف راہ میرٹھ  
اور علی گڑہ میں واقع ہے مضبوطی تمام قائم ہوا تھا اوسکی سرکوبی کی واسطے ایک ستہ فوج گورہ میرٹھ سے روانہ ہوا اور مقام

ہا پور میں اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی میں دلی داد خان شکست کھا کر پس پام ہوا  
حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربی لوگ اچانک ہندو سیکھ لکھتے دیگر مقامات کے ہوسکین اور نیزابین ارادہ کہ وہ کسی طرح

لائی امداد اور کمک کرنے مفسدین کو زمین تیار نہ کرے جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی پوربی فوج پولس میں نوکر میں سب سے خاسا کر دین  
اس عرصے میں مقام دہلی پر بھی مفسد غافل تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر اگر خبر دی فوج انگریزی پر حملہ آور

ہوتی تھی کہ انکو پہاڑی پرسی نکال دین مگر اونسے کچھ نہ ہو سکتا تھا اور ہمیشہ شکستہ و فاش کھا کر شہر میں گھس جا یا کرتے  
تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑھتی جاتی تھی

اب مفسدین کو خبر ہو چکی کہ تو نہ چاہے قلعہ شکن مقام پہاڑ سے قریب ملی کے آپونچیا یہ خبر سنکر فوج کثیر مفسدین کی جن میں فوج  
کمپوئی نیچ اور بریلی کی تھی باہر آیا اور بجانب کرنال بدین غرض روانہ ہوا کہ راستہ روک کر اوسکو آگے نہ آنے دین اتنا ہی راہ میں

بمقام تحف گدہ فوج انگریزی سے جو سب کر دگی بریڈیرنگلن صاحب پنجاب سے آتی تھی و چار ہوئے اور بازار جنگل طرین  
سو گرم ہوا آخر ش مفسد بھاگ نکلی اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار میں چھوڑ گئے اس لڑائی میں مفسدین کے درمیان

تین اور چار سو نفری کر مار گئے اور نواب مذکورہ بالا بھی سپاہ سرکاری کی قبضے میں آ گئیں  
تو نہ چاہے مذکورہ بالا دہلی پر پونچھا اور شروع ماہ ستمبر میں مقامات مناسبہ میں قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا تھا

۱۸۵۷ء مذکورہ وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اوسکی فوج سرکاری داخل شہر ہو گئی مگر شہر میں بھی کئی روز لڑائی سخت رہی اور تاریخ

مقدمہ  
 بہ ستمبر کو تمام شہر قبضہ اولیای دولت قابرہ میں لیا مقصد نہایت بڑی مگر فوج انگریزی کا کچھ ٹکڑے اور وہ آخر تک جس مقام پر پہنچ گئے تھے وہاں سے لے کر پھر پھر چند شہر دہلی تو بعد جنگوں و تنازعہ و عظیمہ قبضہ سرکار میں آ گیا مگر سرکار کا بھی بہت نقصان باعث باریجانی اور دوسری بیواں خصوصاً اس قدر فوجی حکام اہمک برائیک متعلق فوج کو ہی اور وہ بریگیڈ جنرل جو ٹکڑے صاحب تھا جو بڑی رسی اپنی فوج کو اول حملہ شہر میں کیا تھا اور داخل شہر ہو کر فوج کو آگے بڑھا تا تھا کہ ایک گولی اگر لگی اور اس کی صد سے سوجان برہوا

فوراً بعد فتح دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب دواہ روانہ ہوا تاکہ مفسدین مغرورین کو سزا دے اور دستکات سرکاری ضلعات میں قائم کرے شاہ دہلی مع رتقا اور عزیزوں کی ایک مقام پر ملا اور مقید ہو کر شہر دہلی میں آیا کپتان ہو دس صاحب مع اپنی سواروں کو شاہ دہلی کو گرفتار کر کے لائے تھے اس سفیریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہو دس صاحب نے پڑی کوشش و حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا

ایک واقعہ نکار احوال جنگ دہلی کا کچھ تفصیل کے ساتھ درج کرتے ہیں چونکہ اس کا ہونا بھی اس مقام پر خالی از قاعدہ تصور نہیں لہذا درج ذیل کیا جاتا ہے

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہو سکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کی ہو کر دہلی گئی مگر وہ اس قدر نہ تھے کہ دشمنوں کا جو اون سے بارہ مرتبہ زیادہ تھے باعتبار غلبہ مقابلہ کر سکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنوں نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور فوری سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ و رسد بھی اون کو کثرت دستیاب ہوتا تھا اور ان کی اس موجود تھا اور قواعد جنگی بھی اون کو خوب معلوم تھے اور فوج انگریزی شمار میں بہت کم تھی اور موسم بھی خلاف طبائع انگریزوں تھا اپنی ہوس بہت گرم تھا اور علاوہ ان سب امور کے باعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی یا رچی اور دیار ہیفہ اون میں نشئت تمام تھی ان وجہ سے فوج انگریزی مقابلہ فوج باغی بہ طرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ جیسے تجویز داری پائی تھی کہ یہاں سے چلا جانا بہتر ہے اور میرٹھ اور علیگڑھ میں قیام کرنا مناسب مگر اس کے نتیجے پر کوئی خیال نہ کرنا تھا ان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اون کی مشورے کی شریک تھے اور انھوں نے اس صلاح کو منظور کیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور میں نہیں آیا پھر چند سچاں لائسن صاحب نے فوج روانہ کر کے پنجاب کو خالی کر دیا مگر فوج انگریزی کافی مقابلہ باغیان تصور نہیں ہوتی تھی مگر چونکہ ایک ملک پنجاب سے جاری تھی اس وجہ سے توقع تھی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصہ میں جنرل برنارڈ صاحب ہیفہ کو راسی ملک بھاگے ہوئے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجای صاحب ہوصوف کی سپہ سالار مقرر ہوئے تھے باعث جاری لاچار ہو کر روانہ کوہ شملہ ہوئے آخر میں حکومت فوجی سپر و برگیدیر ولسن صاحب کے ہوئی تاریخ ۶ ستمبر فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچال روہر کشمیری دروازہ کی طرف ۵۰ فٹ کے دروازہ مذکور سے تیار کر کے شروع کی کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجھا گیا تھا یہ دو مورچال در قریب دس اور مورچال کے تیار کیے گئے اور توپیں بھی اون سب پر چڑھ گئیں اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روزان مورچال سے گولی شہر میں برستی رہی تاریخ ۱۲ ایک اور مورچہ متصل دریا کی تیار ہوا اور اس سیر سے بھی گولی شہر میں برسنی لگے اس قدر گولہ اندازی سے کئی روز بعد دو مقام سے کنگورہ فصیل شہر گھر اور قریب ساٹھ فٹ کی درج درمیان میں ہو گئے جنرل ولسن صاحب کو خیال میں آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیای دولت ہوگی مگر یہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی پر چند

شجاعانِ دلایت کرتے تھے مگر شمار میں بہت کم تھے اور سواری اسکے دشمن پناہ دیوار میں لڑتے تھے اور اوسکو ادھمکھونے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی واقف تھے اور اوسی سرکاری ملازمی میں بھیہ سب قواعد ادھمکھونے سیکھے تھے آخر شش ۱۲ ستمبر آئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور دستہ فوج انگلس صاحب یہ حکم لفٹنٹ فٹیرلڈ صاحب کی اول آگڑی اور جو شکاف فضیل میں ہو گیا تھا وہاں جا پوچھی چند دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر کچھ خوف جان انکو وہ شکاف کی راہ سے گھس گئے اور وہاں پر تین جمع کر کے بجانب راست فضیل پہلو اور دشمنوں کو مارتے ہوئے اور ان کو اذکی لاشوں سے بھرتے ہوئے آگڑی پر ہے یہ انگلس صاحب ہی ہیں جنھوں نے فوج باغی کو خیر دوز بیشتر تمام بھگدہ شکست فاش دی تھی اور جنھوں نے قبل ازین پنجاب میں کارہائے نمایاں سر فتح و نصرت کو دالبتہ دامن کیا تھا شہر میں یہ حال تھا کہ باہمی و درجہ دار دیوار ہائی مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیاں برستی تھیں اور توپ بینی دشمن کی فوج انگریز داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غولہ ہائی بنا دیتی رہا طرف کو چہ دبار سے ان پر علی الانصال پڑتی تھیں اور سپاہی فوج انگریز کے اگرچہ گرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑھا کر مارتے تھے اسی ہنگام میں انگلس صاحب نے خمی شدید ہو کر عقب فوج میں لچھائی گئی اور کتیاں پروک صاحب نے جب لکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہیں اور تھوڑی عرصے میں ساری فوج داخل شدہ کٹ جاوے گی اور جنھوں نے حکم دیا کہ بجانب کالی دروازہ کوچ ہو دو سرادستہ فوج انگریز جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوئے تھے وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنوں کو پس پا کرتا ہوا تمام کالی دروازہ دستہ اول سے چلا گیا کیونکہ اوس روز قدم پیشتر اندرون شہر بڑھا ناہن تھا اور وہاں دشمن بجا طاعت دیوار ہائی مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب انکو آسیب نہیں پہونچتا تھا اور فوج سرکاری حق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بنڈر ایکٹ کھاتا اور ہر گھر ایک لگتی ہوئی ہوتا اور اوسکی حفاظت میں دشمن دلاوران انگریز کو بہ قدم پارتے تھے اور کسی طرح انکو آسیب بھی نہیں پہونچتا تھا جو کام ہائی نمایاں سپاہیان سرکاری فی میان کیو وہ بیشتر سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرین قیاس نہیں ہا رجنت کا سیکیل صاحب نے بارڈر دروازہ جا کر رکھ دی گو دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر افسوس کہ وقت والیسی جان بحق ہوئی لفٹنٹ ہوم صاحب شتاہ اوس باروت میں لگانے لگے اور جسوقت شتائی میں آگ لگی کو تھی اوسوقت ہی ملک بھامو نے فرما کر اور جس صاحب نے شتاہ صاحب پر صوف کرنا تھا وہی لیکر آگ سے روشن کیا اور اوسی تمام پردا و شجاعت دی کہ اس ملک کی سرخصت ہوئی آگ کو لگتی ہی دروازہ اوڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوئی اور پر قدم پر لڑتے ہوئے اور دشمنوں کو پس پا کرتے ہوئے قدم بڑھاتے گئے آخر کار بہت سا اتلاف جان و ٹھا کر قریب جامع مسجد کے پہونچے اس مقام کو دشمنوں نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب فوج سرکاری فی میان قیام کرنا مناسب نہ سمجھا اور وائیس آگڑی قریب مکان چھا چانہ کو شیبش ہوئی اس سے میں فوج پھیلی بھی زیر حکم بریڈر یو لفٹنٹ صاحب داخل شہر ہو کر شامل ہوئی اب فوج انگریز کشمیری دروازہ کسی مکان کا رہے ہوئے ہوتی تا مکان مدرسہ جاگزیں ہوئی اول روز کا کام بھیہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز فتح کو فوج آگے بڑھی اور رفتہ رفتہ جتنی مقامات مورچال دشمنوں نے بنا رکھے سب قبضہ دلاوران انگریز میں آگئے اور جب قلعہ پر غولہ باری ہوئی تو سب مفید شہر چھوڑ کر بھاگ نکلے



شہر دہلی ایسی سخت جنگلہاں تھوڑی کہ بعد قبضہ سرکاری میں آیا اور اس شہر میں قسطنطین در فوج منقب جو سب طرح کے قواعد انگریزی سے واقف بھی تھے اور سرکاری فوج اس کے مقابل میں عشرت پیر بھی نہ تھی مگر گزیرین انگلستان کو کرنی چاہی کہ ایسے ایسے شجاع و بہادر ہوتے ہیں اور فزیرین ہندوستان کی اس قدر فوج ہے بھی کچھ نہیں سکا اور آخر کار ہوا فرار کے اور کچھ چارہ اور کوئی جنگلہاں دہلی میں فوج انگریزی کے گیا۔ سو سپاہی کام آئے اور دوسو چالیس فزیرین مذکور کے داد شجاعت دیکر اور نام دلاوری باقی چھوڑ کر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک ماہ و روز بعد وہ سفیر پیش احسان فراموش حسین نے ارادہ تحت نشینی کیا تھا اور جسے حکم قتل زین بچہ معصوم انگریز ان کا دیا تھا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اس کی بھی جان بخشی کی گو اس کی اولاد کو اس کے قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوئے تھے وہ بھی قتل ہوئے مگر اس محسن کش کی جان بچ گئی بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی میں قائم ہوا اور مفسدین گرفتار شدہ کو نرہای عمال بھیج دیے جو سابق گئی مقام پر رہنے احوال شجاعت جنرل گلشن صاحب کا تحریر کیا ہو اور لکھا ہو کہ ایسے فزیر شجاع کر مرنے کا سرکار کو نہایت فیسوس ہوا اب ایک تھوڑی بانی خواجہ خان دلائی کے جو سابق تھانہ دار پشاور تھا اور گلشن صاحب کو ساتھ وہاں سے تمام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی میں رہا کرتا تھا ہمارے پاس آئے چونکہ اس کا درجہ کرنا اس مقام پر پہلے تصور نہ ہو گا اس واسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہے

خواجہ خان بیان کرتا ہے کہ تاریخ ۱۲ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح جنرل گلشن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور ہانک کشیدہ دروازہ شہر دہلی منتقل فرمایا ہوئے قدم اڑا رہے ہوئے فزیر دہلی شہر نہایت تک پونچھے یہاں دیوار صدات گولہ سے شق ہو گئی تھی اس کی راہ سے درمیان بارش علولہ ہاں دشمن داخل شہر ہوئے اور توپ دشمن قبضہ کر کے پیش قدم رکھا اور گرجا گھر کے مورچہ کو بھی لے لیا یہاں سے آگے قدم زن ہوتے تھے کہ صفی ہند کی گولی جنرل صاحب کو لگی دہلی نعل میں لگی اور بائیں میں سے پار نکل گئی میں صاحب کو ڈولی میں ڈال کر ہسپتال لگیا و بہان ڈاکٹر صاحب نے کچھ دوا دی جس سے صاحب کو کچھ تخفیف ہوئی وہاں سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈلی صاحب کی خیمے میں جاویں گے میں حسب حکم صاحب کو وہاں لگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملکائی کو چار سلام دو میں گیا اور کپتان صاحب سے میں سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہو کر جنرل صاحب کے پاس گئے جنرل صاحب نے گفتگو کی یہ تھی اس لیے کچھ کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اس کے جواب میں کچھ تقریر کی اور اس میں نام کشن گنج اور تلی دروازہ کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب خصت ہو کر اپنے رسالے کو گئی اور وہاں جا کر حکم درباب ان دو نو مقاموں کی صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگیدہ جنرل چیرلین صاحب کو بلوایا برگیدہ صاحب آئیے کچھ گفتگو درباب کشن گنج اور سلیم گڑھ کی بری دیریک رہی برگیدہ صاحب بعد ازین خصت ہو کر شہر میں گئے اور حکم مارنے کو پونہ کا اور سلیم گڑھ کے ناقد فرمایا بعد ازین تاریخ ۱۲ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہو گیا اور خیر خالی ہو جانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم بھی چاہتی تھی کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم

خبر فرحت اکثر کوشش سوختن میباری مراد بر لای میفرمایند که میان ملک خوش بود که بی پیشین بود که محو رسته عرصه بعد  
مین آمد فرمایا که هم اب بنگار و رنج کے مرین کے اور بتاریخ ۲۲ - ۲۵ مذکور است و از دانی کو پید کر بجانب ملک بیا و دانی  
عازم ہو کر داغ رشک در افسوس کا سینہ دوستان و یگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی بیان لکھتے ہیں جو مولوی رجب علیخان بہادر سابق میرنشی پنجاب رتقیر گنجان ہاڈن صاحب نے  
سجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تھا اس سے صاف تراش و تراخ اگر اس وقت بھی شاہ دہلی ہری  
مفسدین سے باز آئے تو سرکار دکنی خطا ہائے ماضیہ معاف کر دیتی

نقل خط اسمی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۱۲ جولائی ۱۲۸۷ء سے نصیبیہ گنمت لشنو و بہانہ لکھنے پر اسیچہ تا صبح دلسور گویت  
بند بڑے حکیم صاحب فدا طون فطنت اسطو حکمت یکتای مان دنا و دوران سلامت رسوم غریبہ بر طرف حرف مطلب  
این کہ از عرصہ دو ماہ کم و بیش کہ سیاہ ملک و اسیر کار گردون و قار انگیزی از نا عاقبت اندیشی بجام دہلی رسیدہ گرد قفسہ و  
فساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت و  
علوت انگلشیہ قرار میداد یعنی مطابق شعر عارف روم است ہا آن گس بر برگ کاہ و بول خبر ہمہ کشتیان ہی افراشت سر  
بر زمین شہر شاہی و ان شفی و عطای مہبت کشور عظمت و افتد اسر کار انگلشی معلوم نہاں سورہ روس چون آفتاب نیم روز ظاہر  
کو از پیشکشاہ ملکہ انگلستان خلد الد ملکہ و سلطاننا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف ز خطیر از اسبق و احمر  
و اموری افواج ظفر امواج در بحر و بر محفوظ داشتند سلطنت اسلامیہ و پسند کردن نقصان خود و حفظ حقوق روسیہ با وجود اتحاد

ملت بارو سیان حذر سے خیران کوشش جلیل بطور آمدہ کاہر از ابتدای تہا کیا کرتہ میں تقایم و تقایم بعدی از اہل اسلام و ہندو و  
برای اختصار مذکور ہے بیچہ بودہ بلکہ خلاق بہر روشنی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ ازادانہ ز سیتہ کردہ و یکند باقی بقا صیل محل  
راسی صائب تطویل غیر مقصود است حال ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ باز و قبای شاہی کشور تہذیب زند کسی راست نیامدہ از  
تاریخ فرشتہ واضح است کہ در عمدت و شوکت بادشاہ مدوح دہندوستان جہازات شہابی کہ از ہندوستان و اتہ حجاز  
برآہہ دریاشدہ بود دست خوش دولت انگیزی شدہ بآن بیدخلی کہ سرکار انگیزی را در ہندو بودا شد و احوال و افعال حجاز  
شاہ جہاہ کردن توانست حالاکہ عرصہ ہند از دریای شور تا کشور یا مال ملاز را بچ دولت انگلشی ست چگونہ کسی با این حکام عصر و  
شجاعان ہر قابل کردن متواند اگر راخی و ماخیر یا صیال کہ غیر کرد از نا اگانان عاقبت کار یو تو س آمد حمل بزر عجم عوام نشینند  
بلکہ استہان دست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان غیرہ مصالح ملکی پیش نظر است و ما و قتیکہ گرد مفسد قدم ازاد دہلی شدہ بود از جانب  
ملازماں شہابی ہم امری خلاف ضای المالیان سلطنت انگیزی بطور ترسیدہ حالاً چہ انقلاب بر روی کار آمدہ و کدام امید و علت

کہ امی سومی اختیار بودہ خانہ زادان را سنج لا اعتقاد با وجود تحلی و تحلیہ عقل و دانش بنا اتفاقی حیران در بی اطعای نور این سراج ہند  
شدہ و بچہ در قلع عاجل آل حال این فرود و دو مان چغیالی صرف و قات فی نمایندارین چہ خیال محال بد باغ المالیان سرکار شہابی  
پسندہ و اگر این غرضیت تا امر وزیر جہا شری درین باب ترسیدہ و کوششی در رفع این مفسدہ شدہ صلاح صواب اگر در این باب  
دربار شہابی مستحسن و دانست کہ مخطورات و کمنوات خاطر را صالتا یا و کالتا تحریر یا تقریر انجست صاحبان و ارادہ بان کران

فرمانیکہ بعد بر ہی اساس این قسمتیہ وقت بہت نچو اید آمد و نچو اسفایدگار ی بر مضیقہ روزگار نچو اید ماند الکتاتینہ المبح المنہ تصریح  
وقف انتظار جواب تصور فرمائید و ہر چہ ارقام خواہند فرمود حرف بھلا چلہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط قلم شکستہ  
مضمون مختصر کردم نہ کہ نیست طرز من این گفتگو سے طولانی

استقامت پر ایک فرمان بادشاہی بھی فرج کیا جاتا ہے جو نام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا اسکی ملاحظہ سے  
سہاویہ مہنگا کہ مضمون فرمان کھنڈر راست اور درست تھا اور کیا کیا انتہام اور ہتھان بی بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگا لیا تھا

## فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روسا ہند پر واضح دلائح ہو کہ تم ہمہ وجہ نیکی اور نیکی صلتی اور فیاضی میں شہر الدہر و العوام ہوا و تمہارے  
حسن جانتے طرز اور فہم اور رایت سے نہایت ہندوستان کی اعانت ہو لہذا راہ خیر اندیشی تمہاری تکتو ہدایت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ  
فرمانکے مختلف مذاہب کے قائم کر نیکی واسطے پیدا کیا ہے اور تم پر فرض ہے کہ انہی عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور ہر  
نابت قدم پر ہو کہ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عالی اور ملک و دولت اور حکومت اسلئے بخشی ہے کہ تم اوں لوگوں کو جو تمہاری  
مذہب میں خدائے کرین غارت کرو اور جو اشتہار کہ تم میں سے صاحب طاقت ہیں انکو ضرور ہے کہ وہ اوں لوگوں کو جو تمہاری مذہب  
کو بگاڑا ہے میں نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہیں رکھتے وہ بدل جان الیسی بدیرون میں مشغول رہیں جسکی فکر مذہب کو دشمن  
کی یا مالی ہوا و یہ تمہاری عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مذہب بدلی ہے مر جا یا بھڑے اور واقعی میں یہی حکم خداوند تعالیٰ کا بھی ہے جو  
عام پر دشمنی و انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا جاتا ہے میں در ہندوستان تو کچھ نکل نکل مذاہب کی واسطے اور مضمون فرمایا کہ بہت سخت  
کتابیں لکھو اگر ان پر پڑو تو انکی سبب ملک میں تقسیم کرانی ہو اور پادلوں کو لوگوں کو اپنی مقبول نکال اعلان کیا ہے جسکی بات ہے کہ انگریزوں  
کیا کیا تدبیریں واسطے غارتی ہمارے مذاہب کی کہ بن اول یہ ہے کہ جب ایک مرد مر جاوے تو اسکی بیوہ دوبارہ شادی کرے دوسرے یہ ہے کہ  
ستھی ہونے کی ایک سہ ماہی قدیم تھی جسکو انگریزوں نے اپنی قوانین کے پر سر موقوف کیا تیسرے یہ ہے کہ انھوں نے تمام خلقت کو علانیہ  
سمجھا دیا کہ اگر وہ انکا مذہب قبول کرین گے تو سرکار میں انکی توقیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤں میں جا کر عکس  
علاوہ اسکی انھوں نے یہ حکم قطع دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گودلی ہوئی اولاد کا  
کچھ حق نہ ہوگا حالانکہ از روی شناسندہ دس طرح کے مختلف وارث فرمایا دسلطنت ہو سکتے ہیں اس تدبیر سی انکا مطلب خاص یہ  
ہے کہ وہ آخر کو تمہاری یا سقین و جاگیرین حصہ لین جیسا کہ انھوں نے فی رمانا ریاستہا و لکھنؤ اور پاکپور میں عمل کیا و رای ازین ایک  
تدبیر انھوں نے یہ بھی کی کہ قیدیان جہانگیر کو چرائی ہوئی روٹیوں کے کھانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیوں نے تو یہ امر قبول کیا جو کھے  
مر گئے اور بھتوں نے لاچار ہو کر روٹی کھانا قبول کیا اور پنا مذہب کھو دیا جب یہ تدبیر انگریزوں کی اچھی طرح نہ چلی تو انھوں نے آٹے  
اور شکر میں بڈیاں پسوا کر ملائیں تاکہ لوگ اسکو بلا کسی ظن و شبہہ کے کھا کے اپنا ایمان کھو دیں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے  
استخوان و گوشت کی جانور دن کی ساتھ ملو اگر انکو سرباز یا بکریاں علاوہ اسکی انھوں نے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے  
مذاہب غارت ہوں انجام کار بعض بنگالیوں نے بعد غور یہ قرار دیا کہ اگر ابتدائی اہل فوج اس معاملہ مذہبی میں پرورداری انگریز  
ہو جاوے تو فرقہ بنگالیان بھی انھیں کے رای کے مطابق کار بند ہوگا انگریزوں نے اس تدبیر کو بہت پسند کیا اور ہر اندیشہ

اس تہل کر چاہ کندہ را چاہ در پیش بر بنیان ورافضل قوم کیونکہ او ان کا رتوس کے کاٹھ کا جگر بنانی میں جبربی لگی تھی حکم دیا  
 اس حالت میں اگرچہ مسلمان سپاہیوں نے خیال کیا کہ ان کو ہونے کا ٹھنے سے مذہب ہندو کا صرف جاتا رہے گا لیکن تاہم  
 انھوں نے اونکو کاٹھنی سے انکار کیا تب اون نے اپنے ہتھیاروں سے انکار کیا تھا انگریزوں نے توپ سے  
 اور دیا یہ علم شدید دیکھ کر سپاہ نے انکو قتل شروع کیا اور جہاں کہیں فرنگی کو پایا مار ڈالا اور فیصلہ لیزہ واما دس ہری  
 باغی ارون تداہر میں مشغول ہیں جیسو کہ خید انگریزوں کہیں کہیں آتی رہ گئی ہیں وہ بھی نیست و نابود ہو جاوے اور جارا یقین واثق ہے  
 کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان میں رہنے کو کل اس ملک کی آدمیوں کو مار ڈالیں گے اور ہماری مذہب کو ٹھانڈی برہمنہ بعض  
 آدمی جاری ملک کے اب بھی انگریزوں سے موافقت رکھتی ہیں بلکہ انکی طرف سے لڑتے بھڑتے ہیں اونکو حال پر بخوبی غور  
 کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہے کہ انگریزوں اور انکا مذہب چھوڑیں گے اور نہ تم سب کا پس اس صورت میں ہم سے یوحیستی میں کہ  
 تہو تہیہ ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہے اگر ہماری اور تم مذہب کی درستی متفق ہو تو بہت آسانی سے  
 انگریزوں کو غارت کر کے اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہیں چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی بہتری پیش نظر ہے  
 اور انگریزوں دونوں فرقوں کے دشمن ہیں لہذا تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کر کر اور منظر انداز عاقل ہے  
 دین مذہب اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل ہندو کو لنگا جی اور لسی اور سالگرام کی قسم ہے اور  
 قرآن کی قسم ہے کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزوں کا قتل پر ذمہ فرض  
 ہے جو جس کو چاہے اور جو کون بھی ہندو کے مذہب کی اہانت کرے اور جو کون بھی ہندو کے مذہب کی اہانت کرے  
 کہ اگر ہندو قتل عیسائیوں میں گرجوں اور مسلمانوں کو شامل ہو کر نوادسی روز سے گارڈریل کا ذبح ہونا موقوف  
 ہو جاوے گا اور عیسائی اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کو کار بند ہو گا تو وہ پورے قرآن نہ سمجھا جاوے گا اور جو مسلمان کہ گای کا  
 گوشت کھا یا کادہ او سکھو سو کو گوشت کی برابر ہو گا اور اگر اہل ہندو قتل عیسائیوں اور فرنگیان میں کرستہ اور آمادہ ہوں  
 تو وہ قتل کی نظر میں جتنی ہی کہ گارڈریل کی جاب و خوں نے گارڈریل کی یا اسکا گوشت کھا یا شاید اہل فرنگ بھی اپنی مطلب باری  
 کیوں سلی ہندو نے مختلف ایسا ہی اوار کر لیا لاکوئی عقل مند اس ام فریب میں نہ آئے گا کیونکہ اہل فرنگ ہمیشہ ملو تقریب ہوتے  
 میں اور جہاں ایک مرتبہ انکا مطلب نقل یا پھر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو الای طاق رکھ دیتی ہیں اور بغیر درامیر ہند  
 پرورش اور ہو یا یہ کہ فریب انگریزوں کی عادت جلی ہے اور ہمیشہ دغا بازی اور نکا شمار ہے اس لیے انگریزوں کو کھنیر کہہ  
 یقین لانا اور یقین واثق جانو کہ پھر بھی ایسا موقع جو باغی ہو جو ہے ہاتھ نہ آوے گا فقط  
 اب ہم پھر کچھ تصریح حال اون تدابیر کا لکھتی ہیں جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفاء نائرہ فساد ملک اوڈہ

میں بر روی کار لائیں تھیں  
 جنرل ہولوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کمان کانیور پر چھوڑ کر آپ واسطے رہائی اون محصورین سیل گارڈ لکھنؤ  
 کے روانہ ہوئے جنھوں نے اس قدر عرصہ دراز تک بخلاف مفہدین خود خواری کے اپنے تئیں بھار کھا تھا اس دستہ فوج  
 کو قہر جات کبری نصیب میں اول در او سے دشمنوں کی بیس ضرب توپ چھین لی اور دوسری توپ چھین لی اور اس کو فرما صاحب



شکست اٹھا کر جانب بٹھور فرار ہوا۔ صاحب ممدوح اس کے تعاقب میں گئے اس پرستے میں جو سردار و سداں جناب فوج انگریزی  
ساتھ تھا وہ سب صرف میں آگے بڑھ کر صاحب کے پاس آئے۔ وہاں پر جان بوجھ کر روک دیا گیا اور یہاں سب لیکر  
بتاریخ ۲ جولائی عبور دیا کر کے ملک اودو میں داخل ہوئے۔ یہاں پر بھلائی و مہربانی کا مظاہرہ کیا گیا۔ یہاں پر  
فوج پر پورا سنی کوچ فرما ہوئے اور مقام نہاکو کو بھنگا قبضہ کر لیا یہاں کچھ عساکر اور اسے والی بھی اور جنگ کی وجہ سے  
کاٹیوہ نہایت فرما ہوئے جب مقام کاٹیوہ میں بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر فوج کے آگے تو جنرل صاحب پھر عبور دیا کر کے  
بمقام منکر دار و دشمنوں سے وچار ہوئے اس مقام پر پھر گھنٹہ لڑائی رہی آخر لڑائی میں سپاہیوں اور ساتر ضرب توپ پر یہ  
چھوڑ کر و بفر لڑے آخر کار فوج سرکاری قریب لکھنؤ کے پونچھی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑھ کے دشمنوں نے مورچوں  
نہایت مضبوط اور مستحکم بنائے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچوں پر موجود تھیں اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت جنگ سنگین  
پونچھی اور فوج سرکاری کے دشمنوں کو سنگین مار مار کر لپٹا کر لیا گیا یہاں سے اب ہر قدم پر لڑائی ہوئی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بھی جنگ  
جنگوں اور حرب کمان پیش قدمی تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نہایت پناہ کا داخل ہو گیا اس فوج کے دیکھتے ہی دشمنوں  
ذیلی گار و دشمنی سے بدن میں نہ سمائے اور آسمان تک آواز کا گونجنا شروع ہوا۔ فوج بروقت مل گئی اور پونچھی کو یہ فوج  
ایک سرنگ ایسی بھاری لگائی تھی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہ ہوتی تو وہ نثار ہو جاتے اور اسی کے اڑنے سے  
میں سے ایک بھی نہ رہتا۔ الفتحہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل ہو گیا تو وہاں دشمنوں نے جمع ہو کر اور جرات کر کے یل جہاز سے  
قریب شہر کے واقع تھا تو ٹوڑ ڈالا۔ شکست ہونے سے فوج ہٹو کر صاحب کی جو داخل ہوئی گار و دشمنی تھی اور اس کی  
کمانی تھی خود مصور ہو گئی اور اس وقت تک دشمنوں سے لڑ رہی جب تک صاحب کا اندر نہ چلے صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے  
اور لکھنؤ فتح کیے تمام فوج کو لکھنؤ اور اس کے قریب جوار سے نیست نابود کر دیا۔ فوج لکھنؤ امرتسری ہو گیا بعد ازیں جنرل ہو لوک  
صاحب مقام کاٹیوہ پر تشریف لائے اور وہاں ببارضہ پیش و غیرہ مبتلا ہو کر بہشت نصیب ہوئے صاحب ممدوح کے مر جانا  
ایسے نازک وقت میں ہوا جس میں

سرکولر کیمپل صاحب جو جنگ و س میں بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج تھے ان کے ہاں ہندوستان ہو  
تھے لکھنؤ کو فتح فرما کر مقام کاٹیوہ تشریف لائے گئے اور وہاں سے مفسدین کو الیا کر شکست دے فاش و برباد کر دیا۔ غیر شہر کو فتح  
کر کو نظام کراچ میں و بارہ قائم کیا

## خاتمہ تالیف

الحمد للہ المنتہ کہ بعد قادیان یہ چند اجزا ختم ہوئے اور اب سب سالار فوج تھے ان کے ہاں ہندوستان ہو  
کچھ طویل ہو گئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دلی و لکھنؤ تحریر ہو سکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اس وقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور  
قابل اعتبار اقام کے پاس نہیں پونچھا تھا اور اس کے بعد اگر حالات مقامات مذکورہ کی تفصیل لکھا جاتا تو اب بھی طوالت ہوتی اور قیمت  
بڑھ جاتی اور شائقین کوئی ایجاد وقت اس کے خرید کر کے یہ غم نہاد کتاب نہ لے سکتے کہ اگر مانتے نہ ہوتے  
دی تو انشاء اللہ تعالیٰ مفصل حال علیحدہ جلد میں تحریر ہو گا فقط

